الذین هل لکم تجارة من الیم
یا ایها امنوا ادلکم علی تنجیکم عذاب

اشتہار

جملہ مؤمنین و مسلمین پر مخفی نہ رہے کہ یہ کتاب مستطاب
مسمے بمجالس الشیعہ مشتمل بفضائل و مصائب آل اطیاب
جناب ریاست مآب ص باجازت جناب قبلہ مولوی
سید محمد تقی صاحب زاد فضلہ کے مجھ خاکسار نے
چھپوا کر شائع لہذا کوئی صاحب قصد طبع نہ فرمائیں نفع سمجھ کر
نقصان نہ اوٹھائیں اور جس نسخہ پر کتاب مذکور کے
میری مہر نہ ہو اوسے مال مسروق تصور فرمائیں اور یہ کتاب
خاص مذہب شیعہ کے لیے ہے اہل سنت و جماعت نہ دیکھیں

العبد
سید کاظم حسن خواہرزادہ جناب میر نواب صاحب مومن مرحوم ساکن محلہ ستلگنج

دبلۂ واقع بجسن احمد ن شد
در مطبع احمدی لکھنؤ اہتمام علیخاں طبع

يا ايها الذين آمنوا هل ادلكم على تجارة تنجيكم من عذاب اليم

بحمد الله که این کتاب مستطاب مشتمل بفضائل و مصائب آل اطیاب جناب رسالتمآب صلعم

موسوم بمجالس الشیعه

سنه ۱۳۰۲

بفرمایش ذاکر ابو عبد الله الحسین جناب سید کاظم حسین صاحب خواهرزاده جناب میر نواب صاحب مرحوم

در مطبع ... احمدی واقع لکھنؤ محله مشک گنج طبع شد

مناقب آل الرسول و رزایا اکباد البتول سیما الامام الہمام الذی قتل فی طف کربلا منحوراً مذبوحاً ظمآناً وجسدہ مطروح علی الرمضاء راسہ مرفوع ودمہ مسفوح القتیل الظمآن والسلیب العریان صاحب الدمعۃ الساکبۃ والمصیبۃ الراتبۃ المذبوح الطعین والمقطوع الوتین غریب الغربا اسیر الکربا مہتوک الخبا مسلوب العمامۃ والردا الذی سلبت حریمہ وذبح رضیعہ وفطیمہ المقطوع الودجین والمعفر الخدین مولانا ومولی الکونین ابی عبداللہ الحسین منما صدر عنی فی برھۃ من الازمان بتوفیق الملک الدیان تذکرۃ للمومنین وتبصرۃ للذاکرین مع انی کنت قصیر الباع حدیث الذراع لیس لی ناصر ولا معین فی ھذا الدھر الخوان سوی اللہ الحنان المنان مترجمۃ بمجالس الشیعۃ مرتبۃ علی منزلۃ رفیعۃ وانا المسیٔ المتردی المدعو بالسید محمد تقی ابن السید السند الاجل المولوی السید لدار علی الکنہوری غفر اللہ الولی لہ ولی بحق محمد وعلی

مجلس اول

باز این چہ شورش است کہ در خلق عالم است | باز این چہ نوحہ وچہ عزا وچہ ماتم است

گر خوانمش قیامت دنیا بعید نیست	این رستخیز عام کہ نامش محرم است
در بارگاہِ قدس کہ جائے ملال نیست	سرہائے قدسیان ہمہ بر زانوی غم است
جن و ملک بر آدمیان نوحہ میکنند	گویا عزائے اشرفِ اولادِ آدم است

خورشیدِ آسمان و زمین نورِ مشرقین
پروردۂ کنارِ رسولِ خدا حسین

کتاب منتخب میں منقول ہے کہ جب جناب امام حسین علیہ السلام نے قصد سفرِ عراق کیا اور یہہ خبر مشہور ہوی مدینہ منورہ میں پس فوراً محمد ابن حنفیہ اور ابن عباس واسطے رخصت کے حاضر خدمت باسعادت ہوے فالتفت الحسین الی ابن عباس قال یا ابن عباس ما تقول فی قوم اخرجوا ابن بنت نبیہم من وطنہ و دارہ و حرم جدہ و قرارہٖ پس حضرت متوجہ ہوے ابن عباس کیطرف اور فرمایا کہ اے ابن عباس کیا کہتے ہو حق میں اوس امت کے جس نے نواسے کو اپنے نبی کے آوارہ وطن کیا اور قبر مطہر سے اوسکے نانا کے بظلم و ستم اوسے جدا کیا و ہو یترکہ خائفا مترقبا عزا لا یستقر فی دارہ ولا یاوی الی جوارہٖ یریدون بذلک قتلہ ولم یرتکب منکرا و لا اثما اور وہ فرزند رسول ایسا ناچار و مجبور ہو کہ اوسے یقین ہو جاے اس امر کا کہ اگر میں ترک وطن نکرونگا تو یہہ امت جفا کار مجھے قتل کریگی اور کسیطرح روضۂ رسولخدا پہ رہنے نہ دیگی پس وہ مظلوم خائف و ترسان

سفر غربت اختیار کرے حالانکہ کوئی امر اوس سے نامشروع اور کوئی گناہ سرزد نہوا ہو فلما سمع ابن عباس ذلك بكى بكاءً شديداً جو ہین ابن عباس نے یہ حال سنا ایک نعرہ مارکر روی وقال یا ابن رسول الله جعلت فداك ان كنت لا بد لك من المسير الى العراق فلا تسر مع اهلك ونسائك اور عرض کی کہ فدا ہو جان میری آپ پر یا ابن رسول اللہ اگر مصمم ارادہ آپ کا ہے سفر عراق کا تو پھر آپ عورتون اور بچون کو نہ لیجایئے فقال الحسين يا ابن عباس كيف اترك اهليتي فان جدي قد امرني بحملهن معي حضرت نے جواب مین ارشاد کیا کہ ای ابن عباس یہہ امر مجھسے کیونکر ممکن ہے کہ مین انہین یہین چھوڑ جاؤن اسلیے کہ رسالت مآب نے تو ساتھ لیجانیکا حکم فرمایا ہے اور علاوہ اسکے یہہ سب اہلبیت میرے امانت رسول ہین پھر ایسا کون شخص ہے امین و معتمد جسکے مین سپرد کرکے تنہا چلا جاؤن وهن ايضاً لا يفارقني ما دمت حياً اور قطع نظر اسکے وہ سب بھی مجھسے اسقدر مانوس ہین کہ میری جیتے جی نہ چھوڑینگے فبينا كذلك اذ سمع ابن عباس صوت كريمة من الستر وهي تقول يا ابن عباس اتشير على شيخنا وسيدنا ان يخلينا ويرحل من وطنه پس ابھی جناب امام حسین اور

اور ابن عبّاس میں یہہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ناگاہ سنا ابن عباس
نے کہ ایک معظمہ پس پردہ سے فرماتی ہیں کہ واہ اے ابن
عباس آیا یہی زیبا و مناسب ہے کہ تم ہمارے وارث و آقا کو
یہہ مشورہ دو کہ آپ تنہا چلے جائیں اور ہمیں یہیں وطن میں چھوڑ
جائیں یَابْنَ عَبَّاسٍ هَلْ اَبْقَی الزَّمَانُ عَلَیْنَا لَا اَبْقَانَا اللّٰهُ بَعْدَہٗ
حَیًّا بَلْ نَحْنُ نَمُوْتُ بَیْنَ یَدَیْہِ اے ابن عباس آیا کوئی وارث ہمارا
زمانہ نے سوائے حسینؑ کے باقی رکھا ہے کہ جو کفالت اور
حمایت ہماری کرے اور اے ابن عباس خدا ہمیں بعد
اونکے زندہ ہی نہ رکھے بلکہ سامنے اونکے ہم مرجائیں فَبَکٰی
ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَرَفَ اَنَّھَا زَیْنَبُ بِنْتُ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ
پس رونے لگے ابن عباس اور پہچان گئے کہ وہ معظمہ دختر
امیر المومنین جناب زینبؑ ہیں واہ کیا محبت تھی جناب زینب
کو اپنے بھائی امام حسینؑ سے کہ اتنا کہنا ابن عباس کا ناگوار ہوا
آہ افسوس اون معظمہ کو کیا قلق ہوا ہوگا جب لاش اوس مظلوم کی
خاک پر زیر آفتاب دیکھی ہوگی مومنین چار عورتیں اپنے
بھائیونکے اور عزیزونکی نعشوں پر آئیں ہیں دو اونمیں سے کافرہ
تھیں اور دو مسلمہ ایک خواہر عمرو ابن عبدود کی ہے کہ جب

اوسکو معلوم ہوا کہ بھای اوسکا لشکر اسلام کے ہاتھ سے مارا گیا مگر لباس اوسکا اور زرہ قیمتی جو عرب مین مشہور ہے اوسکے جسم مین موجود او سکو کوی اہل اسلام سے اوسکے لوٹنے کو نہین آیا یا تو خواہر عمرو روہی تھی یا دفعتہ یہہ سنکر چپ ہو رہی اور کہنے لگی کہ معلوم ہوا کہ قاتل میرے بھای کا کوی رذول قوم سے نہ تہا بلکہ بڑا صاحب عزت و غیرت تہا لو کَانَ قَاتِلُهُ غَيْرُ قَاتِلِهِ لَكُنْتُ أَبْكِي عَلَيْهِ إِلَى الْأَبَدِ ٭ یعنی اگر قاتل عمرو کا سواے علے کے اور کوی ہوتا تو مین ہمیشہ اپنے بھای پر روتی یعنے مرد کے لیئے لڑ بھڑ کر مر جانا یہہ ایک نہایت عمدہ امر ہے مگر اراذل قوم کے ہاتھ سے مارا جاے تو نہایت ذلت و ننگ و عار کا امر ہے با عزت و ابرو کے لئے اور دوسری عورت صفیہ خواہر بادشاہ خیبر ہے جسے حضرت امیر علیہ السلام نے قیدیون سے جدا کرکے بلال کے سپرد کیا تہا اور فرمایا تہا کہ یہہ ذی آبرو ہے اسے جناب رسالت مآب کے خدمت مین پھونچاوے حسب اتفاق بلال اوسکو اوس جانب سے لے گئے جہان نعش اوسکے بھائی کی تھی جوہین نظر صفیہ کی پڑی قریب تہا کہ روح اوسکی جسم سے نکل جاے اور چہرہ اوسکا زرد زعفرانی ہو گیا اسی حال سے بلال لیکر خدمت رسول خدا مین پھونچے جونہین حضرت نے ملاحظہ کیا پوچھا بلال سے کہ یہہ کیا حال ہے اوس نے ماجرا عرض کیا

حضرت بہت خفا ہوے بلال پر اور فرمایا کہ کوئی ایسا غضب کرتا ہے عورتونکو کوئی قتل گاہ مین لیجاتا ہے انکا دل نہایت نرم ہوتا ہے۔ اور دو مسلمہ ہین ایک خواہر حضرت حمزہ کہ نام اونکا بھی صفیہ تھا جب جنگ احد مین حضرت حمزہ شہید ہوے اور یہہ خبر اونکی خواہر نے سنی بے اختیار صفیہ اور فاطمہ دو نو احد کی جانب روانہ ہوین جب وہ ... جناب رسول خدا نے صفیہ کو آتے دیکھا حضرت امیر علیہ السلام سے فرمایا کہ یا علی تم میرے چچا کے نعش پاس جا بیٹھو تا کہ خواہر حمزہ ... اس حال سے نہ دیکھین حالانکہ خود جناب رسول خدا نے اپنی ردا نعش حضرت حمزہ کو چھپا دیا تھا بلکہ ایک بالشت پاون کھلے رہگئے تھے تو جناب رسالتماب نے گیاہ سے چھپا دیا تھا آہ مومنین اب جو تھی بی بی جو اپنے بھائیکے نعش پر آئین ہین وہ جناب زینب ہین جنہین مشورہ ابن عباس کا ناگوار ہوا تھا یا اب اس حال سے دیکھا کہ خدا کسی بہن کو یہہ حال اپنی بھائی کا نہ دکھاے دیکھا کہ پیراہنے کپڑے تک جسم شریف سے اوتار لے گئے جن کپڑونکو حضرت نے احتیاط جا بجا سے پھاڑ کے سب کپڑونکے نیچے پہنا تھا تا جسم شریف بعد شہادت عریان نہو جاے ناریان اوسکو بھی اشقیا اوتار لیگئے اسپر بھی تو اکتفا نہ کی بلکہ جسم پارہ پارہ سے وہ بے ادبی کے کہ سبکو

امام صاحب الامر علیہ السلام نے زیارت ناحیہ مقدسہ مین فرمایا ہے
تَطَاءُكَ الْخُيُولُ بِحَوَافِرِهَا یعنے اے جد بزرگوار اپکو گہوڑون
نے اپنے سمون سے پامال کیا ہے پہر یہ حال دیکہکر اوس خواہر مظلومہ
یعنے زینب کا کیا حال ہوا ہوگا الغرض جناب زینب اپنی بہائی
کی نعش پارہ پارہ کی جانب متوجہہ ہوئین اور عرض کرنے لگین
بِأَبِي مَنْ عَسْكَرُهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ نُهِبَا بِأَبِي مَنْ فُسْطَاطُهُ مُقَطَّعُ الْعُرَىٰ
یعنے قربان ہون مان اور باپ میرے اوس پر جسکا لشکر روز دوشنبہ
لوٹا گیا یہ اشارہ اسطرف تہا کہ ۱۸ جوانان ہاشمی و عقیلی و جعفری
و علوی کہ جنکا مثل و نظیر عالم مین نہ تہا تہوڑے سے عرصہ مین سب
شہید ہو گئے اور قربان مان باپ میرے اوس شہید راہ خدا
پر جس کے خیمہ کاٹ کر گرا دیے گئے بِأَبِي مَنْ لَا
هُوَ غَائِبٌ فَيُرْتَجَىٰ وَلَا جَرِيحٌ فَيُدَاوَىٰ اور قربان ہون پدر بزرگوار
میرے اوس غایب پر سے کہ جسکی اب امید آنیکی باقی نہین رہی
اور فدا ہون باپ میرے اوس زخمی پر سے جسکا علاج نہین
ہو سکتا ہے یعنے ایسے زخم کاری لگے ہین جو لا علاج ہین بِأَبِي الْمَهْمُومُ
حَتَّىٰ قَضَىٰ بِأَبِي الْعَطْشَانِ حَتَّىٰ مَضَىٰ اور فدا ہون باپ میرے
اوس پر سے جو بڑے بڑے رنج اوٹھا کے دنیا سے سیدہارا اور فدا ہون

باپ میرے اور پسر سے جسکو مرتے دم بھی پانی نہ ملا جبھی تو یہہ وصیت آخری ہے
حضرت کی کہ اے شیعون میری جب تم آب سرد و شیرین پینا تو ہماری پیاس کو
ضرور یاد کر لینا کہ ہم پیاسے دنیا سے گئے ہین اور اسمین سر یہہ ہے کہ پیاس حضرت کی
یاد کرنے مین ثواب عظیم ہے تو اس وجہہ سے حضرت نے اسکی وصیت فرمائی الا لعنۃ اللہ
علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس دوسری

منقول ہے کہ جب جناب رسالتمآب کو غزوہ مکہ معظمہ درپیش ہوا اور
مدینہ منورہ سے طرف مکہ کے روانہ ہوے اور منزل بمنزل تشریف لے
چلے تو بنابر بعض قصاید کے دس ہزار آدمی ہمراہ رکاب سعادت انتساب
تھے اور بنابر قول بعض مورخین کے بارہ ہزار جرار مہاجر و انصار تھے چنانچہ سات
سو فقط مہاجر تھے اور چار سو اصحاب و انصار تھے اور باقی اور لوگ تھے لیکن
اون مین سات ہزار تین سو موالفتہ القلوب تھے جو لوگ عہد کرامت مہد
جناب رسالتمآب مین باجرت شریک جہاد کئے جاتے تھے اونہین
موالفتہ القلوب کہتے ہین الغرض وہ سب لشکر ظفر پیکر مثل بحر مواج کے
موج زن تھا ہر سردار کے ہاتھ مین ایک علم سعادت شیم اور دست مبارک
حیدر کرار غیر فرار مین نشان زرافشان نبی آخرالزمان تھا غرض اس شان و شوکت و صولت
و عظمت و سطوت سے جناب رسولخدا نے مدینہ منورہ سے طرف مکہ معظمہ کے

کوچ فرمایا آہ سونئین اسوقت یاد آیا سفر کرنا فرزند رسول مظلوم
کربلا غریب نینوا کا مدینۂ منورہ سے کہ ہمراہ جناب رسالتمآب کے بارہ
ہزار آدمی مہاجر و انصار سے تھے اور ہمراہ جناب سید الشہدا کے
پورے دو سو بھی نہ تھے اونیس ۱۹ آدمی تو عزیز تھے اور باقی غیر تھے
حضرات اسی اونیس مین شمار علی اصغر کا بھی ہے جو تیر ستم کھا کر مار گئے
اسی مین شمار حضرت عبد اللہ کا بھی ہے کہ جو اپنے چچا کی مصیبت دیکھکر
بیتابانہ خیمہ سے مقتل مین آیا اور ہمراہ اپنے چچا کے کس حسرت
سے کھڑا دیکھ رہا تھا کہ یکایک ایک شقی نے ایک تلوار لگائی وہ بچہ
یہ نہ جانتا تھا کہ مین زیر تلوار ہون گھبرا کر دونو ہاتھ اوٹھا دیے کہ شاید
چچا بچ جائین ہائے اب کیا حاجت بیان ہے لکھا ہے کہ فوراً وہ
چھوٹے چھوٹے ہاتھ قلم ہوگئے۔ اوسوقت وہ بچہ پکارا کہ اے
چچا خبر لیجیے میری حضرت نے لیکے اپنے سینۂ زخمی سے لگا لیا پھر اب
اسکے بعد حرملہ کا ظلم سنیئے کہ اوسنے ایک تیر مارا کہ وہ بچہ بھی تڑپ تڑپ کر
مرگیا الغرض جناب رسالتمآب بعد طے مراحل و قطع منازل منزل مرّ
الظہران پہونچے اور وہان قیام فرمایا اور حکم دیا اپنے لشکر مین کہ آج
شب ہر شخص اپنے بستر پر بکثرت آگ روشن کرے چنانچہ جب اہل
مکہ نے اسقدر آگ شعلہ ور پائے تو نہایت متحیر ہوئے اور ابوسفیان

متفکر ہو کر حضرت عباس عم رسالتمآب کے پاس آکر خدمت نبوی مین حاضر ہوا اور خوف جان سے بظاہر ایمان لایا اور امان لی - دیکھیے رحم دلی جناب رسالتمآب کی کہ حضرت نے وہ بیعت ظاہری بھی قبول کرکے امان دیدی فَهٰذَا الْمَحَلُّ بُكَاءٍ وَعَوِيْلٍ اِبْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ الْجَلِيْلِ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَا پس اب یہہ مقام گریہ و بکا ہے کہ لکھا ہے کہ فرزند رسولخدا روز عاشورا کہ فرزند رسولخدا حسین بآواز بلند فریاد کرتا تھا اور کہتا تھا اَمَا مِنْ مُغِيْثٍ يُغِيْثُنَا اَمَا مِنْ مُعِيْنٍ يُعِيْنُنَا اَمَا مِنْ نَاصِرٍ يَنْصُرُنَا اَمَا مِنْ ذَابٍّ يَذُبُّ عَنْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ هَلْ فِيْكُمْ مُسْلِمٌ یعنے ہر کوئی فریاد رس کہ میری فریاد کو پہونچے آیا ہے کوئی ناصر و مددگار کہ مجھہ غریب کی نصرت کرے آیا ہے کوئی ایسا خداترس کہ اہلبیت رسول سے ضرر اعدا کو دفع کرے آیا ہے کوئی تمہارے لشکر مین ایسا مسلمان نرم دل کہ جو ہمپر رحم کرے آہ مومنین جواب مین اوس بیکس کے کوئی تلوار مارتا تھا کوئی تیر مارتا تھا کوئی نیزہ مارتا تھا کوئی پتھر مارتا تھا الغرض جب سفیان بیعت ظاہری کر چکا اور جناب رسالتمآب سے رخصت ہوا تو جناب رسولخدا کو یہہ خیال ہوا کہ اب سفیان کو شان و شوکت بھی لشکر کی دکھا دیجیے تاکہ یہہ کبھی رستے سے شقاوت و بغاوت نکرے پس حضرت نے اپنے عم بزرگوار

حضرت عباس سے کہا کہ آپ لیجا کر سفیان کو ایک مقام بلند پر ٹھہرائے
بعد ازان حضرت ایک ناقہ بلند پر کہ نام اوسکا قصوئی تھا سوار
ہوے اور ہمراہ رکاب سعادت انتساب وہ بارہ ہزار سوار جرار
تھے صدا ے تکبیر و تہلیل سے اور ہمہمہ سے غازیون کے اور
ہنہنانے سے اونکے تازیون کے گویا زمین ہلتی تھی عجب نہین کہ
ملائکہ نے بھی اوس ماہ برج رسالت کو حالۂ اصحاب
وانصار مین دیکھکر صداے درود بلند کی ہو شعر
ہزاران ورود و ہزاران سلام ز ما بر محمد علیہ السلام
خلاصہ یہہ کہ عجب ترتیب و کروفر سے وہ لشکر ظفر پیکر چلا سبکے پہلے خالد
ابن ولید غرق دریاے حدید سر پر خود بر مین زرہ کمر مین تلوار پشت پر
سپر نیزہ بکف سمند تیز رفتار پر سوار مع ایک علم زرافشان پر خم غول
سے ہزار سوار جرار کے نکل گئے سفیان نے پوچھا کہ یہی لشکر رسول
ہے حضرت عباس نے فرمایا کہ نہین سرخیل انکا خالد ابن ولید
ہے جسکا نعرۂ تکبیر سب مین شدید ہے بعد ازان ایک اور شہسوار
شبدیز خوش گام پر سوار سر پر خود بر مین زرہ کمر مین تلوار نیزہ
بکف سپر بدوش مع پانسو زرہ پوش غرق دریاے آہن
سَن سَن کرتے نکل گئے سفیان نے پوچھا کہ یہہ کون ہین حضرت

عباس نے کہا کہ یہہ زبیر عوام ہین جو سبکے آگے صاحب احتشام ہین
بعد ازان ایک اور جماعت نمودار ہوی کہ اونکے آگے ایک شیخ
کبیر السن فرس تیز و چالاک پر سوار سر پر آہنی کلاہ زیب بدن فولادی
قبا قابض قبضہ پر صمصام قاطع الماس رنگ آمادہ بجنگ مے شجاعت
مین سرشار عقب مین پانسو سوار بنی غفار مثل باد بہار سامنے سے
گذر گئے ** رباعی ** بدستے عنان و بدستے سنان * خروشان
و جوشان چو پیل دمان * رسیدند و گفتند تکبیر ہا * بسرعت گذشتند
چون تیر ہا * پہر ابو سفیان نے پوچھا کہ یہہ کون ہین حضرت عباس
نے کہا کہ یہہ مومن دیندار ابوذر غفار بحر شجاعت کے غواص رسالتماب
کے رفیق خاص ہین ہنوز یہہ کلام ہی تہا کہ دفعتہً بنی کعب نمایان ہوی
کہ آگے اونکے سردار توسن برق رفتار پر سوار سر پر کلاہ آہنی دستے
ہاتھہ مین گرز گران لئے مع پانسو سوار با شوکت و وقار سامنے سے گذر
گئے سفیان نے پوچھا اونکا حال حضرت نے بیان کیا کہ
یکایک قوم مزینہ سے ہزار سوار جرار سر و نپر خود آہن ابرو و نپر
شکن فتراک مین کمند زیر ران سمند قربوس مین گرز گران دوش
پر کمان کمر مین تلوار ہاتہون مین نیزہا سے آبدار آگے آگے سردار بادہ
شجاعت مین چور حسن رفتار مین حور کالنور علی شاہق السطور

وہ تین پہر مردونکا سامنے اوڑنا اور ادھر سفیان کا عباس کیجانب
مڑنا فوراً حضرت عباس نے کہا کہ یہہ شیر فرینہ من اہل المدینہ
صاف از کینہ ہے غرضیکہ حال غزوہ مکہ بحث طولانی ہے کہان
تک عرض کرون غرض اصلی اس تمہید سے یہہ ہے کہ کیسا
انقلاب ہوا یعنے ایکروز تو یہہ صولت اسلام تھی کہ اس کثرت
سے لشکر ہمراہ حضرت کے گیا ابوسفیان پر یا ایک دن وہ تھا
کہ انہین کے فرزند حسین پر اسی سفیان کے پوتے یعنے یزید نے
کیسی چڑہائی کی چنانچہ جب خبر ورود سید الشہدا کربلا مین مشتہر
ہوئی تو ابن زیاد نے سرداران لشکر کو جمع کرکے روانہ کرنا شروع
کیا قَالَ اَبُو مِخْنَفٍ كَانَ اَوَّلُ رَايَةٍ سَارَتْ اِلَى الْحَرْبِ الْحُسَيْنِ رَايَةَ
عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ کہا ابو مخنف نے کہ پس وہ علم جو پہلے روانہ ہوا
واسطے حرب حسین کے وہ علم عمر سعد کا تھا وَدَعٰى مِنْ بَعْدِهٖ بِعُرْوَةَ
بْنِ قَيْسٍ لعنہ اور بعد اوسکے بلایا ابن زیاد نے عروۃ ابن قیس کو
وَضَمَّ اِلَيْهِ اَلْفَيْ فَارِسٍ وَاَمَرَهٗ بِالْمَسِيْرِ اور دو ہزار سوار پر حاکم کیا
اور روانہ کیا طرف کربلا کے وَدَعٰى مِنْ بَعْدِهٖ سِنَانَ بْنَ اَنَسِ النَّخَعِيِّ
اور بعد اوسکے بلایا سنان ابن انس نخعی کو اور مع ایک علم اور چار
ہزار سوار کے روانہ کیا بعد اوسکے خولی ابن یزید اصبحی کو تین ہزار سوار

پہر حاکم کرکے روانہ کربلا کیا پہر شمر شقی کو مع ایک علم اور تین ہزار سوار
کے روانہ کیا بعد اسکے حصین ابن نمیر کو مع آٹہہ ہزار سوار کے روانہ
کیا پہر ابی قدار باہلی کو مع نو ہزار سوار کے روانہ کیا بعد اوسکے عامر
ابن صریمہ تمیمی کو مع ایک علم اور چہہ ہزار سوار کے روانہ کیا بعد اسکے
ابن زیاد نے سلسلہ بندی رسالونکی موقوف کرکے متفرق لوگ
خواہ دس سون خواہ کم بہیجنا شروع کیے وَنَادیٰ فِی شَوارِعِ الکُوفَۃِ
اَنَّ کُلَّ مَن لَّم یَخرُج اِلیٰ حَرَابِ الحُسَینِ فَدَمُہٗ حَلَالٌ اور راہونمین
کوفہ کے منادی کرادی کہ جو شخص اپنے گہر سے حرب حسین کو نہ جائیگا
خون اوسکا حلال ہے فوراً وہ قتل ہوگا جو ہین یہہ حکم محکم اہل شہر
نے سنا سبکے سب روانہ ہوے لکہا ہے کہ چہٹی تاریخ تک چہہ لاکہہ
اور بیس ہزار پیادہ وسوار جمع ہوے تہے اور دوسری روایت
مین لکہا ہے وَصَارَ کَثرَتُہُم کَسَوادِ اللَّیلِ مِنَ الرِّجَالِ وَالخَیلِ
کہ اسقدر کثرت فوج کی ہوی تہی کہ مثل سیاہی شب تار کے نظر
اتی تہی دوسرا امر لایق لحاظ یہہ ہے کہ جب کوئی رسالہ دار متصل
کربلا پہونچتا تہا تو اپنی فوج کے گہوڑونکو دوڑا کر دہان لیجاتا تہا
تاکہ بچے اور عورتین خائف ہون آوازین سنکر گہوڑونکی ٹاپونکی
چنانچہ اس امر سے اون اشقیا کی ایک امر عظیم بجہہ ہوا کہ وہ مادر علی اصغر کا

خشک ہو گیا اور وہ بچہ پیاس سے تڑپتا رہا قَالَ الرَّاوِیُ لَمَّا سَمِعَتْ فَلَمَّا زَیْنَب
بِنْتُ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ صَهِیْلَ الْخَیْلِ وَقَعْقَعَةَ السِّلَاحِ
پس جبکہ جناب زینب نے سنی آواز گھوڑوں کے ہنہنانیکی اور جھنکار
تلواروں کی تو فوراً اپنے بھائی امام حسین کو بلا کر پوچھا کہ اے بھائی
یہ لوگ کیا تمہاری نصرت کو آئے ہیں حضرت یہ سنکر بشدت
روئے اور فرمایا کہ اے بہن زینب آج ان کوئی ناصر نہیں ہے بلکہ
سب میرے خون کے پیاسے ہیں لکھا ہے کہ جناب زینب نے
یہ سنتے ہی عرض کی کہ یَا اَخِی رُدَّنَا اِلٰی حَرَمِ جَدِّنَا اے بھائی
ہمیں ہمارے نانا کے روضہ پر پہونچا دیجیے حضرت اور بشدت سے
روئے اور فرمایا کہ اگر ایسا ہوتا تو میں کاہیکو اپنے تئیں ہلاکت میں
ڈالتا پھر جناب زینب نے عرض کی کہ اچھا پھر آپ بھی اپنے شیعوں کو
لکھئے کہ میں تنہا جنگل میں گھر گیا ہوں تم سب آکر اسوقت میں میری نصرت
کرو اس امر کو حضرت نے قبول فرمایا اور چند نامہ لکھکر جانب یمن و مصر روانہ
کئے بجملہ اونکے ایک نامہ مسیّب ابن محمد خزاعی کو بھیجا چنانچہ شیخ
محسن انصاری اپنے مقتل میں لکھتے ہیں کہ جب نامہ حسین مسیّب پاس
پہونچا تو فوراً آٹھ ہزار سوار لیکر نصرت حسین کو روانہ ہوا پس جب
شط مسیّب پر پہونچا تو دیکھا کہ ایک شتر سوار آتا ہے فوراً مسیّب نے

حال سید الشہدا اوس سے پوچھا اوس نے کہا کہ میرے سامنے پانی حسین پر بند ہوا اور بچے اونکے پیاس سے تڑپتے ہین وَقُتِلُوْا اَنْصَارُہٗ حَتّٰی رَاَیْتُ بِعَیْنِیْ قَطَعُوْا اَیْدِیْ اَخِیْہِ الْعَبَّاسِ وَقُتِلَ اِبْنُہٗ عَلِیُّ نِ الْاَکْبَرُ اور قتل ہو گئے سب اصحاب و انصار اونکے یہانتک کہ میرے سامنے عباسؑ کے شانے کاٹے گئے علی اکبر شہید ہو گئے فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِکَ بَکٰی بُکَاءً شَدِیْدًا پس جبکہ مسیب نے یہہ حال سُنا بہت شدت سے رویا وَقَالَ لِاِخْوَانِہٖ اِسْرَعُوْا بِالْمَسِیْرِ اور اپنی فوج کے افسروں سے کہا کہ اے بھائیوں اب جلدی چلو شاید حسینؑ کی زیارت ہو جاوے راوی کہتا ہے کہ یہہ سب گھوڑے دوڑاتے ہوے شوق نصرت حسین مین چلے جاتے تھے کہ ناگاہ ایک شخص سے ملاقات ہوی کہ وہ کربلا کی سمت سے آتا تھا فَقَالُوْا مِنْ اَیْنَ اَقْبَلْتَ قَالَ مِنْ کَرْبَلَا پس پوچھا اونہوں نے کہ تو کہان سے آتا ہے اوسنے کہا کہ کربلا سے قَالُوْا مَتٰی خَرَجْتَ قَالَ اٰخِرَ النَّہَارِ بِالْاَمْسِ اونہوں نے پوچھا اوس سے کہ کب چلا تھا اوسنے کہا کہ کل آخر روز قَالُوْا اَخْبِرْنَا عَنِ الْحُسَیْنِ اونہوں نے کہا کہ اگر تجھے کچھ حال حسین معلوم ہو تو بیان کر کہ اب

کیا حال ہے قَالَ مَنْ اَمِیْرُکُمْ قَالُوْا مُسَیَّبُ بْنُ مُحَمَّدٍ
اوسنے پوچھا کہ سردار تمہارا کون ہے اونہون نے کہا کہ مسیب
ابن محمد قَالَ مَاشَانُکُمْ قَالُوْا نُرِیْدُ الْحُسَیْنَ پوچھا اوس
شخص نے کہ آخر مطلب کیا ہے تمہارا حال حسینؑ کے دریافت
کرنے سے اونہون نے کہا کہ ہم سب نصرت حسینؑ کو جاتے ہین
قَالَ اِذْهَبُوْنِیْ اِلٰی اَمِیْرِکُمْ اوسنے کہا کہ مجھے اپنے سردار کے پاس
لیچلو فَلَمَّا جَآءَ سَلَّمَ وَبَکٰی پس جب آیا سامنے مسیب کے تو
سلام کرکے رونے لگا قَالَ لَهٗ مُسَیَّبُ یَا اَخِیْ لِمَ تَبْکِیْ
پس کہا مسیب نے اوس سے کہ اے بھائی تو روتا کیون ہے
اوس نے کہا کہ تم جاتے کہان ہو مسیب نے کہا کہ نصرت حسین کو
ثُمَّ قَالَ هَیْهَاتَ اِمْضِ اِلٰی مَنْزِلِكَ مَعَ عَسْکَرِكَ لِاَنَّهٗ قُتِلَ عَطْشَانًا
وَقَدْ رَاَیْتُ وَاللّٰهِ رَاْسَهٗ مَرْفُوْعًا عَلَی الْقَنَاةِ وَنِسَائَهٗ مَسْبِیَّاتٍ
پھر کہان تاب تھی اوس عرب کو فوراً کہا کہ افسوس اب کہان
جاتے ہو پھر جاؤ اپنے مکان کو اسلئے کہ امام حسین پیاسے قتل ہوگئے
اور قسم خدا کی کہ میرے سامنے سر اوس مظلوم کا نیزہ بلند پر
چڑہایا گیا اور عورتین اوسکی مقید بقید شدید ہوئین اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی
الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس تیسری

مجلس تیسری

منقول ہے کہ جب جناب امام حسینؑ نے مع اپنے عزیز و اقربا و اہلحرم کے ارادہ کیا کہ مدینہ منورہ سے طرف مکہ معظمہ کے سفر فرمایئن تو روضہ رسول خدا سے رخصت ہو کر تیسری تاریخ ماہ شعبان کو طرف مکہ معظمہ کے روانہ ہوے پس جب وارد مکہ ہوے تو شیعہ حضرت کے جابجا سے جمع ہو کر حاضر خدمت فیض درجت ہوے جب یہہ خبر یزید ملعون کو پہونچی تو ایک لشکر عظیم کو حج کے بہانہ سے مکہ معظمہ کیطرف روانہ کیا اور حکم کیا کہ جہاں تمسے اور حسین سے ملاقات ہو فوراً قید کرنا یا قتل کرنا الغرض جب یہہ خبر جناب امام حسینؑ نے سُنی تو حج کو عمرہ سے بدل کے ارادہ کیا عراق کا اور ایک خطبہ مشتمل بحمد خدا و نعت محمدؐ مصطفےٰ ادا کیا اور فرمایا کہ جسطرح حضرت یعقوبؑ کو فراق یوسفؑ مین بیقراری تھی اوسیطرح مجھکو بھی فراق بقعہ ارض کربلا مین بیتابی ہے خدا کرے کہ مین جلد مین اپنے مقام شہادت پر پہونچون کہ وہ زمین مدفن و مشہد ہے میرا۔ زرارہ ابن صالحہ کہتا ہے کہ مین نے تین روز قبل روانہ ہونے مکہ معظمہ سے اون حضرت کی خدمت مین عرض کیا کہ اے مولا میرے آپ عراق کو نجایئن کہ اس سفر سے

ہوئے ہین بوئے خیر نہین آتی ہے اسواسطے کہ قُلُوبُهُمْ مَعَكَ وَسُيُوفُهُمْ عَلَيْكَ کہ دل اونکے اپکی ساتھ ہین اور سب تلوارین سے لئے آپکے قتل پر امادہ ہین پس اوسوقت جناب امام حسین ؑ نے اشارہ کیا طرف آسمان کے زرارہ کہتا ہے کہ مین نے دیکھا کہ دروازے آسمان کہل گئے اور اسقدر افواج ملائکہ نازل ہوے کہ شمار اوسکا سوائے خدائے عزوجل کے اور کوی نہین کرسکتا ہے اور فرمایا کہ ای زرارہ اگر شہادت میری معین و مقرر نہوتی تو مین اسقدر فوج کے ہمراہ مقاتلہ اور محاربہ کرتا مگر کیا کرون کہ یہہ امر تقدیری ہے بدون شہادت کوی چارہ نہین الغرض بعد رخصت ہونے زرارہ کے بوقت شب محمد ابن حنفیہ خدمت مین آپنے بہای امام حسین ؑ کے تشریف لائے اور مکر و غدر اہل کوفہ کا بیان کیا اور عرض کیا کہ اے مولا اگر آپ یہان رہینگے تو بہی کوی اندیشہ ویسا نہین ہے کیونکہ بسبب حرمت خانہ کعبہ کے کوی اپکو ضرر نہ پہونچائیگا حضرت نے فرمایا کہ اے بہای مجہکو خوف یہہ ہے کہ کہین حرمت خانہ کعبہ برباد نہو جائے غرض حضرت کی یہہ تہی اس بیان سے کہ جب انہون نے پاس حرمت رسولخدا ؐ کا

نکیا تو پھر حرمت خانہ کعبہ کو وہ کیا سمجھینگے اسواسطے کہ انھین کے جد امجد
حضرت ابراہیمؑ تو بانی خانہ کعبہ تھے فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ فَاِنْ
خِفْتَ ذَالِكَ فَسِرْ اِلَى الْيَمَنِ اَوْ بَعْضِ نَوَاحِي الْبَرِّ
پس کہا محمد ابن حنفیہ نے کہ یا ابن رسول اللہ اسلئے تو آپ یمن یا
اور بلاد کیطرف تشریف لیجائے لیکن کربلا جانا میرے نزدیک
مناسب نہین ہے حضرت نے فرمایا کہ خیر اس امر مین مین فکر کرونگا
جیسا مناسب ہوگا وہ کرونگا غرض محمد ابن حنفیہ رخصت ہوے
جب صبح طالع ہوی تو جناب امام حسینؑ نے حکم کیا کہ اسباب بار کرو
اور سب زن و مرد سوار ہون یہانتک کہ خود وہ جناب بھی سوار
ہوے اور ارادہ کیا جانب عراق کا کہ یکا یک محمد ابن حنفیہ یہ حال
سنکر حاضر ہوے خدمت جناب امام حسینؑ مین وَاَخَذَ بِزِمَامِ
نَاقَتِهِ اور مہار ناقہ کو اونجناب کے پکڑ لیا اور عرض کیا کہ یا حضرت
آپنے مجھسے غور و فکر کا اس امر مین وعدہ فرمایا تھا پھر اب کیا باعث
ہوا تعجیل کا حضرت نے ارشاد کیا کہ اے بھای جب تم میرے پاس
سے گئے تو مین نے خواب مین رسولخدا کو دیکھا کہ فرماتے ہین۔
وہ جناب یَا حُسَيْنُ اُخْرُجْ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ شَاءَ اَنْ يَرَاكَ قَتِيْلاً
کہ ای حسین جلدی کرو جانے مین عراق اپنے مدفن و مشہد کے کہ علم الہی

کعبہ کے ہو حلال کرنے میں اہل بیت کو پہلے عمر حضرت ابراہیم کو بانی خانہ
حضرت ابراہیم کو بنیاد خانہ کعبہ میں ملا دیا ۱۲

ہین یونہین گذرا ہے کہ نہین اپنی راہ رضا مین شہید دیکھے
فَقَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَنَفِیَّةِ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ فَمَا مَعْنٰی
حَمْلِكَ هٰؤُلَاءِ النِّسَاءِ مَعَكَ وَاَنْتَ تَخْرُجُ عَلٰی مِثْلِ هٰذَا الْحَالِ
پس کہا محمد ابن حنفیہ نے کلمہ انا للہ وانا الیہ راجعون اور عرض
کیا کہ اگر آپ نے مصمم اپنی شہادت پر ارادہ کیا ہے تو پہر ان بچون اور
عورتونکو آپ کیون لئے جاتے ہین کہ بعد آپکے انکا کون حمایت
کرنیوالا ہے حضرت نے فرمایا کہ ای بہائی منظور خدا یہہ ہے کہ انہین بعد
میرے اپنی راہ رضا مین اسیر دیکھے پہر مین کیونکر انہین ہمراہ نہ
لیجاؤن حالانکہ یہہ امانت رسولخدا ہین اوسوقت محمد ابن حنفیہ ڈاہین
مارکر رونے لگے اور مجبوری حضرت کو رخصت کیا آہ مومنین اسوقت
یاد آتی رخصت اہلحرم کی بروز عاشورا کہ جب حضرت سبکو وداع
کرچکے اور در خیمہ پر تشریف لائے اور سوار ہوکر ارادہ جانیکا کیا تو
اوسوقت جناب رباب نے دوڑکر لجام فرس پر ہاتہہ ڈالدیا اور عرض
کیا کہ میرا تو کوئی سہارا نہ رہا جاتے حضرت یہہ حال دیکہکر بہت
روئے اور امر بصبر فرمایا چنانچہ جب حضرت شہید ہوئے تو ایک
شخص قوم کندہ سے در خیمہ پر آیا اور اوسنے جناب رباب کو در خیمہ
پر دیکہکر عرض کیا کہ آپ یہان کیون کہڑی ہین اونہون نے اور کچھ

نہین کہا سوائے اسکے کہ میرے مولا و آقا امام حسین کیسے ہین جواب دیا اَلَا
قُتِلَ الْحُسَیْن حضرت رباب نے صرف اتنا کہا کہ اے بہائی یہہ تو
بتادی کہ حسین کو مرتے دم پانی بھی ہوا یا نہین اوس نے جواب دیا کہ
وَاللّٰہِ اِنَّہٗ قُتِلَ عَطْشَانًا قسم بخدائے عزوجل کہ امام حسین پیاسے قتل ہوئے
ہائے کیا محبت تھی جناب رباب کو جناب سید الشہدا مظلوم کربلا سے کہ
مدۃ العمر سایہ مین نہین بیٹھین اگر کسی نے عرض کیا کہ آپ اپنی تیئن دہوپ
مین کیون ہلاک کرتے ہین سایہ مین بیٹھئے تو جواب مین فرمایا کہ میرے
مولا کی لاش کئی روز تک ریگ گرم کربلا پر زیر آفتاب پڑی رہی مین
کیونکر سایہ مین بیٹھون یہان تک کہ انتقال کیا اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ
عَلَی الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس چوتھی

آه از نیرنگی عالم کہ ہست اندر جہان	ہر کمالے را زوال و ہر بہارے را خزان
حشمت اسکندر و سلطانیِ دارا نماند	شد شکار پنجۂ گرگ اجل نوشیروان
مایہ داران تمول تاجداران شکوه	جملہ زیر خاک گردیدند گنج آسا نہان
اولیا و اوصیا و انبیا و اتقیا	جملہ رفتند از جہان بے بقا سوئے جنان

یہی سبب ہے جو امیر عرب شاہ نجف نے کبھی دنیا کیطرف التفات
نہین فرمایا مثل اپنے ابن عم خاتم النبیین حبیب رب العالمین کی کارہ

رہے کیونکہ خلقت ان دونون کی ایک ہی نور سے تھی کما قال النبی انا و علی من نور واحد جیسا خود جناب سید المرسلین نے ارشاد کیا کہ مین اور علی ایک ہی نور سے پیدا ہوے ہین مقام تعجب یہہ ہے کہ مقسم تو ایک ہوا و قسمون مین پھر فرق بین موجود ہو کیونکہ وہ نبی تھے اور یہہ امام اور وہ جناب اصل تھی اور اور یہ فرع کما وقع فی غیرہ تنبیہاً علی ذلک لہذا اگر چشم انصاف سے دیکھیے تو اوس برہان قوی و حجت جلی کردگار اور اس آیہ پروردگار یعنے احمد مختار مین خود حق تعالی نے اصل اور عدم اصل کو گویا فصل قرار دیا تہا کہ امر نبوت و امامت مشتبہ نرہے مگر باوجود اس تفرقہ بتنیہ کے پھر بھی اور نبیون سے ملکہ مرتبۂ نبوت سے درجہ الوہیت پر بعض اقوام نے پہونچا دیا اگرچہ یہہ شبہہ بھی اونکی شہادت سے صاف ہوگیا حسب مفاد کل من علیہا فان و یبقی وجہ ربک ذو الجلال و الاکرام حقیقت مین مرحلہ موت بہت سخت ہے دیکھیے کیونکر طے ہوگا لیکن ہماری غفلت تو دیکھیے کہ کسطرح نہین چونکتے ایہا الغافل السکران اما تتیقظ بموت الاحبۃ و الاقران ای نفس غافل و مست بادۂ زندگانی ہوش مین آیا نہین چونکتا خواب غفلت سے حالانکہ کیسے کیسے دوست و رفیق و عزیز سامنے تیرے طوفان موت مین ہلاک ہوگئے واقعی عجب بیکسی کا وقت ہوتا ہے

کہ سواے اعمال کے اور کچھ کام نہین آتا نہ تاج وتخت مسلو کا نہ
نہ دفائن وخزانہ پھرجان بوجھہ کرکیسے فریفتگی اس دنیا پرکیسی ہے ؎

توپئے دنیائے دون سرگشتۂ	وزطریق آخرت برگشتۂ
بگذراز عالم تامل خوب نیست	خواب راحت برسرپل خوب نیست
رہ روان راغفلت اینجا ناروا است	خواب درپہلوی دریا ناروا است
وا بکن ازخواب نوشین چشم کے	خفتۂ بسیار بنشین اندکے
فَانْتَبِهْ يَا اَيُّهَا ذَا النَّائِمُ	قُمْ فَهَا ذَاكَ السُّبَاتُ الدَّائِمُ
کاروبار زندگانے تابکے	صحبت یاران فانی تابکے
داعی حق چون رسا بودن کجا	مہلت کفتہا بہم سودن کجا
سیر باغ معرفت یکبارہ کن	گلشن لاہوت را نظارہ کن
اِنَّ لِيْ يَا صَاحِ نَفْسًا غَافِلَةً	ماندہ درخواب وروان شد قافلہ

حقیقت مین جیسے موسم حج مین قافلہ بیت اللہ کو جاتے ہین
اوسیطرح اس دنیائے فانی سے برابر قافلہ ملک عدم کو جاتے
ہین ہان فرق اتناہے کہ وہان سے بعد اداے امور ضروری
قافلہ حجاج کے پھرتے ہین مگر مسافران عدم کے قافلہ پھر کر نہین آتے
اللہ اکبر دیکھئے کسقدر قافلہ گئے ہونگے اور کوئی متنفس کبھی نہ پھرا اگر
مومنین آپکو قسم ہے خدا کی کوئی قافلہ آپنے ایسا بھی جاتے دیکھا

جیسا قافلہ بھوکا پیاسا کربلا سے خلد بریں کو گیا جسکا قافلہ سالار سردار
دوجہان مالک کون و مکان صَاحِبُ الْمِحْنَةِ وَالْبَلَا اَلْمَدْفُوْنُ
بِاَرْضِ کَرْبَلَا غَرِیْبُ الْغُرَبَاءِ قُرَّةُ عَیْنِ الْمُصْطَفٰی نَوْرُ حَدِیْقَةِ الزَّهْرَاءِ
وَنُوْرُ حَدَقَةِ الْمُرْتَضٰی الَّذِیْ رَاْسُهٗ مِنَ الْقَفَاءِ مَقْطُوْعٌ وَجَسَدُهٗ
بِاَرْضِ الطَّفِّ مَطْرُوْحٌ وَمِنْ شُرْبِ الْمَاءِ مَمْنُوْعٌ اَلْقَتِیْلُ
الظَّمْاٰنُ وَالسَّلِیْبُ الْعُرْیَانُ اَلْمَقْتُوْلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوِ الْاِثْنَیْنِ
مَوْلٰنَا وَمَوْلَی الْکَوْنَیْنِ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَیْنُ
مومنین اس قافلہ مین کئی بچے چہوٹے چہوٹے پیاسے گذر گئے
ہائے کس حسرت سے امام ثانی عشر زیارت ناحیہ مین اس
قافلے کے لوگون پر سلام کرتے ہین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی
الْجُیُوْبِ الْمُضَرَّجَاتِ یعنے سلام خدا ہو اون گریبانون پر جو خون سے رنگین
ہوگئے تھے مومنین آپکو کچہہ خیال ہے کہ کتنے گریبان خون آلودہ
تھے قافلہ حسینی مین اسوقت فقط دو گریبان جو خون آلودہ تھے
اونکا حال عرض کرتا ہون ایک گریبان ایک بچہ شیر خوار کا ہے جسے
حضرت نے ہاتہون پر اپنے بلند کر کے پانی مانگا تھا فَرَمَاهُ حَرْمَلَةُ
بْنُ کَاهِلِ الْاَسَدِیُّ سَهْمًا مَسْمُوْمًا لَهٗ ثَلٰثُ شُعَبٍ فَوَقَعَ
حَلْقَ الطِّفْلِ فَذَبَحَهٗ مِنَ الْاُذُنِ اِلَی الْاُذُنِ کر وفقنہ حرملہ نے

تیر سے پہلو زہر آلود بہیکا افسوس ہزار افسوس کہان پیکان تیر اور
کہان حلق نازک شیر خوار پھر اب کس زبان سے عرض کرون
کہ وہ تیر ستم ایک کان سے دوسرے کان تک نوچ کر گیا فصاح
الحسین وا ولداہ واقرۃ عیناہ پس امام حسینؑ نے چیخ کر فرمایا کہ ہائے
اے فرزند اے نور نظر راوی کہتا ہے کہ اوسوقت مین
نے دیکھا کہ دفعتہ ایک معظمہ اور تین لڑکیان خیمہ سے بیٹھی ہوئی
مقتل مین آئین اور اوس بچے سے لاش پر دیر تک تڑپ تڑپ
کر رو باکین مین نے پوچھا کہ یہ کون ہین کسی نے کہا ارے تو
نہین جانتا یہہ ہن ہین امام حسین کی جناب ام کلثوم اور یہہ سکینہ
اور فاطمہ اور رقیہ ہین جسطرح جناب زینب کو علی اکبر سے محبت
تہی اوسیطرح جناب ام کلثوم کو علی اصغر سے محبت تہی الغرض یہہ بچہ
جو راہ عدم کو گیا تو گریبان خون آلودہ رہا اب فرمائیے کہ جب
جناب سیدہ نے یہہ حال دیکھا ہوگا تو عجب نہین کہ اپنا
گریبان بہی چاک کیا ہو اب دوسرا گریبان آپکے
مولا سید الشہدا کا ہے جس گریبان سے ایک
معظمہ لپٹی تہین اور رو رو کر بین کرتی تہین
آیا حبنا ہذا الحسین مرمل علی التراب

مجزوز الورید ین یقطع اے نانا آپ نہین دیکھتے کہ یہ حسین آپکا خاک آلودہ گلو بریدہ اپنے خون مین ذبح کیا پڑا ہے وجثمانہ
تحت الخیول ورأسہ عناداً باطراف الاسنۃ یرفع
اے نانا وہ جسم نازنین حسین اب گھوڑونکے ٹاپون سے پامال ہو رہا ہے اور سر اوس مظلوم کا نیزہ پر بلند کیا گیا ہے ایا جدنا
لم یترکوا من رجالنا کبیراً ولا طفلاً علی الثدی یرضع
اے نانا آپکو خبر بھی ہے کہ ان اشقیا نے کیا ظلم عظیم کیا ہمارے مردون مین سے کسیکو ان اشقیا نے باقی نہین رکھا یہانتک کہ بچہ شیر خوار کو بھی قتل کیا ایا جدنا لم یترکوا النساء غنا خماراً ولا ثوباً ولم یبق برقع اے نانا ان لوگون نے ہمین ایسا لوٹا ہے کہ اب کسیکے سر پر ہم مین سے کوئی چیز از قسم چادر و برقعہ کچھ باقی نہین ہے ایا جدنا شمر یجرنا عنا ویضربنا ضرب الامام ویوجع
اے نانا کیا آپکو خبر نہین کہ شمر ہمارے گوشوارے چھینے لیتا ہے اور اسپر ظلم یہ ہے کہ مثل کنیزونکے تازیانہ سے مارتا ہے الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس پانچوین

رمانی الدھر بالارزاء حتی فؤادی فی غشاء من نبال

فَصِرتُ اِذا اَصابَتنی سِہامٌ تَکَسَّرَتِ النِّصالُ عَلَی النِّصالِ

حضرت امیر علیہ السلام فرماتے ہین یہانتک زمانہ نے تیر مارے مصیبتونکے مجھکو کہ دل میرا پردے مین تیرونکے چھپ گیا اور اِس کثرت سے تیر لگے ہین کہ اب جب کوی تیر مصیبت کا آتا ہے تو تیر پر تیر پڑتا ہے خلاصہ یہہ کہ دل مثل غربال ہوگیا ہے تیر کی بھی اب جگہہ نہین ہے مگر قربان جان ہماری اوس غریب و بیکس پر کہ جسکے جسم اقدس پر اتنے تیر لگے تھے کہ متن زرہ معلوم نہوتا تھا چنانچہ جب گھوڑے سے زمین پر گرے بے ادبی سے سنان کی تو دیر تک جسم انور تیرون پر معلّق رہا ہائے پھر کیونکر زمین تک پہونچا بس اشارہ کافی ہے کہ شمر خنجر بکف آگیا آگے تو مقام ادب ہے کیونکر عرض کرون دوسرے وجہہ جسم کے زمین تک پہونچنیکے اس سے بھی زیادہ سخت ہے مجھے کمال تحیر ہے کہ اوسے کیونکر عرض کرون لیکن چونکہ کلام ایک عالم کا ہے علماے اہل سنت سے تو گویا ایک دلیل قوی ہے اصل قضیۂ نینوے کی لہذا عرض کرنا ضرور ہوا قال بن ابی الحدید المعتزلی تاللہ لا انسی الحسین وشلوہٗ تحت السنابک بالعراء مرضّع

ابن ابی الحدید معتزلی کہتا ہے کہ قسم خدا کی نہین بھولتا حال حسین فرزند رسول الثقلین اور اونکے جسم شریف کا کہ کیونکر صحراے کربلا مین

سمون مین گھوڑونکے گوشت اوس بیکس کا تقسیم ہوگیا ابھی تک تو اس
شور سے عموم تھا یعنے کل جسم کا حال تھا اب بعد اسکے یہ تخصیص کہتا ہے
ہائے عجب شعر کہا ہے مدۃ العمر رونیکو کافی ہے تطأ السنابک صدرہ
وجبینہ ؛ والارض ترجف خیفۃ وتضعضع ؛
آہ افسوس کہان گھوڑونکی ٹاپین اور کہان وہ سینہ جسے جناب
سیدہ اپنے سینہ سے جدا نکرتی تہین اور وہ پیشانی نورانی جسپہ
رسولخدا بوسے دیتے تھے ہائے پامال ہوکر ریزہ ریزہ ہو گئے
حمید کہتا ہے کہ اوسوقت ایک خاتون معظمہ جسوقت زمین کربلا کانپ
رہی تھی اور گھوڑے دوڑتے پھرتے تھے قریب نعش سید الشہدا
کے خاک پر پچھاڑین کھا رہی تہین یہہ تزلزل تو دیکھئے کہ گھوڑے بھی
مضطرب ہوگئے عجب مضمون عرض کرتا ہون خیال رہے گھوڑونکی
وجہہ اضطراب کی یہہ ہو تو عجب نہین ہے کہ لاش فرزند زہرا کی تو کچل
گئی کہین دختر زہرا بھی نہ کچل جائے اور اون معظمہ کو یہہ خیال تھا کہ جب
بھائی زندہ تھے تو میری حمایت مین کوشش کرتے رہے پھر مین
اونکی نعش ہی کی حمایت کرون شاید میری کوشش سے رحم کہا کر
نعش فرزند زہرا کو پامال نکرین لیکن افسوس کیا قیامت ہوئی
کہ سامنے جناب زینب کے بھائی کی نعش سمون مین گھوڑونکے

آگئی اور وہ معظمہ فریاد کرتے کرتے زمین پر پچھاڑین کھانے لگین
دیکھئے یہ مضمون ایسا قطعی ہے کہ حجت خدا تک زیارت ناحیہ مین
فرماتے ہین فَهَوَيْتَ اِلَى الْاَرْضِ جَرِيْحًا تَطَأُكَ الْخُيُوْلُ بِحَوَافِرِهَا
وَتَعْلُوْكَ الطُّغَاةُ بِبَوَاتِرِهَا اے جد بزرگوار جب آپ گھوڑے سے زمین
پر زخمون سے چور ہو کر گرے تو گھوڑون نے آپکو روند ڈالا اور وہ
سرکش آپ پر تلوارین لئے چڑھے آتے تھے فِدَاكَ رُوْحِي
يَا حُسَيْنُ وَعِتْرَتِي ؛ وَاَنْتَ عَفِيْرٌ فِي التُّرَابِ جَدِيْلٌ
فدا ہو جان میری آپ پر سے یا حسین اور اولاد میری ہائے کیسے
آپ خاک و خون مین آلودہ پڑے تھے وَجِسْمُكَ عُرْيَانٌ طَرِيْحٌ
عَلَى الثَّرَى ؛ عَلَيْكَ خُيُوْلُ الظَّالِمِيْنَ تَجُوْلُ اور اے فرزند رسول
کسطرح جسم مبارک آپکا برہنہ خاک پر پڑا تھا اور کیسے بیباکانہ گھوڑے
آپکے جسم اقدس کے قریب دوڑتے تھے اسی مضمون کی طرف خود سید
الشہدائے وصیت آخری مین جناب سکینہ سے اشعار فرمایا ہے
چنانچہ جب وہ پارہ جگر حسین اپنے باپ کی نعش سے لپٹی مقتل شہدا
مین تو حضرت نے بھی دونو ہاتھ پھیلا کر سکینہ کو اپنے سینۂ زخمی سے
لگایا اور یہ اشعار پڑھے کہ گلوے بریدہ سے آواز آتی تھی
شِيْعَتِيْ مَا اِنْ شَرِبْتُمْ مَاءَ عَذْبٍ فَاذْكُرُوْنِيْ اَوْ سَمِعْتُمْ بِغَرِيْبٍ اَوْ شَهِيْدٍ فَانْدُبُوْنِيْ

یعنی اے شیعون میرے جب آب شیرین پینا تو مجھ مظلوم کی پیاس
کو یاد کر لینا کہ مین بھوکا پیاسا قتل ہوا ہون اور اے شیعون جب
کبھی کسی غریب و شہید کو دیکھنا تو میری غربت و بیکسی کو یاد کرنا کہ
مین غریب و بیکس قتل ہوا ہون اَنَا السِّبْطُ الَّذِیْ مِنْ غَیْرِ جُرْمٍ
قَتَلُوْنِیْ ۞ وَبِجَرْدِ الْخَیْلِ بَعْدَ الْقَتْلِ عَمْدًا سَحَقُوْنِیْ
مین وہ نواسا رسول کا ہون کہ بیگناہ قتل کیا مجھے اشقیاے امت
نے اور بعد قتل کرنے کے جان بوجھکر میرے جسم پر گھوڑے دوڑائے
اسطرح کہ نعش کو میرے بالکل ریزہ ریزہ کر ڈالا اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ
عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس چھٹی ۶

فِی الْبِحَارِ اَنَّ اِسْمٰعِیْلَ النَّبِیَّ ع کَانَتْ اَغْنَامُهٗ تَرْعٰی بِشَطِّ الْفُرَاتِ
فَاَخْبَرَهُ الرَّاعِیْ اَنَّهَا مَا شَرِبَتْ مِنْ هٰذِهِ الْمَشْرَعَةِ شَیْئًا مِنَ
الْمَاءِ مُنْذُ کَذَا یَوْمًا کتاب بحار مین منقول ہے کہ ایک مرتبہ کچھ گوسفند
حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے کنارے نہر فرات کے چرتے تھے کہ ناگاہ راعی
نے آکر بیان کیا کہ اے نبی خدا کئی روز گذرے ہین کہ ان دنبیون نے اوس نہر سے پانی
نہین پیا ہے فَسَاَلَ اِسْمٰعِیْلُ رَبَّهُ الْجَلِیْلَ عَنْ سَبَبِ ذٰلِکَ پس عرض
کیا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے درگاہ باری مین کہ یا الٰہنا

کیا سبب ہے پانی نہ پینے کا ان جانورونکے اس نہر فرات سے
فَنَزَلَ جِبْرَئِیلُ وَقَالَ لَهُ یَا اِسْمٰعِیلُ سَلْ اَغْنَامَكَ فَاِنَّهَا تُجِیْبُكَ
عَنْ سَبَبِهٖ پس فوراً حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور عرض
کی کہ اے اسمعیل سبب اسکا انہین سے پوچھو کیونکہ خود وہ بیان
کرینگی فَقَالَ لَهَا لِمَ لَا تَشْرَبِیْنَ الْمَاءَ مِنْ هٰذِهِ الشَّرِیْعَةِ وَلِمَ لَا تَمِیْلُ اِلَیْهَا
پس حضرت اسمعیلؑ نے موافق حکم خدا کے اون گوسفندون
سے پوچھا کہ کیا سبب ہے جو تم سب اس نہر سے پانی نہین
پیتی ہو بلکہ پیاسا رہنا اپنا گوارا ہے فَقَالَتْ لَهُ بِلِسَانٍ فَصِیْحٍ یَا نَبِیَّ
اللّٰهِ قَدْ بَلَغَنَا اَنَّ وَلَدَكَ الْحُسَیْنَ سِبْطَ رَسُوْلِ اللّٰهِ یُقْتَلُ عَطْشَانًا مَمْنُوْعًا مِنْ مَاءِ هٰذِهِ الشَّرِیْعَةِ فَنَحْنُ لَا نَشْرَبُ
مِنْ هٰذَا الْمَاءِ حُزْنًا عَلَیْهِ پس اون دنبیون نے بزبان فصیح
جواب دیا کہ اے نبی خدا ہمین معلوم ہوا ہے کہ فرزند آپکا حسین
نواسا خاتم الانبیا کا اسی نہر فرات پر بھوکا پیاسا قتل کیا جائیگا
پس یہی سبب ہے ہمارے پانی نہ پینے کا کیونکہ بسبب غم و الم
کے یہ پانی ہمسے پیا نہین جاتا ہے فَسَئَلَهَا عَنْ قَاتِلِهٖ قَالَتْ
یَزِیْدُ لَعِیْنُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ وَالْخَلَائِقِ اَجْمَعِیْنَ
پس پوچھا حضرت اسمعیل نے اون گوسفندون سے کہ کون

قتل کریگا اوس جناب کو کہا اونہون نے کہ یزید ملعون کہ جسپر لعنت
کرینگے فقال اسمعیل اللھم العن قاتل الحسین علیہ السلام و بکی
پس فوراً حضرت اسمعیل علیہ السلام نے کہا کہ خداوندا تو بھی لعنت
کر قاتل حسین پر اور یہہ کہکر زار زار رونے لگے واقعی مومنین ہم
کیا رو سکتے ہین اوس امام پہ جس پر تمام جن وانس و چرند و پرند
روئے ہین فنوحوا علی السلطان العطشان الذی بکی علی مصابہ
الانس والجان وادمعوا علی الامام الھمام الذی بکت علی
عطشہ الاغنام و الانعام پس حضرات رو مصیبت پر ایسے بادشاہ
مظلوم کے جسپر تمام جن وانس روئے ہین اور آنسو بہاؤ اوس
پیاسے پر جسکے پیاس یاد کر کے دنبیون نے پیاسا رہنا گوارا
کیا ہاے وہ پیاس کیا پیاس تھی جسکے فقط یاد کرنے مین لاکھ حسنات نامۂ
عمل مین لکھے جاتے ہین اور لاکھ گناہ محو ہوتے ہین اور لاکھ درجات
بلند ہوتے ہین اور لاکھ بندی راہ خدا مین آزاد کرنیکا ثواب
ملتا ہے مگر افسوس ہے کہ ایسے پیاسے پر بھی شمر ملعون نے کچھ
رحم نہ کیا بلکہ پیاسا ہی قتل کیا اسی پیاس کو تو یاد کر کے امام زین العابدین
رویا کرتے تھے جب تک زندہ رہے رویا کئے وما وضع بین
یدیہ طعام او ماء الا بکی یعنے کبھی نہین رکھا گیا سامنے

اون جناب سے کہانا یا پانی مگر یہہ کہ اسقدر حضرت روے کہ وہ
آنسوؤن سے ممزوج ہوگیا اگر کسینے کہا کہ اے مولا آپ کیون نہین
نوش کرتے تو اتناہی جواب مین فرمایا اَنَا اٰکُلُ وَ اَشْرَبُ وَ اَبِیْ
قُتِلَ عَطْشَانًا یعنے مین تو کہاتا پیتا بھی ہون مگر بابا میرے پیاسے
شہید ہوے تمام عمر حضرت نے کلۂ گوسفند نہین تناول کیا اور
جب راہ مین گذر ہوتا تہا تو قصاب کلہ گوسفند پر کپڑا ڈالدیتے
تہے اسلئے کہ ایک روز حضرت نے کلہ گوسفند دیکہہ لیا تہا تو اسقدر
یاد کرکے اپنے پدر بزرگوار کے سر کو روئے کہ غش آگیا لکہا ہے
کہ ایکروز وہ جناب راہ مین جاتے تہے کہ یکایک دیکہا کہ ایک قصاب
گوسفند کو ذبح کیا چاہتا ہے حضرت قریب اوسکے گئے اور فرمایا کہ
اے بہائی تونے اسے سیر و سیراب بھی کیا ہے یا نہین اوس نے
عرض کی کہ اے مولا ہم لوگون کا معمول ہے کہ پہلے جانور کو سیر و سیراب
کرلیتے ہین بعد اوسکے ذبح کرتے ہین فَلَمَّا سَمِعَ بَکٰی بُکَاءً شَدِیْدًا
تاے جو ہین یہہ کلمہ حضرت نے سنا بیقرار ہوکر روئے اور فرمایا کہ خدا
لعنت کرے اوس قوم پر جس نے اپنی نبی کے نواسے کو بہوکا پیاسا
قتل کیا اور مرتے دم بھی ایک قطرہ ندیا مومنین اس مقام پر حقیر کو
ایک شعر یاد آیا ہے ؎ ہر سگِ جہان را کہ بر دستکش اول آب دہ

یزید لعین خشک گلوے شہہ والا فریاد خدایا ✤ ✤ ✤ اہ قربان ہو
جان شیعونکی اوس مظلوم پر ہے جو پیاسا دنیا سے سدہارا
الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس ساتوین

اللہ اکبر ماذا الحادث الجلل ✤ فقد تزلزل سہل الارض والجبل
اللہ اکبر یہہ واقعہ کسقدر عظیم ہوا ہے عالم مین جس سے بڑے بڑے
پہاڑون کو تزلزل ہوگیا ما ہذہ الزفرات الصاعدات اسی ✤
کانہا شعل ترمی بہا شعل یہہ کسکے ماتم مین صدا سے نالہ و
فریاد بلند ہے کہ گویا اگ سے شعلہ نکل رہے ہین ما للعیون
عیون الدمع جاریۃ منہا تخدّ واخدود احین تنہمل
ہاے یہہ کون سی مصیبت ہے جس مین انکہون سے
نہرین انسوؤنکی جاری ہین اسطرح کہ رخسارہ تک مجروح
ہوگئے ماذا النیاح التی غط القلوب بہا ✤ ہلا القحیح
وذی الضوضاء والزجل یہہ کیسی فریاد ہے جس سے
دل شق ہوا جاتا ہے اور یہہ کیسی آوازین نوحہ وبکا کے ہین کہ جس
سے تمام عالم درہم و برہم ہوگیا ہے مومنین یہہ حادثہ جلیلہ و واقعہ
عظیمہ شہادت غریب نینوا مظلوم کربلا سے غریب و بیکس

وبے آشنا شنہ کونین ✦ شہید راہ خدا از جفا امام حسین ہے

جس سے تمام عالم درہم و برہم ہوگیا اور ہر چیز کو اس مصیبت مین تغیّر

ہوگیا مگر اہلبیت حسین کو ایسا تغیر ہوا کہ تا حیات نہ گیا چنانچہ بعض

اوبائے روزگار و نجبائے ذوی وقار فرماتے ہین سہ عجّت عَلَیہِ

النِسَاءُ وَرِکَابُہٗ ✦ تَرغُو اِلَیہِ جَوَادُہٗ یَتَحَمحَمُ ✦ یعنی جب یہ مصیبت

عظمےٰ اور دا یۂ کبریٰ واقع ہوئی تو سب بیبیون نے ملکر ایک صیحہ کیا

جس سے زمین کربلا کو تزلزل تھا یہانتک کہ گھوڑا بھی اونکھر نگا

روتا ہوا اور ہمہمہ کرتا ہوا قریب اونکے آیا بِجِرَامِہِ

المَغُوطِ وَھُوَ مُکَسَّرٌ وَ لِسَرجِہِ المَعکُوسِ وَھُوَ مُھَضَّمٌ اور حالت

اوس گھوڑے کی یہ تھی کہ تنگ ٹوٹا ہوا تھا اور زین اولٹا

ہوا تھا اور زخمون سے چور چور تھا آخر کار وہ جانور بے زبان

روتا ہوا اوسی ہیبت سے در خیمہ پر آیا اور پردگیان عصمت

وطہارت کو خبر شہادت مظلوم کربلا کی سنائی مگر آپ نے کچھ خیال

بھی فرمایا کہ کیونکر خبر کی راوی کہتا ہے کہ جو ہین آواز گھوڑے کے

بولنے کی جناب زینب نے سنی سکینہ سے فرمایا کہ اے بیٹا

شاید بابا تمہارے لئے پانی لائے ہین فوراً سکینہ مقنعہ

اوڑھکر در خیمہ پر آئین دیکھا کہ زین اولٹا ہوا ہے باگین شکستہ ہین

خون سے پیشانی اور یال رنگین ہے یہ حال دیکھکر وہ صاحبزادی
پیٹنے لگی اور فریاد کی کہ اے پھوپھی آپکو کچھ خبر بھی ہے وَاللّٰہِ قُتِلَ اَبِی الْحُسَین
قسم خدا کی بابا میرے شہید ہو گئے پھر تو سب بیبیان روتی
پیٹتی دوڑین چنانچہ جناب زینب نے دونو باہین گردن مین
گھوڑیکے ڈالدین اور بین جگر خراش کرنے لگین اور جناب ام کلثوم
نے ہاتھ اپنا پیشانی پر گھوڑیکے رکھا اور فریاد کرنا شروع کی مگر
جناب سکینہ کے بارے مین عجب مضمون لکھا ہے کہ بسبب صغر
سنی کے اپنے تئین سمون پر گھوڑیکے گرادیا اور کہنے لگین
کہ اے ذوالجناح میرے بیکس باباکو کہان چھوڑ آیا ہائے
افسوس اب مین اونہین کیونکر پاونگی گویا ایک قیامت برپا تھی درخیمہ پر
اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس آٹھوین

لَوْ اَنَّ عَبْدًا اَتٰی بِالصّٰلِحَاتِ ÷ وَوَدَّ کُلَّ نَبِیٍّ مُّرْسَلٍ وَّوَلِیٍّ ÷
وَصَامَ مَا صَامَ صَوَّامٌ بِلَا مَلَلٍ وَقَامَ مَا قَامَ قَوَّامٌ بِلَا کَسَلٍ
وَحَجَّ کَمْ حِجَّۃٍ لِلّٰہِ وَاجِبَۃٍ ÷ وَطَافَ بِالْبَیْتِ حَافٍ غَیْرَ مُنْتَعِلٍ
خواجہ نصیر الدین طوسی علیہ الرحمہ کہتے ہین کہ اگر کوئی بندہ مومن ہمیشہ امور
خیر مین بسر کرے اور دوست رکھے ہر نبی مرسل اور ولی خدا کو اور کتنی ہی

بیت مین

روزہ رکہے اور کتنی ہی نماز مین پڑہے بغیر رنج وکسل اور کتنی ہی حج
کرے خدا کے لیئے واجب اور پابرہنہ طواف کرے خانہ کعبہ کا ٭
وَطَارَ بِالجَوِّ لَا یَاوِی اِلیٰ اَحَدٍ ٭ وَغَاصَ فِی البَحرِ مَامُونًا مِنَ البَلَلِ
وَاَکسَی الیَتَامیٰ مِنَ الدِّیبَاجِ کُلَّهُمُ ٭ وَاَطعَمَهُم مِن لَذِیذِ البُرِّ بِالعَسَلِ
وَعَاشَ فِی النَّاسِ اٰلَافًا مُؤلَّفَةً ٭ عَارٍ مِنَ الذَّنبِ مَعصُومًا مِنَ الزَّلَلِ
اور پرواز کرے کائنات جو مین اور کسی شخص سے پناہ نہ لے اور غوطہ زنی
کرے دریاے عمیق مین درحالیکہ بیخوف ہونے آب سے اور
کل یتیمون کو کہانا کہلاوے اور لباس عطا کرے قسم دیبا سے اور زندگی
کرے لوگوں مین ساتہہ محبت والفت کے درحالیکہ خالی ہو گناہ سے
اور معصوم ہو لغزش سے فَلَیسَ فِی الحَشرِ یَومَ البَعثِ مُنتَفِعًا ٭
اِلَّا بِحُبِّ اَمِیرِ المُومِنِینَ عَلِیٍّ با وجود ایسے امور عظیمہ کے
روز قیامت کو اگر محبت علی ابن ابیطالب نہو گی تو کچہہ فایدہ نہو گا اور ہرگز
بوی بہشت نہ پائیگا کتاب مصابیح القلوب مین یونس ابن عبداللہ
سے مروی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ مین ایک سال حج کو گیا بعض منازل
مین مینے ایک زن حبشیہ کو دیکہا کہ چشم ظاہر سے نابینا اور چشم باطن
سے بنور ولایت بینا اسطرح دعا کرتی ہے یَا رَادَّ الشَّمسِ لِعَلِیِّ
ابنِ اَبِیطَالِبٍ رُدَّ بَصَرِی یعنے ای پہیرنیوالے آفتاب کے واسطے

علی ابن ابیطالب کے میری بھی بصارت کو پھیر دے راوی کہتا ہے
کہ مین نے اوس عورت سے کہا کہ تو علی کو دوست رکھتی ہے اوس
نے کہا کہ قسم خدا کی مین علی کو بہت دوست رکھتی ہون یونس کہتا
ہے کہ مین نے دو اشرفیان اوسے دین اوسنے واپس کین اور
کہا کہ مجھے حاجت مال نہین غرض جب مین نے بعد فراغ حج مراجعت
کی تو دیکھا کہ آنکھین اوسکی روشن ہین اور وہ حجاج کو پانی پلا رہی
ہے مین نے کہا کہ اے ضعیفہ دوستی علی نے تجھے کیا نفع
بخشا اوس نے کہا کہ سات شبانہ روز مین نے وہی دعا
پڑھی ساتوین شبکو ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھسے کہا
کہ تو علی کو دوست رکھتی ہے مین نے جواب دیا کہ ہان مین بہت
دوست رکھتی ہون اوس نے بارگاہ احدیت مین عرض کی کہ خداوندا
اگر یہ ضعیفہ راست گو ہے تو تو اسے بینا کردے اوسیوقت دونو آنکھین
میری روشن ہوگئین مین نے پوچھا کہ تمھین قسم ہے خدا کی کہ تم کون
ہو اوسنے کہا کہ مین خضر نبی ایک شیعہ ہون شیعیان علی ابن ابیطالب
سے اور موکل ہون شیعیان علی کی خدمت پر کچھ مقام عجب نہین
اسلئے کہ حضرت ابراہیم کے بارے مین حق تعالی قران مجید مین فرماتا
ہے اِنَّ مِنْ شِیْعَتِہٖ لَاِبْرَاھِیْمَ بعض کتب مقاتل مین ہے

کہ جب حضرت امیر علیہ السلام نے مالک اشتر کو اپنی طرف
سے والی مصر قرار دیا تو بعض معاندین پر پیام بیعت شاق
ہوا کسی شخص کو اہلاک مالک اشتر کے لئے سمجھا کر روانہ کیا
اوس شقی نے جا کر پہلے تو اظہار دوستی کا کیا بعد ازان
ایک روز دعوت کی مالک کی اور طعام مسموم اونہین کہلایا گھر تک
جاتے جاتے حال مالک اشتر کا نہایت متغیر ہوگیا کسی نے پوچھا
کہ تمہاری تجہیز و تکفین کیونکر ہوگی مالک اشتر نے کہا کہ میرے مولا
حیدر کرار مجھے دفن کرینگے اور سوائے اونکے میرا کون ہے سبکو
نہایت تعجب ہوا کہ کہان مدینہ اور کہان شہر مصر سے علی یہان
کیونکر پہونچینگے الغرض مالک اشتر نے جب انتقال کیا اور
روح اونکی گلشن جنت کو پرواز کر گئی ہنوز سب لوگ فکر مین تھے کہ
کیا کرین ناگاہ دیکھا کہ شیر خدا علی مرتضی سامنے سے باعجاز نمایان
ہوئے اور سامان تجہیز و تکفین کر کے بعد نماز اونہین دفن کیا
اور آب دیدہ مراجعت کی اب مقام غور ہے کہ کہان تھے
امیر المومنین روز عاشورا جب غریب نینوا مظلوم کربلا سوے درگانہ
دریائے مجمع البحرین ** بخون طپیدہ کرب و بلا امام حسین بغیر غسل
کفن خاک و خون مین آغشتہ ریگ گرم پر عریان پڑے تھے ہائے

کیا لشکر عمر سعد مین کوئی مسلمان نہ تھا کہ جو فرزند زہرا بے دفن
رہا راوی کہتا ہے کہ جب تین شبانہ روز لاش اوس مظلوم
کی یونہین عریان پڑی رہی تو عورات بنی اسد نے اپنے
مردون سے کہا کہ ہائے کیا غضب ہے کہ فرزند رسول اس
جنگل مین یونہین پیاسا شہید ہو گیا اور تم لوگ نصرت نکر سکے
اتنا ہی کرو کہ لاش اوس مظلوم کی چلکر دفن کردو اور اگر تم خوف
سے ابن زیاد کے نجاؤ گے تو ہمین جا کر دفن کرینگے غرض کہ
جب ایسے کلمات تشنیع عورات سے سنے تو مردان بنی اسد
موجود ہوئے مگر عجب ہئیت لکھی ہے کہ آگے آگے مردان بنی
اسد اور پیچھے اونکے عورتین روتی پیٹتی چلین مردون نے کہا کہ
اب ہم تو جاتے ہین تم گھرون مین جا کر بیٹھو عورات نے کہا
کہ تم لاشین اونکی دفن کرنا اور ہم اون پیاسونکے قبرون پہ پانی
چھڑکین گے فرات سے لا کر یہہ کہکر اوسیطرح با گریہ وزاری
و با نالہ و بیقراری مقتل کیطرف روانہ ہوئین راوی کہتا ہے
کہ جب اون عورات نے دور سے نعشہاے شہدا
کو دیکھا تو یہہ نوحہ پڑھنا شروع کیا اَسَفاً عَلیٰ نَعشِ القَتِیلِ بِلا کَفَن
اَسَفاً عَلیٰ سِبطِ الرَّسُولِ المُؤتَمَن ۞ اَسَفاً عَلَی المَقتُولِ فِی حَرِّ الظَّمَاءِ

اَسَفًا عَلَی الْجَسَدِ الْمُغَسَّلِ بِالدِّمَاءِ ہاے افسوس ہے نعش پر اوس مظلوم کے جو قتل ہو گیا اور کسی نے اوسے کفن تک نہ دیا ہاے افسوس ہے لاش پر اوس پیاسے کی جو شدت تشنگی مین قتل ہوا اور غسل بھی ممکن نہوا اور افسوس ہے اوس غریب کی لاش پر جسکا غسل اوسکے خون سے ہوا قریب اسی مضمون کے حضرت خدا زیارت ناحیہ مین فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَجْسَادِ الْعَارِیَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْجُسُوْمِ الشَّاحِبَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی الدِّمَاءِ السَّائِلَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَعْضَاءِ الْمُقَطَّعَاتِ سلام خدا ہو اون نعشون پر جو برہنہ پڑی رہین سلام خدا ہو اون جسمون پر جو متغیر و لاغر ہو گئے تھے اور سلام خدا ہو اون دماے پاکیزہ پر جو ناحق بہائے گئے اور سلام ہو اون اعضا پر جو ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور کئی فقرونکے بعد حضرت فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُغَسَّلِ بِدَمِ الْجِرَاحِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُجَرَّعِ بِکَاسَاتِ الرِّمَاحِ سلام ہو اوس غریب پر جو اپنے زخمونکے خون سے نہایا اور سلام ہو اوس پیاسے پر جسے آب نیزہاے ظلم سے سیراب کیا اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَنْحُوْرِ فِی الْوَرٰی اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ تَوَلّٰی دَفْنَہٗ اَھْلُ الْقُرٰی سلام ہو اوس جناب پر جو نحر

کیا گیا عالم مین اور سلام ہوا وس بیکس پر جسپر رحم کہا کر چند
زمینداروں نے دفن کردیا الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین
وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس نوین

صلی الالہ علی النبی محمد ۔ خیر البریۃ من بنی عدنان
وعلی الخلیفۃ بعدہ وھو الذی ۔ قد کسر الاصنام والاوثان
من خصہ ربی بفاطمۃ التقی ۔ اعنی العفیفۃ خیرۃ النسوان
صلی علیہ اللہ ما سار بہا ۔ او ناحت الاطیار فی الاغصان

بعض کتب معتبرہ مین منقول ہے کہ غزوہ صفین مین جب ابوایوب اعور سلمی نے گہاٹ پانی کا چہین لیا اور ایسا بند وبست کیا کہ حضرت کے ہمراہ جو مسلمان تھے اونکو کسیطرح پانی دست یاب نہوا سب مسلمان مجاہدین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوے اور پیاس کی شدت مین شکایت کی کہ یا حضرت ابوایوب نے ایسا بند وبست کیا ہے کہ پانی ہمکو نہین میسر ہوتا اور جب پانی بھی نہ ملیگا تو ہم لڑ سکینگے کیا فارسل امیر المومنین الفوارس علی کشفہ فانحرفوا خائبین فضاق صدرہ حضرت امیر علیہ السلام نے اوسیوقت چند سواران جرار کو بھیجا کہ وہ جاکر سبکو مار کر ہٹادین اور گہاٹ کو صاف کردین

تاکہ مسلمان سب آرام پائین اور تکلیف نہونے پاوے پس بموجب
ارشاد حضرت امیر علیہ السلام وہ سوار گئے اور لڑائی ہوی مگر
گہاٹ ہاتھ نہ آیا مایوس ہوکر آئے اوسوقت حضرت امیر علیہ السلام
دل تنگ ہوے اور متفکر تھے کہ اب کسے بہیجین فَقَالَ وَلَدُہُ
الْحُسَیْنُ اَمْضِیْ اِلَیْہِ یَا اَبَتَاہُ اوسوقت جوش شجاعت آگیا
فرزند شیر خدا کو اور پیاسا رہنا مسلمانونکا گوارا نہوا خدمت مین
حیدر کرار کے عرض کی کہ اے بابا اگر حکم ہو تو مین جاؤن اور
ابھی ابوایوب کو گہاٹ سے مار کر ہٹادون اور مسلمانونکو سیراب
کردون جو ہین حضرت نے یہہ کلام اپنے فرزند سے سنا اور
اسطرح آمادہ جہاد پایا گو کہ بسبب کم سنی کے اب تک کبہی جنگ
و جدال کی نوبت نہ پہونچی تھی علاوہ اسکے بڑے بڑے جرّار
حضرت کے ہمراہ فوج مین موجود تھے خاص فرزند کو اپنے بھیجنا
کچھ ضروری نہ تہا مگر کسقدر غیور تھے امیر عرب شاہ نجف اور
کیا پاس تہا مسلمانونکی پیاس کا دل بیچین ہوگیا اونکے پیاس
سے غرض جو ہین امام حسین نے عرض کی کہ اے بابا اگر حکم ہو
تو مین جاؤن گویا مطلب یہہ تہا کہ پیاس مسلمانونکی ہمین گوارا
نہین سبحان اللہ وہ جناب بھی تو مشکل کشا تھے فوراً فرمایا

اِمضِ یَا وَلَدِیْ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ یعنے جاؤ اے
بیٹا خدا تمہارے اراد یمن برکت عطا کرے عجب نہین کہ اس
اجازت سے کچھ اور ہی مطلب حضرت کا ہو کہ اب جوان ہوے
ہین لڑیجڑ لین ایک زمانہ ایسا آتا ہے کہ جسمین بڑی پیاس مین
لڑنا ہوگا فمضی الحُسَیْنُ مَعَ الفوارِسِ الغرض جناب
امام حسین مع چند سوار و سنکے گئے اب سنئے جو ہین فرزند شیر خدا
پہونچے دل مین تو خود ہی جوش شجاعت بھرا تھا کس شوق سے
گئے ہین وہ پہلے پہل کی لڑائی اس شدومد سے جہاد کیا کہ پناہ
بخدا بھلا بچہ شیر فاطمہ زہرا بتول عذرا مریم کبرا سے پیدے تھے
ابو ایوب اسلئے کب مقابلہ کرسکتا تھا کچھ اونچا جب دیکھا اوس
نے کہ کسیطرح اُنکی تیغ بید ریغ سے پناہ نہین تو خود ہی گھاٹ چھوڑکر
بھاگا پس حضرت نے فوراً وہان خیمہ نصب کیا اور مسلمانون کو
حکم فرمایا کہ تم سب یہان ٹھہرو اور مطمئن رہو یعنے اب ابوایوب ایسی
ہزیمت اوٹھا کر گیا ہے کہ کبھی ادہر کا رُخ بھی نکریگا کیون مومنین
کوئی اور روز بھی یاد آیا آپکو مسلمانونکی پیاس کا آہ اوس روز بھی
فرزند رسول ہاتھون پر علی اصغر کو لئے ہوے باواز بلند فرما رہے
تھے کہ کوئی ہے ایسا نرم دل جو اس بچہ کو پانی پلا دے تو بنا بر اس

کے جناب علی اکبر اوسوقت تک باقی تھے آوا زیں سنتے ہی روتے ہوئے خیمہ سے دوڑے وَقَالَ یَا اَبَتَاہُ نَفْسِیْ وَرُوْحِیْ لَکَ الْفِدَاءُ اَنَا اٰتِیْکَ بِالْمَاءِ یَا سَیِّدِیْ یعنی اے بابا جان میری فدا آپ پر اگر حکم ہو تو مین پانی لاکر حاضر کرون حضرت بھی ایسے دل تنگ تھے پیاس سے علی اصغر کے کہ مطلق نہ روکا بلکہ فرمایا یَا بُنَیَّ اِمْضِ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ اے بیٹا جاؤ خدا تمہارے ارادے مین برکت عطا کرے فَاَخَذَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ الرَّکْوَۃَ بِیَدِہٖ وَحَمَلَ عَلَیْہِمْ کَاللَّیْثِ الْمُغْضَبِ وَقَتَلَ مِنْہُمْ مَقْتَلَۃً عَظِیْمَۃً وَفَرَّقَہُمْ تَفْرِیْقًا پس فوراً جناب علی اکبر نے ایک ڈولچی اوٹھالی اور حملہ کیا فوج عمر سعد پر اسطرح جسطرح شیر غیض و غضب مین کسی پر جھپٹے اور ایک مقتل عظیم برپا کیا اور سبکو مار کر درہم و برہم کر دیا فَاقْتَحَمَ الْمَشْرَعَۃَ وَمَلَاءَ الرَّکْوَۃَ وَاَقْبَلَ بِہَا نَحْوَ اَبِیْہِ الْحُسَیْنِ وَلَمْ یَشْرَبْ مِنَ الْمَاءِ شَیْئًا اور کس شجاعت سے شبیہ رسول نے نہر مین جا کر ڈولچی پانی سے بھر لی اور خود ایک قطرہ بھی نہر سے نہ پیا اور پیاسے حاضر خدمت ہوسے وَقَالَ لَہٗ یَا اَبَتَاہُ الْمَاءُ لِمَنْ طَلَبْتَ فَاسْقِہٖ وَاِنْ بَقِیَ مِنْہُ شَیْءٌ فَصُبَّہٗ

عمی آتی فانی واللہ عطشان اور عرض کیا کہ ای بابا پانی سکے لئی آپنی
طالب کیا ہی حاضر ہے اوسے پلائیے لیکن اگر کچھ بچ جائے تو مجھے بھی
دیجئے کہ تسنہ لبی سے میں بھی بہت پیاسا ہون فلما سمع الحسین کلامہ
بکیٰ واجلس الطفل علی فخذہ وقرب الرکوۃ الی فمہ
جو نہین حضرت نے سنا کلام اپنے فرزند کا رونے لگے بعد ازان علی اصغر
کو اپنے زانو پر بٹھایا اور قریب لے گئے ڈولچی دہن علی اصغر کے فلما ھمّ
الطفل ان یشرب اذ اتاہ سہم مسموم فوقع فی حلق الطفل
فذبحہ قبل ان یشرب من الماء شیئاً فبکی الحسین ورمی
الرکوۃ من یدہ پس جب خنکی پانی کی محسوس ہوئی علی اصغر کو تو وہ بچہ ٹکٹکا
پانی کیطرف اور رہا تاکہ پیئے کہ ناگاہ ایک تیر زہر آلودہ آیا اور حلق نازک
پر اوس بچہ کے لگا ایسا تیر ستم تھا کہ وہ بچہ زانو ہی پر ذبح ہو کر رہگیا پانی
بھی پینے نہ پایا حضرت کو یہ حال دیکھکر ایسا قلق ہوا کہ بیتاب ہو کر رو دی
اور ڈولچی ہاتھ سے پھینکدی الغرض جب فرزند حیدر کرار شیر میدان ہو غا
لشکر اعدا پر مظفر و منصور خدمت مین حضرت امیر علیہ السلام کے حاضر ہوے اور عرض
کی کہ ای بابا ہم ابو ایوب کو مار کر آئی تو اس بیان سے ہر شخص خوش اور مسرور ہوا
اور تمام لشکر مین عجب خوشی ہوئی ایک تو یہ کہ پاس سے راحت علی دوسری پہلی پہل
کی لڑائی فرزند رسول کی اور یہ کارنمایان یہ دو باعث تھے ... خوشنودی کے

وَمَعَ ذٰلِکَ اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَدْ بَکٰی بُکَاءً شَدِیْدًا گمر باوجود اسکے پھر بھی
امیر المومنین بسبب شدت سے روئے معلوم نہین کیا خیال آگیا
حضرت کو فَقِیْلَ مَا یُبْکِیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَھٰذَا اَوَّلُ فَتْحٍ
بِبَرَکَۃِ الْحُسَیْنِ پس عرض کی بعض اصحاب نے کہ یا حضرت آپکے
رونیکا کیا سبب ہے حالانکہ یہ پہلے فتح ہے برکت حسینؑ سے
فَقَالَ ذَکَرْتُ اَنَّہٗ سَیُقْتَلُ عَطْشَانًا فِیْ طَفِّ کَرْبَلَاءَ حضرتؑ نے
فرمایا کہ تمام رونیکا یہہ ہے کہ ایک روز تو حسینؑ نے پیاسونکو
سیراب کیا اور سب خوش اور مسرور ہوئےگا اور ایک روز یہی
حسین پیاس کی شدت سے جان بلب تشنہ [illegible] دشت
کربلا مین عنقریب قتل کیا جائیگا آہ [illegible] وہ زمانہ آیا
جسکی خبر حضرت امیر علیہ السلام نے دی تھی اور پانی بند
ہوگیا تو چھوٹے بچے ہاتھون مین کوزہ لیے ہوے
در خیمہ پر کسقدر بیقراری سے باواز بلند فریاد کرتے تھے کہ ہا ہے
ہم اولاد رسول و ذریت بتول ہین اور پیاس کے مارے
ہلاک ہوے جاتے ہین کہ عمر سعد نے اپنی فوج مین
منادی کرا دی تھی کہ خبردار کوی شخص اپنے لشکر سے پانی
نہ لاے کہ کسی کو تڑپنے پر بچونکے رحم نہ آجاے کیونکہ برابر

وہ بچے العطش العطش در خیمہ پر آکر کہتے تھے اور پھر ڈر کر اندر چلے جاتے تھے بِنَفْسِی شِفَاهًا ذَابِلَاتٍ مِنَ الظَّمَاءِ وَلَمْ تَحْظَ مِنْ مَاءِ الْفُرَاتِ بِقَطْرَةٍ جان میری فدا ہو اون سوکھون پر سے جو شدت تشنگی مین مثل گل پژمردہ ہوگئے اور ایک قطرہ بھی پانیکا مرتے دم تک نہ پایا بِنَفْسِی عُیُونًا غَائِرَاتٍ شَوَاخِصَ اِلَی الْمَاءِ مِنْهَا نَظْرَةٌ بَعْدَ نَظْرَةٍ فدا ہو جان میری اون آنکھون پر جنمین بسبب پیاس کے گڑہے پڑگئے تھے اور وقت آخر بار بار کس حسرت کی نظر سے وہ پیاسے نہر فرات کی طرف تکتے تھے کہ شاید اب بھی کوئی رحم کہائے مگر عجب سنگدل تھے وہ اشقیا کہ ایسے حال مین بھی کسیکو پانی نہ دیا چنانچہ امام حسین اپنے فرزند زین العابدین سے آخری وصیت فرماتے ہین کہ اے بیٹا جب تم قید سے چھوٹ کے مدینہ جانا تو شیعون سے کہدینا اَنَّ اِمَامَکُمُ الْحُسَیْنَ قَدْ قُتِلَ عَطْشَانًا ذُبِحَ اَطْفَالُهُ ظَمْآنًا فَعَلَیْکُمْ بِاللّٰهِ کُرِّ بِعَطْشِهِ وَعَطَشِ اَطْفَالِهِ عِنْدَ شُرْبِ الْمَاءِ الْبَارِدِ کہ امام تمہارا حسین اور چھوٹے چھوٹے بچے اوسکے بھوکے پیاسے قتل ہوگئے اب تمہین بھی لازم ہے کہ جب آب سرد پیو تو پیاس اپنے مولا اور اونکے بچونکی یاد کرو

لا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس دسوین

دسوین مجلس

جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے ایک روز جناب رسالتمآب پیغمبر گھر مین تشریف لائے دیکھا کہ فاطمہ واسطے حسنین کے کھانا پکا رہی ہین جو ہین حضرت کو آتے دیکھا بہ تعظیم و تکریم سلام کرکے پھر مشغول طبخ ہوئین اور اوسوقت جناب امیر علیہ السلام آرام کر رہے تھے اور حسنین بھی پہلو مین اونحضرت کے سو رہے تھے کہ یکایک امام حسن بیدار ہوے اور اپنے نانا سے پانی طلب کیا پس جناب رسولخدا نے شیر اوس گوسفند کا جو گھر مین تھا اپنے ہاتھ سے دوہ کر کاسہ شیر لائے ہنوز دیا نہ تھا کہ امام حسین بیدار ہوے اور عرض کیا کہ اے نانا مین بھی پیاسا ہون حضرت نے فرمایا کہ اے نور نظر پہلے تمھارے بھائی حسن نے مانگا ہے اگر تم کہو تو مین پہلے اوسے دون امام حسین نے بمقتضائے صغر سنی عرض کیا کہ اے نانا جان مین بہت پیاسا ہون پہلے مجھے دیجے اوسوقت جناب سیدہ نے عرض کیا کہ اے پدر بزرگوار آپ ان دونوںمین سے کسے زیادہ دوست رکھتے ہین جناب رسولخدا نے

فرمایا کہ اے فاطمہ مجھے دونو برابر ہین مثل دونو آنکھون کے کہ
یکایک حکم پروردگار عالم ہوا جبرئیل کو کہ جلد دو کاسۂ
شیر بھشت سے لیکر واسطے حسنین کے جاؤ اور برابر
دونو کو دو کہ خاطرشکنی کسیکی نہو پس فوراً حضرت جبرئیل
دو کاسۂ شیر لیکر حاضر ہوے اور جناب رسالتمآبؐ کے
دست مبارک مین دیئے اور عرض کیا کہ آپ دونو اپنی
فرزندونکو برابر عنایت کیجئے پس حضرت دو کاسۂ
شیر اونکو دیکر شکر خدا بجالائے افسوس کہ جنکے لیے کاسۂ
شیر بھشت سے جبرئیل لیکر حاضر ہوے ہون تاکہ خاطرشکنی
نہو اونہین مین سے ایک کو کاسۂ زہر پلا کر قتل کیا اور دوسری
کو پیاسا قتل کیا اور مرتے دم تک پانی نہ دیا حالانکہ حال بسبب
شدت تشنگی کے یہہ تھا کہ زبان مبارک بار بار چباتے تھے
اور چاہتے تھے کہ فرات پر جائین مگر وہ اشقیا سد راہ ہوتے
تھے یہانتک کہ حضرت نے اون سب کو مار کر ہٹا دیا اور کنارہ
فرات پر پہونچے اور ڈالدیا گھوڑا فرات مین اور چاہا کہ پانی
لیکن پئین مگر جب گھوڑیکو خنکی معلوم ہوئی تو بیتاب ہو کر منھہ
پانی مین ڈالدیا کہ یکایک اوس اسپ باوفا کو خیال آیا کہ میرے

آقا نے ابھی پانی نہین پیا یہ خیال کرکے سر اوٹھالیا اور مطلق نہ پیا اوسوقت جناب امام حسین نے لجام فرس کو چھوڑ دیا اور فرمایا کہ اے اسپ باوفا پی تو کہ مین بھی پیتا ہون اور چاہو مین حضرت نے پانی لیکر چاہا کہ پئین کہ ناگاہ ایک تیر سہ پہلو زہرآلودہ کسی نے دہن پر اون جناب کے مارا کہ تمام دہن مبارک خون سے بھر گیا اوسوقت پانی ہاتھ سے پھینکدیا اور فرمایا کہ اب آب ودانہ دنیا کا ہماری تقدیر مین نہین ہے اور دوسری روایت مین یون ہے کہ جب حضرت نے چاہا کہ پانی پئین کہ یکایک ایک شقی نے پکار کر کہا کہ یا حسین آپ تو پانی پیتے ہین اور یہان خیمہ آپکا لٹ رہا ہے پس فوراً حضرت پانی پھینک کر مثل شیر حملہ آور ہوے اور سبکو مارکر ہٹا دیا دیکھا تو خیمہ سلامت ہے مومنین اس مقام پر ایک امر خفی ہے کہ حضرت اشقیا کے بھکانے سے گویا دہوکا کھا گئے حالانکہ یہ امر شان امام سے بہت مستبعد ہے کیونکہ حضرت خوب واقف تھے کید و مکر سے مگر منظور یہ تھا کہ وہ مراتب و مناصب اہلحرم کو ظاہر کرین اون اشقیا پر کہ تین دن کی پیاس مین اگر پانی بھی ملا تو بھی نہ پیا ہلکہ سنتے ہی اس امر کے فوراً حضرت طرف

خیام سے تشریف لائے تاکہ بعد میری شہادت کے یہ ملاعین میرے اہلبیت سے ساتھ بےحرمتی پیش آئیں اللہ اکبر حضرت کو تو خیال تھا اپنے اہلحرم کا مگر افسوس اون بے حیاؤن نے کچھ بھی پاس نکیا اور شہر بشہر اور دیار بدیار مثل بندیان ترک و روم کے پھرایا حالانکہ کسی کے سر پہ چادر تک اوس مجمع عام مین نتھی بلکہ منہ اپنے بالون سے چھپائے تہین سے شامیان بستند بازو زینب و کلثوم را ✦ اے فلک سنگ نشود آشنای اہلبیت

الا لعنة الله علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس گیارھوین

روی عن الصادق من اتی قبر الحسین عارفا بحقه کتب الله له اجر من اعتق الف نسمة وکان کمن حمل علی الف فرس مسرجة ملجمة فی سبیل الله جناب صادق علیہ السلام سے ماثور ہے کہ ارشاد کیا اون حضرت نے جو شخص زیارت بجالائے قبر مطہر جناب امام حسین کی درحالیکہ عارف ہو وہ شخص اوس جناب کے حق کا تو خداوند عالم لکھیگا اوسکے لئے اجر و ثواب ہزار بندے آزاد کرنیکا اور ہزار مجاہد و لکا جنہون نے راہ خدا مین جہاد کیا ہو وفی خبر ابن عباس عن النبی

مسلمانو کہ حال اہلبیت آل نبی اعلان کے اہلبیت

اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ ع اِلٰی اَنْ قَالَ مَنْ زَارَہٗ عَارِفًا بِحَقِّہٖ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ ثَوَابَ اَلْفِ حَجَّۃٍ وَ اَلْفِ عُمْرَۃٍ اَلَا وَمَنْ زَارَہٗ فَقَدْ زَارَنِیْ وَمَنْ زَارَنِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَ اللّٰہَ وَحَقٌّ عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَّا یُعَذِّبَہٗ بِالنَّارِ اور روایت ابن عباس مین جناب رسولخدا سے منقول ہے کہ جبردی جناب رسالتمآب نے شہادت حسین کی اور بیان کیا کہ جو شخص زیارت بجا لائے قبر حسین کی بشرط اس بات کے کہ وہ شخص عارف ہوا و نجناب کے حق کا تو خدا لکھیگا نامہ اعمال مین اوسکے ثواب ہزار حج اور ہزار عمرہ کا پھر حضرت نے فرمایا کہ آگاہ ہو کہ جس شخص نے زیارت کی قبر حسین کی اوسنے زیارت کی میری اور جسنے زیارت کی میری پس گویا کہ اوسنے زیارت کی خدا کی اور حق زیارت یہہ ہے کہ خدا اوسے عذاب نکریگا آتش جہنم سے اَلَا وَاَنَّ الْاِجَابَۃَ تَحْتَ قُبَّتِہٖ وَالشِّفَاءَ فِیْ تُرْبَتِہٖ وَالْاَئِمَّۃَ مِنْ وُّلْدِہٖ آگاہ ہو کہ دعا قبول ہوتی ہے زیر قبہ حسین اور تربت مطہر مین اونکے حقتعالے نے شفا ہر مرض کی قرار دی ہے اور خدا نے امامت و وصایت اونکی اولاد مین مقرر فرمائی ہے اور مویدان اخبار و آثار کی یہہ حکایت ہے جسے جناب شیخ جواد نے اپنے پدر بزرگوار جناب شیخ حسین سے کہ مرد فاضل اور نہایت صاحب

زہد و ورع سے نقل کیا ہے کَانَ فِیْ زَمَانِنَا رَجُلٌ نَصْرَانِیٌّ فِی الْبَصْرَۃِ
وَکَانَ ذَا اَمْوَالٍ کَثِیْرَۃٍ وَثَرْوَۃٍ وَفِیْرَۃٍ کہ ہمارے زمانہ مین
ایک نصرانی بصرہ مین رہتا تہا اور نہایت صاحب مال تہا اور
ثروت عظیم رکہتا تہا وَکَانَ فِیْ کَثْرَۃِ اَمْوَالِہٖ بِمَرْتَبَۃٍ لَا
یُحَاذِیْہِ فِیْھَا اَحَدٌ لَا مِنْ تُجَّارِ الْبَصْرَۃِ وَلَا مِنْ تُجَّارِ الْبَغْدَادِ
اور وہ نصرانی اسقدر مالدار تہا کہ کوئی تاجر مثل اوسکے مال مین
نہ تہا نہ تجار بصرہ سے اور نہ تجار بغداد سے فَجَمَعَ اَمْوَالَہٗ
وَکُلَّ مَا کَانَ لَہٗ مِنَ الْاَشْیَاءِ النَّفِیْسَۃِ وَغَیْرِھَا
فَوَضَعَھَا فِیْ سَفِیْنَۃٍ وَرَکِبَھَا مَعَ مَنْ کَانَ مَعَہٗ مِنْ خُدَّامِہٖ
وَغِلْمَانِہٖ وَاَرَادَ الْمَجِیْءَ اِلَی الْبَغْدَادِ پس اوس نصرانی نے مال کثیر جمع
کیا اور بہت عمدہ عمدہ چیزین مہیا کین بعد ازان کل مال مجتمع کرکے
ایک کشتی مین رکہکر خود سوار ہوا اور چند نوکر اور غلام اپنے ہمراہ
لیکر ارادہ کیا بغداد کیطرف جانے کا حسب اتفاق کچہ راہ زنون
نے جمع ہو کر جو کچہ مال تہا اوس کشتی پر سب لوٹ لیا اور لوگونکو بہی
قتل کیا مگر وہ نصرانی تنہا بہاگ کر بچا لیکن صدمہ عظیم و قلق جسیم پہونچا
اسوجہہ سے وہ نصرانی مسلوب الحواس سر بصحرا نکل گیا جب رات
ہوئی تو اوس شہر کے باشندون مین ایک شخص سے ملاقات ہوئی

وہ اوسکو اپنے قبیلہ مین لے گیا اور اوس شہر کے مسافرخانہ مین
کہ وہان کے بزرگ قوم نے مسافرونکے لئے بنوایا تھا اوتارا
جب اوس نصرانی کی سرگذشت سنی اوس قبیلہ کے لوگون نے تو
اوسکے حال پر ترحم کیا اور بزرگ قوم تو اوسکے نہایت تعظیم و تکریم کرتا
تھا کہ شعائر اسلام سے یہ امر ہے کیونکہ رسولخدا نے فرمایا ہے کہ
اَکْرِمُوا الضَّیْفَ وَلَوْکَانَ کَافِرًا کہ اکرام و بزرگی کرو مہمانکی
اگرچہ کافر بھی ہو الغرض وہ شیخ قبیلہ اوسکو تسلی دیتا تھا اور بسبب غیرت
وحمیت اسلام کے اوسکی بہت خاطر کرتا تھا تو اوس نصرانی کو
بھی اوس شیخ سے ایک نوع کا استیناس اور محبت ہو گئی اور
سب اہل قبیلہ سے اوسکو ایک موانست ہو گئی یہانتک کہ مخصوصی
نجف اشرف کا زمانہ قریب آگیا اور سب نے عید غدیر کی مخصوصی کا
ارادہ کیا اور بہت مرد و زن آمادہ ہوے ہمراہ اوس شیخ کے
سفر نجف اشرف کے لِلتَّشَرُّفِ بِزِیَارَةِ اَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ ؑ
واسطے حاصل کرنے شرف زیارت امیرالمومنین ؑ کے وَکَانَ رَوَاحُهُمْ
اِلٰی زِیَارَتِهٖ عَلٰی نَمَطِ الْمُشَاةِ وَالْحُفَاةِ وَقَدْ جَرَتِ الْعَادَةُ عَلٰی ذٰلِكَ
اور معمول اون سب کا یہہ تھا کہ جب نجف اشرف جاتے تھے تو
سب زن و مرد پیادہ پا اور برہنہ پا جاتے تھے بلکہ جس زیارتکو

زیارات عتبات عالیات عرش درجات ایام مخصوصہ میں جاتے تھے یوں ہیں جاتے تھے بلکہ لوگ سوار بہت کم ہوتے تھے اس سبب سے کہ اکثر لوگ کم استطاعت تھے مقدرت سواری وغیرہ کی نہ رکھتے تھے بہرحال جب اوس نصرانی کو اطلاع ہوئی کہ اب یہہ سب لوگ جاتے ہیں تو بہر غم والم اوسکا تازہ ہوگیا اور نہایت غمگین ہوا بزرگ قوم نے اوس سے کہا کہ تو رنج نکر یہان بہت لوگ رہیں گے اور تو بدستور مسافرخانہ میں رہنا اوسنے کہا کہ میں فقط تمہارے باعث سے دفع ہوا تھا اور عقل صحیح ہوگئی تھی الیسا نہو کہ پھر تنہائی میں پہلی ہی حال ہوجائے اور مجھے خوف اپنی ہلاکت کا ہے تم مجھپر رحم کرکے مجھے بھی ہمراہ لیے چلو اوس بزرگ قوم نے جواب دیا کہ تیرا جانا وہان بالکل بیوجہ ہے اس لیے کہ یہہ راہ زوروں از جہ ہم لوگ پیادہ پا اور برہنہ پا طے کرتے ہیں تو اپنی خوشی سے جاتے ہیں اور تعب و شدائد اوٹھاتے ہیں بامید اجر و ثواب اخروی اور تو نصرانی ہے تو ہمارے عقیدہ کا قائل نہیں ہے پھر کیون ہماری ساتھ مصیبت و تعب مین مبتلا ہو مگر اوس نصرانی نے بہت الحاح و زاری اور منت و بیقراری کی اور بہزار تدبیر شیخ کو اپنے ہمراہی پر راضی کیا ثم ساروا الی النجف الاشرف زاد اللہ تعالی شرافتہ پس بہت

لوگ نجف اشرف کیجانب روانہ ہوئے حق تعالیٰ جمیع مومنین کو زیارت
سے اوس مقام کی مشرف فرمائے غرض جب اوس مقام پر پہونچے
کہ جو لائق ادب ہے تو اوس نصرانی کو ایک جگہ پر بٹھا دیا اور منع
کردیا کہ تو صحن شریف مین داخل نہونا غرض جب سب زیارت سے
مشرف ہوئے تو شیخ قبیلہ نے کچھ لوگ وطن کو روانہ کئے اور آپ خود
مع ایک جماعت کے زیارت کربلائے معلے کا ارادہ کیا پس اوس
نصرانی نے کہا کہ مین تمہین نچھوڑونگا جہان تم جاوگے وہان مین بھی
جاؤنگا غرض سب ساتھہ روانہ ہوئے حسب اتفاق کچھ ایسی ضرورت
اوس شیخ کو ہوی کہ وہ راہ مین معطل ہوگیا یہان تک کہ جب پہونچا مین
نینوے پر تو قریب شام نوین محرم الحرام کو پہونچا یعنے شب عاشورا
کو اور اوس نصرانی سے کہا کہ اب ہم صحن شریف مین جاتے ہین اور
تو ہمارے اسباب کی نگرانی کر اور چہل چراغ کے پاس بیٹھا رہتا
اور ہمارے ظروف کہانیکے اور برچھے اور عبا و لباس یہہ سب
تیرے پاس رہیگا اوسکی محافظت کرنا اور ہم تو آج شب بھر بیدار
رہینگے کبھی روینگے کبھی سر پیٹین گے کبھی سینہ زنی کرینگے کبھی
اس صحن سے صحن جناب عباس مین جائینگے بہر حال وہ نصرانی صحن
مبارک مین چہل چراغ کے پاس اوس اسباب کی نگرانی کر رہا تھا

ایک ساعت گذری تھی کہ اوس نصرانی نے دیکھا کہ گویا قیامت برپا
ہے اور ایسا غل و شور رونیکا بلند ہوا کہ گویا ہر در و دیوار و زمین کربلا
سے بلکہ ہوا و فضا سے بھی صدائے گریہ آنے لگے اور جابجا کثرت
سے روشنی ہوگئی اور فوج فوج مرد و زنان جوان و پیر و بچے عجم و عرب
کے روتے ہوے داخل حرم ہوے اور آگئے آگئے اونکے شبیہ
ذوالجناح خون مین رنگین تمام بدن پر تیر لگے ہوے گرد سب لوگ
سر برہنہ سر و سینہ پیٹتے ہوے اور نوحہ جگر خراش کرتے ہوئے اور
کچھ لوگ شبیہ یا سیران ستم اس درد سے نوحہ کرتے تھے کہ جیسے زن
پسر مردہ روئے وَااِمَامَاهُ وَاقَتِيلَاهُ وَاحُسَيْنَاهُ وَاشَهِيدَاهُ
اور بہت سے لوگ بلاد سند و بربر کے نوحہ کرتے ہوئے سر و پا
برہنہ سینہ زنی مین مشغول کچھ لوگ زنجیر و لنے ماتم کرتے ہوئے عورتین
بہت سے حلقہ باندھے ہوے روتی بیٹھی جیسے نسوان عرب کا
دستور ہے غرض یہی حال رہا آخر شب تک جب رات تھوڑی سی
رہگئی تو لوگ رخصت ہونے لگے قریب طلوع فجر جب کوئی صحن
شریف مین نرہا اور چراغ و مشعل بھی سحری ہوگئے تو وہ نصرانی
متحیر و متفکر بیٹھا تھا کہ یکایک ایک مرد نورانی جلیل القدر عظیم الشان
حرم شریف مین تشریف لائے کہ تمام صحن مبارک نور جمال سے

اونکے منور ہوگیا اور تیق نور آسمان تک بلند ہوا پس وہ مرد نورانی
مقابل مین چہل چراغ کے آکر کہڑے ہوے اور دو شخص نہایت
خضوع و خشوع سے بکمال ادب سامنے اون جناب کے کہڑے
ہوے جیسے عبد ذلیل آقاے جلیل کے سامنے کہڑا ہو پہر اوس جناب
نے حکم کیا کہ اب فرد اسماے زوار ان پیش کرو فوراً اونہون نے
فرد پیش کی حضرت نے بعد ملاحظہ فرمایا کہ تمسے اکثر کہا گیا ہے کہ پوری
فہرست لکہا کرو مگر تمسے فروگذاشت ہو جاتا ہے یہ فرماکر وہ قرطاس
پہیر دیا اوسوقت اون دونو کے جسم بید وار کانپ رہے تھے
بسبب خوف و دہشت کے الغرض اونہون نے عرض کی کہ قسم
ہے آپکے حق کی اور قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپکو یہ مرتبہ عطا
کیا ہے ہمنے ہر زائر کو لکہا ہے جتنے لوگ حرم و رواق و ایوان و صحن
مین تھے بلکہ زائران جناب عباس کو بھی لکہہ لیا ہے اور اپنے
نزدیک ہمنے ایک شخص کو بھی نہین چہوڑا زائرین مین سے
حضرت نے فرمایا کہ پہر اچھی طرح دیکھو مین جیسا کہتا ہون یون
ہی ہے ایک زائر ہمارا تمسے رہگیا ہے پہر عرض کیا اونہون نے
کہ یا مولا ہمتو اطفال شیر خوار تک بھی لکہہ چکے مگر بعد تدبر و تفکر کے
ایک شخص نے اون میں سے کہا کہ ہان البتہ اس نصرانی کو نہین لکہا

فقال لم ذا اون مرد مقدس نے فرمایا کہ کیوں نہ لکھا قال لانکونہ کافرا اون دونوں نے عرض کیا کہ اے مولا یہ تو کافر ہے فقال سبحان اللہ اما حل بنا حیناً حضرت نے فرمایا سبحان اللہ آیا ہمارے صحن میں داخل نہیں ہوا ہے تو لکھ لو پس یہ کلام جناب سید الشہدا کا وہ نصرانی سنکر بیحواس ہو گیا جب غش سے افاقہ ہوا تو اس اثنا میں ہمراہی اوسکے سب لوگ قریب اوسکے آگئے تھے جنہوں نے حال اوسکا پوچھا اوسنے کہا کہ تمہیں قسم ہے خدا کی کہ پہلے مجھے شرف اسلام سے مشرف کر دو تو پھر میں بیان کروں اپنا ماجرا غرض وہ نصرانی مسلمان ہوا اللہ اکبر جناب سید الشہدا تو اسقدر مہمان نوازی فرمائیں بمفاد حدیث نبوی اکرموا الضیف ولو کان کافراً اب اچھی طرح تصدیق ہو گئی اس مضمون کی مگر تاسف اسکا ہے کہ اون جناب کو مہمان بھی سمجھکر اکرام و بزرگی نہ کی ہائے اکرام کیسا پانی تک تو بند کر دیا ٭٭٭ ۵

از آب ہم مضائقہ کردند کوفیان	خوش داشتند حرمت مہمان کربلا
بودند دام و دد ہمہ سیراب و میکید	خاتم ز قحط آب سلیمان کربلا
زان تشنگان ہنوز بعیوق میرسد	آواز العطش ز بیابان کربلا

ہائے افسوس کیا لشکر پسر سعد میں کوئی مسلمان نہ تھا کہ فرزند رسول
اوس حرارت آفتاب میں خود کھڑا فریاد کرتا تھا ؎

اَمَا فِیکُمْ یَا اَیُّهَا النَّاسُ رَاحِمٌ	لِعِتْرَةِ اَوْلَادِ النَّبِیِّ وَصُوْلُ
اَلَیْسَ اَبِیْ خَیْرَ الْوَصِیِّیْنَ کُلِّهِمْ	اَمَا اَنَا لِلطُّهْرِ النَّبِیِّ سَلِیْلُ

اے فوج ستمشعار کوئی بھی تم میں ایسا نرم دل ہے کہ اولاد نبی اور عترت فاطمیؑ پر رحم کرے تمہیں کھدو کہ پدر بزرگوار میرے جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب بہترین اوصیا نہیں ہیں آخر بیان تو کرو ماجری کیا ہے کیا میں نواسا رسولِ خدا کا نہیں ہوں ؎
اَفَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ اُمِّیْ وَیْلَکُمْ وَعَمَّایَ اَیْضًا جَعْفَرٌ وَعَقِیْلٌ
وائے ہو تم پر اے اعدائے دین کیا فاطمہ زہرا میری مادر گرامی نہیں ہیں کیا نہیں ہیں میرے چچا حضرت جعفر و حضرت عقیل ؎ اُقْتَلُ مَظْلُوْمًا وَقَدْ مَا عَلِمْتُمْ بِاَنْ لَیْسَ لِیْ فِی الْعَالَمِیْنَ بَدِیْلٌ
اور یہ بھی معلوم ہے تمہیں کہ سوائے میرے اور کوئی فرزند فاطمہ زہرا اور دلبند محمد مصطفیٰؐ روئے زمین پر نہیں ہے بلکہ شبیہ و نظیر میرا کوئی عالم میں نہیں ہر باوجود اس جاننے کے پھر کوئی مجھ پر رحم نہیں کرتا حالانکہ میں بظلم و ستم قتل کیا جاتا ہوں دعوے ؎
اَرَادُوْا مَالِنَصْرَاتِ وُدُّوْنَکُمْ لِقَتْلِیْ فَکَیْدِیْ لِلظَّمَاءِ غَلِیْلٌ

اچھا اگر یہہ بھی تمسے نہین ہو سکتا تو پانی پلاکر مجھے قتل کرو کہ دل میرا شدت تشنگی سے جلا جاتا ہے فَنَادَوْهُ مَهْلًا يَا ابْنَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ فَلَيْسَ اِلٰى مَا تَبْتَغِيْهِ سَبِيْلُ یا ہی عجب جواب دیا اون ملاعین نے کیونکر عرض کرون پکار کر با آواز بلند کہا کہ اے فرزند رسول عبث تم ہمسے یہہ حالات بیان کرتے ہو ہم خوب واقف ہین تمہارے حسب ونسب وشرافت سے مگر ہم تمہین تو نہین یہہ کا پیاسا قتل کرینگے قَالَ الرَّاوِيْ لَهُمْ اَتَنْسَى سِبْطَ الْمُصْطَفٰى وَهُوَ ظَامِيْ يَذُادُ مِنَ الْمَاءِ الْمُبَاحِ بِحِمَامٍ راوی کہتا ہے کہ نہین بہولتا مجھے تڑپنا فرزند رسول کا شدت تشنگی سے حالانکہ آب فرات سے سگ وخوک وکفار تک سیراب ہوتے تھے اور فرزند ساقی کوثر پیاسا قتل ہو رہا تھا گویا حرام تھا اوس جناب پر وہ آب مباح قربان ہم اور مان باپ ہمارے اون ہوٹون پر سے جو شدت تشنگی سے کمہلا گئے تھے بس مومنین ایک شعر فارسی اور سن لیجئے اور خوب جی بھر کے پرسا دیجئے جناب سیدہ کو اونکے بیکس حسین کا ؎ سر سنگ جہان کہ بر و سنگ آشنا دل وید آب بے ... برید لعین خشک گلوے شہ والا فریاد خدایا

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

بارہوین مجلس

مجلس بارہوین

منقول ہی کہ ایکمرتبہ جناب رسولخداؐ مع حضرت امیر علیہ السلام بعض غزاوت پر گئے تھے اور حسنینؑ کو بسبب صغر سن کے جناب سیدہ کے پاس چھوڑ گئے تھے حسب اتفاق ایک روز امام حسین کھیلتے ہوئے باہر گھر سے گئے اور سن شریف اوس زمانہ مین تین برس کا تھا غرض راہ بھول گئے اور نخلستان مدینہ مین تا دیر پھرتے رہے ناگاہ صالح ابن رقعہ یہودی نے دیکھا نونہال باغ مرتضوی کو فوراً ہمراہ اپنے گھر لیگیا اور چھپا دیا غرض جب دیر ہوی تو جناب سیدہ گھبرائین اور کہا کہ آج میرا فرزند کہان گیا کہ ابتک نہین آیا پس اسی اضطراب مین وہ معظمہ دولت سراے در مسجد تک ستر مرتبہ گئین اور آئین کہ اگر اصحاب مین سے کوئی ملجائے تو اوسی تفحص کو بھیجون جب کوئی نہ ملا تو لاچار ہو کر اپنے فرزند حسن کے پاس آئین وَقَالَتْ یَا مُهْجَةَ قَلْبِي وَقُرَّةَ عَيْنِي قُمْ فَاطْلُبْ أَخَاكَ الْحُسَيْنَ فَإِنَّ قَلْبِي كَادَ أَنْ يَحْتَرِقَ مِنْ فِرَاقِهِ اور فرمایا کہ ای سرور قلب و نور نظر اوٹھو اور ڈھونڈو اپنے بھائی حسین کو قریب ہے کہ دل میرا آتش فراق سے اوسکے

جل جاے اوسیوقت امام حسنؑ گھر سے باہر نکلے حالانکہ خود بھی کم سن
تھے مگر بھائی کی محبت اور ماں کی بیقراری یہانتک کہ بیرون شہر
نخلستان و باغات مین پہونچے اور باآواز بلند پکارے یَا حُسَیْنَ
بْنَ عَلِیٍّ یَا قُرَّۃَ عَیْنِ النَّبِیِّ اَیْنَ اَنْتَ یَا اَخِیْ
ہنوز حیران کھڑے تھے مگر مسلسل آنسو جاری تھے ناگاہ ایک آہو
سامنے سے نمایان ہوا اور خدا نے الہام کیا امام حسن کو اوسوقت
کہ دریافت کرین اوس آہو سے حال حسین فَقَالَ الْحَسَنُ
یَا ظَبْیَۃُ ھَلْ رَاَیْتِ اَخِیْ حُسَیْنًا پس فرمایا امام حسن نے کہ اے
ہرنی آیا تو نے میرے بھائی حسین کو دیکھا ہے بقدرت
خدا وہ ہرنی فوراً گویا ہوئی اور عرض کیا کہ اے سرور سینہ
مصطفےٰ و نور چشم علی مرتضےٰ آپکے بھائیکو صالح ابن رقعہ یہودی
اپنے گھر لیگیا ہے اور چھپا رکھا ہے پس سنتے ہی امام حسن
اوسکے گھر پر آئے اور دق الباب کیا جب وہ باہر آیا تو اوس سے فرمایا
کہ اے صالح جلد میرے بھائی حسین کو لا دے ورنہ میری مادر
گرامی قدر وقت سحر کہ استجابت دعا کا وقت ہے تیرے لئے
بددعا ایسی کرینگی کہ ایک یہودی بھی روئے زمین پر باقی
نرہیگا اور جب پدر بزرگوار میرے سفر سے تشریف لائینگے

اور میں خبر دونگا تو وہ جناب شمشیر آبدار سے کسی یہودی کو زندہ نچھوڑیگی
اور جب میرے جد بزرگوار سنینگے تو وہ بھی بددعا کرینگے اور اونکی دعا سے
کل قبائل یہود کے ہلاک ہونگے یہہ سنکر اوسنے کہا کہ آپکے مادر گرامی
کون ہیں فرمایا ھی قلادۃ الصفوۃ ودرۃ صدف العصمۃ وغرۃ
جمال العلم والحکمۃ ونقطۃ دائرۃ المفاخر ولمعۃ من انوار
المآثر خمرت طینۃ وجودھا من تفاح الجنۃ وکتب اللہ فی
صحیفتھا عتق عصاۃ الامۃ ام السادۃ النجباء سیدۃ النساء البتول العذراء فاطمۃ الزھراء
اوس یہودی نے عرض کی کہ آپکے پدر بزرگوار کون ہیں فقال
الحسین اسد اللہ الغالب علی بن ابیطالب انضارب
بالسیفین والطاعن بالرمحین المصلی مع النبی الی القبلتین
المفدی نفسہ لسید الکونین ابو الحسن والحسین جو ہیں اوس یہودی
نے اس فصاحت و بلاغت سے حسب و نسب سنا زنگ کفر
دل سے اوس کافر کے مثل کافور اوڑگیا اور دونو آنکھوں سے
آنسو جاری ہوے اور عرض کیا اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد
ان محمدا رسول اللہ و علیا ولی اللہ و فاطمۃ
بنت رسول اللہ پھر جاکر جناب امام حسین کو لایا اور ایک طبق پر از
سیم و زر لاکر در رغر مجمع البحرین پر نثار کرکے فقرا و مساکین کو دیدیا

غرض جو ہین بہائی نے بہائی کو دیکہا فوراً بغلگیر ہوئے اور کیسے شادان
وفرحان خدمت جناب سیدہ مین حاضر ہوئے اور وہ معظمہ بہی
دیکھکر نہایت مسرور ہوئین غرض جب دوسرا دن ہوا تو وہ یہودی
دولتسرائے دختر سید المرسلین پر حاضر ہوا ہمراہ ستر یہودیونکے اور
خدمت حسنین مین مع اونکے شرف اسلام سے مشرف ہوا بعد
اوسکے عرض کیا خدمت مین جناب سیدہ کے کہ ای شہزادی میری
آپ اس قصور کو میرے عفو کیجئے کہ مین نے آپکے فرزند حسین کو
ناحق چہپایا اور آپکو رنج پہونچایا جناب سیدہ نے فرمایا کہ فقط میرے
عفو سے کیا ہوگا جب تک حیدر کرار و احمد مختار نہ بخشین مگر خیر مین نے
بقدر اپنے سہم کے عفو کیا الغرض جب جناب رسالتمآب و ولایت
مآب تشریف لائے تو وہ یہودی بہی روتا ہوا حاضر ہوا اور سب حال
بیان کیا دونو بزرگوارون نے فرمایا کہ بسبب تیرے اسلام کے ہمنے
تو معاف کیا مگر حسین پیارا ہے خدا کا تجھے چاہیے کہ خدا سے بہی قصور عفو کرائے
جو ہین اوسنے یہہ سنا روتا ہوا جنگل کو چلا گیا اور نعرہ مار مار کر روتا تہا
اور کہتا تہا کہ خداوندا قصور کو میرے بخش دے کہ مین نے فرزند رسول
کو اپنے گہر مین چہپایا تہا لکہا ہے کہ سترہ روز تک پیہم وہ جنگل مین روتا
رہا اور یہی کہتا تہا غرض جب اٹہارووان روز ہوا تو دریائے رحمت نے

آتش بجر قہر کو بجہا دیا فوراً جبرئیل نازل ہوے جناب رسولخداؐ پر اور عرض
کیا کہ یا رسول اللہ خدا نے ارشاد کیا ہے کہ اب ہمنے بہی اوسکی خطا
کو معاف کیا اور رحم کیا اوسکے نالہ و فریاد پر تم بلا کر اوسے مژدہ بخشش
دو عرض جب حضرت کو معلوم ہوا تو اوسے صحرا سے طلب کیا اور بشارت
بخشش دی دیکہئے کیا نازک مقام ہے کہ نہ تو اوسنے کوئی
تیر مارا تہا نہ کوئی تلوار اوسپر بہی ہنگامہ ہوا کہ اٹہارہ روز تک وہ صحرا
مین ٹکراتا پہر اکیا حال ہوگا اون ملاعین کا جنہون نے زخمہا ے
کاری اوس پیاسے کو لگاے چنانچہ کتاب کنز المصائب مین لکہا ہی
کہ ابو الحنوق نے ایک تیر ایسا پیشانی پر مارا کہ خون دونو رخسارون پر
جاری ہوا پہر ایک شقی نے دوڑ کر ایک تلوار چہرہ پر لگائی پہر شیث
ابن ربعی آگے بڑہا اور ایک تیر سینہ پر مارا پہر ابو الیوب غنوی نے
ایک تیر حلق پر مارا پہر ذرعہ ابن شریک نے دوش مبارک پر ایک
تلوار لگائی پہر حصین ابن نمیر نے ایک تیر منہ پر مارا پہر سنان ابن انس
نے ایک نیزہ پشت اقدس پر مارا کہ اوسکے صدمہ سے وہ جناب منہ
کے بہل گرے ہنوز اوٹہے نہ تہے کہ حریم ابن احجار نے بڑہ کر ایک
تیر منہ پر مارا پہر مالک ابن بشر الکندی نے اکر ایک تیغہ مارا کہ سر مبارک
اونحضرت کا شگافتہ ہوگیا پہر صالح ابن وہب مزنی نے ایک تیر پہلو پر

مارا حرملہ نے ایک تلوار دوڑ کر لگائی اور ساتھی ایک نیزہ
بھی مارا پھر عامر ابن طفیل نے ایک پتھر چہرہ مبارک پر مارا
اب ایسا زخمی جو ہوا وسے کسی اور زحمت کی طاقت کھان
پھر اب آگے مقام ادب ہے مین تو عرض کرونگا مگر اسقدر کہ پسر
سعد بھی قریب سیدالشہدا کھڑا رو رہا تھا اور دختر زہرا ایک
جانب سر پیٹتی تھین اور فرماتی تھین یَا ابْنَ سَعْدٍ اَیُقْتَلُ
اَبُوْعَبْدِاللّٰہِ الْحُسَیْنِ وَاَنْتَ تَنْظُرُ اِلَیْہِ اے پسر سعد
حسین تو قتل ہو رہا ہے اور تو کھڑا دیکھتا ہے عجب نہین
کہ مطلب جناب زینب کا یہ ہو کہ اے پسر سعد باپ تیرا ساوس الاسلام
تھا اور تو بھی بظاہر مدعی اسلام ہے پھر اب حمیت اسلام
کیا ہو گئی کہ جس حسین کو جناب رسول خدا نے اپنے فرزند
سے تعبیر کیا ہو جیسا فرقان حمید و قران مجید مین حق تعالی نے
آیہ مباہلہ مین حکایت فرمایا ہے مقابل مین کفار
نجران کے تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَکُمْ
وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ
وہی فرزند رسول کس بیکسی سے خاک پر پڑا ہے اور شمر
بے ادبانہ قریب آچکا ہے اور اے پسر سعد تو دیکھ رہا ہے

بے ادبی شمر کو اور منع نہین کرتا ہین ابھیہ عرض کرتا ہون
کہ جب اوس شقی نے پامالی نعش حسین کا حکم کیا ہوگا اوسوقت
جناب زینب کا کیا حال ہوا ہوگا اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى
الْقَوْمِ الظّٰالِمِيْنَ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَىَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس تیرہوین

مجلس تیرہوین

عَنْ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ عٰ اَنَّهُ قَالَ كُلُّ الْجَزَعِ وَالْبُكَاءِ مَكْرُوْهٌ سِوَى
الْجَزَعِ وَالْبُكَاءِ عَلَى الْحُسَيْنِ جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہی
کہ فرمایا اون جناب نے کہ ہر قسم کا رونا اور بیقراری
کرنا مکروہ ہے مگر رونا اور بیقراری کرنا مصائب حسین علیہ
وَقَالَ عٰ مَنْ ذُكِرْنَا عِنْدَهُ فَفَاضَ مِنْ عَيْنِهٖ
دَمْعٌ وَلَوْ مِثْلَ رَاسِ الذُّبَابَةِ اور فرمایا اونہین حضرت
نے کہ جسکے سامنے ذکر ہو ہمارے مصائب کا
اور اوسکے آنکھ سے اشک جاری ہو بقدر پر مگس
غَفَرَ اللّٰهُ ذُنُوْبَهٗ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ
تو خداوند کریم تمام گناہ اوسکے بخش دیتا ہے اگرچہ
مثل کف دریا ہون عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ الْجُعْفِىِّ عَنْ مُحَمَّدٍ

بن علیہ السلام جابر ابن یزید جعفی نے روایت کی ہے جناب امام محمد باقر سے قال کان علی بن الحسین جالسا مع جماعۃ کہ جناب امام زین العابدین ہمراہ ایک جماعت اصحاب کے جلوہ افروز تھے اذا اقبلت ظبیۃ من الصحراء حتی وقفت امامہ ناگاہ ایک ہرنی جانب صحرا سے آئی اور سامنے حضرت کے کھڑی ہوئی اور ہاتھ پیر زمین پر مارنے لگی فقال بعضھم یا ابن رسول اللہ ما تقول ھذہ الظبیۃ پس عرض کی بعض اصحاب نے کہ ای فرزند رسول یہ ہرنی کیا کہتی ہے آپ سے پس ارشاد کیا حضرت نے کہ یزید کا ایک بیٹا ہے اوسنے اپنے باپ سے بچہ آہو طلب کیا تھا یزید نے صیاد کو حکم کیا کہ کوئی بچہ آہو شکار کر لائے پس شکار کیا اوس صیاد نے کل بچہ اس ہرنی کا اور اسنے اوسے دودھ نہ پلایا تھا پس یہ کہتی ہے مجھسے کہ مین چل کر بچہ اسکا اسے دلوا دون تا کہ یہ دودھ اوسے پلا کر ... وسے فسار زین العابدین الی الصیاد وقال لہ ما قالت سبحان اللہ کیا رحیم و کریم تھے کہ فوراً تشریف لے گئے اوس صیاد کے گھر اور فرمایا اوس سے جو کچھ عرض کیا تھا ہرنی نے حضرت سے پس عرض کی صیاد نے

کہ یا ابن رسول اللہ چونکہ بچہ جانور ہے لھذا مین اسکے کلام کو باور نہین کرتا اور نہ مجھو اعتماد ہی اسکے قول پر حضرت نے فرمایا خیر اگر تجھہ اسکے بیان پر وثوق نہین ہی تو مین تجھسے کہتا ہون کہ تو لادے بچہ اسکا بچہ دودہ پلا کر تجھے واپس کردیگی مطلب حضرت کا یہہ تھا کہ مین ضامن ہون فَفَعَلَ ذٰلِكَ پس صیاد بچہ آہو فوراً لیے آیا حسب ارشاد فَلَمَّا رَاٰتُهُ اضْطَرَبَتْ وَدُمُوْعُهَا تَجْرِیْ جو مین اوس ہرنی نے بچہ کو اپنے دیکھا بیقرار ہو گئی اور آنسو اوسکے جاری ہوے جب حضرت نے بچہ شفقت و الفت مادری ملاحظہ فرمائی بچین ہو گئی وَقَالَ لَهُ یَا صَیَّادُ بِحَقِّیْ عَلَیْكَ اَنْ تُعْطِیَهَا خَشْفَهَا اور فرمایا اوس سے کہ ای صیاد تجھے قسم ہے میرے حق کی کہ یہہ بچہ اسی کو دیدے پس رحم آگیا دل مین صیاد کے اور وہ بچہ دیدیا اوسے حضرت کے کہنے سے پس وہ ہرنی بچہ اپنا لیکر چلی یہہ کہتی ہوی اَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ اَهْلِبَیْتِ الرَّحْمَةِ گواہی دیتی ہون مین کہ آپ اہلبیت رحمت سے ہین اللہ اکبر حضرت کو بچہ آہو کا بے شیر رہنا گوارا نہوا تا کیا قلق ہوا ہوگا اوسوقت جب بہائی اونکا علی اصغر بیشیر جھولے مین تڑپتا ہوگا خصوصاً اوسوقت جب سید الشہدا اوس

بچہ کو دکہاکر پانی مانگا ہوگا اور جواب مین حرملہ نے تیر مارا ہوگا
جسوقت حضرت نے اپنے شیعونکو یاد کیا تہا لیتکم فی یوم عاشورا
جمیعًا تنظرونی کیف استسقی لطفلی فابوا ان یرحمونی
ای شیعون میرے کاش دیکہہ لیتے تم روز عاشورا مجہے کہ کیونکر مین نے
پانی مانگا اپنے فرزند شیرخوار کے لیے پس کسینے رحم نہ کیا سبحان اللہ
جسکے ور دولت سے ہزارون محتاج غنی ہوکر جاوین وہ اس بیکسی
سے ایک جرعہ پانی کا طلب کرے آہ مومنین کاش وہ اشقیا
یہی جواب دیتے کہ ہم پانی اسے ندینگے کہ دل حضرت کا صدمہ
علی اصغر مین مجروح نہوتا اگر غور فرمائے تو یہہ تیر دلون پر شیعونکے
پڑا ہے مجہے گمان ہے کہ کسی جہاد مین ایسا کم سن بچہ تو اسطرح
تیر سے زخمی نہوا ہوگا اب یہہ تو فرمائے کہ تیر کہاکر علی اصغر کتنی
دیر زندہ رہے اب کیا آپسی سنا جائیگا ایک روایت مین تو
یہہ ہے کہ ایک کان سے دوسرے کان تک تیر ستم کہاکر وہ
بچہ ذبح ہوگیا وفی روایۃ اخری ان ذلک السہم وقع اصاب
خاصرۃ الطفل فانقلب علی یدی الحسین علیہ السلام اور دوسری روایت
مین یون ہے کہ وہ تیر جفا پہلوے نازک علی اصغر پر لگا
کہ وہ بچہ ہاتہون پر حضرت کے تڑپ گیا فصاح الحسین وقال

وَاَولَادَہٗ وَاقرَانَہٗ عَینَاہٗ وَبَکیٰ پس ایک نعرہ مارا سید الشہدا نے اور پکارے کہ اے بیٹا اے نور نظر اور رونے لگے پھر اب کہئے کہ ماں کا کیا حال ہوا ہوگا اوس بچہ کی لاش دیکھکر حب حضرت در خیمہ پر لاتے ہونگے اَلَا لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلَی القَومِ الظّٰالِمِینَ وَسَیَعلَمُ الَّذِینَ ظَلَمُوا اَیَّ مُنقَلَبٍ یَنقَلِبُونَ

مجلس چودہوین

لَا اَضحَکَ اللّٰہُ سِنَّ الدَّھرِ اِن ضَحِکَت ؎ وَاٰلُ رَسُولِ اللّٰہِ مَظلُومُونَ قَد قُھِرُوا ؎ مُشَرَّدُونَ نُفُوا عَن عُقرِ دَارِھِم ؎ کَاَنَّھُم جَنَوا مَا لَیسَ یُغتَفَرُ ؎

خداوند قہار نہ ہنسائے زمانیکو اگر وہ ارادہ ہنسنیکا کرے اور کیونکر گوارا ہو غلامان حیدر کرار کو تبسم زمانہ جفا کار کا کہ اولاد رسول و ذریت بتول جو باعث ایجاد عالم تھے مبتلا ایلا اور مصائب بے انتہا ہوکر شہید ہوے اور اہلبیت طاہرین اوس امام بیکس کے مثل اون گناہگارونکے مقید ہوے جو ہرگز لایق عفو نہون مَنَعُوا زُلَالَ الْمَاءِ اٰلَ مُحَمَّدٍ ؎ وَغَدَت ذِیَابُ البَرِّ فِیہِ تَکَرَّعُ ؎ عَینٌ عَلَاھَا الکُحلُ فِیہِ تَفَقَّأَت ؎ وَیَدٌ تُصَافِحُ فِی البَرَایَۃِ تُقطَعُ ؎

افسوس ہزار افسوس کہ جانوران صحرائی تو آب فرات سے سیراب ہون اور اولاد رسول وعترت بتول اوسی پانی کو ترسین اور

بہو کے پیاسے ناحق قتل کئے جایئن لپس کور ہون وہ آنکہین
جو بعد شہادت ایسی بیکس و مظلوم کے بفرحت و سرور سرمہ گین
ہون اور قطع ہون وہ ہاتہہ جنسے بعد شہادت ابو عبد اللہ الحسین بسرور
مصافحہ ہو مومنین اب کیا مقام سرور باقی ہے ہم غلاموں کے لئے
جب ایسا آقا ہمارا بہو کا پیاسا دنیا سے الماء الماء کہتا ہوا سدہارے
ای آب خاک شو کہ ترا آبرو نماند ہاہا آزروہ رفت از تو لب تشنہ حسین
حضرت سلیمان علی نبینا و علیہ السلام کو حیات مین یہہ مرتبہ حاصل
تہا کہ تمام چرند و پرند زیر حکم تہے اور سلیمان کربلا کے بعد شہادت بہی
یہہ مرتبہ رہا کہ جانوران پرند نہر فرات مین غوطہ زن ہو کر اپنے پرون
سے پانی لاش پر اوس پیاسے کے چہڑکتے تہے اور اپنی زبانون میں
نوحہ و فریاد کرتے تہے اور ذوالجناح کا تو عجب حال لکہا ہے
کہ وہ اسپ با وفا مثل زن پسر مردہ کے نعرے مارتا ہوا در خیمہ
پر پہونچا فَسَمِعَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ عَلِيٍّ صَهِيلَهُ وَعَرَفَتْهُ لِاَنَّهُ كَانَ
مِنْ جِيَادِ رَسُوْلِ اللّٰهِ جو ہین جناب زینب دختر امیر المومنین نے آواز
اوس گہوڑے کی سنی فوراً پہچان لیا اون معظمہ نے اسلئے کہ وہ
گہوڑا رسول خدا کے سواری کا تہا فَاَقْبَلَتْ اِلٰى سُكَيْنَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ
وَقَالَتْ لَهَا يَا بُنَيَّتِيْ قُوْمِيْ فَهٰذَا صَوْتُ فَرَسِ اَبِيْكِ

پس فوراً جناب زینب سکینہ دختر حسین پاس گئیں اور فرمایا
ای پارہ جگر جلد او دیکھو کہ تمہارے باپ کے گھوڑے کی آواز در خیمہ پر آتی
ہے فخرجت سکینۃ مسرعۃ ونظرت الی فرس ابیھا انہ خال
عن راکبہ والسرج مائل عن ظھرہ والدم سائل ...بت التراب علی راسہ
پس سنتے ہی اس ارشاد کے وہ دختر ستم رسیدہ بکمال سرعت
در خیمہ پر آئی دیکھا کہ گھوڑا اون جناب کا خالی پشت بازین
واژگون اگو وہ بخاک و خون اپنے سر ...ک ...ہے اور جسم
سے اوسکے خون جاری ہے فھتکت خمارھا ونادت یا عمتاہ
قتل واللہ ابی الحسین ناے جونہی یہ حال جناب ...نے
دیکھا مقنعہ سر سے پھینکدیا اور باواز بلند پکاری کہ اے پھوپی جان
واللہ بابا میرے شہید ہوئے فخرجت زینب بنت علی من
الخباء ومعھا الاطفال والنساء پس سنتے ہی اس آواز
ہلاکت طراز کے جناب زینب اور سب بیبیاں اور بچے بیتابانہ
در خیمہ پر آئے دیکھا کہ واقعی گھوڑا حضرت کا خبر شہادت اپنے سردار
کی لایا ہے ولطمت خدھا ونادت وااخاہ واسیداہ ...فت
نفسھا علی الارض اوسوقت جناب زینب نے منہہ اپنا پیٹ لیا
اور پکارین کہ ہائے اے بھائی اور غش کھاکر زمین پر گر پڑین

وَاَمّا اُمّ کُلثُوم اِعتَنَقَت بِفَرَسِ اَخِیهَا وَهِیَ تَقُولُ اَیُّهَا الجَوَادُ اَینَ کَهفِی وَاَخِی الحُسَینُ اور جناب ام کلثوم نے اوسوقت دونو ہاتھ گلے میں گھوڑے کے ڈالدئے اور فرمایا کہ اے ذوالجناح میرے سرپرست بھائی حسینؑ کیا ہوے بعد اسکے منہ طرف مدینہ کے کرکے یہ اشعار پڑہے ؎ اَیَا جَدَّنَا هٰذَا الحُسَینُ مُعَفَّرًا عَلَی التُّرَبِ مَجرُوحُ الوَرِیدَینِ یُقطَعُ وَجُثمَانُهُ تَحتَ الخُیُولِ وَرَاسُهٗ عِنَادًا اَبَا طَرَافِ الاَسِنَّةِ یُرفَعُ اے نانا رسولخدا وہی حسین آپکا جسے آپ بہت دوست رکھتے تھے اوسکو ظالموں نے شہید کیا اور لاش اطہر اوسکی پامال سم اسپاں کی اور اے نانا مقام تاسف ہے کہ سر انور آپکے پیارے حسین کا نوک نیزہ پر چڑہایا گیا اَیَا جَدَّنَا لَم یَترُکُوا مِن رِجَالِنَا کَبِیرًا وَلَا طِفلًا عَلَی الثَّدیِ یُرضَعُ اے جد بزرگوار ان اشقیا نے کسیکو نہیں چھوڑا مردوں میں سوائے زین العابدین کے یہانتک کہ شیرخوار علی اصغر کو بھی قتل کیا وَاَمّا سُکَینَةُ بِنتُ الحُسَینِ اَلقَت نَفسَهَا عَلٰی حَوَافِرِ فَرَسِ اَبِیهَا وَتَبکِی وَتَنُوحُ وَا اَبَتَاهُ مَن لِلاَرَامِلِ وَالیَتَامٰی وَاسَیِّدَاهُ مَن لِی بَعدَکَ اَرجُوهُ آہ مومنین بسبب کم سنی کے سکینہ نے اپنے تئیں سمو نپر گھوڑے کے گرا دیا اور روکر کہا کہ ہاے ای بابا

اب کون غربا اور یتیمونکی خبر گیری کریگا اور مجھے کون بچائیگا بعد آپکے
ظلم سے ظالمون کے آہ آہ مومنین کیا ظلم کیا اشقیا نے کہ ایسے
وقت مصیبت مین دختر خیمون مین آگ لگا دی اوسوقت کے
حال مین لکھا ہے کہ بچے مارے خوف کے اوس جنگل مین گر پڑے
اور دہشت سے ادہر اودہر بہاگتے پہرتے تہے اور جناب زینب اونکو ڈہونڈہتی ہوئی
پہرتی تہین راوی کہتا ہے اوسوقت دیکھا مین نے ایک صاحبزادہ کو
روتا ہوا اوس صحرا مین ایک سمت کو جاتا ہے اور آگ اونکے کپڑے
مین لگی ہے یہہ حال دیکھکر مجھے رحم آیا اور مین نے جا کر آگ اوسکے کپڑے
کی بجہائی جب اوس صاحبزادہ نے مجھے اپنے حال پر شفیق پایا تو گھبرا
کر پوچھا مجھسے کہ اے شخص اگر تجھے نجف کی راہ معلوم ہو تو بتا دے
مین نے عرض کیا کہ اس کم سنی مین نجف جا کر کیا کروگے اوس صاحبزادے
نے بیتاب ہو کر کہا کہ اے شیخ مین جا کر اپنے جد بزرگوار علی ابن ابیطالب
سے فریاد کرونگا کہ آپکے فرزند حسین کو مع عزیز و اقربا بہوکا پیاسا
شہید کیا اور خیمونکو آگ سے جلا دیا اور اہلبیت کو لوٹ لیا اے
جد بزرگوار مین بہاگ کر آپکے قبر پر فریادی آیا ہون مومنین
عجب نہین کہ یہہ صاحبزادہ محمد باقر فرزند امام زین العابدین ہونگے
افسوس کیا کیا مصائب گذر گئے عترت رسول و ذریت بتول پر

وحشت غربت میں گروا کیا کام کیا جناب زینب وحضرت امیر المومنین سے کہ ایسے وقت میں بھی وصیت سید الشہدا کا خیال رہا الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس پندرہویں

قال امیر المومنین علیہ السلام لما اراد اللہ تعالیٰ قبض روح ابراہیم ہبط الیہ ملک الموت فقال السلام علیک یا ابراہیم فقال وعلیک السلام یا ملک الموت اداع ام ناع فقال بل داع فاجب فرمایا حضرت امیر علیہ السلام نے جب چاہا جناب احدیت نے کہ قبض کرے روح ابراہیم کی پس فوراً ملک الموت نازل ہوئے اور آئے حضرت ابراہیم کے پاس اور سلام کیا حضرت ابراہیم پر پس اونہوں نے بھی جواب سلام دیا اور کہا کہ اے ملک الموت آیا میرے قبض روح کو آئے ہو یا کوئی خبر مرگ سنانے قال بل داع ملک الموت نے عرض کی کہ آیا ہیں قبض روحکو آیا ہوں فقال ابراہیم فہل رایت خلیلا یمیت خلیلہ پس فرمایا حضرت ابراہیم خلیل الرحمان نے کہ اے ملک الموت آیا دیکھا ہے تمنے کسی دوست کو کہ اپنے دوست کو ہلاک کرے قال فرجع ملک الموت حتی وقف بین یدی اللہ تعالیٰ فقال الہی قد سمعت ما قال ابراہیم

حضرت فرماتے ہین کہ پھر گئے ملک الموت یہانتک کہ پیش پروردگار
کھڑے ہوکر عرض کیا کہ خداوندا بدرستیکہ سنا تو نے جو کچھ کہا ابراہیم نے
فَقَالَ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهُ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ اِذْهَبْ اِلَيْهِ
وَقُلْ لَهُ هَلْ رَاَيْتَ حَبِيْبًا يُكْرِهُ لِقَاءَ حَبِيْبِهٖ
فرمایا جناب باری عزاسمہ نے کہ اے ملک الموت جا تو ابراہیم
کے پاس اور کہہ اوسنے کہ آیا تم نے کسی دوست کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے
کرے ملاقات سے اپنے دوست کی تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ بِالشَّامِ لَمْ يَعْلَمْ اِبْنُهُ
اِسْمٰعِيْلُ بِمَوْتِهٖ فَنَزَلَ جِبْرَئِيْلُ فَعَزَّاهُ بِاَبِيْهِ پس انتقال کیا حضرت
ابراہیم نے شام مین اور نہ معلوم ہوا انتقال کرنا حضرت اسمعیل اونکے
فرزند کو پس نازل ہوے جبرئیل اور پرسا دیا حضرت اسمعیل کو اونکے
پدر بزرگوار حضرت ابراہیم کا کیون مومنین امام زین العابدین کو بھی
کسینے پرسا دیا یا نہین بابا اونجناب کو تو رونے بھی نہ دیا ملکہ ظالمون
نے اوس بیمار کو طوق و زنجیر مین مسلسل کرکے مع دختران زہرا شہر بشہر
پھرایا چنانچہ راہ شام مین وہ جناب حالت بیکسی مین یہ فرماتے جاتے تھے
اُقَادُ ذَلِيْلًا فِيْ دِمَشْقَ كَاَنَّنِيْ مِنَ الزَّنْجِ عَبْدٌ غَابَ عَنْهُ نَصِيْرُهٗ
یعنے مجھے اسطرح اسیر کرکے لے گئے راہ دمشق مین گویا مین غلام حبشی
و زنگبار مین سے تھا اور غلام بھی وہ غلام جسکا کوی والی اور وارث

لیکہ آقا اوسکا کہا ہو جَاہِی رَسُوْلُ اللہِ فِیْ کُلِّ مَشْھَدٍ
وَشَیْخِی اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْنَ اَمِیْرًا حالانکہ جد امجد میرے جناب
رسولخدا ہین ہر مشہد مین اور دادا میرے جناب امیرالمومنین ہین
تو طلب حضرت کا گویا یہ تھا کہ جو ایسے خاندان عالی سے ہو وہ اسطرح
ذلت سے قید ہو کر پیش یزید جاے اللہ اکبر کیا مصائب او ٹھاے و جناب
نے کہ تمام عمر روتے مین گذری لِاَنَّ الصَّادِقَ قَالَ اِنَّ زَیْنَ الْعَابِدِیْنَ
بَکٰی عَلٰی اَبِیْہِ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً صَائِمًا نَہَارَہٗ وَقَائِمًا لَیْلَہٗ اسلئے کہ جناب صادق
نے ارشاد کیا کہ جناب سید الساجدین امام زین العابدین اپنے بابا حسین
پر چالیس برس روے حالانکہ دن بھر روزہ رکھتے تھے اور شب بھر
عبادت خدا مین مصروف رہتے تھے فَاِذَا حَضَرَ الْاِفْطَارُ جَاءَ غُلَامٌ
بِطَعَامِہٖ وَشَرَابِہٖ فَیَضَعُہٗ بَیْنَ یَدَیْہِ پس جبکہ وقت افطار آتا تھا
تو غلام کھانا اور پانی لیکر حاضر ہوتا تھا اور سامنے حضرت کے رکھکر عرض
کرتا تھا کُلْ یَا مَوْلَایَ اے مولا اب وقت افطار ہے کچھ تناول
فرمائیے تو وہ جناب جواب مین اسقدر فرماتے تھے قُتِلَ ابْنُ
رَسُوْلِ اللہِ جَائِعًا قُتِلَ ابْنُ رَسُوْلِ اللہِ عَطْشَانًا
مارا گیا فرزند رسول بھوکا شہید ہو گیا افسوس جگر گوشہ بتول پیاسا قتل
ہوا باربار یہی فرماتے تھے یہانتک کہ وہ کہانا آنسون سے تر ہو جاتا تھا

پس یونہین روتے روتے ایکدن روح اوس معصوم کی گلشن جنت کو پرواز کر گئی اور حال مین جناب زینب کے عجب مضمون لکھا ہے کہ جب سے مدینہ مین تشریف لائین برابر رویا کین ایکمرتبہ عبد اللہ ابن جعفر نے امام زین العابدین سے شکایت کی یا علی ابن الحسین آپکی پہوپی جناب زینب جبسے مدینہ مین آئی ہین بعد شہادت امام حسین شب و روز رویا کرتی ہین گویا کلام تک مکروہ جانتی ہین فرمایا حضرت نے کہ اچھا میرے پاس بلالاؤ جب تشریف لائین تو جناب سید الساجدین نے عرض کیا کہ ای پہوپی اطاعت شوہر کی واجب ہے آپ کیون نہین کلام فرماتین ہائی جو ہین یہہ کلام سنا ایک نعرہ مارکر روئین اور فرمایا کہ اب کیا مقام سرور ہمارے لئے باقی ہے کہ سردار ہمارا ناحق بہوکا پیاسا قتل ہوگیا ای بیٹا تمہین خیال کرو بہائی حسین تو مع عباس و علی اکبر و قاسم و علی اصغر کے شہید ہو جائین اور ہم پہر بعد اپنے عزیزونکے شہادت کے براحت بسر کرین واللہ اے فرزند اے زین العابدین مجہے نہایت شاق ہے زندہ رہنا اپنا بعد شہادت حسین الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس سولہوین

رُوِيَ عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مَنْ زَارَ قَبْرَ

الْحُسَيْنِ عَارِفاً بِحَقِّهِ غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ حضرت امام موسی

ابن جعفر سے مروی ہے کہ ارشاد کیا اونجناب نے کہ جو مومن زیارت

بجالائے قبر مطہر ابو عبد اللہ الحسین ہ کے درحالیکہ پہچانتا ہو حق کو

اونجناب کے تو حق تعالی تمام گناہ اوسکے بخشدیگا خواہ گذشتہ ہوں

خواہ آئندہ عَنِ الصَّادِقِ ع اَنَّهُ قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ ع وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

اور فرمایا کہ جس شخص نے زیارت کی قبر امام حسین ع کی جنت اوسپر واجب ہے

قَالَ صَاحِبُ اِكْسِيرِ الْعِبَادَاتِ فِي اَسْرَارِ الشَّهَادَاتِ قَدْ سَمِعْتُ

حِكَايَةً عَجِيبَةً وَوَاقِعَةً غَرِيبَةً وَقَعَتْ قَبْلَ خَمْسِينَ سَنَةً مِنْ هٰذَا الزَّمَانِ

صاحب اکسیر العبادات کتاب اسرار الشہادات مین تحریر فرماتے

ہین کہ سنے ہین مینے ایک حکایت عجیب و غریب کہ واقع ہوی وہ قبل

اس زمانہ کے پچاس برس حَاصِلُهَا اَنَّ رَجُلاً مِنْ عُظَمَاءِ بِلَادِ الْهِنْدِ

وَفَدَ اِلَى كَرْبَلَا وَمَضَتْ مِنْ وُرُودِهِ اِلَى كَرْبَلَا مُدَّةُ سِتَّةِ اَشْهُرٍ وَهُوَ لَمْ

يَحْضُرِ الْحَرَمَ الشَّرِيفَ بَلْ مَتٰى مَا يُرِيدُ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ

الشُّهَدَاءِ كَانَ يَصْعَدُ فَوْقَ سَطْحِ الْمَنْزِلِ الَّذِي كَانَ فِيهِ فَيَزُورُهُ

وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ اور خلاصہ اس حکایت کا

یہہ ہے کہ ایک شخص عظماے بلاد شہر ہند سے شوق زیارت

قبہ منورہ ابوعبداللہ الحسین مین حاضر ہوا زمین کربلا پر اور چہہ مہنیہ کا زمانہ
گذرا کہ وہ شخص حاضر حرم شریف مین ہوا بلکہ جب ارادہ کرتا تھا
اور چاہتا تھا کہ زیارت کرے حضرت کی تو جس مکان مین تھا
اوسکے کوٹھے پر جاکر کہتا تھا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَ الشُّھَدَاءِ
وَقَدْ بَلَغَ خَبَرُہُ النَّقِیْبَ فِیْ ذٰلِکَ الزَّمَانِ وَھُوَ السَّیِّدُ
الْاَجَلُّ السَّیِّدُ الْمُرْتَضٰی اور یہہ خبر پہونچی نقیب کو اوس زمانہ
کے کہ نام اونکا سید مرتضی تہا فَجَاءَ السَّیِّدُ الْمُرْتَضٰی اِلٰی مَنْزِلِہٖ
فَعَاتَبَہٗ بِمُعَاتَبَاتٍ کَثِیْرَۃٍ عَلٰی فِعْلِہٖ ھٰذَا وَاَمَرَہٗ بِحُضُوْرِہٖ فِی الْحَرَمِ پس سید مرتضی آے
اوس زاہر حسین کے مکان پر اور بہت عتاب کیا اوسکے اس
فعل پر اور حکم کیا اوسے حاضر ہونیکا حرم شریف مین فَقَالَ لِلسَّیِّدِ
یَانَقِیْبَ الْاَشْرَافِ خُذْ مِنِّیْ اَمْوَالًا کَثِیْرًا وَاَشْیَاءَ نَفِیْسًا وَلَا تَاْمُرْنِیْ
بِحُضُوْرِیْ فِی الْحَرَمِ الشَّرِیْفِ پس کہا اوس زاہر نے سید مرتضی سے کہ اے
سردار شرفا آپ مجھسے بہت سامال اور اشیاے عمدہ لے لیجیے اور
مجھے حاضر ہونیکا حرم مین حکم نکیجیے فَاغْتَاظَ السَّیِّدُ مِنْ کَلَامِہٖ ھٰذَا لِمَا
کَانَ فِی السَّیِّدِ مِنَ الشِّیْمَۃِ الْاِلٰھِیَّۃِ الشَّمِیْلَۃِ وَالنَّفْسِ الْاَبِیَّۃِ وَالْھِمَّۃِ
الْعَلِیَّۃِ فَاَلْجَاہُ السَّیِّدُ اِلَی الْحُضُوْرِ فِی الْحَرَمِ الشَّرِیْفِ پس غیظ آیا
سید مرتضی کو کلام سے اوس شخص کے اسواسطے کہ تہی اونمین

شان وشوکت ہاشمیہ اور نفس آبیہ اور ہمت عالیہ پس بحر ملائمت اصرار کیا سید مرتضی سے حاضر ہونیکا حرم شریف مین فقام الرجل واغتسل ولبس ثیابہ وانظف ملبوساتہ جب اسقدر اصرار کیا اوس نقیب نے تو انہین کچھ چارہ انکو تعمیل حکم سے پس کہڑے ہوگئے اور غسل کیا اور لباس پاک وپاکیزہ زیب بدن کیا فخرج من الدار مشی حافیا بالسکینۃ والوقار والخضوع والخشوع وجریان الدموع الی ان بلغ باب الصحن الشریف پس چلا وہ زاہر حسینی اپنے گہر سے کس وقار وخضوع وخشوع سے زار زار مثل ابر بہار روتا ہوا یہانتک کہ پہونچا وہ دروازہ صحن تک فلما وصل الیہ خر للہ تعا ساجدا وقبل الارض پس جب پہونچے باب صحن پر تو منہ کے بجل خاکپر گرے اور سجدہ شکر بجالائے خدا کا اور زمین ادب کو بوسہ دیا فلما قام من سجودہ کان یرتعد ویرتعش مثل فرخۃ العصفور المبلولۃ و قد تغیر لونہ واصفر وجہہ وصار کانہ قد نزع الروح من ثلث بدنہ پس جب کہڑے ہوئے سجدہ سے تو تمام جسم مثل اوس بچہ گنجشک کے جو بھیگا ہو کانپ رہا تھا اور رنگ متغیر تہا اور چہرہ زرد زعفرانی ہوگیا تھا گویا کہ ثلث جسم سے روح نکل گئی تھی ثم انہ لما وصل الی

بابِ مخلع النعال فعل فیہ ما قد فعل فی الباب الاول لکنہ کان فی حالۃ النزع والاحتضار

بعد ازان جب وہ زائر حسینی اوس دروازہ پر پہونچا کہ جہان سی
پا برہنہ ہوتے ہین تو فوراً خاک پر گرا اور سجدۂ شکر کیا اور زمین ادب
کو بوسہ دیا مگر حال یہہ تھا کہ جیسے کوی حالت نزع و احتضار مین ہو
ثم صعد الایوان ومشی حتی وصل الی باب الرواق ونظر الی القبر الشریف
تنفس الصعداء وتارۃ مثل الثکلی بعد ازان جب آگے بڑہے ایوان
سے اور پہونچے طرف باب رواق کے اور دیکہا قبر حسین کو
تو ایک ٹہنڈی سانس بہری اور مثل زن پسر مردہ کے رونے
لگے وقال اھذا مضجع سید الشہداء اھذا مقتل سید الشہداء
ثم صاح صیحۃ کان فیہا آخر نفسہ اور کہا قبر حضرت کو دیکہکر
کہ آیا یہی قبر سید الشہدا ہے آیا یہی مقتل حسین غریب ہی پس
یہہ کہکر ایک چیخ مار کر گرا اور فوراً روح جسم سے نکل گئی آہ مومنین مقام
تامل ہے کہ فقط قبر شریف کو دیکہکر یہہ حال ہوا کہ وہ زائر مرگیا کیا صدمہ
روحانی ہوا اسرحمہ اللہ پہر اگر وہ زائر روز عاشورا بوقت
عصر حاضر ہوتا کربلا مین تو کیونکر وہ مصائب دیکہہ سکتا جو حضرت پر
گذری کوی تلوار لگاتا تہا کوی نیزہ مارتا تہا کوی تیر لگاتا تہا بعضی
اشقیا نے پتہر جہولیون مین بہر لئے تہے اور فرزند رسول کو اس سے

ایذا پہونچاتے تھے کتاب اکسیر العبادات مین لکھا ہے کہ لما ضعف
الامام عن نادی الشمر لعنہ ما وقوفکم وما تنتظرون بالرجل الواحل
قد اثخنتہ الجراح والسہام احملوا علیہ ثکلتکم امہاتکم جبکہ
حضرت ضعیف ہو گئے بسبب زخمہای کاری کے تو پکار اشمر ولد الحرام
فوجکو کہ تمہین کیا ہو گیا ہے جو تم سب ٹہری ہوی ہو حالانکہ تم دیکھ رہی ہو
کہ ایک شخص ہے کہ جسے زخمون نے چور کر دیا ہے تمہاری مائین تمہاری
ماتم مین بیٹھین پس حملہ کرو ایک بارگی حسین پر فحملوا علیہ من کل
جانب فرماہ الحصین ابن نمیر لعنہ فی فیہ سہما وابو ایوب الغنوی
بسہم فی حلقہ وضربہ زرعۃ ابن شریک التمیمی وکان قد طعنہ
سنان بن انس النخعی فی صدرہ وطعنہ صالح بن وہب
المزنی علی خاصرتہ فوقع الی الارض علی خدہ الایمن
پس ہر شخص نے ہر جانب سے حملہ کیا آہ مومنین عجب ہیئت لکھی ہے
حملہ اشقیا کی کہ حصین ابن نمیر شقی نے رخ مبارک پر حضرت کے ایک تیر
مارا اور ابو ایوب غنوی نے اوس پیاسے کے حلق شریف پر ایک تیر
مارا اور زرعہ ابن شریک تمیمی نے ایک تلوار لگائی اور سنان ابن
انس نخعی نے قلب شریف پر اوس جناب کے ایک نیزہ مارا اور
صالح ابن وہب مزنی نے پہلو پر اوس حضرت کے ایک نیزہ مارا ایسا

پھر حضرت مین طاقت سنبھالنے کی نرہی گھوڑے سے خاک پر داہنے
رخسارے کے بھل گرے ع پابند مرتبہ شاہ ز صدر زین اوفتاد ع اگر
غلط نہ کنم عرش برزمین اوفتاد ع ثُمَّ اسْتَوٰی جَالِسًا وَنَزَعَ
السَّهْمَ مِنْ حَلْقِهِ اس شجاعت کو دیکھیے کہ باوجود زخمہاے کاری
کے حضرت خاک پر سیدھے ہو کر بیٹھے اور تیر کو حلق شریف سے نکالا
ثُمَّ دَنٰی عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ الْحُسَیْنِ الیاہنگامہ حملۂ اشقیا سے ہوا کہ عمر سعد
بھی قریب آگیا جناب امام حسین ع کے قَالَ حُمَیْدٌ خَرَجَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ
عَلِیٍّ قُرْطَاهَا یَجُولَانِ بَیْنَ اُذُنَیْهَا وَهِیَ تَقُوْلُ لَیْتَ السَّمَاءَ انْطَبَقَتْ عَلَی الْاَرْضِ
حمید ناقل ہے کہ اوس ہنگامہ مین جناب زینب دختر مشکل کشا خیمہ
سے نکل آئین اور روتی ہوی مقتل کو چلین اسطرح کہ بندی کانونکے
ہلتے جاتے تھے اور وہ معظمہ کس حسرت سے فرماتی تہین کہ کاش آسمان
زمین پر گرتا کہ یہ حال مین نہ دیکھتی بعد اسکے متوجہ ہوئین عمر سعد کیجانب
اور فرمایا یَا ابْنَ سَعْدٍ اَیُقْتَلُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ ع وَاَنْتَ تَنْظُرُ اِلَیْهِ یعنی افسوس
ای پسر سعد آیا تو دیکھ رہا ہے اور فرزند زہرا قتل ہوتا ہے اس بیتابی سے
جناب زینب نے کہا کہ عمر سعد منہ پھیر کر رونے لگا اب سنئے حال گریہ
جناب سیدہ کہ کیونکر اپنے بچے کی مصیبت مین وہ معظمہ روتی ہین کتاب
اکسیر العبادات مین لکھا ہے کہ اس شدت سے نعرہ مار کر وہ سیدہ عالم

روتی ہین فلا یبقی ملک فی السماوات الا بکی رحمۃ لصوتھا وما تسکن حتی یاتیھا النبی فیقول یا بنیۃ قد ابکیت اھل السموات شغلتھم عن التقدیس والتسبیح فکفی حتی یقدسوا کوئی فرشتہ نہین باقی رہتا ہے تمام آسمانونمین مگر یہہ کہ روتا ہے آواز پر جناب سیدہ کے رحم کہا کر اور کسیطرح اون فرشتونکو سکون نہین ہوتا ہے یہانتک کہ جناب رسالتماب تشریف لیجاتے ہین جناب سیدہ کے پاس اور فرماتے ہین کہ اے بیٹا اے فاطمہ ایسا روئین تم کہ رلادیا تمنے تمام فرشتہاے آسمان کو اے پارۂ جگر میرے اب چپ ہو رہو کہ تا فرشتے ذکر الٰہی مین مصروف ہون کہ دیر سے مشغول گریہ ہین - الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس سترہوین

لک الحمد یا ذا الجود والمجد والعلی ۔۔ تبارکت تعطی من تشاء وتمنع

حضرت امیر علیہ السلام بطور مناجات درگاہ صمدیت وبارگاہ احدیت مین عرض کرتے ہین کہ تیرے ہی لئے حمد ہے اے صاحب مجد وعلی وجود وسخا اے مالک الرقاب تو ایسا بزرگ ہے کہ اگر کسیکو تو کچھہ عطا کرے تو ہرگز کوئی شخص منع نہین کر سکتا الٰہی لئن بحلت وجمت خطیتی

فَعَفْوُكَ عَنْ ذُنُوبِي اَجَلُّ وَاَوْسَعُ خداوندا اگرچہ میرے گناہ نہایت بزرگ اور بکثرت ہین مگر عفو اور بخشش تیری میرے گناہون سے زیادہ تر بزرگ اور وسیع تر ہے اِلٰهِي تَرَىٰ حَالِي وَفَقْرِي وَفَاقَتِي وَاَنْتَ مُنَاجَاتِي الْخَفِيَّةَ تَسْمَعُ یا الٰہا تو دیکھتا ہے میرے حال اور فقر و فاقہ کو میرے خداوندا تو ہی میری مناجات مخفی کو سنتا ہے اِلٰهِي فَلَا تَقْطَعْ رَجَائِي وَلَا تُزِغْ فُؤَادِي فَلِي فِي سَيْبِ جُوْدِكَ مَطْمَعُ خداوندا تو امید کو میری قطع نہ کر اور دلکو میرے رنجیدہ نہ کر اسوجہ سے کہ مجھکو تیری جود و سخا پر اپنی بخشش کا بھروسا ہے اِلٰهِي اَجِرْنِي مِنْ عَذَابِكَ اِنَّنِي اَسِيْرٌ ذَلِيْلٌ خَائِفٌ لَكَ اَخْضَعُ بار الہا بچاوے مجھکو اپنے عذاب سے کہ مین اسیر و ذلیل و خوفناک تیرے سامنے نہایت درجہ خضوع و خشوع کرتا ہون مومنین اشعار بہت ہین کہان تک عرض کرون صاحبان عرفانکو اسیقدر کافی ہین اللہ اکبر دیکھئے کیا خوف خدا تھا کہ کبھی سیر ہوکر کھانا نوش نفرماتے تھے اس باعث سے کہ عبادت خدا نہو سکے گی کسی محتاج و غریب کو بھوکا نہ دیکھہ سکتے تھے یتیمون اور مسکینون کو کھانا پہونچاتے تھے یہ سب تا سے اور پیروی تھی سو خدا کی کہ جنکا حال عبادت تحریر ہے کہ دس برس تک نماز شب نگشتہای مبارک پر زور دیکر پڑھی کہ پیر ... دان پر ورم ہو گیا یہانتک کہ دریای رحمت

الہی نے جوش مارا اوسی وقت جبرئیل کو حکم ہوا کہ جا ہمارے حبیب
کو ہمارا سلام پہونچاؤ اور یہہ آیہ کریمہ جا کر سناؤ طٰہٰ ما انزلنا علیک
القرآن لتشقیٰ یعنے اے طاہر ہمنے نازل کیا ہمنے تمپر قرآن کو اسلئے
کہ تم زیادہ تعب و مشقت اوٹھاؤ حال رحم دلی اور یتیم پروری کا حضرت
کے یہ تہا کہ ایک یتیم کی آپ پرورش فرماتے تھے ناگاہ وہ قضا کر گیا از بسکہ
حضرت اپنے ہمراہ اوسے بہی کہانا کہلاتے تھے اسوجہ سے اسقدر صدمہ
ہوا کہ اوس شب کو کہانا نوش نہ کیا بعض اصحاب نے عرض کی کہ یا رسول
اللہ اگر حکم ہو تو ہم اور کسی محتاج یتیم کو لے آئین آپ اوسکی پرورش
کرین فرمایا کہ مجھے وہ اجر و ثواب جو اوسکی پرورش مین تہا دوسرے مین
کہان اور سبب اسکا یہہ ہے کہ وہ یتیم نہایت بدخو اور بدخلق تہا و نیکہہ
یتیم کی بابمین اتنا اہتمام ہے کہ خود خدانے قرآن مین فرما دیا واذ اخذنا میثاق بنی اسرائیل
لا تعبدون الا اللہ وبالوالدین احسانا وذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین
اور جبکہ عہد و پیمان لیا ہمنے بنی اسرائیل سے کہ نہ عبادت کرو کسیکے سوائے
خدا کے اور احسان و نیکی کرو والدین اور یتیموں اور مسکینوں سے
دوسرے مقام پر فرمایا وامّا الیتیم فلا تقہر اور لیکن یتیم پس نہ قہر کرو اسپر یعنے نہ جہڑکو
اوسے اور جناب رسولخدا نے ارشاد کیا کہ جو شخص حفاظت کرے یتیم کی اور پرورش کرے
اوسکی یعنے کہانا کہلاوے اوسے اور لباس پہنلاوے تو حضرت فرماتے ہیں

کہ مین اور وہ شخص بہشت مین مثل دو انگشت کے باہم ہونگے اور اشارہ
کیا آپنے انگشت شہادت کی جانب اور وہ انگشت جو قریب ہی اوسکے دوسرے
حدیث مین حضرت فرماتے ہین کہ جو شخص کسی یتیم کو اپنے عیال مین داخل کرے
اور اسقدر اوسے دے کہ وہ مستغنی ہوجائے خداوند کریم بہشت کو اوسپر واجب فرماتا ہی
اور اسیطرح اگر کوئی شخص مال یتیم کو لیکر کہالیے تو حق تعالی دوسپر جہنم کو واجب
کرتا ہے اور حضرت امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مومن یا مومنہ ہاتھ
سر یتیم کے شفقت و مرحمت پھیرے تو حق تعالی بعوض ہر بال کے جو ہاتھ
کے نیچے اوسکے تھے ایک حسنہ نامۂ اعمال مین اوسکے لکھیگا اور دوسرے
روایت مین ہے کہ ہر بال کے عوض مین خدا اوسے ایک نور روز قیامت
عطا کریگا اور تیسرے حدیث مین ہے کہ ہر بال کے عوض مین خدا اوسے
بہشت مین ایک قصر عطا کریگا اور ایک اور روایت مین مذکور ہے
اِذا بَکَی الیَتِیمُ اِهتَزَّ العَرشُ یعنے جب یتیم روتا ہے تو عرش خدا کو
تزازل ہوتا ہے اوسوقت حق تعالے فرماتا ہے کہ کون شخص ہے جسنے
اس یتیم کو رولا دیا قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی کہ جو شخص اسے
تشفی دیکر چپ کریگا مین اوسے ضرور داخل بہشت کرونگا آہ مومنین
اب مجھے حیرت یہ ہے کہ اسمقام پر کس یتیم کا ذکر کرون آیا یتیمہ حسین
جناب سکینہ کا حال عرض کرون کہ صحرائے کربلا مین شمر بیحیا نے اوس مظلومہ

کو ناحق رولا دیا اور وہ بچی تھا کہ تڑپتی رہ گئی یا یتیمان مسلم کا حال عرض
کرون جو رات بھر ریسمان ستم سے بندھے کھڑے رہے جب صبح ہوی
تو وہ شقی اتارے فرات کے لایا اور چاہا کہ قتل کرے تو اون بچون نے
کہا کہ اے شیخ تجھے ہماری بیکسی اور یتیمی پر بھی رحم نہین آتا اگر مال دنیا کی
خواہش ہے تو زلفین ہماری تراش کر ہمین بازار مین لیچل کر بیع کرلے
اور قیمت سے ہماری منتفع ہو جب یہ بھی اوس شقی نے نہ سنا تو اون
صاحبزادون نے کہا کہ ہمین زندہ ہی ابن زیاد کے پاس لیچل وہ جو
چاہے ہمارے بارے مین حکم کرے اسے اوس دشمن خدا نے
کچھ نہ سنا آخرکار اون بچون نے کہا کہ ہمین اتنی مہلت دے کہ ہم آخری
نماز خدا کی ادا کرلین اسپر وہ ملعون راضی ہوا آہ ابھی نماز سے وہ
بچے فارغ نہوے تھے کہ وہ شقی تلوار لیکر موجود ہوا جونہین سلام پھیرا
فوراً بڑے صاحبزادے کے ایک تلوار لگائی کہ سر اوس یتیم مسلم کا جدا
ہوگیا اور چھوٹا بھائی اوسکے خون مین لوٹنے لگا ناگاہ اوس شقی نے
دوسرے صاحبزادے کے سر پر تلوار لگای کہ وہ بھی گلشن جنت کو
سدھارا اور دوسری روایت مین عجب مضمون وارد ہوا ہے
کہ جب اوس شقی نے بڑے صاحبزادے کو قتل کیا تو لاش اوسکی
دریا مین پھینکدی اگرچہ تنک دوسری لاش نہ پھینکی اوس شقی نے

تو لاشہ بڑے صاحبزادے کا منتظر رہا دریا مین ہان جب دوسرے
بھائی کی لاش اوس ملعون نے دریا مین پھینکی تو بڑی صاحبزادی کی
لاش پانیکو ہٹا کر قریب ہوئے بھائی کی لاش کے آئی اور دونون
لاشین آپس مین لپٹ گئین اور دونون دریا سے رحمت ہوگئین
الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس بارہوین

ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک روز جناب امیر علیہ السلام
نے خدمت جناب رسول خدا مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ
میرے بھائی عقیل کو دوست رکھتے ہین قال ای واللہ لاحبہ حبین
حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی عزوجل مین دوست رکھتا ہون عقیل
کو دو محبتون سے لیکن دو سبب سے ہین محبت عقیل کے ایک تو محبت
اوسکی بسبب محبت ابو طالب کے ہے اور دوسرا باعث یہ ہے
ان ولدہ مقتول فی محبۃ ولدک الحسین یعنی مسلم فرزند عقیل
تمہارے فرزند حسین کی محبت مین قتل کیا جائیگا فتدمع علیہ
عیون المومنین وتصلی علیہ الملائکۃ المقربون یا علی مصیبت
مسلم پر آنسو بہائینگی آنکھین مومنین کی اور درود بھیجینگے مسلم پر ملائکہ

سمعت حسین عند انتم بکی رسول اللہ حتی جرت دموعہ علی صدرہ۔ یعنی اسکے جناب رسولخدا اسقدر روئے کہ اشک چشم بہکر سینۂ اقدس پر اونجناب کے جاری ہوئے اور فرمایا کہ شکایت کرتا ہون میں خدا سے عزوجل سے اوس امر کی جو میرے عترت کے لئے ہوگا بعد میرے واقعی آپ حضرات نے تصدیق کی قول نبی کی کہ آپ حضرت مسلم کی مصیبت پر روتے ہین حق تعالی آپکو صبر عطا کرے اس ماتم مین کیونکہ اول مصیبت ہے مصائب حسین سے اسلئے کہ پہلے جو پیام بر عالم غربت مین قتل ہوا وہ حضرت مسلم ہین حق تعالے اپنی رحمت نازل کرے اونجناب پر کہ کیسی جانبازی کی اوس مظلوم نے چنانچہ جب حضرت مسلم کو وہ ملاعین پکڑ کر دغا گرفتار کر لائے سامنے ابن زیاد شقی کے تو حضرت مسلم نے اوسے سلام نہین کیا سپاہیون نے کہا کہ اے مسلم تمنے امیر پر سلام نکیا فقال واللہ ما لی امیر سوی الحسین حضرت مسلم نے کہا کہ قسم بخدا ئے عزوجل کوئی میرا امیر سوای حسین کے نہین ہے ابن زیاد نے کہا کہ چاہے سلام کرو چاہے نہ کرو قتل ضرور ہوگے حضرت مسلم نے کہا اگر تجھے ضرور مجھے قتل کرنا منظور ہے تو کسی شخص قرشی کو حکم کر کہ مین اوسے وصیت کرون غرض عمر سعد اونکا پاس گیا اور کہا او سنئے کیا وصیت ہے بیان کرو حضرت مسلم نے

حضرت مسلم نے پہلے گواہی وحدانیت خدا اور نبوت محمد مصطفےٰ اور ولایت
علی مرتضیٰ کے دی پھر فرمایا کہ جیسے مین یہان آیا ہون سات سو درہم
قرض لیکر صرف کئے ہین تم زرہ میری بیع کرکے قرض ادا کرنا میری
وصیت یہ ہے کہ میرے جانب سے میرے آقا و مولا جناب امام
حسینؑ کو لکھو بھیجو کہ وہ جناب مدینہ کو پھر جائین اور ادہر آنے کا قصد
نہ کرین پسر سعد نے جواب دیا کہ کلمہ شہادتین جو تمنے کہا تو ہم بھی
مسلمان و کلمہ گو ہین مگر قرض چاہین گے ادا کرینگے یا نہ ادا کرینگے
اور جو وصیت کہ حسین کے بارے مین تمنے کی ہے یہ نہوگا بلکہ ضرور
ہے کہ وہ بھی مثل تمہارے یہان اگر قتل ہو جائین سبحان اللہ وہ ہوئے
تو اسلام کا کرتے تھے مگر قول نبی پر عمل نتھا اسلئے کہ خود جناب سرور
کائنات نے فرمایا اَکْرِمُوا الضَّیْفَ وَ لَوْ کَانَ کَافِرًا
کہ بزرگی دو مہمان کو اگرچہ وہ کافر ہو پھر یہان تو خود مسلم کو قتل کیا الغرض
ابن زیاد نے حکم کیا کہ انہین قصر پر لیجاؤ پس حضرت مسلم کو وہ اشقیا
لب قصر لے گئے اور ایک جلاد نے تلوار اوٹھائی کہ حضرت مسلم پر
لگائے فوراً ہاتھ اوسکا خشک ہو گیا ناگاہ دوسرے شقی نے بڑھکر
چاہا کہ تلوار لگائے دفعتہً وہ گرا اور بیہوش ہو گیا جب ہوش
آیا تو پوچھا اوس سے اور لوگون نے کہ تیرے بیہوشی کا کیا باعث

الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس اونیسوین

نقل فی اللہوف عن آل الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ انہم قالوا من
بکی وابکی فینا مائۃ فلہ الجنۃ کتاب المہوف مین منقول ہے حضرت
طاہرین جناب رسالتماب سے کہ فرمایا اونحضرت نے کہ جو شخص روے
اور رولاے ہماری مصیبت مین سو آدمیون کو پس بہشت اوسپر واجب
ہے ومن بکی وابکی خمسین فلہ الجنۃ اور جو شخص روے
اور رولاے پچاس آدمیونکو اوسپر بھی بہشت واجب ہے ومن بکی وابکی
ثلثین فلہ الجنۃ اور جو شخص روے اور رولاے تیس آدمیونکو
اوسپر بھی بہشت واجب ہے ومن بکی وابکی عشرۃ فلہ الجنۃ
اور جو شخص روے اور رولاے دس آدمیون کو اوسپر بھی بہشت واجب
ہے ومن بکی وابکی واحدا فلہ الجنۃ اور جو شخص روے اور رولاے
ایک آدمی کو اوسپر بھی بہشت واجب ہے ومن تباکی فلہ الجنۃ
اس رحمت کو دیکھیے کہ فرماتے ہین جو شخص صورت رونیوالونکی بنائے
اوسپر بھی بہشت واجب ہے پھر اب کون سی انکھ ایسی ہے جو مصیبت
فرزند رسول پر نہ روے وابکی علی الشیب الترائب معفر

وَابْکِی عَلَی النَّحْرِ الْخَضِیبِ الدَّامِی اے آنکھہ رو تو اوس ریش منور پر جو خاک مین آلودہ ہو گئی تھی اور رو تو اوس گلوے بریدہ پر جو اپنے خون سے خضاب ہوا وَتَمَثَّلِی اَخَوَاتِہٖ وَبَنَاتِہٖ یَنْدُبْنَہٗ بِتَفَجُّعٍ وَلِطَامٍ هٰذِی تَنُوحُ وَهٰذِہٖ تَبْکِی لِمَا سَلَبَ الْعِدَا مِنْ بُرْقُعٍ وَلِثَامٍ اور اے آنکھہ خاطر مین لا خواہران و دختران امام حسین کو کہ کسطرح مصیبت فرزند زہرا پر کس درد سے روتی اور پیٹتی تھین اور فریاد و نوحہ کرتی تھین اسوجہ سے کہ اشقیا نے چادرین اور نقابین اور برقع اونکے چھین لیے تھے وَابْکِی مَصَارِعَ فِتْیَۃٍ عَلَوِیَّۃٍ شَرِبُوْا عَلٰی ظَمَاءٍ کُئُوْسَ حِمَامٍ اے آنکھہ رو تو اون اجسام فرزندان علی و فاطمہ پر جنہون نے شدت تشنگی مین کاسہای تلخ و ناگوار موت کے پیے وَابْکِی لِزَیْنَبَ تَسْتَغِیْثُ بِاُمِّهَا ذَاتِ الْمَفَاخِرِ وَالْمَحَلِّ السَّامِی یَا اُمَّ قُوْمِی مِنْ تُرَابِکِ وَسَارِعِی وَتَبَیَّنِی ذُلِّی وَسُوْءَ مَقَامِی وَقِفِی عَلَی الْمَقْتُوْلِ وَانْفَجِعِیْ لَہٗ وَابْکِی لَہٗ فَرِیْدًا بِغَیْرِ مُحَامِی اور رو تو حال پر جناب زینب کے کہ کسطرح وہ معظمہ اپنی مادر گرامی قدر سے فریاد کرتی تھین ع کامی بانوی بہشت بیا حال ما ببین

ما را بصد ہزار بلا مبتلا ببین	در انتظار وعدہ محشر چہ ماندہ
بنگر بیا و شور قیامت بپا ببین	آن گلبنی کہ از دم روح الامین شگفت
خشک از سموم بادیہ کربلا ببین	آن سینہ کہ مخزن علم رسول بود

از شست کین نشانۂ تیر بلا ببین آن گردنیکہ داشت حمائل ز دست نبیؐ
جون بسملش بریدۂ تیغ جفا ببین وَابْکِ عَلَى الطِّفْلِ الصَّغِيرِ مُضَمَّخًا
بِدِمَاءِ نَحْرٍ بَعْدَ تَحَرُّقٍ وَلِأُوَامٍ اے چشم گریان ہو حال پر علی
اصغر کے کہ وہ بچہ اپنے خون مین ڈوبا ہوا صحرا کربلا مین پڑا تہا
وَابْكِ عَزِيزَاتِ الْحُسَيْنِ حَوَاسِرًا يَسْتُرْنَ أَوْجُهَهُنَّ بِالْأَكْمَامِ
ای چشم گریان ہو اون مخدرات عصمت و طہارت پر کہ بعد شہادت
حسین وہ اہلبیت مظلوم کربلا با سر عریان درمیان مجمع عدا کے آستینون
اور ہاتہون سے چہرونکو چہپاتی تہین وَابْكِ لِزَيْنِ الْعَابِدِينَ مُقَيَّدًا
فِي الْأَسْرِ يَشْكُو كُرْبَةً وَالْأَسْقَامَ ای چشم گریان ہو حال پر امام علیل زین العابدین
کے کہ اون جناب کو زنجیر بستہ اسطرح اسیر کیا تہا کہ وہ جناب ایسے رنج و الم
کی شکایت کرتے تہے وَابْكِ لِرَأْسِ السِّبْطِ يُشْهَرُ فِي الْقَنَا كَالْبَدْرِ
يَجْلُو حَالِكَ الْأَظْلَامِ ای چشم گریان ہو حال پر سر فرزند رسول خدا کے
جو مثل ماہ تابان کے ضو دیتا تہا کس ظلم سے ظالمون نے نوک نیزہ
پر رکہکر شہر بشہر پہرایا أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ
وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ

مجلس بیسوین

قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ع عَلَامَاتُ الْمُؤْمِنِ اَرْبَعَۃٌ حضرت امیر علیہ السلام فرماتے
ہین کہ پہچان مومن کی چار چیزین ہین اَکْلُہٗ کَاَکْلِ الْمَرْضٰی وَنَوْمُہٗ کَنَوْمِ
الْغَرْقٰی بُکَائُہٗ کَبُکَاءِ الثَّکْلٰی قُعُوْدُہٗ کَقُعُوْدِ الْوَاثِبِ کھانا اوسکا مثل کھانے
مریضون کے ہے یعنے جسطرح مریض کم کھاتے ہین
ویسی طرح وہ بھی بخیال عبادت کم کھاتا ہے اور سونا اوسکا
مثل سونے اوس شخص کے ہے جو ڈوبتا ہو یعنے مشرف بغرق کو خوف
سے جان کے نیند نہین آتی ہے ویسی ہی مومن کو بھی خوف خدا سے
نیند نہین آتی اور رونا اوسکا مثل اوس عورت کے ہے جسکا جوان بچہ
مرجاتا نشست اوسکی مثل نشست اوس شخص کے ہے جو گھٹنے کے بل بیٹھے اور
اوٹھنے ... وَقَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ع اَلْمُؤْمِنُ مَنْ یَکُوْنُ صَادِقًا فِی الدُّنْیَا
وَاعِیَ الْقَلْبِ حَافِظَ الْحُدُوْدِ وِعَاءَ الْعِلْمِ کَامِلَ الْعَقْلِ مَاوَی الْکَرَمِ سَلِیْمَ
الْقَلْبِ ثَابِتَ الْحِلْمِ عَاطِفَ الْیَدَیْنِ بَاذِلَ الْمَالِ مَفْتُوْحَ الْبَابِ لِلْاِحْسَانِ
لَطِیْفَ اللِّسَانِ کَثِیْرَ التَّبَسُّمِ دَائِمَ الْحُزْنِ کَثِیْرَ التَّفَکُّرِ قَلِیْلَ النَّوْمِ وَالضِّحْکِ
طَیِّبَ الطَّبْعِ مُمِیْتَ الطَّمْعِ قَاتِلَ الْھَوٰی زَاھِدًا فِی الدُّنْیَا رَاغِبًا فِی الْاٰخِرَۃِ
اور فرمایا حضرت امیر علیہ السلام نے کہ مومن وہ ہے جو سوا سچ کے کبھی
جھوٹ نہ بولے اور ہمیشہ اپنے قلب کو روکتا رہے امور بد سے اور خیر کا
طالب ... اور حافظ ہو حدود کا یعنی ہر شخص کی اقدر حد ولیاقت کے تو...

کرے اور حافظ ہو علم کا اور کامل ہو عقل مین اور مخزن کرم ہو اور حلیم
و سلیم ہو دست عطوفت اوسکا دراز ہو بنست مومنین کے اور
دیتا ہو مال راہ خدا مین اور لوگون سے باحسان و نیکی پیش آے اور
زبان اوسکی لطیف ہو یعنی امور باطلہ سے زبان اوسکی محفوظ رہتی ہو
اور اکثر متبسم رہتا ہو اور ہمیشہ مخزون رہتا ہو اکثر فکر خیر مین بسر کرتا ہو
سونا اور رہنا اوسکا قلیل ہو طبیعت اچھی رکھتا ہو طمع و حرص دنیا سے
خالی ہو اور حوس نفسانی کو فنا کردیا ہو اوسنے اور تارک دنیا ہو
اور راغب آخرت ہو۔ یُحِبُّ الضَّعِیفَ وَیُکْرِمُ الصَّغِیرَ وَیُوَقِّرُ الْکَبِیرَ
وَیُعْطِی السَّائِلَ وَیَعُودُ الْمَرِیضَ وَیُشَیِّعُ الْجَنَائِزَ وَیَعْرِفُ حُرْمَةَ الْقُرْآنِ وَیُنَاجِی
الرَّبَّ وَیَبْکِی عَلَی الذُّنُوبِ اٰمِرٌ بِالْمَعْرُوفِ نَاهٍ عَنِ الْمُنْکَرِ اَکْلُهُ بِالْجُوعِ وَ
شُرْبُهُ بِالْعَطَشِ وَحَرَکَتُهُ بِالْاَدَبِ کَلَامُهُ بِالنَّصِیحَةِ وَمَوْعِظَتُهُ بِالرِّفْقِ
لَا یَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا یَرْجُوا اِلَّا اِیَّاهُ وَلَا یَشْغَلُ اِلَّا بِالثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ وَلَا
یَتَهَاوَنُ وَلَا یَتَکَبَّرُ وَلَا یَفْخَرُ بِمَالِ الدُّنْیَا مَشْغُولٌ بِعُیُوبِ نَفْسِهٖ فَارِغٌ
عَنْ عُیُوبِ غَیْرِهٖ اَلصَّلٰوةُ قُرَّةُ عَیْنِهٖ وَالصِّیَامُ حِرْفَتُهُ وَالصِّدْقُ
عَادَتُهُ وَالشُّکْرُ حَرَکَتُهُ وَالْعَقْلُ قَاعِدَتُهُ وَالتَّقْوٰی زَادُهُ وَالْقَبْرُ مَنْزِلُهُ وَ
اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ رَاْسُ مَالِهٖ اَلْجَنَّةُ مَاْوٰهُ وَمُحَمَّدٌ صلعم شَفِیعُهُ وَاللّٰهُ جَلَّ ذِکْرُهُ مُؤْنِسُهُ
دوست رکھتا ہو وہ مہمان کو اور بزرگی دی یتیم کو چھوٹون سے

بلطف پیش آئے اور توقیر کرتا ہو بزرگونکی اور دیتا ہو سائل کو اور
عبادت کرتا ہو مریض کی اور مشایعت کرتا ہو جنازون کی اور پہچانتا
ہو حرمت قران کو اور مناجات کرتا ہو بناب اقدس الٰہی سے اور
روتا ہو اپنے گناہون پر حلم کرتا ہو امور جایز کا اور ممانعت کرتا ہو
امور محرمہ سے کھانا اوسوقت کھائے جب گرسنہ ہو اور
پانی جب پیئے جسوقت پیاسا ہو چلنا اوسکا ادب ہے
اور کلام اوسکا نصیحت وپند ہے اور موعظ اوسکا ساتھ نرمی کے
ہے نہین ڈرتا ہے وہ سواے خدا کے کسی سے اور نہین امید
رکھتا ہے وہ کسی سے مگر خاص خدا سے اور ہمیشہ مشغول حمد و
ثنائے الٰہی رہتا ہے اور کسیکی توہین نہین کرتا اور کبر و نخوت
سے بری ہے اور مال دنیا پر افتخار نہین کرتا اپنے عیوب پر ہمیشہ
نگران ہے اور عیوب غیر سے کچھ غرض نہین رکھتا نماز کو قرۃ العین
جانتا ہے اور روزہ پیشہ ہے اوسکا یعنی ہمیشہ روزہ رکھتا ہے اور سچ
بولنا عادت ہے اوسکی اور جو حرکت ہے وہ شکر خدا سے خالی
نہین ہوتا ہے وہ اوسکا عقل ہے اور زاد اوسکا تقوے ہے اور پرہیزگاری
ہے اور قبر منزل و مقام ہے اوسکا اور شب و روز راس مال ہے
اوسکا لبغرض عبادت اور جنت ماوی اور ملجی ہے اوسکا اور جناب

رسولخدا شفیع ہین اوسکے اب مومنین کو حظ ہوگا اوس روایت کا جو
جناب سید الشہدا فرماتے ہین مَا ذُکِرْتُ عِنْدَ مُؤْمِنٍ اِلَّا بَکیٰ
وَاغْتَمَّ قَلْبُهٗ لِمُصَابِیْ یعنی نہ ذکر کیا جاونگا مین سامنے مومن کے مگروہ رویگا
میری مصیبت پر اور محزون و مغموم ہوگا دل اوسکا پس معلوم ہوا کہ علامات
مومن سے گریہ و بکا ہے مصیبت فرزندان رسول پر چنانچہ علماے
بھی اس امر مین سرگرمی کی ہے نظماً و نثراً از انجملہ جناب سید مہدی
طبا طباے علیہ الرحمہ فرماتے ہین ؎ قَلَّ الْبُکَاءُ عَلیٰ رُزْءٍ یَقِلُّ لَهٗ ؛
شَقُّ الْجُیُوْبِ وَعَطُّ الْقَلْبِ وَالْعَطَبُ ؛ کَیْفَ الْعَزَاءُ وَجُثْمَانُ الْحُسَیْنِ عَلَی
الرَّمْضَاءِ عَارٍ جَرِیْحٌ بِالثَّریٰ تَرِبُ ؛ فرماتے ہین کہ بہت کم ہے رونا
مصیبت پر اوس بیکس و مظلوم کی جسکی مصیبت مین گریبان چاک کرنا اور
ہلاک کرنا اپنے تئین کم ہے اور کیونکر تسلی ہو دل کو حالانکہ نعش امام حسین
آلودہ بخاک و خون برہنہ و پارہ پارہ ریگ گرم کربلا پر پڑے رہے
وَالرَّاسُ فِیْ رَاسِ مَیَّالٍ یُطَافُ بِهٖ ؛ وَیَقْرَعُ السِّنَّ مِنْهُ شَامِتٌ طَرِبُ
اور سر مبارک اوس مظلوم کا ایک نیزہ پر بلند کیا وہ نیزہ جو طرف
جھکتا تھا اور بیابانون اور شہرون مین اوسے پھرایا یہانتک کہ زیر
تخت یزید رکھا گیا اور یزید ملعون نے چوب دستی سے لب
و دندان حسین کو کھولا ؎ از تن چو شد بریدہ سر شاہ تاجدار ؛

شاہِ فلک نہادِ سرِ تاجِ زرنگار
بالا گرفت تا فلک ہفتمین غبار
ازبس فتاد لرزہ بارکان روزگار
آن سر کہ داشت فرقِ از عرش کردگار
وَکَرٰیمُہ فَوقَ السِّنَانِ مُرَکَّبًا

شد شش جہت چنان متزلزل کہ از زمین
نزدیک شد کہ خیمہ گردون شود نگون
آن تن کہ داشت راحت از آن جان فاطمہ
ھا جِسْمُہُ فَوقَ التُّرَابِ مُجَدَّلًا

وہی جسم فرزند زہرا خون آلودہ خاک پر پڑا تھا اور وہی سر مقدس نیزہ پر بلند ہوا ؎ وَالشَّیْبُ مِنْ فَیْضِ الوَرِیْدِ مُخَضَّبًا ؎ وَالخَدُّ مِنْہُ عَلَی الصَّعِیْدِ مُتَرَّبًا ؎ اور ریش مبارک خون سے رگہاے گردن کے خضاب ہوئی اور رخسارہ اوس مظلوم کا خاک مین الودہ دیر تک ریگ گرم پر رہا مومنین اس شعر مین اشعار فقرات زیارت ناحیہ کی طرف ہے جیسا حجتہ خدا امام ثانی عشر فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی الشَّیْبِ الخَضِیْبِ اَلسَّلَامُ عَلَی الخَدِّ التَّرِیْبِ سلام خدا ہو اوس ریش منور پر جو خون سے خضاب ہوئے اور سلام خدا ہو اوس رخسارہ پر جو خاک مین الودہ ہو لبد اسکے عجب معترہ فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَی البَدَنِ السَّلِیْبِ سلام خدا ہو اوس جسم مقدس پہ جو بی لباس کے کئی روز تک رہا الا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی القَوْمِ الظَّالِمِیْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس اکیسوین ۲۱

فِی الحَدیثِ القُدسی قَالَ سُبحانَہٗ وَتعالیٰ دَاؤُدُ اِن اَتیتُ عَلیٰ بَابِکَ مَا تَفعَلُ

حدیث قدسی مین ہے کہ جناب اقدس الٰہی سے ایک مرتبہ داؤد سے خطاب کیا کہ اے داؤد اگر مین تیرے دروازے پر آؤن تو تو مجھسے کیا سلوک کرے فَقَالَ اَللّٰھُمَّ لَا طَاقَۃَ لِیْ بِنِیْلِ الجَوَابِ عرض کی حضرت داؤد نے خداوندا مجھے اسکے جواب کی طاقت نہین ہے ارشاد ہوا من جانب اللہ کہ اے داؤد فقراے مومنین بمنزلہ میرے ہین اگر تجھے مجھسے نیکی کرنا ہو تو اونسے تو سلوک ہو یہی وجہ تھی کہ انبیا و اوصیا مساکین کو دوست رکھتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ حضرت سلیمان مع خدم و حشم بکمال جاہ و جلال راہ مین جاتے تھے ناگاہ دیکھا حضرت نے کچھ غربا ایک جا بیٹھے ہین باوجود اس مملکت و جاہ و جلال کے حضرت تخت سے اوترپڑے اور جاکر اون غربا کے پاس بیٹھ گئے وَقَالَ مِسکِینٌ جَالَسَ مِسکِینًا غَرِیبٌ جَالَسَ غَرِیبًا اور فرمایا کہ ایک مسکین مسکین کے پاس بیٹھا ہے اور غریب غریب کے پاس بیٹھا ہے اور حضرت خلیل اللہ کا یہہ حال تھا کہ اونجناب نے ہرچہار طرف مسافرخانہ بنوادئے تھے اور لوگ معین تھے کہ کوئی مسافر بھوکا نرہے سبحان اللہ جو اسقدر کریم النفس و صاحب جود و سخا ہو وہ ایسے کافر عنید کے ہاتھ مین مبتلا ہو گیا کہ جسپر بلا اگر کبھی تحمل نہ کرسکے چنانچہ جب نمرود شقی نے منجنیق مین رکھکر حضرت کو آگ مین پھینکا ہے تو وہ جناب

مضطربۃ الاعضا ہوا یہ سمجھے ناگاہ ملائکہ بر و بحر مین تلاطم ہوا سب نے
عرض کی کہ خداوندا کیا غضب ہے کہ ایک بندہ تیرا خاص تیری پرستش
کرنیوالا ہاتھہ سے تیرے دشمن کے قریب بہ ہلاکت ہے استفسار ہوا کہ تم
سب کیا چاہتے ہو عرض کیا ملائکہ نے کہ اگر حکم ہو تو ہم سب جائین فوراً اجازت
ہوی سب حاضر ہوے اور عرض کیا کہ یا نبی اللہ ہم سب حاضر ہین جو کچھہ
ارشاد ہوا وسے بجا لاہین حضرت نے فرمایا کہ تم سب پھر جاؤ مجھے تمسے کچھہ
حاجت نہین اب قریب ہے کہ حرارت نار سے حضرت متاذی ہون اوسوقت
ایک خاص فرشتے نے عرض کیا کہ بارالہٰا اب ابراہیم ہلاک ہوا
چاہتا ہے اگر حکم ہو تو مین جاؤن فوراً اجازت ہوی اوسوقت گریل
جسکا مقرب جبرئیل ہے مقام سدرہ سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا
وَقَالَ هَلْ لَكَ حَاجَةٌ فَقَالَ وَاَمَّا اِلَيْكَ فَلَا اور عرض کیا آیا آپکو
کوئی حاجت ہے حضرت نے فرمایا کہ تمسے تو نہین ہے اور جس سے ہے
وہ خوب واقف ہے بس یہہ کہنا تھا کہ دریائے رحمت پروردگار
جوش مین آیا اور ادہر حضرت ابراہیم آگ مین پہونچے اور ادہر ملائکہ
نے عبادت موقوف کرکے پہر عرض کی کہ خداوندا اب تو ہمسے نہین
دیکھا جاتا ہے یہہ حال ابراہیم کا حکم خدا ہوا کہ دیکھو ابراہیم زندہ ہے
یا ہلاک ہوگیا جو ہین ملائکہ نے دیکھا تو حضرت کو زندہ پایا بلکہ مثل برف

سے کے سرد یا یا اسی واقعہ کو خدا نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ سے قرآن مین
حکایت فرمایا ہے یَا نَارُ کُونِی بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ
کیون مومنین اوس روز کیا حال ملائکہ کا ہوا ہوگا جسدن تشنہ و گرسنہ
شدت حرارت آفتاب مین فرزند رسول بعد شہادت علی اصغر
فریاد و استغاثہ کرتا تھا سے فریاد از غریبی و بے یاری حسین علیہ السلام
واز نالہ ہاے دمبدم و زاری حسین علیہ السلام بعض کتب مقابل مین ہے کہ
کہ از زمین تا آسمان بہم ایسا تلاطم ہوا کہ ہر چیز مضطرب ہوگئی اور ملائکہ
ہفت آسمان نے عبادت خدا موقوف کر کے عرض کیا کہ خداوندا اسوقت
نواسا خاتم الانبیا کا زیر آفتاب زمین کربلا پر تنہا فریاد کر رہا ہے اگر حکم
ہو تو ہم نصرت حسین کو جائین فوراً اجازت ہوی اوسیوقت ملائکہ صف
در صف زمین کربلا سے تا آسمان جمع ہوے اور باواز بلند عرض کیا
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
حضرت نے اون سب سے پوچھا کہ تم سب کیون آئے ہو اونھون نے
عرض کیا کہ آپکی نصرت و مدد کو حضرت نے فرمایا کہ تم سب واپس جاؤ
میرا شہید ہونا ضروری ہے کہ مین وعدہ کرچکا ہون اور علم الہی مین گذر چکا
ہے الغرض جب نمرود کو معلوم ہوا کہ ابراہیم پر آگ سرد و گلزار ہوگئی
تو اور اوسکی آتش عناد بھڑکی اور لہبات آتش غیظ نے اوسکو اوس

شتی کے چلا یا غرض بعد تامل اونسنے خیال کیا کہ یہان رہنا حضرت کا مناسب
نہین ہے یہہ کسی اور طرف چلے جائین حکم دیا کہ مع اہل وعیال میرے
شہر سے چلے جائین پس حضرت ابراہیم سنے حضرت سارا کو ایک صندوق
مین بند کیا اور مقفل کر کے مع حضرت لوط کے کہ برادر حقیقی تھے حضرت سارا
کے مع اسباب طرف بیت المقدس کے روانہ ہوے اور فرمایا
اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ یعنے مین جاتا ہون اپنے ربکی
طرف عنقریب وہ ہدایت کریگا غرض بعد قطع منازل وطے مراحل ایک
شہر مین پہونچے غرض قوم قبطی سے ملے وہان حاکم سنے پوچھا حال اونسنے
اور حسب دستور محصول مال طلب کیا حضرت سنے کل مال کا عشر دیدیا
اون سب سنے اصرار کیا کہ ہم صندوق کہولکر دیکھینگے کہ اسمین کیا چیز ہے
حضرت سنے فرمایا کہ جوشی قسم گران سے اسمین تم تجویز کرو اوسکا
محصول مین تمہین دیدون اونہون سنے نہ مانا بجبر کہولا دیکھا کہ ایک زن
جمیلہ ہے پوچھا کہ یہہ کون ہے حضرت سنے کہا بہزار دشواری کہ زوجہ
ہین مگر تمام جسم مین حضرت کے رعشہ پڑگیا اور مارے غیرت کے کانپنے
لگے لوگون سنے سبب پوچھا حضرت سنے کہا کہ مین سنے یہہ چاہا تھا
کہ نظر کسیکی نامحرمون سے میرے ناموس پر نہ پڑے مگر چونکہ ایک امر
حد سے تجاوز تھا تو کسی سنے باور نہ کیا اپنے بادشاہ کے پاس لے گئے حضرت کو

مع اوس صندوق کے بادشاہ نے بھی اصرار کیا صندوق کہول دینے پر
حضرت نے کہا کہ نظر کرنا کسیکی ناموس پر کیونکر جائیز ہوگا غرض بادشاہ
نے بجبر کہولکر صندوق نگاہ کی اور ہاتھ بڑہایا تو حضرت ابراہیم بسبب
غیرت کے بیقرار ہوگئے اور سر سوئے آسمان بلند کیا گویا مطلب یہہ
تہا کہ بارالہا اب نوبت یہہ پہونچی ہے کہ تیرے نبی کی ناموس کیطرف
نامحرم ہاتھ بڑہاتا ہے پس فوراً بحر قہر الہی متلاطم ہوا اور ہاتھ اوس
بادشاہ کا خشک ہوگیا اوسنے معذرت کی حضرت نے دعا کی ہاتھ صحیح ہوگیا
پھر اوسنے دوبارہ ہاتھ بڑہایا پھر خشک ہوگیا اوسنے عرض کیا کہ اگر
ابکی بار مین صحیح ہوجاؤن تو پھر ایسی گستاخی نہوگی حضرت نے دعا کی فوراً
ہاتھ درست ہوگیا کیون صاحبان غیرت اب کچھ حاجت بیان ہے فقط
اتنا آپسے سوال ہے کہ حضرت سارا بے مقنعہ و چادر تو نہ تہین و دربار مین
اوس بادشاہ کے مجمع عام تو نہ تہا ملے ریسمان ستم تو بازو مین حضرت
سارہ کے نہ تہی فقط ہاتھ بڑہانے سے حضرت ابراہیم بقرار ہوکر کانپنے
لگے اور سر سوے آسمان بلند کیا قربان جائین ہم گناہگارونکی صبر و
تحمل پر جناب سید الساجدینؑ کے کہ مجمع عام مین بہنون اور پھپیون کے
ہمراہ کربلا سے تا کوفہ اور کوفہ سے تا شام کس ذلت سے گئے کہ اسطرح
کفار کے قیدی بھی نہین جاتے ہین اور پھر قیامت یہہ تہی کہ ایک شخص

لوگون کو آگاہ بھی کرتا تہا یَا اَہلَ الکُوفَۃِ وَالشَّامِ ھٰذِہٖ سَبَایَا مِنْ بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ پھر آپ غور تو کیجیے کہ یو مین برہنہ با مو نا سے پریشان و بار یزید مین لے گئے اور حال اون بیکسون کا یہہ تہا کہ کسی مغطمہ کا بسبب شرم وحیا کے قدم آگے نہ بڑہتا تہا چنانچہ امام زین العابدین فرماتے ہین کہ اوسوقت کچہہ لوگ رسیان لائے وَرَبَطُوْنَا مِثْلَ الْاَغْنَامِ اور ہمین اسطرح باندہا جسطرح کو سفند باندہے جاتے ہین وَکَانَ الْحَبْلُ بِعُنُقِیْ وَعُنُقِ اُمِّ کُلْثُوْمٍ وَبِکَتْفِ زَیْنَبَ وَسُکَیْنَۃَ وَالْبَنَاتِ وَسَاقُوْنَا حضرت فرماتے ہین کہ ایک سر ا رلیسمان سیم کا میرے اور میری پھوپی جناب ام کلثوم کے گلے مین تہا اور بازو جناب زینب اور جناب سکینہ کے بندہے تھے اور سب بیبیان اسطرح مقید تھین او قیامت بیہہ تھی کہ وہ اشقیا ہمین کھینچے لئے جاتے تھے وَکُلَّمَا قَصُرْنَا عَنِ الْمَشْیِ ضَرَبُوْنَا اور جب ہمسے چلنے مین قصور ہوتا تہا یعنی نہ چل سکتے تھے تو وہ ظالم ہمین مارتے تھے حَتّٰی اَوْقَفُوْنَا بَیْنَ یَدَیْ یَزِیْدَ وَھُوَ عَلٰی سَرِیْرِ مَمْلَکَتِہٖ یہانتک کہ سامنے یزید کے ہمین لیجا کہ ٹہرایا اور اوسوقت یزید لعین اپنے تخت مملکت پر بیٹہا تہا اور دوسری روایت مین یہہ مضمون ہے اس مقام پر کہ سر سید الشہدا زیر تخت بدبخت رکھا تہا ۔ سر حسین کجا مجلس شراب کجا ٭ ہجوم عام کجا آل بوتراب کجا ٭ اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۔ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس بائیسوین

اَلَا کَیْفَ لَا تَبْکِی لِمَنْ قَدْ بَکیٰ لَہٗ	بَقِیعٌ بِسُکَّانٍ وَبَیْتٌ بِزَمْزَمٖ
بِمَاتَمِہٖ مَاءُ الْفُرَاتِ تَکَدَّرَا	وَاَمْسیٰ کَقَاعٍ صَفْصَفٍ نَہْرُ عَلْقَمٖ

آیا کیونکر نہ روئین ہم اوس مظلوم وبیکس کے لئے جسکے واسطے ہرچیز روئی مثل بقیع وسکّان وکعبہ وزمزم کے اور یہہ وہ ماتم عظیم ہے کہ پانی فرات کا اس ماتم مین متغیر ہوگیا اور اس مصیبت مین نہر علقمہ خشک ہوگئی

تَوَجَّعَتِ الْاَفْلَاکُ حَتّٰی بَکَتْ لَہٗ	بِنَسْرٍ وَعَیُّوقٍ وَشِعْرِیٰ وَمُرْزِمٖ
تَصَرَّفَ فِی الصُّمِّ الصَّیَاخِیْدِ قَتْلُہٗ	فَمَا انْقَلَعَ الْاَحْجَارُ اِلَّا مَعَ الدَّمٖ

اور اس مصیبت عظمےٰ مین آسمان تک دردمند ہوگئے اور روئے اوس جناب پرطائر وکواکب نسر وعیوق وغیرہ اور شہادت سیدالشہدا سے ایسا اثر ہوا عالم مین کہ پہاڑ تک متاثر ہوئے پس نہین اوکھاڑا گیا کوئی حجر اپنی جگہہ سے مگر اوسکے نیچے خون تازہ پایا گیا وَاَیْتَامُہٗ تَبْکِی عَلٰی حَوْلِ نَعْشِہٖ ؛؛ بِقَلْبٍ جَرِیْحٍ لَا یُدَاوِیٰ بِمَرْھَمٖ اور یتیمان حسین کا تو یہہ حال تھا کہ گرد نعش سیدالشہدا کے رورہے تھے اور اسطرح دل اونکے مجروح وزخمی ہوگئے تھے اس غم مین کہ کسی مرہم سے علاج واندمال اونکا ممکن نہ تھا مومنین جنگ احد مین

مین بہت لوگ مہاجر و انصار سے جناب رسالتمآبؐ کے قتل ہوی یہانتک
کہ حضرت حمزہ بھی شہید ہوے الغرض جب اہل و عیال کو اون مقتولونکے
مدینہ منورہ مین خبر ہوی تو سب نے اپنے اپنے عزیزونکی صف ماتم
بچھائی اور اسقدر شدت سے عورتین روئین اور پیٹین کہ جناب
رسولخدا نے لوگون سے پوچھا مَاھٰذِہِ النِّیَاحُ یعنے یہ
آوازین نوحہ و بکا کی کیسی ہین کسینے سب حال بن و عن خدمت
مین اون حضرت کی عرض کر دیا حضرت بہت شدت سے روئے اصحاب
نے عرض کیا کہ آپکی رونیکا کیا سبب ہے فرمایا کہ مین غربت وبیکسی حمزہ
پر روتا ہون اسلئے کہ سب نے اپنے اپنے عزیزونکا ماتم برپا کیا مگر افسوس
ہے کہ حمزہ پر کوی رونیوالا نہین اونکے گھر سے آواز بکا نہین آتی
اصحاب نے جو ہین سنا یہ حال سبکو معلوم ہوا کہ حضرت کو قلق ہے
اس امر کا فوراً سب نے آکر اپنے اپنے عورتون سے کہا کہ پہلے تم سب
جاکر صف ماتم حضرت حمزہ کی اونکے گھر مین برپا کرو پھر اپنے عزیزونکو رونا
جو قتل ہوی ہین غرض سب نے جاکر گھر مین حضرت حمزہ کے خوب گریہ و بکا کیا
جب حضرت کو معلوم ہوا تو بہت مسرور ہوے کیون صاحبان عزاے
سید الشہدا ان تھے جناب رسولخدا روز عاشورا جو دیکھتے غربت وبیکسی اپنے
[illegible] وقت اوس مظلوم کے صف ماتم بچھائی گئی یا نہین اور

کوئی عزیز بھی اوس غریب کی لاش پر رونے نپایا نہین ہائے افسوس بعد
شہادت حسین اتنی مہلت کہان ملی اہلحرم کو جو ماتم برپا کرتے ایک رات زمین
کربلا پر بعد شہادت رہنا ہوا وہ بھی اس کشاکش مین کہ کبھی تیمار حسین کو دلاسا
وتشفی دینا کبھی مقتل مین آکر نعشون سے رخصت ہونا کبھی اپنی اسیری
کے تصور مین رونا یہانتک کہ صبح ہوگئی اور اشقیا بظلم وستم قید
کر کے جانب شام لیے گئے اور نعش فرزند رسول مع نعشہای شہدا
وہین چھوڑ گئے أَيْنَ الرَّسُولُ وَجُثْمَانُ الْحُسَيْنِ يُرَى ہا ہا كَمُصْحَفٍ
قَدْ يُرَى فِي الْأَرْضِ مَهْجُورًا ہا ہا کہان تھے جناب رسول خدا جو دیکھتے
نعش حسین کو خاک وخون آلودہ کہ ریگ گرم کربلا پر اسطرح بے دفن
وکفن اعدائے دین چھوڑ گئے تھے جسطرح کفار نے قران مجید کو چھوڑ دیا
أَيْنَ الرَّسُولُ وَثَغْرٌ كَانَ يَرْشِفُهُ + تَدُقُّهُ بِقَضِيبٍ كَفُّ مَخْمُورٍ ہا ہا
ہائے کہان تھے جناب رسولخدا اوسوقت کہ جن ہونٹونکو حضرت مثل شکر
چوستے تھے اون پر چوب ستم شرابخوار کے ہاتھ سے رکھی گئی ؎
سر حسین کجا مجلس شراب کجا + ہجوم عام کجا آل بوتراب کجا
اب رہا یہ امر کہ پھر بعد اسکے بھی صف ماتم بچھائی گئی یا نہین مختصر یہ ہے
کہ جب اہلبیت قید سے رہا ہوے تو پہلے شام مین مجلس ماتم برپا کی اور تین دن
یا سات روز وہ بیبیان روتی رہین لیکن جب شام سے مدینہ پہونچین تو آتیا روئین

عزیزون مین کسیکا سوگ بهنن اوتراچنانچہ جناب صادقؑ فرماتے ہین زرارہ سے
مَا اخْتَضَبَتْ اِمْرَاَةٌ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ وَلَا ادَّهَنَتْ وَلَا اَجَلَتْ
وَلَا اکْتَحَلَتْ حَتّٰی اَتَانَا رَاْسُ عُبَیْدِ اللّٰہِ کہ کسی عورت نے عورات ہاشمیہ سے نہ خضاب
کیا اور نہ مہندی لگائی اور نہ سر مین تیل ڈالا اور نہ کنگھی کی اور نہ انکھون
مین سرمہ لگایا جبتک سر عبید اللہ کا ہمارے پاس نہ آیا وَمَا رُئِیَ
فِیْ دَارِ هَاشِمِیٍّ دُخَانٌ اِلٰی خَمْسِ حِجَجٍ اور کسی ہاشمی کے گھر پانچ برس
تک دهوان نہین دکہائی دیا اسی معلوم ہوتا ہے کہ کھانا گھر مین نہ پکتا تہا
کچھ بازار سے منگاکر بسر اوقات کرتے تھے ہای کیا مصیبت پڑی بنی
ہاشم پر بعد شہادت حسین واقعی اگر غور کیجئے تو یہہ سب بجا ہے جس گھر سے
اٹھارہ جوانان علوی و ہاشمی گذر جائین وہ گھر پھر کیونکر آباد ہوے
دشمن جو یزید ستم ایجاد ہوا ✤ محبوب خدا کا باغ برباد ہوا ✤✤
زیبا ہے کہ کربلا مین گھر زہرا کا ✤ ایسا اوجڑا کہ پھر نہ آباد ہوا ✤
اب فرمائیے کہ جناب زینب کا کیا حال تہا لکھا ہے کہ وہ معظمہ شب و روز
اپنے بھائی پر رویا کرتی تہین اور اکثر یہہ فرماتی تہین کہ یَا اَدْهُنُ رَاْسِیْ
اَمْ اَطِیْبُ مَجَالِسِیْ وَرَاْسُكَ مَعْفُوْرٌ وَاَنْتَ سَلِیْبٌ آیا تیل ڈالون مین
اپنے سر مین یا اراستہ کرون مین اپنی صحبت کو اور آرام سے بیٹھون حالانکہ
سر مبارک آپکا خاک مین آلودہ ہوا اور جسم نازنین آپکا عریان رہے ✤

عَلَیکَ وَمَا ھَبَّتْ صَبَا وَجَنُوبُ	فَلَا زِلْتُ اَبْکِی مَا تَغَنَّتْ حَمَامَۃٌ

اے بھائی اب میرا رونا آپکی درد فراق میں موقوف ہنو گا جب تک مرغان خوش نغمہ سرائے میں مشغول رہینگے اور باد صبا چلے گی وَمَا ھَمَلَتْ دَمْعِی مِنَ الْعَیْنِ قَطْرَۃً ٭ وَمَا اخْضَرَّ فِی رُوحِ الْحِجَازِ قَضِیبُ اور اے بھائی آپکی مصیبت مین آنسو میرا ہرگز نہ تھمے گا جب تک نخلستان حجاز مین سبزی رہیگی بُکَائِی لَطَوِیْلٌ وَالدُّمُوعُ غَزِیْرَۃٌ ٭ وَاَنْتَ بَعِیْدٌ وَالْمَزَارُ قَرِیْبُ ٭ اے بھائی گو کہ رونا میرا بہت طولانی ہوگا آپکی غم مین اور آنسو میرے بکثرت جاری ہونگے مگر کیا کرون کہ آپ مجھسے دور ہو گئے حالانکہ قبر آپکی بہت قریب ہے ٭ غَرِیْبٌ وَاَطْرَافُ الْبُیُوتِ تَحُوطُہٗ ٭ اَلَا کُلُّ مَنْ تَحْتَ التُّرَابِ غَرِیْبُ ٭ فَلَیْسَ غَرِیْبًا مَنْ اُصِیْبَ بِمَالِہٖ ٭ وَلٰکِنَّ مَنْ وَارٰی اَخَاہُ غَرِیْبُ آگاہ ہو کہ غریب وہ شخص ہے جو زیر خاک دفن ہو گیا گو کہ گرد اُسکے اور مکان بھی ہون پھر فرماتے ہین کہ نہین وہ شخص غریب نہین ہے جو اپنے مال سے دفن ہوا ہو لیکن غریب وہ ہے جسکو کسی غریب نے رحم کھا کر دفن کر دیا ہو یہ اشارہ ہے اس طرف کہ چند زمیندارون نے حضرت کو رحم کھا کر عالم غربت مین دفن کیا جیسا معصوم فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ تَوَلّٰی دَفْنَہٗ اَھْلُ الْقُرٰی یعنے سلام خدا ہو اوس غریب بیکس پر جسے اہل قریہ نے دفن کیا اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس تئیسوین ۲۳

عَنْ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیْ قَالَ کُنْتُ اَطُوْفُ بِالْبَیْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ فَاعْتَمَدَ عَلَیَّ اَبُوْعَبْدِ اللّٰہ ابراہیم تیمی سے منقول ہے کہ کہا اوسنے کہ مین طواف خانہ کعبہ مین مشغول تھا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام بھی تشریف فرما تھے پس تکیہ کیا اون جناب نے مجھپر فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ یَا اِبْرَاهِیْمُ مَا لَكَ فِیْ طَوَافِكَ هٰذَا پھر ارشاد کیا اون حضرت نے کہ اے ابراہیم آیا آگاہ کرون مین تجھکو اون مراتب سے جو تیرے اس طواف مین ہین قَالَ قُلْتُ نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ مین نے عرض کی کہ فدا ہو جان میری آپ پر اے فرزند رسول ارشاد ہو قَالَ مَنْ جَاءَ اِلٰی هٰذَا الْبَیْتِ عَارِفًا بِحَقِّهٖ فَطَافَ بِهٖ اُسْبُوْعًا وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فِیْ مَقَامِ اِبْرَاهِیْمَ ع کَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَشَرَةَ اٰلَافِ حَسَنَةٍ وَرَفَعَ لَهٗ عَشَرَةَ اٰلَافِ دَرَجَةٍ فرمایا اون جناب نے کہ جو شخص حاضر ہوا حج خانہ کعبہ کے لئے درحالیکہ وہ شخص عارف ہو مرتبۂ خانہ کعبہ سے پس طواف کرے وہ شخص سات مرتبہ اور دو رکعت نماز پڑہی مقام ابراہیم مین تو حق تعالی عوض مین اسکے دس ہزار حسنہ نامۂ اعمال مین اوسکے لکھیگا اور بلند کریگا اوسکے لئے دس ہزار درجہ بہشت مین ثُمَّ قَالَ ع اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَیْرٍ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ قُلْتُ بَلٰی جُعِلْتُ فِدَاكَ پھر حضرت نے فرمایا کہ آیا خبر دو

مین تجھکو اوس چیز کی کہ جو اوس سے بھی زیادہ ہو مین نے عرض کی فدا
ہو جان میری آپ پر ارشاد ہوا اے مولا فَقَالَ مَنْ قَضٰی اَخَاہُ الْمُؤْمِنَ
حَاجَۃً کَانَ کَمَنْ طَافَ طَوَافًا وَطَوَافًا حَتّٰی عَدَّ عَشَرًا پس فرمایا حضرت امام محمد باقرؑ
سے کہ وہ شخص جو بر لائے حاجت کو اپنے برادر ایمانی کی وہ شخص مثل
اوسکے ہے جسنے طواف خانہ کعبہ کیا اور پھر طواف کیا اور پھر طواف کیا
یہانتک کہ حضرت نے دس مرتبہ شمار کیا اور فرمایا کہ دس مرتبہ کے
حج کا اوسکو ثواب حاصل ہوگا وَعَنِ الْاِمَامِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِؑ اَنَّہٗ کَانَ
یَطُوْفُ حَوْلَ بَیْتِ اللّٰہِ الْحَرَامِ فَجَاءَ رَجُلٌ فِیْ حَاجَتِہٖ فَقَطَعَ طَوَافَہٗ وَمَضٰی فِیْ حَاجَتِہٖ
اور جناب امام زین العابدین علی بن الحسین سے منقول ہے کہ وہ جناب
ایکمرتبہ طواف خانہ کعبہ مین مشغول تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا حاجت
منداون حضرت کے خدمت مین پس حضرت نے طواف کو قطع کیا
اور چلے حضرت اوسکی قضائے حاجت کے لئے فَقَالَ لَہٗ ذٰلِکَ الرَّجُلُ
یَا ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ تَقْطَعُ طَوَافَکَ حَوْلَ بَیْتِ اللّٰہِ الْحَرَامِ وَتَقْضِیْ حَاجَتِیْ
پس عرض کی اوس شخص نے حضرت سے کہ اے فرزند علی آپنے طواف کو
قطع کیا اور بر لائے آپ میری حاجت کو فَقَالَ لَہٗ یَا ھٰذَا اسْمَعْ مِنِّیْ
اَنَّ مَنْ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا حَوْلَ بَیْتِ اللّٰہِ الْحَرَامِ کَانَ اَعْظَمَ عِنْدَ اللّٰہِ
مِمَّنْ صَامَ اَلْفَ عَامٍ وَاَطْعَمَ اَلْفَ جَائِعٍ وَاَکْسٰی اَلْفَ عُرْیَانٍ وَاَعْتَقَ اَلْفَ نَسَمَۃٍ

مجلس تئیسوین ۲۳

عَنْ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیْ قَالَ کُنْتُ اَطُوْفُ بِالْبَیْتِ اللّٰہِ الْحَرَامِ فَاعْتَمَدَ عَلَیَّ اَبُوْعَبْدِ اللّٰہِ

ابراہیم تیمی سے منقول ہے کہ کہا اوسنے کہ مین طواف خانہ کعبہ مین مشغول تہا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام بھی تشریف فرما تھے پس تکیہ کیا اون جناب نے مجہپر فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ یَا اِبْرَاهِیْمُ مَا لَكَ فِیْ طَوَافِكَ هٰذَا پھر ارشاد کیا اون حضرت نے کہ اے ابراہیم آیا آگاہ کرون مین تجہکو اون مراتب سے جو تیرے اس طواف مین ہین قَالَ قُلْتُ نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ مین نے عرض کی کہ فدا ہو جان میری آپ پر اے فرزند رسول ارشاد ہو قَالَ مَنْ جَاءَ اِلٰی هٰذَا الْبَیْتِ عَارِفًا بِحَقِّهٖ فَطَافَ بِهٖ اُسْبُوْعًا وَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ فِیْ مَقَامِ اِبْرَاهِیْمَ كَتَبَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَشْرَةَ اٰلَافِ حَسَنَةٍ وَرَفَعَ لَهٗ عَشْرَةَ اٰلَافِ دَرَجَةٍ فرمایا اون جناب نے کہ جو شخص حاضر ہوا حج خانہ کعبہ کے لئے درحالیکہ وہ شخص عارف ہو مرتبہ خانہ کعبہ سے پس طواف کرے وہ شخص سات مرتبہ اور دو رکعت نماز پڑہی مقام ابراہیم مین تو حق تعالی عوض مین اسکے دس ہزار حسنہ نامۂ اعمال مین اوسکے لکھیگا اور بلند کریگا اوسکے لئے دس ہزار درجہ بہشت مین ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَیْرٍ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ قُلْتُ بَلٰی جُعِلْتُ فِدَاكَ پھر حضرت نے فرمایا کہ آیا خبر دون

مین تجھکو اوس چیز کی کہ جو اسنے بھی زیادہ ہو مین نے عرض کی فدا
ہو جان میری آپ پر ارشاد ہو اسے مولا فقال مَنْ قَضٰی اَخَاہُ الْمُؤْمِنَ
حَاجَۃً کَانَ کَمَنْ طَافَ طَوَافًا وَطَوَافًا حَتّٰی عَدَّ عَشْرًا پس فرمایا حضرت امام محمد باقرؑ
سے کہ وہ شخص جو برلائے حاجت کو اپنے برادر ایمانی کی وہ شخص مثل
اوسکے ہے جسنے طواف خانہ کعبہ کیا اور پھر طواف کیا اور پھر طواف کیا
یہانتک کہ حضرت نے دس مرتبہ شمار کیا اور فرمایا کہ دس مرتبہ کے
حج کا اوسکو ثواب حاصل ہوگا وَعَنِ الْاِمَامِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِؑ اَنَّہٗ کَانَ
یَطُوْفُ حَوْلَ بَیْتِ اللّٰہِ الْحَرَامِ فَجَاءَ رَجُلٌ فِیْ حَاجَۃٍ فَقَطَعَ طَوَافَہٗ وَمَضٰی فِیْ حَاجَتِہٖ
اور جناب امام زین العابدین علی بن الحسین سے منقول ہے کہ وہ جناب
ایکمرتبہ طواف خانہ کعبہ مین مشغول تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا حاجت
مندا ون حضرت کے خدمت مین پس حضرت نے طواف کو قطع کیا
اور چلے حضرت اوسکی قضائے حاجت کے لئے فَقَالَ لَہٗ ذٰلِکَ الرَّجُلُ
یَابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ تَقْطَعُ طَوَافَکَ حَوْلَ بَیْتِ اللّٰہِ الْحَرَامِ وَتَقْضِیْ حَاجَتِیْ
پس عرض کی اوس شخص نے حضرت سے کہ اے فرزند علی آپنے طواف کو
قطع کیا اور برلائے آپ میری حاجت کو فَقَالَ لَہٗ یَا ھٰذَا اِسْمَعْ مِنِّیْ
اَنَّ مَنْ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا حَوْلَ بَیْتِ اللّٰہِ الْحَرَامِ کَانَ اَعْظَمَ عِنْدَ اللّٰہِ
مِمَّنْ صَامَ اَلْفَ عَامٍ وَاَطْعَمَ اَلْفَ جَائِعٍ وَاَکْسَی اَلْفَ عُرْیَانٍ وَاَعْتَقَ اَلْفَ نَسَمَۃٍ

پس فرمایا حضرت نے اوس شخص سے کہ اے بندہ خدا اس تو مجھے
کہ جو ایک مرتبہ طواف کرے خانہ کعبہ کا ثواب اوسکا نزدیک خدا کے
اوس شخص سے زیادہ ہے جو ہزار برس تک روزہ رکھے اور ہزار
بھوکون کو سیر کرے اور ہزار برہنہ آدمیون کو لباس دے اور ہزار
بندہ راہ خدا مین ازاد کرے وَاَنَّ مَنْ قَضٰی حَاجَةَ مُؤْمِنٍ كَانَ اَعْظَمَ
اَجْرًا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالیٰ مِمَّنْ طَافَ طَوَافًا وَعَدَّ سَبْعَةً وَسَبْعِيْنَ اور جو شخص کسی مومن
کی حاجت برلائے تو ثواب اوسکا اوس شخص سے زیادہ ہے جو ۷۷
حج کرے خانہ کعبہ کے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ
فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ فَعَرَضَ لَهُ
رَجُلٌ مِنْ شِيْعَتِهٖ اور ابن عباس سے مروی ہے کہ کہا اونھون نے
کہ مین ہمراہ تھا جناب امام حسین کے کعبہ کی مسجد مین اور وہ جناب معتکف
تھے اور طواف خانہ کعبہ بھی کرتے تھے پس ایک شخص اونکے شیعون سے
اونکی خدمت مین حاضر ہوا فَقَالَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا
لِفُلَانٍ فَاِنْ رَاَيْتَ اَنْ تَقْضِيَهٗ عَنِّيْ پس عرض کیا اوس شخص نے
کہ اے فرزند رسول مجھ پر فلان شخص کا قرضہ ہے پس آپ ادا کر سکتے
ہین وہ قرضہ مجھسے فَقَالَ وَرَبِّ هٰذِهِ الْبُقْعَةِ مَا اَصْبَحَ عِنْدِيْ شَيْءٌ
پس حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اس زمین کعبہ کی مالک کی کہ میرے پاس

کوئی چیز نہین ہے فَقَالَ اِنْ رَاَیْتَ اَنْ تَسْتَمْهِلَهُ عَلَیَّ فَقَدْ تَهَدَّدَنِیْ بِالْحَبْسِ پس عرض کی اوس شخص نے کہ یا حضرت اگر آپ ملاحظہ کرین یہہ امر کہ وہ مجھے مہلت دیدے تو آپ کوشش فرمائین میرے بارے مین اسلئے کہ اوس شخص نے نہایت تخویف کی ہے میرے تحبیس سے قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَطَعَ الطَّوَافَ وَسَعٰی مَعَهُ ابن عباس کہتے ہین کہ قطع کیا حضرت نے طواف کو اور ہمراہ اوسکے گئے اور کوشش بلیغ فرمائی فَقُلْتُ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنَسِیْتَ اِنَّكَ مُعْتَكِفٌ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قَضٰی اَخَاهُ الْمُؤْمِنَ حَاجَةً كَانَ كَمَنْ عَبَدَ اللّٰهَ تِسْعَ اٰلَافِ سَنَةٍ صَائِمًا نَهَارَهٗ قَائِمًا لَیْلَهٗ ابن عباس کہتے ہین کہ عرض کیا مینے کہ اے فرزند رسولخدا کیا آپنے سہو فرمایا اپنے معتکف ہونیکو ارشاد کیا کہ نہین مگر مینے سنا ہے اپنے پدر بزرگوار سے کہ وہ فرماتے تھے کہ مین نے سنا ہے جناب رسالتماب سے کہ جو شخص برآئے حاجت کسی برادر مومن کی تو وہ شخص مثل اوس شخص کے ہے جسنے عبادت کی ہو خدا کی نو ہزار برس اسطرح کہ ہمیشہ دنکو صائم رہتا ہو اور شب کو نماز مین مشغول رہتا ہو شب و روز مصروف عبادت رہے اللہ اکبر جو حاجت روا اسے عالم ہو وہ بدترین خلائق یعنی ابن سعد سے باہتمام تمام اپنی حاجات بیان کرے ہائے عجب مضمون ہے بہت رویئگا مروی ہے کہ حضرت نے عمر سعد

فرمایا اُخَیِّرُکَ بَیْنَ ثَلٰثٍ اے پسر سعد میں تجھے اختیار دیتا ہوں تین امروں میں قَالَ فَمَا ھِیَ عمر سعد نے عرض کی کہ وہ کیا امور ہیں قَالَ تَتْرُکُنِیْ حَتّٰی اَرْجِعَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ اِلٰی حَرَمِ جَدِّیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ فرمایا حضرت نے کہ اے پسر سعد اب بھی چھوڑ دے مجھے کہ میں چلا جاؤں روضہ رسول خدا پر مدینہ میں قَالَ مَالِیْ اِلٰی ذٰلِکَ مِنْ سَبِیْلٍ اوس شقی نے جواب دیا کہ یہ تو نہوگا قَالَ اِسْقِنِیْ شَرْبَۃً مِنَ الْمَاءِ فَقَدْ نَشِفَتْ کَبِدِیْ مِنْ شِدَّۃِ الْعَطَشِ حضرت نے فرمایا کہ یہ تھوڑا پانی مجھے بلا دے کہ شدت تشنگی سے جگر میرا بریان ہے فَقَالَ وَلَا اِلَی الثَّانِیَۃِ مِنْ سَبِیْلٍ پس کہا عمر سعد نے کہ یہ دوسری حاجت بھی آپکی نہ بر آئیگی قَالَ وَاِنْ کَانَ لَابُدَّ مِنْ قَتْلِیْ فَلْیَبْرُزْ اِلَیَّ رَجُلٌ بَعْدَ رَجُلٍ ارشاد کیا حضرت نے کہ اگر ضرور میں قتل ہونگا تو ایک ایک آدمی مجھسے لڑے فَقَالَ لَکَ ذٰلِکَ پسر سعد نے عرض کی کہ ہاں یہ ہو سکتا ہے وَلٰکِنْ لَمْ یَفِ بِہٖ لیکن اسپر بھی وفا نہ کی ثُمَّ اِنَّ الْحُسَیْنَ نَظَرَ اِلَی اثْنَیْنِ وَسَبْعِیْنَ رَجُلًا مِنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ صَرْعٰی فَالْتَفَتَ اِلَی الْخَیْمَۃِ پھر امام حسین نے ملاحظہ فرمایا اپنے لشکر قلیل کیجانب کہ وہ سب خاک و خون میں قتل کئے ہوئے پڑے ہیں پس حضرت یہ حال دیکھکر متوجہ ہوئے خیمہ اہل حرم کی جانب وَنَادٰی یَا سُکَیْنَۃُ یَا فَاطِمَۃُ یَا زَیْنَبُ یَا اُمَّ کُلْثُوْمٍ عَلَیْکُنَّ مِنِّی السَّلَامُ اور پکارے کہ اے سکینہ اے فاطمہ

اے زینب اے ام کلثوم تم سب پر میرے جانب سے سلام ہو
فَنَادَتْهُ سُکَیْنَةُ یَا اَبَةِ اِسْتَسْلَمْتَ لِلْقَتْلِ پس جناب سکینہ نے باواز
بلند کہا کہ اے بابا کیا آپ نے بھی مرنے پر کمر باندھی ہے فَقَالَ
کَیْفَ لَا یَسْتَسْلِمُ مَنْ لَا نَاصِرَ لَهٗ وَلَا مُعِیْنَ پھر فرمایا حضرت نے کہ کیا کرے وہ شخص
جس کا کوئی ناصر و معین نہو فَقَالَتْ یَا اَبَةِ رُدَّنَا اِلٰی حَرَمِ جَدِّنَا
پس غرض کی جناب سکینہ نے کہ اے بابا پھر ہمیں آپ ہمارے نانا
کے روضہ پر پہونچا دیجیے فَقَالَ هَیْهَاتَ لَوْ تُرِكَ الْقَطَا لَنَامَ
حضرت نے فرمایا کہ افسوس اگر چھوڑ دیا جائے اپنے حال پر قطا تو
ضرور سو جائے مطلب یہہ تھا کہ اے بیٹا مجھے اتنی مہلت کہاں ہے
فَتَصَارَخْنَ النِّسَاءُ فَسَكَّتَهُنَّ وَوَدَّعَهُنَّ پس یہہ سنکر سب بیبیاں یکبارگی
چیخ کر روئیں پس حضرت نے انھیں سمجھا کر چپ کیا اور رخصت
کرکے میدان میں آئے اور جام شہادت سے سیراب ہوے
پھر تو ایک قیامت برپا ہوی کہ زمین کربلا کانپ رہی تھی اور سب
بیبیاں سراسیمہ خیموں سے نکل آئیں تھیں کیونکہ اب منع کرنیوالا کون
تھا امام زین العابدین خود غش میں پڑے تھے ہاے کوئی بی بی نعش
حسین سے لپٹی ہوی فریاد کر رہی تھی کوئی خاک پر پچھاڑیں [illegible]
کوئی مدینہ کی سمت روضہ رسول سے عرض کرتی [illegible]

حسین کو آپ دوش مبارک پر سوار کرتے تھے اور رونا نہ دیکھہ سکتے
تھے وہی حسین اب خاک پر قتل کیا ہوا زیر آفتاب عریان پڑا ہے
الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس چوبیسوین ۲۴

مجلس چوبیسوین

روی ان رسول اللہ کان جالساً فی المسجد اذ جاء البعیر عندہ
روایت مین وارد ہوا ہے کہ ایک روز جناب رسالتماب مسجد مین
تشریف فرما تھے ناگاہ ایک شتر خدمت سرور کونین رسول الثقلین
مین حاضر ہوا ثم وضع راسہ فی حجرہ واستغاث بہ پھر اوس ناقہ نے سر اپنا
آغوش رسولخدا مین رکھدیا اور فریاد کی اون جناب سے فقال النبی لاصحابہ
ھذا البعیر یستغیث من صاحبہ پس حضرت نے اپنے اصحاب
سے ظاہر فرمایا کہ یہ شتر اپنے مالک کی مجھسے فریاد کرنے آیا ہے لان صاحبہ
اراد ان ینحرہ فی ولیمۃ ولدہ اسلیے کہ مالک نے اسکے
ارادہ کیا ہے کہ اوسے ذبح کرے ولیمہ مین اپنے فرزند کے وھو یرید
ان اشفع لہ الی صاحبہ وہ چاہتا ہے کہ مین اوسکے مالک سے اوسکے
بارے مین شفاعت کرون کہ وہ نحر سے محفوظ رہے الغرض فوراً جناب
سید المرسلین نے ایک شخص کو اوسکے مالک کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا

کہ اے شخص ہماری خاطر سے اس اونٹ کو ولیمہ مین اپنے فرزند کے نحر نکر
پس سنتے ہی اس پیام کے وہ شخص اپنے ارادہ سے درگذرا اور وہ
شتر نحر سے محفوظ رہا فَهٰذَا مَحَلُّ بُكَاءٍ وَعَوِيلٍ اَيْنَ رَسُولُ اللّٰهِ الْجَلِيلُ
فِي طَفِّ كَرْبَلَا لَمَّا ذُبِحَ وَلَدُهُ الْحُسَيْنُ فِي يَوْمِ عَاشُورَا وَحِيدًا فَرِيدًا
بَيْنَ الْعِدٰى وَهُوَ يَسْتَغِيثُ فَلَا يُغَاثُ پس یہ مقام گریہ و بکا
ہے کہ کہان تھے جناب رسولخدا صحراے کربلا مین جسوقت فرزند اونکا
حسین روز عاشورا ذبح ہورہا تھا چنانچہ اوسوقت کے حال مین حجۃ خدا
زیارت ناحیہ مین فرماتے ہین قَدْ رَشَحَ لِلْمَوْتِ جَبِيْنُكَ وَاخْتَلَفَتْ
بِالْاِنْقِبَاضِ وَالْاِنْبِسَاطِ شِمَالُكَ وَيَمِيْنُكَ اے فرزند رسول
پسینا موت کا آپکے پیشانی پر آگیا تھا اور آپکے اعضا کو تشنج تھا کہ کبھی
آپ ہاتھ پاوٴن سمیٹ لیتے تھے اور کبھی پھیلا دیتے تھے اور کسیطرح آپکو
قرار نہ تھا کبھی داہنے جانب آپ پھرتے تھے اور کبھی بائین جانب خیال
اقدس مین تو گذر گیا ہوگا کہ یہ اضطراب کس باعث سے تھا عجب نہین
کہ یہ سبب ہو کہ جب حضرت گھوڑے سے زمین پر تشریف لاے تو جسم
مبارک زمین تک نہ پہونچا بلکہ تیرون پہ معلق رہا چنانچہ شاعر کہتا ہے
يَجِدُ النِّصَالَ بِقَلْبِهٖ وَبِجَنْبِهٖ ۞ فَيَرُومُ تَنْزِعُ نِصَالِهَا لَمْ يَقْدِرْ
ہاے افسوس کچھ تیر دل پر لگے تھے اور کچھ پہلوے اقدس پر جس تیر کو

حضرت نے چاہا کہ نکالین نہ نکل سکا مومنین یہ امر دو حال سے خالی نہین
ہے یا تو تیر پیوست تھے یا حضرت مین اتنی طاقت نہ تھی کہ یکایک عمر سعد
نے اپنے لشکر کو آواز دی کہ اب حسین کا کام تمام ہوا اب خیام اہل حرم
مین آگ لگا دو اسباب اون بیکسون کا لوٹ لو جو نہین یہ حکم اون
اشقیا نے پایا فوراً وہ ملاعین خیام کے جانب دوڑے مگر قربان غیرت
جناب سید الشہدا کسیطرح گوارا نہوا اس سے اوس حال مین بھی
اوٹھ بیٹھے اور بآواز ضعیف پکارے کہ آخر تم بھی زن و فرزند رکھتے ہو
کیا ہو گئی غیرت قوم عرب سے پہلے مجھے قتل کرو پھر میرے
اہل حرم کو لوٹنا میرے سامنے نہ لوٹو کہ یہ امر مجھ پر بہت شاق ہے
الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس بیسوین

قیل ان الحسین بن علی ع کان یمشی یوماً ومعہ اربعمائۃ من الصحابۃ
وھو تعمم بعمامۃ رسول اللہ ص وتقلد بسیف ابیہ ھو یجلو بینھم کالقمر بین النجوم
منقول ہے کہ ایک روز جناب امام حسین کہین تشریف لئے جاتے تھے
اور ہمراہ رکاب سعادت انتساب اون جناب کے چارسو اصحاب تھے
اور سر مبارک پر اون حضرت کے عمامہ رسول خدا بندھا تھا اور سیف اسد اللہ

اپنے پدر بزرگوار حیدر کرار کے مماثل کئے تھے اور اسطرح وہ جناب اون اصحاب مین تھے جیسے چاند چہرست مین تارونکے ہوتا ہے نجاء اعرابی وقال انت فلتہ ابی طالب ایک عرب آیا اور اوسنے پوچھا کہ آپ اولاد ابو طالب سے ہین قال نعم حضرت نے فرمایا کہ ہان ثم قال ان اباک علیا رجلا سفاکا مھیجا للفتنۃ فقصد عبد اللہ بن عمر و عبد الرحمن بن ابی بکر و غیرھما ان یضربوہ ویؤذوہ فتبسم الحسین ثم قال احجزوا بعد اسکے اوس عرب نے کہا کہ بدرستیکہ پدر بزرگوار آپکے مرد سفاک و باعث فتنہ و فساد تھے پس ارادہ کیا عبد اللہ ابن عمر اور عبد الرحمن ابن ابو بکر وغیرہ نے اوسکے مارنے کا پس حضرت ہنسنے لگے اور فرمایا کہ چھوڑ دو اسے تم سب اور ہٹ جاؤ اسکے پاس سے ثم اقبل الحسین الیہ فقال یا وجہ العرب ما بک الیک فان تکن وجرز فان غلبک الجوع فقل حتی نطعمک وان اجتمع علیک دین فاخبرنی حتی نقضی عنک وان خاصمت املک او زوجتک فاخبرنی حتی نستشفعک وان بد الک شغلا فقل حتی نعینک بعد ازان خود جناب امام حسین اوسکے پاس تشریف لائے اور بشفقت ارشاد کیا کہ اے عرب تجھے کیا حاجت ہے پس کیا تو قحط زدہ ہے اور کسی سختی میں ہوکا ہے تو مین تجھے سیر کردون اور اگر قرضدار ہے تو تو بیان کر

کہ مین ادا کرون اور اگر مخاصمت کی ہے تیری مان یا زوجہ نے تجھسے
تو مین شفاعت کرون تیری پس جو حاجت ہو تیری بیان کر
کہ مین اعانت کرون تیری فتحیّر الاعرابیّ وقال کرمکم الی ھذا
الحد فقبّل رجل الحسین واعتنق رمتہ پس نہایت متحیر ہوا وہ
عرب اور کہا کہ کسقدر آپ کریم النفس ہین یہ کہکر پاؤن پر حضرت کے
گر پڑا اور چومنے لگا اور بعد قدمبوسی کے نہایت عذر کیا اپنی خطا سے
فقال الحسین لاصحابہ نحن الجبال القواصف لاتزعزعنا العواصف
پس فرمایا جناب امام حسین علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے کہ ہم ثابت
قدم ہین مثل کوہ مستحکم کے کیسی ہوا تند و تیز چلے تو بھی ہمین لغزش و جنبش
نہین واقعی کیسے ثابت قدمی کی سروار مشرقین جناب امام حسین نے کہ جان
تک راہ خدا مین دیدی مگر وعدہ طفلی سے نہ ٹلے فمضی وفیّا والجبال
تدکدکت * والارض رجّت والزمان تشوّھا واہ کیا کام کیا
کیسا وعدہ طفلی وفا کر گئے قربان ہون جائین ہم غلامون کی بیکسی اور مظلومی
پر اپنے آقا سیدالشہدا کی کہ جنکی شہادت سے پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے
اور زمین کانپنے لگی زمانہ درہم و برہم ہو گیا گما قال الشافعی جیسا شافعی
امام اہل سنت کہتا ہے تزلزلت الدنیا لال محمّد وکادت لھم صم
الجبال تذوب * فللسیف اعوال وللرمح رنّۃ وللخیل من بعد

الصَّهِيلِ النَّحِيبُ یعنی وہ تلاطم و تزلزل پڑ گیا عالم مین مصیبت اہلبیت
رسولخدا سے قریب تھا کہ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر بھجائین اور ایسا ہنگامہ
ہوا کہ گویا تمام ارواح نبیین نے تک باواز بلند حال پر اون بیکسون کے روئے
اور گھوڑوں کا تو یہ حال تھا کہ چیخ کر روتے تھے اور نوحہ کرتے تھے
وَغَارَتْ نُجُوْمٌ وَاقْشَعَرَّتْ كَوَاكِبُ ، وَهُتِكَ أَسْتَارٌ وَشُقَّ جُيُوبٌ
اور ایسی سیاہی چھائی تھی بسبب غروب ہو جانے اون نورانی ستارون
کے جو ہادی دین تھے کہ دن کو تارے نظر آنے لگے ہاے کیسی ہتک
حرمت ہوئی ناموس شرع کے کہ گریبان چاک ہوے یہ اشارہ
اسطرف ہے کہ بیبیان فاطمہ زہرا کی چاک گریبان بے مقنعہ و چادر
خیمون سے نکالی گئین اور کربلا سے تا کوفہ اور کوفہ سے تا بشام مثل کنیزان حبش
و زنگبار کے کس ذلت سے پھرائی گئین دیکھیے انقلاب اسیکو
کہتے ہیں بَنَاتُ زِيَادٍ فِي الْقُصُورِ مَصُونَةٌ ، وَآلُ رَسُولِ اللهِ مُنْهَتِكَاتٌ ،
وَآلُ زِيَادٍ فِي الْحُصُونِ مَنِيعَةٌ ، وَآلُ رَسُولِ اللهِ فِي الْفَلَوَاتِ ،
کہ بیٹیان زیاد کی اور آل مروان تو محلون مین اور عمارات عالیہ مین
بعیش و آرام بسر کرین اور آل رسول موسم گرما مین صحرا صحرا بے پردہ و
چادر ذلت سے پھرائی جائین دِيَارُ رَسُولِ اللهِ أَصْبَحْنَ بَلْقَعًا ، وَآلُ
زِيَادٍ تَسْكُنُ الْحُجُرَاتِ یعنی شہر پیغمبر کا تو خراب و ویران ہو جائے اور آل زیاد حجرات

ہائے نفیس من ساکن رہین وَآلُ رَسُولِ اللّٰہِ تُدْمٰی نُحُوْرُھُمْ ہا وَآلُ زِیَادٍ
رَبَّاتُہُ الْحَجَلَاتِ مقام تاسف وتلہف تو یہ ہے کہ آل رسول تو ٹکڑے ٹکڑے
صحرائے کربلا مین پڑی ہو اور آل زیاد بعیش وراحت محلون مین جلوہ گر
ہون وَآلُ رَسُولِ اللّٰہِ تُسْبیٰ حَرِیْمُھُمْ ہا وَآلُ زِیَادٍ آمِنَ السَّرَبَاتِ
اور کیا غضب ہے کہ اولاد رسولخدا تو قید ہو کر مثل کنیزون کے شہر
بشہر پھرائے جائے اور آل زیاد بکمال اطمینان وامن وامان بخوبی
وراحت بیٹھے وَآلُ رَسُولِ اللّٰہِ نُحُفٌ جُسُوْمُھُمْ ہا وَآلُ زِیَادٍ غُلَّظُ الْقَصَرَاتِ
افسوس ہزار افسوس کہ اولاد رسول تو نحیف ولاغر وذلیل وخوار ہو
اور اولاد زیاد کس آرام سے قصرہائے عالیہ مین رہی اَلَا لَعْنَةُ
اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس چھبیسوین

فِی الْمَنَاقِبِ عَنْ بِلَالِ بْنِ حَمَّامَةَ قَالَ طَلَعَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ذَاتَ
یَوْمٍ مُتَبَسِّمًا ضَاحِکًا وَوَجْھُہٗ مُشْرِقٌ کَدَارَةِ الْقَمَرِ کتاب مناقب مین بلال
ابن حمّامہ سے مروی ہے کہ ایک روز جناب رسالتمآب ہم مین تشریف
لائے درحالیکہ وہ جناب نہایت خوش ومسرور تھے اور چہرہ اقدس اون
جناب کا مثل چاند کے چمک رہا تھا فَقَامَ اِلَیْہِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا ھٰذَا النُّوْرُ راوی کہتا ہے کہ پس عبدالرحمن ابن عوف جناب رسالتمآب

کی طرف اور عرض کی کہ اے نبی خدا یہ نور کیسا ہے قال بشارۃ اتتنی
من ربی فی اخی وابن عمی وابنتی فان اللہ زوج علیا من فاطمۃ ... شت ...
کیا کہ بشارت آئی ہے میرے پاس جانب خدا سے حق ابن میرے
بھائی ابن عم اور میری پارہ جگر فاطمہ زہرا کے اور وہ یہ ہے کہ حق تعالے
نے تزویج کیا علی کو ساتھ فاطمہ کے و امر رضوان خازن الجنان
فھز شجرۃ طوبی فحملت رقاقاً یعنی صکاکاً بعد محبی اھل بیتی و رحمکم ... ۔
رضوان خزینہ دار بہشت کو پس حرکت دی اوسنے شجر طوبی کو پس
گرادئے شجر طوبی نے ورق اپنی سپتے بقدر دوستان اہلبیت علیہم السلام
کے وانشاء تحتھا ملائکۃ من نور و دفع الی کل ملک ...
اور لکھدیا ملائکہ نے ہر برگ پر نور سے اور دیدیا اوسنے ...
کو فاذا استوت القیمۃ باھلھا نادت الملائکۃ بالخلائق
محب لاھلبیت الا دفعت الیہ صکاً فیہ فکاکہ من النار ...
روز قیامت تو حاضر کرینگے ملائکہ تمام خلائق کو پس نہ باقی ...
دوست اہلبیت علیہم السلام کا مگر دیا جائیگا اوسے ایک ...
بخشش و نجات آتش دوزخ سے لکھی ہوگی اوسکے و بصار اخی وابن ...
وابنتی فکاک رقاب رجال و نساء من امتی من النار ...
بھائی میرے پسر عم اور پارہ جگر میرے فاطمہ باعث امان مردوں اور عورتوں ...

آتش جہنم سے یعنی مردونکو میری امت کے تو امیر المومنین بچا لینگے اور عورتونکو
میری امت کی فاطمہ بچا لینگے ؎ خوشا ما خوشا دین و دنیای ما + کہ چون
علی ہست مولائے ما + رباعے + جرمم آنجا کہ لنگر نداز د + شور رفت
کشور نداز د + باچنین جرم خوشدلم کہ خدا + کار محشر بحیدر نداز د +
؎ عَلِیٌّ حُبُّہٗ جُنَّۃٌ + قَسِیْمُ النَّارِ وَالْجَنَّۃِ ۔ وَصِیُّ مُصْطَفٰی حَقًّا + اِمَامُ الْاِنْسِ وَالْجِنَّۃِ
اللہ اکبر باوجود اس مرتبہ عالی کے حضرت مثل حاد ناس کے بسر کرتے تھے
کوئی حضرت کے لئے سامان اور شوکت ظاہری نہ تھی چنانچہ کتاب مناقب
مرتضوی مین لکھا ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام بالاے منبر خطبہ فرمارہے
تھے بر وزجمعہ بکمال فصاحت و بلاغت مگر پیراہن شریف جو جسم اقدس
مین حضرت کے تہا وہ ایسا کہنہ اور بوسیدہ تہا کہ ابن عباس نے اپنی
دل مین خیال کیا کہ یہہ لباس لایق امیر المومنین نہین ہے پس حضرت
کو بعلم امامت معلوم ہوگیا فرمایا یَا ابْنَ عَبَّاسٍ لَقَدْ رَقَّیْتُ مِدْرَعَتِیْ
حَتّٰی اسْتَحْیَیْتُ مِنْ رَاقِعِھَا اے پسر عباس اسقدر مین نے لباس
مین پیوند سلوائے ہین کہ اب خیاط سے بھی مجھے حجاب آتا ہے حالانکہ
وہ خیاط مجھسے نظر ترحم کہتا تہا کہ یا علی برائے خدا اس جامۂ کہنہ کو
اب جدا کرو کہ یہہ تو اب لایق پیوند بھی نہین ہے مگر اے ابن عباس
علی کو کیا کام ہے زینت دنیا سے اور عیش و آرام و لذت سے

اوسکی اسلئی کہ بہت سی مومنین محتاج و عسرت مین ہین پہر مین تو امیر المومنین ہون مجہی زیادہ
سختی مین بسر کرنا چاہیے آہ یہہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ فقراء مومنین و یتیم بچے اور بیوہ عورتین
تو گرد حجاز کے بہوک سے تڑپین اور علی سیر ہوکر سوری لا وَاللهِ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ
قسم خدا کی ای پسر عباس علی سی یہہ ہرگز نہوگا آہ مومنین ایسی کریم و رحیم کی بچے تین دن کی بہوکے
پیاسی بیجرم و خطا ناحق قتل کیے جائین ✽ بِنَفْسِي شِفَاهًا ذَابِلَاتٍ مِنَ الظَّمَاءِ
وَلَمْ تَحْظَ مِنْ مَاءِ الْفُرَاتِ بِقَطْرَةٍ فدا ہو جان ہماری اون لبہا نازک و پژمردہ
پر جو بسبب شدت عطش کی مثل گل کہلا گئی تہی اور باوجود اس پیاس کی ایک قطرہ
پانی کا اونہین دریائی فرات سی نہ ملا بِنَفْسِي عُيُونًا غَائِرَاتٍ شَوَاخِصَ إِلَى الْمَاءِ مِنْهَا
نَظْرَةً بَعْدَ نَظْرَةٍ اور فدا ہو جان ہماری اون آنکہون پر جنمین بسبب پیاس کے حلقہ پڑگی تھے
اور وہ آنکہین پانی کو بار بار کس حسرت سی تکتی تہین جبہی تو جناب امام زین العابدین
جب تک زندہ رہی اپنی پدر بزرگوار اور عزیز و اقربا کی مصیبت و بیکسی پر روتے رہے
وَمَا وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ طَعَامٌ أَوْ مَاءٌ إِلَّا بَكَى اور کبہی ایسا نہین ہوا کہ سامنی امام زین العابدین
کے کہانا یا پانی رکہا گیا ہو مگر یہہ کہ وہ سب آنسون سی ممزوج ہوجاتا تہا اگر کسی غلام نی عرض
کیا کہ كُلْ يَا مَوْلَايَ یعنی ای مولا میری ای فرزند رسول آپ کچہ تناول بہی فرمائی کہانتک
روئیگا تو فرمایا جواب مین کہ أَنَا أَشْرَبُ وَآكُلُ وَأَبِي قُتِلَ عَطْشَانًا یعنی مین تو کہاتا پیتا
ہون اور بابا میری پیاسی مارے گئی اور مرتے دم بہی کسینی ایک جرعہ پانی کا نہ دیا ✽
شِيعَتِي مَا إِنْ شَرِبْتُمْ مَاءَ عَذْبٍ فَاذْكُرُونِي أَوْ سَمِعْتُمْ بِغَرِيبٍ أَوْ شَهِيدٍ فَانْدُبُونِي

سہے وصیت سید الشہدا امام حسینؑ کہ حضرت فرماتے ہین کہ اے شیعون
میرے جب آب شیرین پینا تو میری پیاس یاد کرنا یا کسی غریب و شہید کا
حال سننا تو میری شہادت یاد کرکے رونا کہ مین حالت بیکسی مین قتل ہوا ہون
اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ؕ

مجلس ستائیسوین

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ بَكٰى عَلٰى مَصَائِبِ الْحُسَيْنِ اَوْ تَذَكَّرَ اَوْ جَلَسَ فِيْ مَجْلِسٍ اَوْ خَدَمَ
اَهْلَ الْعَزَاءِ كَاَنَّهٗ زَارَنِيْ عَلَى الْعَرْشِ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْطَالِبْ
فرمایا جناب رسولخدا نے کہ جو مومن روئے مصائب امام حسینؑ پر یا ذکر مصائب
کرے یا بیٹھے مجلس عزائے حسینؑ مین یا خدمت کرے اہل عزا کی تو اوسنے گویا
میری زیارت کے ہمراہ علی ابن ابیطالب کے عرش خدا پر چالیس مرتبہ
یہ مرتبہ ہے مجلس حسینؑ و عزاداری سید الشہدا کا چنانچہ کتاب لسان
الواعظین وغیرہ مین مذکور ہے کہ ایک مومن دیندار تعزیہ داری جناب
امام حسینؑ مین ہمیشہ سرگرم رہتا تھا حسب اتفاق ایک مرتبہ بسبب کثرت
مصارف عزاداری کے ایسا تہی دست ہو گیا کہ آخر ذوالحجہ تک ہرچند
تدبیر کرتا رہا مگر سامان عزا وغیرہ مہیا نہوا اور لوگ سب سامان عزاداری
مین مصروف تھے کسینے عزاخانہ کی زمین کو ہموار و درست کیا

جاروب دی گسینی فرش بچھایا منبر رکھا گسینی لباس ماتمی پہنا گسینی
اسباب طعام وغیرہ اہل عزا کے لئے مہیا کئے یہہ بیچارہ اپنی تہی دستی
سے زار زار روتا تہا کہ ایکی سال مین عزاداری سے محروم رہا کبھی
کف افسوس ملتا تہا کبھی جناب سید الشہدا کو یاد کرکے جان
کہوتا تہا اسی اثنا مین اوسکی زوجہ مومنہ نے اوس اپنے شوہر سے
بلا کر کہا کہ کیا ایکی سال ارادہ عزاداری مولا نہین ہے جو اسطرح سامان
عزا سے غافل ہو یا کچھ سوز قلب مین فرق آگیا آخر باعث کیا ہے
کہ جو ابتک کوئی عزا خانہ کا سامان نہین کیا اوس ویندار نے جواب
دیا کہ اے مومنہ ایسا گمان میرے جانب نکر مین اوسیطرح دل وجان
سے فدائے نام حسین ہون مگر کیا کرون کہ کہین میرا دسترس نہین
اور کوئی تدبیر نہین ہوتی یہہ سنکر اوس زن پاک طینت نے کہا
کہ اے شخص تو اسقدر اپنی ناداری پر رنجیدہ نہو اور مجھے کہ ایک
کنیز ہون کنیزان فاطمہ سے بیع کرے راہ حسین مین مگر عزائے حسین
سو قوف نکر وہ شخص اور زیادہ شدت سے رویا اور کہا کہ تو اس شہر مین
کنیز فاطمہ مشہور ہے مجھے حیا آتی ہے کہ تو غیر کی کنیزی مین جائے آہ مومنین
کیا صبر کیا جناب سید الساجدین امام زین العابدین نے دربار یزید مین
جب جناب ام کلثوم کنیزی مین طلب کی گئین مگر اتنا کہا کہ اے زہیر کچھ جانتا ہے

سے کسے طلب کرتا ہے یہ دختر فاطمہ زہرا سے ہے جو ہین اوسنے یہ سنا فوراً
ہاتھ اپنا کاٹ کر حاضر خدمت ہوا اور عفو قصور کرایا الغرض جب اوس
زن پاک اعتقاد نے دیکھا کہ کسطرح میری بیع پر راضی نہین تو کہا
اوسنے کہ اچھا میری اس دختر کو بیع کر لیے مگر عزاداری موقوف نکر پس
دونو نے باہم اوس دختر کو بلایا اور سارا حال بیان کیا جسطرح حضرت
ابراہیم خلیل اللہ نے اپنے فرزند اسمعیل سے ذبح کے بارے مین رائے
لی تھی اور حضرت اسمعیل نے بخوشی تمام قبول کیا تہا اور کہا تہا کہ سَمْعًا
وَطَاعَةً اوسیطرح اوس دختر نے بھی کہا کہ سَمْعًا وَطَاعَةً
یعنے مجھے بسر وچشم منظور ہے بیع اپنی راہ حسین مین مگر فرق اتنا ہے کہ وہ
حکم الٰہی تہا اور یہ فرط محبت سے اپنے آقا کی ہوا اگر وہان دنبہ آگیا
تو یہان رسالتماب نے پہروا دیا القصہ اس بیان سے اوسکے مادر و پدر
زار زار روتے تھے اور جدائی اوسکی ناگوار تھی غرض بہزار دشواری
اوس دختر کو وہ بازار مین برقع وچادر اوڑہا کر لایا مگر حال اوسکے
باپ کا یہ تہا کہ بسبب حیا کے قدم نہ بڑھتا تہا آہ واقعی کیونکر قدم بڑھتا
پہر اب بہی حاجت بیان ہے بعد اسکے کہ زین العابدین پر کیا قلق ہوا ہوگا
جب بہنون اور پہپہون کو ہمراہ لئے کربلا سے شام تک مجمع عام مین
گئی ہونگے اور قیامت کا تو یہ ماجرا ہے کہ ایک شخص آگے آگے کہتا جاتا تہا

کہ آگاہ ہوا اے اہل شہر کہ یہہ سب قیدی دختران علی و فاطمہ ہین غرض
بہزار دشواری وہ شخص اپنے دختر کو بازار مین لایا تہوڑی دیر نگذری
تہی کہ ایک شخص سے قیمت طی ہوئی اور معاملہ بیع ہو گیا جب نوبت حضرت
وداع کی آئی تو اوس لڑکی نے اپنے تئین پیرونپر اپنے باپ کے گرا دیا
اور کہنے لگے کہ اے بابا جسوقت مجلس عزائے سیدالشہدا برپا ہو
تو اس دور افتادہ کو نہ بہولنا اسلئے کہ خدمت عزاداری میرے سپرد تہی
الغرض وہ سوداگر اوس دختر کو لیکر اپنے مکانپر آیا جب اوسکے لڑکیون نے
اسے دیکہا سب جمع ہوین اور نہایت در[illegible] خاطر پیش آئین جب شام ہوی
تو اوس تاجر نے خواب مین دیکہا کہ دریچہ ہائے آسمان کشادہ ہین اور بہت
سے فرشتے نازل ہوے ہین اور صف بستہ کہڑے ہین اور ایک
فرشتہ پکار رہا ہے کہ اے تاجر با ادب ہو کہ جناب رسالتماب تشریف
لاتے ہین یہہ تاجر ڈر کر کہڑا ہو گیا جب نظر اوسکی جمال عدیم المثال
نبوی پر پڑی تو دیکہا کہ حضرت زار زار رو رہے ہین اوسنے اپنے تئین
قدمون پر گرا دیا اور عرض کی کہ اے نبی خدا آپکے آنیکا کیا باعث ہے
کونسا مجہسے ایسا امر ہوا ہے جو آپنے اس غلام کو سرفراز فرمایا حضرت نے
ایک آہ سرد کہینچی اور فرمایا کہ تجہسے کچہہ مطلب نہین مین اس لڑکی کے دیکہنے کو
آیا ہون جسکو تو مول لایا ہے یہہ مثل میری دختر کی ہے اسلئے کہ محبت حسین مین

اسکی بیع ہوچکی ہے یہہ قیمت اسکی ہے جو تو نے دی تھی اور اسکے باپ
تک اسے پہونچا دے جب وہ تاجر خواب سے چونکا تو فوراً اوسے اوسکے
گھر پہونچا یا اور خواب بھی ذکر کیا اور بہت مال و اسباب پیشکش کیا اور نہایت
عذر کیا یہہ مرتبہ ہے خالص الاعتقاد کا مومنین سے کہ خود رسالتماب نے
فرمایا کہ یہہ لڑکی مجھے بمنزلہ دختر ہے تو حدیث مین تو اسقدر ہے کہ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ مَنْ بَکٰی عَلَی الْحُسَیْنِ اَوْ تَذَکَّرَ اَوْ جَلَسَ فِیْ مَجْلِسٍ اَوْ خَدَمَ اَھْلَ
الْعَزَاءِ کَاَنَّہٗ زَارَ فِیْ عَلَی الْعَرْشِ اَرْبَعِیْنَ مَرَّۃً مَعَ عَلِیٍّ ؑ اور یہان
خود رسالتماب مع ملائکہ اوسکے زیارت کو تشریف لائے یہہ ایک ادنے
مرتبہ ہے خدمت گذاری سیدالشہدا کا بعد ثابت ہونے اس واقعہ
کے اب باقی رہا امر اشکال صحت مین تو جواب اوسکا بطریق اجمال یون
ہے کہ اگر یہہ فعل اوس مومن سے واقع مین ہوا تو جوش محبت سے ہوا جسطرح اب تک
روز عاشور کو عراق مین فرط محبت و بکا سے سینہ زنی کرتے کرتے دو ایک آدمی
ہلاک ہوجاتے ہین حالانکہ شرعاً منع کرنا اولاد کا مسلمان کو جایز نہین جسطرح خود
کشی جایز نہین پھر پڑھنا ایسے مضامین کا کیونکر جایز ہوگا مگر جبکہ مقصود اسسے
تعلیم مسئلہ شرعیہ و تغلیظ ایسے مضامین کی ہو تو البتہ بطرز مواعظ جایز ہوگا بہرحال اس
حکایت سے یہہ نتیجہ خوب نکلا کہ وہ لڑکی بہ برکت عزاداری سیدالشہدا اپنے ماں باپ سے جا ملے
[illegible] ہین کہ پھر ملاقات نہوگی پھر کیا صدمہ ہوا ہوگا رسولخدا کو

جدائی صغرا کا بلکہ عوض ملاقات اوس بچے نے خبر مرگ سنی مگر عجب بیت
سے لکہا ہے کہ ایک طایر دیوار پر آ کر بیٹہا کہ خون اوسکے پرون سے
ٹپکتا جاتا تہا اور وہ باواز حزین یہ کہتا تہا اَلَا قُتِلَ الْحُسَیْنُ بِکَرْبَلَاءِ اَلَا
ذُبِحَ الْحُسَیْنُ بِکَرْبَلَاءِ دوسری خبر بشیر ابن جذلم نے دی اسطرح کہ
یَا اَهْلَ یَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَکُمْ بِهَا ❊ قُتِلَ الْحُسَیْنُ فَاَدْمُعِیْ مِدْرَارٗ
یعنی اے اہل مدینہ اب یہ مقام رہنے کے لایق نہین رہا کہ
جو سردار تہا مدینہ کا یعنی حسین فرزند رسول الثقلین وہ بہوکا پیاسا
زمین نینوا پر مارا گیا پس آنسو بہاؤ اوسکی بیکسی پر برابر اَلْجِسْمُ
مِنْهُ بِکَرْبَلَاءِ مُضَرَّجٌ ❊ وَالرَّاْسُ مِنْهُ عَلَی الْقَنَاةِ یُدَارُ اور جسم مبارک اونکا
خاک و خون مین ریگ گرم پر پڑا رہا اور سر مطہر اون حضرت کا نوک
نیزہ پر بلند کیا گیا راوی کہتا ہے کہ جو نہین یہہ آواز گہر و نمین مدینہ کے
پہونچے سب عورتین اپنے اپنے گہرون سے سر برہنہ چاک
گریبان نکلین اور ادہر سے وہ لٹا ہوا قافلہ بہی آیا یہانتک کہ یہہ
دو نو غول فریاد کرتے ہوے روضہ رسولخدا پر پہونچے اور جناب
زینب نے پیراہن خون آلود حسین قبر رسالتماب پر رکہکر ضریح
سے لپٹ کر عرض کی کہ اے نانا آپکا پیارا نواسا حسین بہوکا پیاسا
ذبح ہوگیا اور ہم سب قید ہوکر شہر بشہر اور دیار بدیار مثل کنیزان جلبش

وزنگبار کے لشکر شہید ہوے تو راوی کہتا ہے کہ اوسوقت قبر رسالتماب کانپنے لگی اور اسقدر شور گریہ وبکا ہوا کہ گویا قیامت برپا تھی الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس اٹھائیسوین

من تذکر مصابنا وبکی لما ارتکب منا کان معنا فی درجتنا یوم القیمۃ

یعنی جو شخص ذکر کرے اور روئے ہمارے مصائب پر جو اعداے دین کے ہاتھ سے ہمپر گذرے ہین تو وہ رونیوالا ہمارے ساتھ ہوگا ہمارے درجہ مین بروز قیامت مومنین روز قیامت عجب ہولناک روز ہوگا کہ تمام خلایق اولین واخرین عرصہ محشر مین جمع ہونگے اور ہر پیغمبر ایک ایک منبر نور پر ہوگا اور گرد اونکے اونکے امتین ہونگے اور کل حیوانات ایک جانب جمع ہونگے اور علم عدل الہی واسطے دادرسی مظلومان بیگناہ کے قائم ہوگا یہانتک کہ حیوانات بے شاخ نے جو حیوانات شاخدار سے ایذا و تکلیف پائی ہے بحکم خدا بدلا اور عوض لینگے ایک جانب صفوف عصافیر جمع ہونگی جو بے گناہ عصا یا تفنگ سے مقتول ہوے ہین یا پروبال شکستہ ہوے ہین دوسری جانب صفین گھوڑون کے ہونگے جنپر ظلم وجبر ہوا ہے اور رائگاں اونکے سب

ذوالجناح اسپ سبط رسول ہوگا مگر کسطرح کہ تمام بدن پر تیر لگے ہوے
خون بہتا ہوا فریاد کرتا ہوا اسیطرح گھوڑا جناب علی اکبر و جناب عباس
کا ہوگا کہ یکایک ایک شور وغل محشر مین برپا ہوگا اور جوانان اہلبیت
سرہا لوتون پر رکھے ہوے داخل محشر ہونگے جو ہین اہل محشر شہداے
کربلا کو با بدن پارہ پارہ سر اپنا ہر ایک ہاتھ پر رکھے اور دوسرے ہاتھ
سے اپنے قاتل کو گرفتار کئے دیکھین گے بے اختیار ہو کر روئینگے کہ ناگاہ
جناب خامس آل عبا مظلوم کربلا ع دُر یگانہ دریائے مجمع البحرین ہاہا
بخون طپیدہ کرب وبلا امام حسین ؑ تشریف لائینگے مگر مومنین کیونکر
عجیب ہیئت لکھی ہے آپکے آقا کی کہ چار ہزار زخم تیر و نیزہ و شمشیر
جسم شریف پر ایک ہاتھ مین سر انور دوسرے ہاتھ مین شمر بد اختر گود مین
ایک بچہ شیر خوار با گلوے مجروح جو ہین اہل محشر دیکھینگے اس شدت سے روئینگے
کہ گویا تمام عرصۂ محشر مین زلزلہ پڑ جائیگا اوسوقت بعد شہداے نینوا اسیران
کربلا ہونگے یعنی جناب زینب و ام کلثوم و سکینہ و رقیہ اور اور اہل بیت
اطہار اسطرح کہ بال سرونکے کہلے ہوے بچے یتیم گود مین شتران
برہنہ پر سوار طوق و زنجیر و ریسمان ستم مین جکڑے ہوے چہرے
تمازت آفتاب سے متغیر پشت مبارک نوک نیزہ سے مجروح فریاد
واہ حسیناہ کی کرتے ہوے زیر عرش الٰہی اگر کھڑے ہونگے کہ یکایک

ایک منادی ندا کریگا یَا اَهْلَ الْمَحْشَرِ غُضُّوا اَبْصَارَكُمْ حَتّٰى تَجُوْزَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى
یعنی اے اہل محشر بند کرو انکھون کو اپنی تاکہ فاطمہ زہرا دختر رسولخدا ؐ
عرصۂ محشر سے گذر جائین بعد ازان خطاب الہی ہوگا جناب سیدہ سے
یَا فَاطِمَةُ اُدْخُلِي الْجَنَّةَ یعنی اے فاطمہ تم داخل جنت ہو تو جناب
سیدہ عرض کرینگی کہ بارالہٰہا ابھی مین نے اپنے فرزند حسین کو نہین
دیکھا ہے مین کیونکر داخل جنت ہون خطاب الہی ہوگا کہ اے فاطمہ
قلب محشر پر نگاہ کرو جو ہین جناب سیدہ دیکھین گی حال اپنے فرزند
حسین اور شہیدان کربلا اور اسیران جور و جفا کا اسطرح ایک نعرہ
مارکر رونینگی کہ سب انبیا اور اوصیا اور ملائکہ بیقرار ہو جائینگی اوراسقدر
روئینگے کہ محشر مین ایک طلاطم عظیم برپا ہوگا اوسوقت جناب سیدہ
سامان فریاد مہیا کرینگی ایک شانے پہ جامہ زہر آلودہ حسن مجتبی اور
دوسرے شانے پر جامۂ خون آلود حسین شہید کربلا اور سر پہ عمامہ
پرخون علی مرتضی گود مین نعش محسن اور دست بریدۂ جناب عباس
اور ہاتھ مین دندان شکستہ رسولخدا اور قائمۂ عرش الہی سے لپٹ کر
عرض کرینگی کہ خداوندا تو عادل و دادرس ہے اب اسوقت میری
فریادرسی کر اسطرح فریاد کرینگی کہ انبیا منبرون سے گر گر پڑینگے اور
دریائے غضب الہی جوش مین آئیگا اور ادہر حضرت جبرئیل سراسیمہ

خدمت مین جناب رسالتماب کے حاضر ہونگے اور عرض کرینگے کہ فاطمہ
اس ہیبت سے زیر عرش فریاد کرتی ہین ایسا نہو کہ دریائے غضب
الہی جوش مین آجائے آپ جلد جاکر منع کرین اوسوقت
حضرت بے تابانہ بخیال شفاعت گنہگاران امت فاطمہ
پاس جاینگے اور ارشاد کرینگے کہ اے پارہ جگر اے فاطمہ دیکھو تو عرصہ
محشر پر نظر کرکے کہ کیسے گناہ گاران امت مضطر و پریشان ہین اور
انمین اکثر وہ لوگ ہین جنہون نے دار دنیا مین تیرے فرزند حسین
کی ماتم داری و عزاداری کی ہے اور مجالس برپا کی ہے پھر اب کیون
نہین واسطہ دیتین پیراہن خون آلودہ حسین کا نجات کے لیئے ان گناہ
گارونکی جنہون نے مال اپنے تعزیہ داری حسین مین صرف کئے ہین اے
فاطمہ چلو طرف میزان عدل کے کہ کئی ہزار شیعہ وہان ہمارے انتظار مین
ہین اے بیٹا تو واسطہ اس پیراہن خون آلودہ حسین کا دے اور مین واسطہ
دیتا ہون دندان شکستہ و چہرہ خون آلودہ کا شاید خدا رحم کرے پس
فوراً جناب سیدہ ہمراہ جناب رسالتماب کے پیش پروردگا حاضر ہونگے
اور بکمال خضوع و خشوع سجدے مین جائینگے اور عرض کرینگے کہ خداوندا
اب بخشدے رونیوالون اور تعزیہ دارون کو حسین کی اور شفاعت
ہماری قبول کر شیعون کے بارے مین کہ دفعۃً دریائے رحمت الہی جوش

مین آئیگا اور حکم ہوگا کہ اے فاطمہ حساب اہل محشر پہ مین نظر نکرونگا
جب تک کہ تم مع اپنے ذریت اور شیعون کے داخل بہشت نہو گی ؛
اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس انتیسوین ۲۹

منقول ہے کہ جناب رسالتمآب اپنے اہلبیت سے پانچ چیزون مین برابر
ہین پہلے سلام ہے کہ ملک علام نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ
یعنی سلام ہو تمپر اے نبی اور شان مین اہلبیت کی فرمایا سَلَامٌ عَلٰٓى اٰلِ يٰسِيْنَ
کہ سلام ہو آل یٰسین پر اور مراد اسے اہلبیت جناب رسالتمآب ہین دوسرے
صلوٰۃ مین کہ تشہد مین ذکر محمد وآل محمد ہوتا ہے چنانچہ شاعر کہتا ہے
يَا اَهْلَ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ حُبُّكُمْ ؛ فَرْضٌ مِّنَ اللّٰهِ فِي الْقُرْاٰنِ اَنْزَلَهٗ
تیسرے طہارت مین کہ فرمایا خدا نے طٰهٰ یعنے اے طاہر اور شان مین
اہلبیت کے فرمایا اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ
وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا چوتھے تحریم صدقہ مین پانچوین فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ
اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنے اے محمد کہدو لوگون سے کہ اگر خدا کو دوست رکھتے ہو تو
متابعت و پیروی کرو میری کہ خدا انھین دوست رکھے اور اہلبیت
کے بارے مین فرمایا قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

یعنی نہیں سوال کرتا ہوں میں تم سے کسی اجر کا بعوض تبلیغ مگر محبت و دوستی مری اہلبیت کی سبحان اللہ کیا مرتبہ ہے محمدؐ اور آل محمد کا واقعی اگر یہ حضرات علیہم السلام نہوتے تو کوئی صورت بخشش کی بظاہر نہ تھی یہہ تفضل تو دیکھیے جناب باری عز اسمہ کا اپنے حال پر کیسا وسیلہ نجات لگا دیا کہ جو مومن روئے مصیبت سید الشہدا پر بشرط اعتقاد و خلوص نیت تو خداوند غفار بہشت اوسپر واجب کرتا ہے اور کوئی گناہ اوسپر باقی نہیں رہتا بلا حساب داخل جنت ہوگا بلکہ بعض احادیث سے تو یہہ ثابت ہوتا ہے کہ جب تک عزاداران و ماتمداران امام حسین علیہ السلام داخل بہشت نہوں گے جب تک خود وہ جناب اور جناب سیدہ بہشت میں نجائینگے یہہ شفقت و رحمت تو وہان ہوگی مگر یہان کی شفقت تو دیکھیے کہ ہر مجلس ماتم مین وہ معظمہ تشریف لاتی ہین وَمَعَهَا مَرْيَمُ وَآسِيَةُ وَخَدِيجَةُ اور ہمراہ اون جناب کے حضرت مریم مادر عیسیٰ اور خدیجہ کبریٰ اور آسیہ زن فرعون بھی ہوتی ہین وَفِي يَدِهَا خِرْقَةٌ تَمْسَحُ بِهَا الدُّمُوعَ الْبَاكِينَ وَتَقُولُ طُوبَى لَكُمْ يَا أَحِبَّائِي اور دست مبارک مین اون معظمہ کے ایک رومال ہوتا ہے کہ پوچھتی ہین آنسو اوسے رونیوالو نکے اور فرماتی ہین کہ خوشا حال تمہارا کہ تم روتے ہو ایسے غریب پر جسکا نہ باپ ہے نہ مان سوائے تمہارے کوئی حسین کا رونیوالا نہیں ہے

يَا عَيْنُ فَابْكِي لِلْحُسَيْنِ وَاَهْلِهِ ✤ بِدَمٍ اِذَا مَا قَلَّ مِنْكِ الْمَدُّ مَعْ ہا ہا
اے چشم گریان ہو حال پر حسین مظلوم کے اور حال پر اونکے اہلحرم کے
خون کے آنسون سے جبکہ آنسو تجہین سے خشک ہو جاہین فَابْكِي غَرِيْبَ
مُحَمَّدٍ وَحَبِيْبَهُ ✤ فَمُصَابُهُ مِمَّا سِوَاهُ اَفْظَعُ ہا ہا اے چشم گریان ہو
غربت وبیکسی سبط رسول و جگر گوشہ بتول پر وہ کون سے دُرِ یگانہ دریاے
مجمع البحرین ✤ بخون طپیدہ کرب وبلا امام حسین ✤ اور اونکے اہلبیت
والصار کے حالپر کہ مصائب اونکے عظیم ترین مصائب ہین فَابْكِي عَلٰى
مُلْقًى بِلَا غُسْلٍ وَلَا كَفَنٍ ہا ہا وَلَا نَعْشٍ هُنَاكَ يُشَيَّعُ ہا ہا اے چشم گریان ہو
حالپر اوس مظلوم کے جسکی نعش کئی روز تک عریان آغشتہ بخاک وخون
ریگ گرم کربلا پر پڑے رہے اور کسینے دفن نہ کیا ہان چند زمینداروں
نے رحم کہا کر دفن کیا جیسا زیارت ناحیہ سے ثابت ہوتا ہے اَلسَّلَامُ
عَلٰى مَنْ تَوَلّٰى دَفْنَهُ اَهْلُ الْقُرٰى یعنے سلام ہو اوس غریب وبیکس
پر جسے رحم کہا کر زمینداروں نے دفن کیا اَسَفًا عَلَى النِّسْوَانِ فِي ذُلِّ
السَّبِيِّ اِذْ لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ هُنَالِكَ يَسْمَعُ افسوس ہے حالپر اون مخدرات
عصمت وطہارت کے جنکی مادر گرامی کا جنازہ شبکو اوٹھا وہ ایسی
ذلت وخواری سے مقید بقید شدید ہوئین کہ کوئی اونکے فریاد تک نہ سنتا تہا
اُخْرِجْنَ مِنْ فُسْطَاطِهِنَّ صَوَارِخًا ✤ حَوَاسِرًا حَالَ الصُّخُوْرِ يُصَدِّعْ ہا ہا

آہ مومنین کس زبان سے عرض کرون کہ کیونکر وہ عورات ہاشمیات اپنے خیمون سے نکالی گئین حالانکہ وہ سب اوسوقت کس حسرت ویاس سے رو رو کر فریاد کرتی تہین کہ جسکے سننے سے پتہر بہی شق ہوجای تو غرض شاعر کی یہہ ہے کہ اگر پتہرمین قوت سماعت ہوتی اور ذی حس ہوتا تو وہ بہی نہ سن سکتا چہ جائیکہ ادمی سنے اور دل بہی اوسکا لخت لخت نہو واتینہ والشمر جاث بفوقہ ہا بحسامہ للراس منہ یقطع آہ یہ عورات مخدرات خیمون سے نکلکر کہان گئین وہ سب بیبیان روتی ہوئی قریب جناب امام حسین علیہ السلام کے پہونچین تو دیکہا کہ شمر ملعون حضرت کے سینہ پر ہے اور اپنی تلوار سے سر سید الشہدا کاٹ رہا ہے فاجتز راس السبط یالک دعۃ ہا الم یبق للاسلام شملا یجمع ہاہا افسوس ہزار افسوس جو سر انور آغوش زہرا مین رہا ہو اوسے کس ظلم سے شمر شقی نے جدا کیا جسکے سبب سے حرمت اسلام ضایع وبرباد ہوئی الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس تیسوین

ان اللہ تبارک وتعالے لما اراد ان یخلق ادم ع اوحی الی الارض انی خالق منک خلقا منہم من یطیعنی ومنہم من یعصینی فمن اطاعنی ادخلہ جنتی ومن عصانی ادخلہ عذ ابی

مجلس تیسوین

کتاب عرائس التیجان مین مذکور ہی کہ جب پروردگار عالم نے ارادہ کیا
کہ پیدا کرے حضرت آدم علیہ السلام کو تو وحی کی طرف زمین کے کہ مین
پیدا کرنیوالا ہون تجھسے ایک گروہ خلق کو کچھ اون مین سے میری اطاعت
کرینگے اور کچھ مجھے بھلا دینگے پس جو اطاعت کریگا میری اوسے داخل کرونگا
مین جنت مین اور جو مجھے بھلا دیگا اوسے داخل کرونگا اپنے عذاب مین
ثُمَّ بَعَثَ اِلَیْهَا جِبْرَئِیْلَ لِیَاْتِیَهٗ بِقَبْضَةٍ مِنْ تُرَابِ الْاَرْضِ
بعد اسکے بھیجا جبرئیل کو طرف زمین کے تا کہ لاوین ایک مشت خاک زمین
سے فَلَمَّا اَتَیْهَا لِیَاْخُذَ مِنْهَا الْقَبْضَةَ قَالَتِ الْاَرْضُ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ
اللّٰهِ الَّذِیْ اَرْسَلَكَ اِلَیَّ اَنْ تَاْخُذَ مِنِّیْ شَیْئًا تَكُوْنُ فِیْهِ لِلنَّارِ نَصِیْبٌ
پس جب آئے حضرت جبرئیل تا کہ لیوین ایک مشت خاک اوس زمین سے
تو عرض کی اوس نے کہ پناہ مانگتی ہون مین اوس پروردگار عالم سے
کہ جسنے تمہین بھیجا ہی میری جانب اس لئے کہ تم مجھمین سے کچھ مٹی لیجاؤ
اور انجام یہہ ہو کہ اوسمین سے پھر کچھ داخل جہنم ہو فَرَجَعَ جِبْرَئِیْلُ اِلٰی رَبِّهٖ وَلَمْ یَاْخُذْ
مِنْهَا شَیْئًا وَقَالَ یَا رَبِّ اَنْتَ اَعْلَمُ بِمَا اسْتَعَاذَتْ بِكَ پس پھر گئے حضرت
جبرئیل بغیر لئے مشت خاک اور عرض کی کہ خداوندا تو خوب واقف ہی
حال سے اوس زمین کے جسطرح وہ پناہ مانگتی ہے تجھسے فَاَرْسَلَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ اِلَیْهَا مِیْكَائِیْلَ ع فَلَمَّا اَتَیْهَا فَاسْتَعَاذَتْ مِنْهُ كَمَا اسْتَعَاذَتْ مِنْ

جِبْرَئِیلُ فَرَجَعَ اِلیٰ رَبِّہٖ وَلَمْ یَاْخُذْ مِنْھَا پس بھیجا خدا نے طرف زمین کے
میکائیل کو جب پہونچے میکائیل تو اوسیطرح اوس زمین نے پناہ مانگی
جسطرح حضرت جبرئیل سے پناہ مانگی تھی پس یہہ بھی چلے گئے پھر کر بغیر
مشت خاک لئے فَبَعَثَ اللّٰہُ تَعَالیٰ مَلَکَ الْمَوْتِ فَاَتیٰ مَلَکُ الْمَوْتِ فَاسْتَعَاذَتْ
بِاللّٰہِ مِنْہُ اَنْ یَاْخُذَ مِنْھَا شَیْئًا یعنی مرتبہ حق تعالیٰ نے بھیجا ملک الموت کو پس فوراً
آئے ملک الموت بحکم خدا پھر اوسنے اوسیطرح پناہ مانگی فَقَالَ مَلَکُ الْمَوْتِ
اَنَا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَعْصِیَ لِرَبِّیْ اَمْرًا پس ملک الموت نے کہا کہ مین خود پناہ
مانگتا ہون کہ بجالاؤن حکم خدا کو ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَۃً مِنْ زَوَایَاھَا الْاَرْبَعِ مِنْ
اَدِیْمِھَا بعد ازان ایک مشت خاک چارون گوشون روئے زمین سے
ملک الموت نے لے لی وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ کَیْفَ خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ فَقَالَ خَلَقَہُ
اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ رَاْسَہٗ وَجَبْھَتَہٗ مِنْ تُرْبَۃِ الْکَعْبَۃِ وَصَدْرَہٗ وَظَھْرَہٗ مِنْ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ
کسینے سوال کیا جناب رسالتمآب سے کہ یا رسول اللہ کیونکر پیدا کیا خدا
نے حضرت آدم کو فرمایا حضرت نے کہ خلق کیا خدا نے سر و پیشانی آدم
کو خاک سے کعبہ کی اور سینہ مبارک و پشت اطہر کو بیت المقدس سے
وَفَخِذَیْہِ مِنْ اَرْضِ الْیَمَنِ وَسَاقَیْہِ مِنْ اَرْضِ مِصْرَ وَقَدَمَیْہِ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ
وَیَدَہُ الْیُمْنیٰ مِنْ اَرْضِ الْمَشْرِقِ وَیَدَہُ الْیُسْریٰ مِنْ اَرْضِ الْمَغْرِبِ
اور پیدا ہوئے زانو اونکے ارض یمن سے اور ساق پا اونکے مصر سے اور

اور پاؤن اونکے پیدا ہوے ارض حجاز سے اور دست راست ارض
مشرق سے اور دست چپ ارض مغرب سے الغرض جب حضرت ادم
پیدا ہوے تو حکم ہوا تمامی ملائکہ کو جناب باری کا کہ سجدہ کرین ادم کو
پس فوراً سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نافرمانی کی اور سجدہ
نکیا کما قال اللہ فی محکم کتابہٖ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا
اِلَّآ اِبْلِیْسَ اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ جیسا فرمایا خدا نے اپنی کتاب محکم مین اور
جبکہ کہا ہمنے واسطے ملائکہ کے کہ سجدہ کرو تم سب ادم کو پس سب نے سجدہ
کیا مگر ابلیس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور ہوگیا وہ کافرون مین سے
اب ابلیس کو ایک عداوت پیدا ہوے حضرت آدم سے کیونکہ اونکے
سبب سے خارج کیا گیا صفوف ملائکہ سے اور مردود و ملعون ہوگیا
پس اس نے بھی معارضہ کیا حضرت آدم کے ساتھ اور کہلوا دیا ثمر اوس
شجر سے جسکے قریب جانیکی اجازت نہ تھی اور خارج کروا دیا جنت سے
جیسا قران مجید مین ہے وَقُلْنَا یٰٓاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ وَکُلَا
مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَۃَ فَتَکُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاَزَلَّهُمَا
الشَّیْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا کَانَا فِیْهِ اور کہا ہمنے کہ اے آدم رہو تم اور زوجہ
تمہاری جنت مین پس کہاؤ تم دونو جنت مین سے جو چاہو اور نہ
جاؤ تم دونو قریب اس درخت کے ورنہ ہوگے تم دونو ظالمون مین سے

عدم اجازت سے
مردود استغفار سے
قریب نہ جانیکی
پیشتر
حضرت ادم
قریب اس درخت
اور کہا ہمنے
تم دونو
ظالمون مین

پس گمراہ کیا حضرت آدم و حضرت حوا کو شیطان نے جنت سے پس خارج کروادیا اون دونو کو جنت سے حضرت یہ جو سجدہ تعظیمی ملائکہ نے حضرت آدم کو کیا تو کیا مرتبہ آدم سے تھا نہیں بلکہ باعث یہ تھا کہ خدا نے نور مصطفوی کو صلب آدم مین امانت رکھا تھا اسوجہ سے گویا اظہار مرتبہ عظمت نور رسالتماب کیا چنانچہ جب حضرت آدم مطلع ہوے اس امر پر تو عرض کی درگاہ کبریا مین کہ خداوندا مین بھی امیدوار ہون کہ تا زیارت سے مشرف ہون نور مصطفوی کے پس عرض حضرت آدم قبول ہوئی اور وہ نور منتقل ہوا بروایت پنجہ حضرت آدم مین گویا انوار خمسہ نجبی قبل تالیف اناصر اربعہ وایجاد ہیاکل مخصوصہ دست حق پرست حضرت آدم مین وقت توحید رب مجید کا ہورہے تھے یہانتک کہ ابلیس بھی متنبہ ہوا کہ حقیقت مین باعث خروج میرا زمرہ ملائکہ سے یہ نور تھا پس اس تصور مین ہمیشہ سرگرداں رہا یہانتک کہ بحکم تقدیری خامس آل عبا مائل رنج و بلا وارد صحراے کربلا ہوکر نرغہ اعدا مین گھر گئے او یہ نوبت پہونچی کہ بعد شہادت عزیز واقربا بسبب شدت تشنگی کے بار بار زبان مبارک چباتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے بیدینو تھوڑا سا پانی مجھے پلادو کہ شدت تشنگی سے جگر میرا کباب ہورہا ہے کہ یکایک اوسوقت ابلیس نے درگاہ صمدیت مین عرض کی کہ خداوندا اگر رخ آفتاب کا زمین کیجانب ہوجائے اور حرارت آفتاب بڑھ جائے

اور پھر حسین اس بھوک اور پیاس پر صبر کریں تو مین جانون کہ حسین صابر
ہین فوراً عرض ابلیس قبول ہوے اور رُخ افتاب کا پھیر دیا گیا چنانچہ صاحب
اکسیر العبادات لکھتے ہین کہ ستر درجہ اس حرارت سے زیادہ ہوگئی تھی حرارت
اور **بعض اصحاب مقاتل لکھتے** ہین کہ اسقدر گرمی اور حرارت تھی
کہ اگر دانہ زمین پر گرتا تو بریان ہو جاتا غرض جو ہین یہہ حال حضرت جبرئیل
نے دیکھا بیقرار ہوگئے اور عرض کی خداوندا فرزند محمد مصطفےٰ دھوپ
مین ہلاک ہوتا ہے اگر حکم ہو تو مین جاؤن اور سایہ کرون حکم ہوا کہ جاؤ
اگر حسین قبول کرے اور وجہہ حضرت جبرئیل کی بیقراری کی عجب نہین
کہ یہہ ہو کہ بچپن مین امام حسین کی گہوارہ جنبانی کرتے تھے اور گویا بڑی
خدمت گذاری سے پرورش کیا تھا حسین کو غرض طرفۃ العین مین حاضر
ہوے اور مثل چتر بال و پر سر پر امام حسین کے کھولدیے اور سایہ کیا
جو ہین دھوپ روکی فَتَحَیَّرَ الْحُسَیْنُ وَرَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَآءِ پس
متحیر ہوا وہ سرخیل صابرین اور سر سوے آسمان بلند کیا دیکھا کہ جبرئیل
فرط محبت سے اپنے پرون سے سایہ کئے ہین حضرت بھی چونکہ امام زمان
حجت خدا تھے تو عجب نہین کہ سمجھگئے ہون کہ یہہ رخنہ پردازی ابلیس کی
ہے اگر اسوقت ثابت قدمی نہوی تو امت میرے جد امجد کی نہ بخشی جائیگی
حضرات قربان جان ہم غلامونکی اپنے آقا مظلوم پہ سے کہ ایسے وقت مین بھی

ہمن نہ بجھوسے فوراً بند قبا کہولدیئے اور فرمایا کہ ہٹ جاو جبرئیل یہ
وقت امتحان کا ہے الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم
الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۝

مجلس اکتیسوین ۳۱

قال جابر بن عبد اللہ الانصاری دخلت علی امیر المومنین ع یوماً فقلت
کیف اصبحت یا امیر المومنین قال اکل رزقی
بیان کیا جابر ابن عبد اللہ انصاری نے کہ حاضر ہوا مین ایکروز خدمت
امیر المومنین ع مین پس عرض کی مینے کہ یا حضرت کیسا ہے مزاج آپکا
فرمایا اون جناب نے کہ جو رزق میرے لیے متعین ہوا ہے وہ کہاتا ہون
گویا مطلب حضرتکا یہہ تہا کہ صحیح ہون قال جابر ما تقول فی دار الدنیا
عرض کی جابر نے کہ یا مولا کیا فرماتے ہین آپ دار دنیا کے بارے
مین قال ما اقول فی دار اولہا غم واخرہا الموت فرمایا حضرت نے
کہ کیا کہون مین اوس گہر کے بارے مین جسکی ابتدا غم ہے اور انتہا اوسکی
موت ہے وقیل لسلمان الفارسی ع کیف اصبحت قال کیف یصبح من کان
الموت طالبہ والقبر منزلہ والدیدان جیرتہ وان لم یغفر لہ ربہ فالنار مسکنہ
اور ایکمرتبہ کسینے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے پوچہا کہ کیسا
ہے مزاج آپکا تو جواب دیا کہ کیا بیان ہو حال مزاج اوسکا کہ موت جسکی

متحبس و طالب ہو اور قبر گھرا وسکا ہو اور کیڑے رفیق و جلیس ہون
اوسکے اور اگر نہ بخشے خدا گناہون کو اوسکے تو پھر مسکن اوسکا نار جہنم
ہے وَقِیلَ لِحُذَیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی كَیْفَ اَصْبَحْتَ قَالَ كَیْفَ یُصْبِحُ مَنْ
كَانَ اِسْمُهُ عَبْدًا اَوْ یُدْفَنُ غَدًا فِی الْقَبْرِ وَاحِدًا اَوْ یُحْشَرُ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَاحِدًا
کسی نے پوچھا حذیفہ رحمہ اللہ سے کہ کیسا ہے مزاج آپکا تو کہا کہ کیا بیان ہو
حال اوس شخص کا جسکا نام عبد ذلیل ہو اور دفن ہوتا ہے کل کے دن
اوسے قبر مین تنہا اور محشور ہوگا سامنے پروردگار کے تنہا وَعَنِ الصَّادِقِ علیہ السلام
اَنَّهٗ قَالَ سُئِلَ حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ علیہ السلام او جناب صادق سے ماثور ہے کہ فرمایا
اونجناب نے کہ ایکمرتبہ سوال کیا کیسی نے جناب امام حسینؑ سے فَقِیْلَ لَهٗ
كَیْفَ اَصْبَحْتَ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ یعنی عرض کیا کیسی نے کہ اے فرزند رسول کیونکر
صبح کی آپنے فرمایا اون جناب نے اَصْبَحْتُ وَلِیْ رَبٌّ فَوْقِیْ وَالنَّارُ اَمَامِیْ
وَالْمَوْتُ یَطْلُبُنِیْ وَالْحِسَابُ مُحْدِقٌ بِیْ وَاَنَا مُرْتَهِنٌ بِعَمَلِیْ لَا اَجِدُ مَا اُحِبُّ وَلَا اَدْفَعُ
مَا اَكْرَهُ وَالْاُمُوْرُ بِیَدِ غَیْرِیْ فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَنِیْ وَاِنْ شَاءَ عَفَا عَنِّیْ یعنی صبح کی مین نے
اسطرح کہ خداوند عالم نگران ہے میری طرف اور آتش جہنم پیش نظر
میرے اور موت ڈھونڈ رہی ہے مجھے اور حساب گھیرتے ہے مجھے اور مین
رہن ہو گیا اپنے اعمال مین اسطرح کہ نہین پاتا ہون مین کسی شئے محبوب کو
اور نہ قادر ہون مین دفع پر اوس چیز کے جسے مکروہ جانتا ہون اور کل امور

میرے ہاتھ مین میرے غیر کے ہین پس اگر چاہے وہ تو عذاب کرے مجھے اور
چاہے بخشدے مجھے فَاَیُّ فَقِیْرٍ اَفْقَرُ مِنِّیْ پس کون فقیر زیادہ تر محتاج ہوگا مجھسے
وَقِیْلَ لِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِؑ کَیْفَ اَصْبَحْتَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
ایکمرتبہ کسی نے عرض کیا خدمت مین جناب امام زین العابدینؑ کے کہ اے
فرزند رسول کیونکر صبح کی آپنے یعنی مزاج اقدس کیسا ہے آپکا فَقَالَ اَصْبَحْتُ
مَطْلُوْبًا بِثَمَانٍ کہ صبح کی مین نے درحالیکہ طالب ہین میرے آٹھ چیزین اَللّٰہُ
یَطْلُبُنِیْ بِالْفَرَائِضِ وَالنَّبِیُّ بِالسُّنَّۃِ وَالْعِیَالُ بِالْقُوْتِ وَالنَّفْسُ بِالشَّہْوَۃِ
وَالشَّیْطَانُ بِالْمَعْصِیَۃِ وَالْحَافِظَانِ بِصِدْقِ الْعَمَلِ وَمَلَکُ الْمَوْتِ بِالرُّوْحِ وَالْقَبْرُ
بِالْجَسَدِ یعنی خداوند عالم تو طلب کرتا ہے مجھے طرف واجبات و فرائض کے اور نبی طرف
سنّت و مستحبات کے اور عیال طرف قوت کے اور نفس طرف ہوا و
ہوس کے اور شیطان طرف معصیت کے اور وہ دونو فرشتے کہ جو کاتب
و حافظ ہین وہ طالب ہین صدق عمل کے اور ملک الموت چاہتے ہین
کہ روح قبض کرین اور قبر طالب جسد ہے فَاِنَّ بَیْنَ ھٰذِہِ الْخِصَالِ مَظْلُوْمٌ
پس اسے شخص مین ان آٹھ خصلتون مین مظلوم ہون اللہ اکبر جو ایسا
عابد ہو کہ جسکا لقب تمام بلاد عرب و عجم وغیرہ مین زین العابدین مثل
آفتاب روشن ہو نارے اوسے کسیسی تکلیف و ایذا پہونچائی کہ اوس
ضعف و نقاہت مین شہر بشہر پھرا کر سامنے یزید کے لے گئے تو وہ

جناب اوس حالت علالت مین بہی مسلسل تھے یعنے وہ جناب زنجیرون
مین جکڑے ہوے تھے پہر اسپر قید خانہ تنگ وتاریک مین قید کیا گہبرا
گہبرا کر حضرت باہر نکل آتے تھے کما فی انوار النعمانیۃ عن منہال انہ قال
رأیت سید الساجدین زین العابدین فی دمشق انہ یتوکأ
علی عصاہ ورجلاہ کانہما قصبتان والدم یسیل عن ساقیۃ والصفرۃ
قد ازدادت علیہ جیسا کتاب انوار نعمانیہ مین منہال سے مروی ہے
کہ کہا اوسنے کہ دیکہا مین نے جناب امام زین العابدینؑ کو اپنے عصے پر
تکیہ کئے ہوے شہر دمشق مین اسطرح کہ ساق یا مثل نے کے خشک ہین
اور خون دونو ساقون سے اون جناب کے جاری
ہے اور زردی اسقدر زیادہ ہوئی تھی کہ چہرہ زعفرانی
ہوگیا تہا فخنقتنی العبرۃ فقلت لہ کیف اصبحت یا ابن رسول
اللہ فبکی وقال لی کیف حال من اصبح اسیرا لیزید بن معاویۃ
پس یہہ حال دیکہکر مجہے اسقدر گریہ ہوا کہ حلق مین گرہ پڑگئی یعنی گریہ
گلوگیر ہوا پس عرض کی مین نے کہ اے فرزند رسول کیسا ہی مزاج آپکا پس
رو دیے حضرت میرے اس کلام پر اور فرمایا کہ کیا بیان ہو حال اوس شخص
کے مزاج کا جو اسیر ہو یزید ابن معاویہ کا وعماتہ واخواتہ ما یشبعن
بطونہن ولا کسین رؤسہن الی الان ہن نائحات لیلا ونہارا

اور اے منہال کیا مزاج پوچھتا ہے تو اوس مجبور و بیکس کا جسکی پھوپیان
اور بہنین ابتک مقید بقید ستم ہون اور نہ پیٹ بھر کر کسی نے کھانا کھایا
ہو اور نہ سر چھپانیکو نامحرمون سے کوئی چادر ہو بلکہ وہ مخدرات اس اپنی
مصیبت پر شب و روز مصروف نوحہ و زاری ہون یا مِنْهَالُ اَمْسَتِ
الْعَرَبُ تَفْتَخِرُ عَلَى الْعَجَمِ بِاَنَّ مُحَمَّدًا مِنْهُمْ اے منہال ابھی
کل کی بات ہے کہ عرب فخر کرتے تھے عجم پر کہ جد امجد ہمارے جناب رسالتماب
اون مین سے ہین یعنے عرب ہین اور قریش کہتے تھے کہ ہم مین سے ہین
وَاَمْسَيْنَا اَهْلُ الْبَيْتِ مَغْصُوْبِيْنَ مَقْتُوْلِيْنَ مُشَرَّدِيْنَ اور اے منہال اب ایک
دن ایسا آیا کہ اہلبیت و عترت اون جناب کی ناحق قتل کئے گئے اور
مال و اسباب چھین لیا گیا اور مثل بندیان ترک و روم اہلحرم اونکے اور
بیٹیان شہر بشہر مجمع عام مین پھرائی گئین مَا يَدْعُوْنَا يَزِيْدُ اِلَيْهِ مَرَّةً
اِلَّا نَظُنُّ الْقَتْلَ اے منہال یزید ایسا ظالم ہے کہ ہمین طلب کرتا ہمین
اپنے پاس مگر ہمین گمان ہوتا ہے اپنے قتل کا قِيْلَ لَهُ يَا سَيِّدِيْ اِلٰى
اَيْنَ تُرِيْدُ منہال کہتے ہین کہ مینے عرض کی کہ اے مولا میرے اب
اسوقت کہانکا ارادہ ہے قَالَ يَا مِنْهَالُ اِلَى الَّذِيْ نَحْنُ فِيْهِ لَيْسَ لَهُ سَقْفٌ
وَالشَّمْسُ تَصْهَرُنَا بِهِ وَلَا نَرٰى فِيْهِ الْهَوَاءَ فَاَخْرُجُ مِنْهُ لِضَعْفِ بَدَنِيْ
سُوَيْعَةً فَارْجِعُ خَشْيَةً عَلَى النِّسَاءِ فرمایا حضرت نے مجھسے کہ اے منہال سوائے قیدخانہ کے

اور کہاں ہم جا سکتے ہین کہ جسکی چھت تک نہین ہے بلکہ دہوپ
مین ہم سب زیر آفتاب جلا کرتے ہین اور اے منہال یہ قیدخانہ
اسقدر تنگ ہے کہ ہوا کا بھی کسیطرف سے گذر نہین ہے پس چونکہ مین
علیل ہون تو تہوڑی دیر کو باہر نکل آتا ہون تا کہ فی الجملہ تسکین ہو اور
پھر گہبرا کر چلا جاتا ہون کہ کہین کوئی اہلحرم سے گھٹ گھٹ کر ہلاک
نہو جائے قَالَ مِنْهَالُ فَبَيْنَا كَذٰلِكَ قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ كَرِيمَةٍ تُنَادِيْ
يَا قُرَّةَ عَيْنِيْ يَا ثَمَرَةَ فُؤَادِيْ يَا عَلِيُّ اَيْنَ اَنْتَ فَتَرَكَنِيْ وَرَجَعَ اِلَى الْمَحْبَسِ بَاكِيًا
منہال کہتے ہین کہ ابھی وہ جناب مجھسے ہمکلام تھے کہ یکایک آواز ایک
معظمہ کی آئی کہ اونہون نے پکار اکہ اے نورچشم میرے اے میوۂ دل میرے
اے بیٹا ہمین تنہا چھوڑ کر کہان سدہارے منہال کہتے ہین کہ فوراً
حضرت یہ سنکر میرے پاس سے تشریف لے گئے اوسی قید خانہ مین
مگر حال یہ تھا کہ زار زار روتے جاتے تھے افسوس کیسی مصیبت پڑی
خاندان رسالت پر اور دوسری روایت مین تو عجب مضمون وارد ہوا
ہے کہ وقت شام جب طائر اوڑ اوڑ کر اپنے آشیانون کو جاتے تھے
تو جناب سکینہ اپنی پہوپہی جناب زینب سے عرض کرتی تہین کہ اے پہوپی
جان آپ دیکھتی ہین کہ جانور تک اپنے آشیانون مین رات کو پہونچ کر
جاتے ہین ہمارے لئے سوائے اس قید خانہ کے اور کوئی مکان

سنن ہے کہ جہان ہم جا کر رہین آہ مومنین اوسی قیدخانہ مین ایک صاحبزادی امام حسین کی روتے روتے جان بحق ہوگئی الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس تیسوین ۳۲

مجلس تیسوین

عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ اذا کان یوم القیمۃ ضرب لی عن یمین العرش قبۃ من یاقوتۃ حمراء حذیفہ سے ماثور ہے کہ کہا انہون نے کہ ارشاد کیا جناب رسالتمآب نے کہ جب ہوگا روز قیامت تو بنایا جائیگا میرے لیے یمین عرش پر ایک قبہ یاقوت سرخ سے وضربت لابراھیم من الجانب الاخر فیہ من درۃ بیضاء اور بنایا جائیگا حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے لئے یسار عرش کے جانب ایک قبہ سفید موتی کا وبینھما قبۃ من زبرجد خضراء لعلی بن ابیطالب اور بنایا جائیگا وسط مین ان دونو قبون کے ایک قبہ زبرجد سبز کا واسطے علی ابن ابیطالب کے اور دوسری روایت مین مروی ہے کہ بروز قیامت انبیاء مرسلین اور جناب رسالتماب اور جناب حیدر کرار نور کے منبرون پر تشریف رکھتے ہونگے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ نور کی کرسیان ہونگی اور انبیاء کے لئے اور جناب رسالتمآب خاص اور علی منبر پر ہونگے

اور کہان ہم جا سکتے ہین کہ سبکی چھت تک نہین ہے بلکہ دہوپ
مین ہم سب زیر آفتاب جلا کرتے ہین اور اے منہال یہہ قید خانہ
اسقدر تنگ ہے کہ ہوا کا بھی کسیطرف سے گذر نہین ہے پس چونکہ مین
علیل ہون تو تہوڑی دیر کو باہر نکل آتا ہون تا کہ فی الجملہ تسکین ہو اور
پھر گھبرا کر چلا جاتا ہون کہین کوئی اہلحرم سے گھٹ گھٹ کر ہلاک
نہو جائے قَالَ مِنْهَالٌ فَبَيْنَا كَذٰلِكَ قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ كَرِيمَةٍ تُنَادِي
يَا قُرَّةَ عَيْنِي يَا ثَمَرَةَ فُؤَادِي يَا عَلِيُّ أَيْنَ أَنْتَ فَتَرَكَنِي وَرَجَعَ إِلَى الْحَبْسِ بَاكِيًا
منہال کہتے ہین کہ ابھی وہ جناب مجھسے ہمکلام تھے کہ یکایک آواز ایک
مخدرہ کی آئی کہ اونہون نے پکارا کہ اے نور چشم میرے اے میوۂ دل میرے
اے بیٹا ہمین تنہا چھوڑ کر کہان سدہارے منہال کہتے ہین کہ فوراً
حضرت یہہ سنکر میرے پاس سے تشریف لے گئے اوسی قید خانہ مین
مگر حال یہ تھا کہ زار زار روتے جاتے تھے افسوس کیسی مصیبت پڑی
خاندان رسالت پر اور دوسری روایت مین تو عجب مضمون وارد ہوا
ہے کہ وقت شام جب طائر اوڑ اوڑ اکر اپنے آشیانون کو جاتے تھے
تو جناب سکینہ اپنی پھوپھی جناب زینب سے عرض کرتی تہین کہ اے پھوپی
جان آپ دیکھتے ہین کہ جانور تک اپنے آشیانون مین رات کو پہونچ کر
جاتے ہین ہمارے رہنے کیلئے سوائے اس قید خانہ کے اور کوئی مکان

مئن ہے کہ جہان ہم جا کر رہین آہ مومنین اوسی قیدخانہ مین ایک
صاحبزادی امام حسین کی روتے روتے جان بحق ہو گئی الا لعنۃ
اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس تیسوین ۳۲

عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ اذا کان یوم القیمۃ ضرب لی عن
یمین العرش قبۃ من یاقوتۃ حمراء حذیفہ سے ماثور ہے کہ کہا انہون
نے کہ ارشاد کیا جناب رسالتماب نے کہ جب ہوگا روز قیامت تو بنایا
جائیگا میرے لیے یمین عرش پر ایک قبہ یاقوت سرخ سے وضربت
لابراھیم من الجانب الاخر فیہ من درۃ بیضاء
اور بنایا جائیگا حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے لئے یسار عرش کے جانب
ایک قبہ سفید موتی کا وبینھما قبۃ من زبرجد خضراء لعلی بن ابیطالب
اور بنایا جائیگا وسط مین ان دونو قبون کے ایک قبہ زبرجد سبز کا واسطے
علی ابن ابیطالب کے اور دوسری روایت مین مروی ہے کہ بروز قیامت
انبیا مرسلین اور جناب رسالتماب اور جناب حیدر کرار نور کے منبرون پر
تشریف رکھتے ہونگے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ نور کی کرسیان
ہونگے اور انبیا کے لئے اور جناب رسالتماب خاص او علی منبر پر ہونگے

وَيَقِفُوْنَ صُفُوْفاً وَعَدَدُهُمْ مِائَةُ اَلْفِ صَفٍّ وَعِشْرُوْنَ اَلْفَ
صَفٍّ اور اوسوقت اہل محشر صف بستہ کہڑی ہونگی اور شمار مین
وہ سب صفین ایک لاکھ بیس ہزار ہونگی اسّی ہزار اون مین صفوف
فقط امت جناب رسالتماب سے ہونگی اور باقی صفین اور انبیا کی
امت سے ہونگی وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تعالیٰ اِذَا بَعَثَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ
نَادٰى مُنَادٍ مِنْ تَحْتِ عَرْشِهٖ اور جناب رسول خدا سے ماثور ہے
کہ فرمایا اون جناب نے کہ بدرستیکہ پروردگار عالم جب مبعوث فرمائیگا
تمامی خلایق اولین و اخرین کو تو ندا کریگا ایک منادی زیر عرش
الہی یَا مَعْشَرَ الْخَلَائِقِ غُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ لِتَجُوْزَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ سَيِّدَةُ
نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ عَلَى الصِّرَاطِ فَتَغُضُّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ اَبْصَارَهُمْ
کہ اے اہل محشر بند کرلو انکھین اپنی تاکہ گذر جائے دختر محمد مصطفے ص
سردار عورات عالم صراط پر سے پس تمامی خلایق اپنی آنکہون کو
بند کرلیگی فَتَجُوْزُ فَاطِمَةُ عَلَى الصِّرَاطِ فَلَا يَبْقٰى اَحَدٌ فِي الْقِيٰمَةِ اِلَّا
غَضَّ بَصَرَهٗ عَنْهَا اِلَّا مُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالطَّاهِرُوْنَ
مِنْ اَوْلَادِهِمْ وَاِنَّهُمْ مَحَارِمُهَا فَاِذَا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ بَقِيَ مِرْطُهَا مَمْدُوْدًا
عَلَى الصِّرَاطِ طَرَفٌ مِنْهُ بِيَدِهَا وَهِيَ فِي الْجَنَّةِ وَطَرَفٌ فِيْ عَرَصَاتِ الْقِيٰمَةِ
پس گذر جائینگی فاطمہ زہرا صراط پر سے پس نہ باقی رہیگا کوئی عرصہ قیامت

مین جو آنکھین نہ بند کرے مگر جناب رسولخدا اور علی مرتضی اور حسن مجتبے اور
حسین سید نجبا اور آئمہ طاہرین علیہ السلام اولاد سے اونکی کہ سب محرم مین اونکے
پس جبکہ داخل جنت ہونگی تو بچھایگا ایک سرا چادر سیدہ کا صراط پہ ممدود ہوکر اور دوسرا سرا
ہوگا دست مبارک فاطمہ زہرا مین حالانکہ وہ جناب جنت مین ہونگی اور وہ سرا جو ممدود ہوگا صراط پر سے
وہ منتہی ہوگا عرصہ قیامت مین پھر ایک منادی ندا کریگا کہ خداوند حسب قدر
حب و دوست ہین جناب سیدہ کے وہ سب متعلق ہوجاین رشتہاے
مقنعہ جناب فاطمہ سے فَلَا یَبْقیٰ مُحِبٌّ لِفَاطِمَۃَ اِلَّا تَعَلَّقَ بِھُدْبَۃٍ مِنْ
اَھْدَابِ مِرْطِھَا حَتّٰی یَتَعَلَّقَ بِہٖ اَکْثَرُ مِنْ اَلْفِ فِئَامٍ قَالُوْا وَکَمْ فِئَامٌ وَاحِدٌ قَالَ
مِائَۃُ اَلْفٍ پس نہ باقی رہیگا کوئی دوست و محب جناب سیدہ کا مگر یہہ کہ
متعلق ہوگا ہر رشتہ سے رشتہاے مقنعہ جناب سیدہ سے یہانتک کہ جو
لوگ متعلق ہونگے چادر فاطمہ زہرا سے وہ زیادہ ہون گے ہزار فئام
سے عرض کی لوگون نے کہ یا رسول اللہ ایک فئام کسقدر ہوتا ہے تو
حضرت نے فرمایا کہ ایک فئام سو ہزار کا ہوتا ہے اور چادر سے اون صدہا
کی ہزار فئام متعلق ہون گے اور وہ سب نجات پائینگے آتش جہنم سے
سبحان اللہ بروز قیامت تو چادر جناب سیدہ کا یہہ مرتبہ ہوگا مگر دار دنیا
مین یہہ مرتبہ تہا کہ سر زینب سے چہینی گئی اور وہ معظمہ کس حسرت سے
فریاد کرتی تہین مگر کسیکو رحم نہ آیا بلکہ دو لوکانون سے گوشوارے بہی

اوتارے گئے اور اوسیطرح کربلا سے تا کوفہ اور کوفہ سے تا شام سر برہنہ دختر زہرا کولے گئے ہائے کیا کوہی مسلمان نہ تہا جو رحم کرتا زیادہ تر مقام عجب یہ ہے کہ اگر سینی غریب جانکر چادر دہی تو وہبی چہین لی گئی الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس تیتیسوین ۳۳

روی عن ابن عباس و ابی رافع قالا کنا جالسا مع النبی ؐ اذ ھبط علیہ جبرئیل و معہ جام من البلور الاحمر مملوا بالمسک و العنبر ابن عباس اور ابو رافع سے ماثور ہے کہ کہا اونہون نے کہ ہم حاضر خدمت فیضدرجت نبوی تھے کہ ناگاہ حضرت جبرئیل نازل ہوئے ایک جام بلور سرخ لئے ہوئے مملو مشک و عنبر سے فقال لہ جبرئیل یا محمد ان اللہ یقرئک السلام و اعطاک ھذہ الھدیۃ و یامرک ان تعطیھا علیا و ولدیہ الحسن و الحسین پس بعد تسلیم عرض کی جبرئیل نے کہ یا رسول اللہ حق تعالی نے آپکو سلام ارشاد کیا ہے اور یہ جام بطور تحفہ آپکو دیا ہے اور حکم کیا ہے کہ آپ اپنے بہائی علی اور دونون فرزندان حسن اور حسین کو بہی دین فلما صارت فی کف النبی ھللت ثلثا و کبرت ثلثا پس جبکہ دست مبارک جناب رسالتماب

تین وہ جام آیا تو تین مرتبہ تہلیل اور تین مرتبہ تکبیر کہی ثُمَّ قَالَتْ بِلِسَانٍ
ذَرِبٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ طٰهٰ مَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰى
بعد ازان اوس جام نے زبان فصیح اسطرح کہا جیسے آدمی کلام کرتا ہو کا بعد بسم اللہ کہ اے
محمد نہین نازل کیا ہمنے تمپر قران کو اسلئے کہ مشقت و لعب اوٹھاؤ تم پس حضرت
نے اوس سے بوے بہشت استشمام فرما کر جناب امیر علیہ السلام کو
عنایت کیا فَلَمَّا صَارَتْ فِيْ كَفِّ عَلِيٍّ ع قَالَتْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّمَا
وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ الاٰيه پس جبکہ جام ہاتھہ مین علی کے آیا تو فوراً بعد
بسم اللہ آیہ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ کی تلاوت کی فَشَمَّهَا عَلِيٌّ وَاَعْطَاهَا الْحَسَنَ
پس حضرت امیر علیہ السلام نے بعد استشمام اوسے اپنے فرزند حسن کو
عنایت کیا فَلَمَّا صَارَتْ فِيْ كَفِّ الْحَسَنِ قَالَتْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ عَمَّ
يَتَسَاءَلُوْنَ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ جب امام حسن کے ہاتھہ مین وہ جام
جنت آیا تو یون بعد بسم اللہ گویا ہوا عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ
فَشَمَّهَا الْحَسَنُ وَاَعْطَاهَا الْحُسَيْنَ ع فَلَمَّا صَارَتْ فِيْ كَفِّ الْحُسَيْنِ ع قَالَتْ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى جناب امام حسین
نے بھی استشمام بوی بہشت فرما کر اپنے بھائی حسین کو عطا کیا پس
جب وہ جام بہشت دست حق پرست حسین فرزند رسول الثقلین مین آیا
تو یون گویا ہوا قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ثُمَّ رَجَعَتْ

الی النبیؐ فقالت بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ نور السموات والارض
بعد ازان وہ جام بہشت پہنچ گیا دست مبارک جناب رسالتمآبؐ مین اور
گویا ہوا بعد بسم اللہ اللہ نور السموات والارض الایہ ابن عباس اور
ابو رافع کہتے ہین کہ دفعتہً وہ جام غائب ہوگیا ہاتھ سے حضرت کے علوم
نہین کہ بالاے آسمان گیا یا زیر زمین نہان ہوگیا یہہ مرتبہ تو آپنے پنجتن
پاک کا مجموعا سنا اب ایک فضیلت مختصرہ جناب سیدہ صلوات اللہ
وسلامہ علیہا کے سن لیجیے منقول ہے کہ ایک مرتبہ جناب سیدہ
کو مرض تب عارض ہوا رسالتمآبؐ عیادت کو تشریف لائے
پوچھا کہ اے پارہ جگر مزاج کیسا ہے عرض کی کہ اے بابا تپ شدید
مین مبتلا ہون اور حسب اتفاق اوسوقت جناب امیر علیہ السلام کہین
باہر تشریف لے گئے تھے کسی ضرورت سے فقال النبیؐ لہا یا فاطمۃ اتشتہین
شیئاً قالت نعم اشتہی عنباً وانا اعلم انہ عزیز الوجود لیس ہذا اوان عنب
پس جناب رسالتمآبؐ نے اوس معصومہ سے ارشاد کیا کہ اے فاطمہ
آیا اسوقت کسی شے کو تمہارا جی چاہتا ہے عرض کی جناب سیدہ
نے کہ ہان اے بابا میرا جی چاہتا ہے کہ مین انگور کھاؤن حالانکہ
مین خوب جانتی ہون کہ انگور کمیاب ہین اور فصل انگور نہین ہے
فقال لہا رسول اللہؐ یا فاطمۃ ان اللہ قادر علیہ ان یعطینا

جناب رسالتماب نے فرمایا کہ اے فاطمہ گو فصل انگور نہین ہے مگر حق تعالے قادر ہے اوسکی عطا پر غیر فصل مین بھی یہہ کہکر عرض کی بارگاہ صمدیت مین کہ خداوند عنایت کر تو اسوقت انگور فاطمہ کو کہ وہ بسبب مرض تپ کے بے چین ہے ہنوز دعا نہ تمام ہوہی تھی کہ ناگاہ کیسینے زنجیر ہلائی در دولت کی جب کھولا گیا در خانہ عصمت تو دیکھا کہ مشکل کشا حبیب خیر الورے شیر خدا سید الاوصیا امیر المومنین علی ابن ابیطالب مع ایک زنبیل تشریف لائے جب جناب رسالتماب نے ملاحظہ کیا تو فرمایا کہ یا علی یہہ کیا لائے حضرت امیر علیہ السلام نے عرض کی کہ حسب الطلب آپکے انگور لایا ہون پس حضرت نے دو مرتبہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اور عرض کی درگاہ خدا مین کہ بار الہا جسطرح تو نے اسوقت علی کے آنے سے مسرور کیا اسیطرح اب شفا دیدے میرے پارہ جگر فاطمہ کو کہانے سے ان انگورون کے ثم قال کُلِی علیٰ اسم اللہ یا بُنَیَّۃ فَاَکَلَت وَمَا خَرَجَ النَّبِیُّ ص حَتّٰی بَرِئَت پھر حضرت نے فرمایا کہ اے فاطمہ کہاو تم بسم اللہ کہکر پس نوش کئے جناب سیدہ نے کچھ انگور لکہا ہے کہ ہنوز جناب رسولخدا گھر سے جناب سیدہ کے جانے نہ پائے تھے کہ فاطمہ زہرا کو صحت ہو گئی اور فوراً وہ تپ دفع ہو گئے سبحان کیا نظر شفقت تھی جناب اقدس الہی کے جناب رسالتماب اور اونکے اہلبیت علیہم السلام پر اور کسقدر توقیر تھی پیش خدا اون حضرات کی مگر ہائے افسوس کیا غضب

توقیر کی بنی امیہ نے اونکے بیٹیون کی وہ کون جناب زینبؑ جناب
ام کلثوم دختران فاطمۂ زہرا کہ ہاتھ ریسمان ستم سے بندہے شتران
بیکجاوہ و عماری پر بے مقنعہ و چادر مجمع عام مین کربلا سے تا
شام گئین وَرَوٰی زَیْدُ بْنُ مُوْسٰی بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْہِ مِنْ اٰبَائِہٖ قَالَ
خَطَبَتْ فَاطِمَۃُ الصُّغْرٰی بَعْدَ اَنْ وَرَدَتْ مِنْ کَرْبَلَا
روایت کی ہے زید ابن موسےٰ نے اپنے باپ اور اونسے اپنے جدّ سے
کہ کہا اونسے کہ جب اہلبیت حسینؑ مقید ہوکر کربلا سے طرف کوفہ کے
چلے تو راہ مین جناب فاطمہ صغرے نے ایک خطبہ پڑہا نہایت بلاغت
وفصاحت سے اسطرح اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ الرَّمْلِ وَالْحَصٰی وَزِنَۃَ الْعَرْشِ
اِلَی الثَّرٰی وَاَحْمَدُہٗ وَاُوْمِنُ بِہٖ وَاَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَاَنَّ اَوْلَادَہٗ ذُبِحُوْا بِشَطِّ الْفُرَاتِ محامد ہم عدد
ریگ و سنگریزہاے بیابان وصحرا اور عرش سے تا فرش سجے سب
واسطے جناب اقدس الہی کے ہے اور حمد کرتے ہون مین اوسکے اور
توکل واعتماد کرتی ہون مین اوسپر اور گواہی دیتی ہون مین اس
امرکے کہ نہین ہے کوئی خدا سوائے جناب اقدس الہی کے کہ وہ وحدہ
لاشریک لہ ہے او محمد بندہ ہین اوسکے اور گواہی دیتی ہون اس بات کی

کو ذبح کئے گئے اولاد رسول و ذریت بتول کنارے دریائے فرات کے
الغرض بعد جناب فاطمہ کے جناب زینب نے نہایت فصاحت
و بلاغت سے خطبہ ارشاد کیا اور اوسکے چند اشعار کہ جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ وای
ہو تمپر اے اہل کوفہ بہائی تمنے وہ و ما رطیبہ کہ جسکا بہانا خدائے تمپر حرام
کیا تہا اَلَا فَابْشِرُوْا بِالنَّارِ اِنَّکُمْ غَدًا ۔ لَفِیْ سَقَرٍ حَقًّا یَقِیْنًا تُخَلَّدُوْا
یعنے آگاہ ہو اے گروہ کوفہ و شام پس بشارت ہو تمہین ساتھ آتش
جہنم کے کل کے روز یعنے بروز قیامت کہ ہوگے تم سب مُخَلَّدُ فِی النَّارِ
وَاِنِّیْ لَاَبْکِیْ فِیْ حَیَاتِیْ عَلٰی اَخِیْ ۔ عَلٰی خَیْرِ مَنْ بَعْدَ النَّبِیِّ سَیُوْلَدُ اور مین تو
ہمیشہ تا زندگی اپنے بہائی پر روؤن گی کہ بہترین خلائق تہے بعد جناب
رسالتمآب کے جمیع خلائق مین بِدَمْعٍ غَزِیْرٍ مُسْتَہِلٍّ مُکَفْکَفٍ ۔ عَلَی الْخَدِّ
مِنِّیْ دَائِمًا لَیْسَ یُجْمَدُ ساتھ اپنے اشک عزیز کے کہ
جو کبھی نہ رکے بلکہ پے درپے جاری رہے میرے
رخسارے پر ہمیشہ اسطرح کہ ہرگز منجمد نہ ہو قَالَ الرَّاوِیْ فَضَجَّ النَّاسُ بِالْبُکَاءِ
وَالنَّحِیْبِ وَنَشَرَتِ النِّسَاءُ شُعُوْرَهُنَّ وَوَضَعْنَ التُّرَابَ عَلٰی رُءُوْسِهِنَّ وَ
خَمَشْنَ وُجُوْهَهُنَّ وَضَرَبْنَ خُدُوْدَهُنَّ وَدَعَوْنَ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ وَبَکَی الرِّجَالُ
وَنَتَفُوا اللِّحَاءَ هُمْ فَلَمْ یُرَ بَاکِیَةٌ وَبَاکٍ اَکْثَرُ مِنْ ذَالِکَ الْیَوْمِ
راوی کہتا ہے کہ اوسوقت ایک شور گریہ و بکا کا بلند ہوا اور عورات نے

بال سرونکے کہول دیئے اور اپنے سرون پر خاک ڈالنے لگین اور
اپنے منہ نوچنے لگین کہ ہائے کیسی توہین ہوی عترت رسول کی اور اپنے
رخساروں پہ طمانچے مارے اور آوزین ساتہ گریہ وبکا کے ملبند کین
اور مرد ونکا یہہ حال ہوا کہ زار زار روتے تھے اور ڈاڑہیان اپنے
نوچتے تھے پس راوی کہتا ہے کہ کبہی نہین دیکہا گیا ایسا رونا اور
پیٹنا مرد وزن کا جیسا اوس روز ہوا آہ مومنین کیسی ہتک حرمت
کی اشقیا نے خاندان رسالت کی اور اس ذلت سے لے گئے اہلبیت
حسین کو سامنے یزید کے کہ اوسنے بھی نہ پہچانا بلکہ کہا اون اشقیا سے
قَدْ اَلَمَّ بِالْاَمَاءِ فَاَیْنَ بَنَاتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ یعنے تم لوگ چند کنیزین لیکر آئے ہو دختران
رسولخدا کہان ہین پس اب ضرورت ہوی اون ملاعین کو نام بنام
بیان کرنیکی فَجَاءَ الشِّمْرُ اِلَیْہِ وَقَالَ ھٰذِہٖ زَیْنَبُ وَھٰذِہٖ اُمُّ کُلْثُوْمٍ وَ
ھٰذِہٖ سُکَیْنَۃُ وَھٰذِہٖ رُقَیَّۃُ بَنَاتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ لکہا ہے کہ اوسوقت
شمر ملعون قریب آیا یزید کے اور پہچنوانا شروع کیا یہ کہکر کہ اے یزید یہہ زینب ہی
اور یہہ ام کلثوم ہے اور یہہ سکینہ دختر حسین ہے اور یہہ رقیہ ہے یہہ سب
عترت رسول ہین زحمت راہ سے انکا یہہ حال ہو گیا ہے ؂
اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس چوتیسوین ۳۴

قال النبی ان اھل الجوع فی الدنیا ھم اھل الشبع فی الآخرۃ فرمایا جناب رسالتمآب نے کہ جو لوگ اہل دنیا سے بھوکے رہے ہیں دنیا میں سیر ہونگے آخرت میں وعن النبی انہ قال لا تمیتوا القلب فانہ من اکثر الاکل اکثر النوم ومن اکثر النوم اکثر الشرب فان القلب یموت کالزرع اذا کثر علیہ الماء اور جناب رسول خدا سے مروی ہے کہ فرمایا ان حضرت نے خطاب کر کے ایک مرتبہ لوگوں سے کہ نہ مردہ کرو دلوں کو پس میں سکیہ جو شخص زیادہ کہاتا ہے وہ زیادہ سوتا ہے اور جو زیادہ سوتا ہے وہ زیادہ پانی پیتا ہے پس دل مردہ ہو جاتا ہے مثل کہیتی کے جب بہ جاتا ہے پانی او سیر ومن نصایح لقمان لابنہ انہ قال یا بنی اذا امتلأت المعدۃ نامت الفکرۃ وخرست الحکمۃ وقعدت الاعضاء عن العبادۃ اور منجملہ نصایح حضرت لقمان کے جو اپنے فرزند کو کی تھی یہ ہے کہ فرمایا آن جناب نے کہ اے فرزند جب پر ہوتا ہے معدہ تو سو جاتی ہے فکر اور گونگی ہو جاتی ہے عقل و حکمت اور سست ہو جاتی ہیں اعضا اسطرح کہ عبادت نہیں ہو سکتی ومروی ان عیسی قال لبنی اسرائیل لا تکثروا الاکل فانہ من اکثر الاکل اکثر النوم ومن اکثر النوم اقل الصلوۃ ومن اقل الصلوۃ کتب من الغافلین اور روایت میں وارد ہوا ہے کہ حضرت عیسے نے فرمایا بنی اسرائیل سے کہ نہ زیادہ کہاؤ تم پس

بدرستیکہ جو شخص زیادہ کہاتا ہے وہ زیادہ سوتا ہے اور جو شخص زیادہ
سوتا ہے وہ بہت کم بجالاتا ہے نماز اور جو کمی کرتا ہے نماز مین وہ لکہا گیا
غافلون سے وَعَنِ النَّبِیِّ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ ھِمَّتُہٗ فِی الصَّلٰوۃِ وَالْقِیَامِ
وَالْعِبَادَۃِ وَالْمُنَافِقُ ھِمَّتُہٗ فِی الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ کَالْبَھِیْمَۃِ اور جناب
رسالتمآب سے ماثور ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ مومن کی ہمت مصروف
رہتی ہے نماز و قیام و عبادت کے جانب اور منافق کی ہمت مصروف رہتی
ہے کہانے اور پینے مین مثل جانور چرند کے وَعَنْہُ اَنَّ اَکْثَرَکُمْ شِبَعًا
فِی الدُّنْیَا اَکْثَرُکُمْ جُوْعًا فِی الْاٰخِرَۃِ اور انہین جناب سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت
نے کہ جو زیادہ سیر ہوتا ہے تم مین سے دنیا مین وہ زیادہ گرسنہ رہیگا آخرت
مین وَقَالَ ع مَنْ اَکَلَ فِی الْیَوْمِ مَرَّۃً لَمْ یَکُنْ جَائِعًا وَمَنْ اَکَلَ مَرَّتَیْنِ لَمْ یَکُنْ
عَابِدًا وَمَنْ اَکَلَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَرْبِطُوْہُ مَعَ الدَّوَابِّ اور فرمایا جناب رسول خدا نے
کہ جس شخص نے ایک مرتبہ کہایا ہر روز وہ نہوگا بہوکا اور جس نے دو
مرتبہ کہایا ہر روز وہ نہوگا عابد اور جسنے ہر روز تین مرتبہ کہایا باندہ دو
اوسے ہمراہ جانوران چرند کے وَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْعَقْلَ فِی الْمَلٰئِکَۃِ
دُوْنَ الشَّھْوَۃِ وَخَلَقَ الشَّھْوَۃَ فِی الْبَھَائِمِ دُوْنَ الْعَقْلِ وَخَلَقَھُمَا فِی ابْنِ
اٰدَمَ فَمَنْ غَلَبَ عَقْلُہٗ عَلٰی شَھْوَتِہٖ فَھُوَ خَیْرٌ مِنَ الْمَلٰئِکَۃِ وَمَنْ غَلَبَ شَھْوَتُہٗ
عَلٰی عَقْلِہٖ فَھُوَ شَرٌّ مِنَ الْبَھَائِمِ اور فرمایا جناب رسول خدا نے کہ بدرستیکہ پیدا کیا

خدا نے عقل کو ملائکہ مین سوا ے خواہش نفس کے اور پیدا کیا خدا نے
خواہش کو بہائم مین سوائے عقل کے اور پیدا کیا عقل و خواہش
دونون کو اولاد آدم مین پس وہ شخص کہ غالب آئے عقل اوسکے
خواہش پر اوسکے پس بہتر ہے وہ ملائکہ سے اور وہ شخص کہ غالب آئے خواہش
اوسکی عقل پر اوسکی پس وہ بدترین بہائم سے ہے وَمِنْ کَلَامِہٖ ثَلٰثَۃٌ یُحِبُّھَا
اللّٰہُ قِلَّۃُ الْکَلَامِ وَقِلَّۃُ الْمَنَامِ وَقِلَّۃُ الطَّعَامِ وَثَلَاثَۃٌ یُبْغِضُھَا اللّٰہُ
کَثْرَۃُ الْکَلَامِ وَکَثْرَۃُ الْمَنَامِ وَکَثْرَۃُ الطَّعَامِ اور اونہین جناب کے
کلمات سے یہ ہے کہ تین چیزون کو خدا دوست رکھتا ہے کم کلام کرنے
کو اور کم سونے کو اور کم کہانے کو اور تین چیزون پر حق تعالے غضبناک
ہوتا ہے زیادتی کلام پر جو منجر ہو ہزل کی طرف اور کثرت خواب پر اور
زیادہ کہانے پر یہی وجہ ہے جو انبیاؤ اوصیا علیہم السلام نہایت اجمال
کرتے تھے اکل و شرب مین اور بہت اہتمام کرتے تھے عبادت مین چنانچہ
حضرت موسے اور حضرت ابراہیم اور اور بعض انبیا کہ شدت بھوک ہوتی تھے تو
برگہائے شجر نوش کرتے تھے یہان تک کہ اثر اوسکا جسم اقدس سے ظاہر تہا
مگر حضرت امیر علیہ السلام نے ایسا زہد کیا دنیا مین کہ انبیا کے ماسبق پر شرف
لے گئے اسلیے کہ جناب رسالتمآب کا زہد حیز تقریر سے باہر ہے اور یہ جناب
قدم بقدم تھے اون حضرت کے اب فرماتے کہ تین تین دن تک کہانا میسر

نہ ہو اور پھر سوائے شکر خدا کے کوئی کلمہ خلاف اطاعت زبان پر نہ
آئی چنانچہ ایک مرتبہ جناب رسول خدا دولت سرائے فاطمہ مین گئے
اور حال بوجہ گرسنگی کے حضرت کا یہ تہا کہ شکم مبارک پر پتھر باندہے تھے
جب جناب سیدہ نے دیکھا سلام کیا حضرت نے فرمایا کہ اے پارہ جگر کچھ قسم
طعام سے ہو تو دو کہ مین تین دن سے گرسنہ ہون جناب سیدہ نے عرض
کیا کہ اے بابا آپکے فرزند بھی یعنے حسنؑ و حسینؑ کئی روز سے گرسنہ ہین
اور اپنے گرسنگی کو نہ کہا کہ اس مین ایک قسم کی شکایت علی تھی الغرض حضرت یہ
سنکر رونے لگے اور تاب ضبط نلا سکے دیکھئے ایک دن تو یہ تہا کہ بھوک
اور پیاس امام حسین کی نہ جناب سیدہ کو گوارہ تھی نہ رسولخدا کو اور
ایک دن وہ بھی تہا کہ اعدا مین بھوکا پیاسا فریاد کرتا تہا اسطرح کہ مین فرزند
رسول خدا ہون اور پیاسا ہون اور فرزند ہون علی و فاطمہ کا اور پیاسا
قتل ہوتا ہون اور جواب مین وہ اشقیا نیزہ اور تلوارین لگاتے
تھے یہان تک کہ وہ جناب زخمون سے چور ہوکر زمین پر گرے اب
مقام ادب ہے اسلئے کہ شمر بےحیا دامن گردان کر خنجر بکف قریب آگیا ہی
رَاوِی هِلَالُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اِنِّی لَوَاقِفٌ مَعَ اَصْحَابِ عُمَرَ بْنِ
سَعْدٍ اِذْ صَرَخَ صَارِخٌ اِبْشِرْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ فَهٰذَا شِمْرٌ قَدْ
قَتَلَ الْحُسَيْنَ — ہلال ابن نافع کہتا ہے کہ مین کہڑا تہا ہمراہ

اصحاب عمر سعد کے ناگاہ ایک شخص نے پکار کر کہا کہ بشارت و خوشخبری
ہو تجھے اے امیر کہ شمر نے حسین کو قتل کیا ہلال لعین کہتا ہے کہ نکلا مین لشکر
سے اور دونو صفون کے درمیان مین آکر کھڑا ہوا قریب جناب امام حسینؑ
کی حالانکہ وہ اوسوقت جان بلب تھے لیکن قسم بخدائے عزوجل ایسا
نورانی کوئی شخص زخمی مینے نہین دیکھا جیسا حسین کو دیکھا کہ نور اون
کی چہرہ سے روشن تھا اور ایسا مین محو زیارت چہرہ امام حسین ہوا کہ فکر قتل بھی
میرے دل سے جاتی رہی کہ یکایک امام حسین نے اوسوقت پانی مانگا
فَسَمِعْتُ رَجُلاً يَقُولُ لَا تَذُوقُ الْمَاءَ حَتّٰى تَرِدَ الْحَامِيَةَ فَتَشْرَبَ مِنْ حَمِيمِهَا
پس سنا مینے ایک شخص کے زبانی کہ وہ کہتا ہے کہ اے حسین نہ ہوگے
تم پیاسے جب تک داخل جہنم ہوگی پس سیراب ہوگے آپ گرم جہنم
سے مومنین غالب ہے کہ یہی جواب شمر ناری نے دیا ہوگا بس مومنین
اب دو شعر اور سن لیجیے ع ذَبَحُوهُ ظَمْآنًا وَكَوْثَرُ جَدِّهٖ ؛؛ بِالْمَاءِ فِي يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ مُتْرَعٌ - ہائے افسوس کیا غضب کیا اون ملاعین نے کہ
پیاسا ذبح کیا اوس فرزند رسول کو جسکے جد بزرگوار مالک ہونگے روز قیامت
حوض کوثر کے اب دوسرا شعر سنیے ہر سنگ جہان را کہ بر دست تراشے اول
وہ آبے ؏ بر یزید لعین خو خنک گلوے تشنہ والا فریاد خدایا ؏ اَلَا لَعْنَةُ
اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُونَ

مجلس پینتیسوین ۳۵

بعض علمائے اہل تشیع نے ذکر کیا ہے کہ جب حضرت سلیمان
ابن داؤد نے ارادہ کیا کہ اپنی دختر نیک اختر کی شادی کرین تو اصف
ابن برخیا کو وزیر تھے اونکے حکم کیا اونہین کہ غلامون کو جمع کرین
اور جامہاے پر تکلف حریر و دیباے خدام و غلمان کے لیے
طیار رہون اور عود و عنبر وغیرہ بجاے ہیزم منقلون مین جلایا جاے
اور حکم کیا کہ ایک بلور لپان قطعہ نور کہ وہ مرصع ہو موتیون اور
یاقوت و مرجان سے عروس و نوداماد کے لئے طیار ہو پھر حکم
کیا حضرت سلیمان علیہ السلام نے اصف ابن برخیا کو کہ ایک تاج
جو مرصع ہو جواہر بیش بہا سے اور مکلل ہو الماس و زمرد وغیرہ سے واسطے
نوداماد کے طیار ہو الغرض بعد عقد بہت کچھ از قسم جہیز وغیرہ وقت
تخصیص دیا اور سب نہایت خوش و مسرور ہوے شادی سے دختر
حضرت سلیمان پیغمبر کے لیکن اسوقت یاد آئی شادی قاسم گلگون
قبا فرزند حسن مجتبی کے جو سلیمان کربلا تے روز عاشورا اپنے دختر
فاطمہ سے کی تھی چنانچہ جب حضرت قاسم نے اکر اپنی چچا سے اجازت
میدان چاہی اور حضرت نے اجازت ندی تو اوسوقت حضرت

قاسم مایوس ہوکر ایک کنارے جا بیٹھے ناگاہ وصیت پدری یاد آئی فوراً تعویز بازو سے کھولکر پڑہا کہ مضمون اوسکا یہ تہا کہ اے فرزند اے قاسم جب دیکھے تو اپنے عم بزرگوار امام حسین کو کہ وہ حضرت روز عاشورا زمین کربلا پر مجبور وناچار بے مونس و مددگار شرغہ کفار مین گہر گئے ہین اور راہ چارہ وتدبیر کی اون حضرت پر بند ہے تو تجھے لازم ہے کہ تو اوس وقت جان اپنے فرزند رسول خدا پر فدا کرے فبسّن بذلک ؤاتی الی عمہ پس اوس تعویذ کو پڑہ کر قاسم بہت مسرور ہوے اور اوسی کتابت کو ذریعہ تحصیل مقصود کا گردان کر مکرر خدمت جناب امام حسین علیہ السلام مین حاضر ہوئی اور وہ وصیت نامہ پیش کیا جبکہ اون حضرت نے اوس مکتوب کو پڑہا اپنے بہائی امام حسن علیہ السلام کو یاد کرکے بہت روئے وقال لہ یا ولدی اور فرمایا جناب امام حسین علیہ السلام نے قاسم سے کہ اے فرزند میرے جو وصیت کہ تمہارے پدر بزرگوار حضرت امام حسن علیہ السلام نے تمہین کی ہے لازم ہے کہ تم اوسے عمل مین لاؤ اور جو کچھہ اوس امام معصوم نے تمہارے امر مین مجھے وصیت کی تھی مین چاہتا ہون کہ اوسے عمل مین لاؤن فمسک یدالقاسم ودخل الخیمۃ مع العباس پس ہاتھہ شاہزادہ قاسم کا پکڑ لیا اور عباس ابن علی علیہ السلام کو اپنے ہمراہ لیکر خیمہ اہل حرم مین تشریف لائے قال لاختہ زینب

یا اُختی اِئتِینی بِالصَّندُوقِ فَاَتَتہُ پس جبکہ حضرتؑ مع عباسؑ
ابن علیؑ داخل خیمہ حرم محترم ہوے اپنی بہن جناب زینب خاتون
سے فرمایا کہ اے بہن صندوق پوشاک کا لاؤ جناب زینب خاتون نے حسب الارشاد
صندوق پوشاک کا حاضر کیا پس حضرت نے قفل صندوق کا کھولکر قبائے مبارک
جناب امام حسن علیہ السلام کے صندوق سے نکالے اور اوسے اپنے ہاتھ سے
شاہزادہ قاسم کو پہنایا اور عمامہ اوس امام مسموم کا سر اطہر قاسم پر باندھا پس
بعد پہنانے لباس عروسی کے امام حسین علیہ السلام نے
اپنی دختر نیک اختر فاطمہ کہ جو صاحبزادی سالوں سے منسوب بقاسم تھے
حضرت قاسم سے عقد اوسکا پڑھا اور دولہن ناشاد و دولھہ
نامراد کو خیمہ مین چھوڑکر سب زن و مرد باہر نکل آیے فَاَرَادَ الْقَاسِمُ
اَنْ یَخْرُجَ مِنَ الْخَیْمَۃِ پس بعد تخلیہ کے اوس شاہزادے نے
قصد اوٹھنے کا کیا اور چاہا کہ رخصت جہاد حاصل کرکے میدان کارزار
مین جاؤن اوسیوقت دختر سلیمان کربلا نے کہ مشہور بفاطمہ تھین
فقط دامن قاسم کا پکڑلیا اور مارے شرم وحیا کی زبان اوٹھتے کچھ نہ کہہ
سکین شاہزادہ قاسم یہ دیکھکر رونے لگے اور فرمایا کہ اے بنت عم سدراہ
میرے نہو اور مجھی تحصیل سعادت ابدی سے مانع نہو کہ وقت تاخیر کا
نہین ہے اور اب لطف شادی نے قیامت پر رہا فَبَکَتْ وَقَالَتْ

بِاَیِّ عَلَامَۃٍ اَعْرِفُكَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَقَطَعَ الْقَاسِمُ کُمَّہٗ وَاَعْطَاہُ بِھَا وَقَالَ تَعْرِفِیْنِیْ بِھٰذَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

پس جبکہ اوس صاحبزادی سے معلوم کیا کہ وہ شاہزادہ مشتاق شہادت ہے اور کسیطرح روکنا میرا مفید نہوگا بہت روئین اور بکمال شرم وحیا دامن قاسم چہوڑکر آہستہ اتنا کہا کہ اگر تم قاصد سفر آخرت ومتمنے شہادت ہو تو مجہے کچہ نشانی اپنی دیتے جاؤ کہ تا مین عرصہ محشر مین اوس نشانی سے تمہین پہچان لون پس اوس نور چشم حسن نے آستین اپنی پہاڑ کر اوس دولہن ناشاد کے حوالہ کی اور فرمایا کہ اس نشانی سے مجہے بروز قیامت عرصہ محشر مین پہچان لینا

مجالس چہتیسوین ۳۶

قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فِی الْحَدِیْثِ الْقُدْسِیِّ مُخَاطِبًا لِنَبِیِّہٖ اَنْتَ مِنِّیْ حَیْثُ شِئْتَ اَنَا وَعَلِیٌّ مِنْكَ حَیْثُ اَنْتَ مِنِّیْ وَمُحِبُّوْا عَلِیٍّ مِنِّیْ حَیْثُ عَلِیٌّ مِنْكَ

فرمایا پروردگار عالم نے حدیث قدسی مین مخاطب ہوکر اپنے حبیب جناب رسالتمآب کیجانب کہ اے محمد تم مجہسے اسطرح ہو جس مرتبہ کی جسطرح چاہو اور علی تمسے اسطرح ہین جسطرح تم مجہسے ہو اور محب علی کی مجہسے اسطرح ہین جسطرح علی تمسے ہین جابر ابن عبد اللہ انصاری

سے منقول ہے کہ کہا اونہون نے کہ سنا مینے جناب رسول خدا سے کہ فرمایا اون جناب نے اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَنِیْ وَخَلَقَ عَلِیًّا وَفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ مِنْ نُوْرٍ یعنے پروردگار عالم نے پیدا کیا مجھے اور علیؑ اور فاطمہ اور حسن وحسین کو اپنے نور سے فَعَصَرَ ذٰلِکَ النُّوْرَ عَصْرًا فَخَرَجَ مِنْہُ شِیْعَتُنَا بعد ازان اوس نور کے عصار ہیسے ہمارے شیعہ پیدا ہوے فَسَبَّحْنَا فَسَبَّحُوْا وَقَدَّسْنَا وَقَدَّسُوْا وَھَلَّلْنَا وَھَلَّلُوْا وَمَجَّدْنَا وَمَجَّدُوْا وَوَحَّدْنَا وَوَحَّدُوْا پس تسبیح کی ہمنے پروردگار عالم کی یعنے سبحان اللہ کہا بعد اسکے ہمارے شیعون نے سبحان اللہ کہا اور اسی طرح مشغول ہوے ہم اسی عالم نور مین تقدیس وتہلیل وتحمید وتوحید باری تعالے مین اور ہمارے شیعہ بھی ہمارے ساتھ مشغول تقدیس وتہلیل وتمجید وتوحید تھے ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرَضِیْنَ وَخَلَقَ الْمَلَائِکَۃَ بعد اسکے پیدا کیا خداوند عالم نے سب آسمانون کو اور زمین کو اور تمام ملائکہ کو فَمَکَثَتِ الْمَلَائِکَۃُ مِائَۃَ عَامٍ لَا یَعْرِفُ تَسْبِیْحًا وَّلَا تَقْدِیْسًا پس سو برس تک ملائکہ مشغول ذکر باری تعالے اور مصروف اوسکی عبادت مین نہوے اسلئے کہ مطلق طریقۂ ذکر خدا اور تسبیح خدا اور تقدیس سے واقف نہ تھے فَسَبَّحْنَا فَسَبَّحَتْ شِیْعَتُنَا فَسَبَّحَتِ الْمَلَائِکَۃُ وَقَدَّسْنَا وَقَدَّسَتْ شِیْعَتُنَا

فَقَدَّسَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَھَلَّلْنَا وَھَلَّلَتْ شِیْعَتُنَا فَھَلَّلَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ
وَمَجَّدْنَا وَمَجَّدَتْ شِیْعَتُنَا وَمَجَّدَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ
پس ہماری تسبیح سے اور ہمارے شیعون کی تسبیح سنکر ملائکہ نے بھی
طریقہ تسبیح کا جانا اور سبحان اللہ کہنا سیکھا اور اسیطرح ملائکہ نے
جب ہمسے تقدیس و تہلیل و تحمید باریتعالی سنے تو خود بھی واقف
ہوے اور مشغول ہوے فَنَحْنُ الْمُوَحِّدُوْنَ حَیْثُ لَا مُوَحِّدَ غَیْرُنَا وَ
وَحَقِیْقٌ عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ کَمَا اخْتَصَّنَا وَاخْتَصَّ شِیْعَتَنَا اَنْ یُّنْزِلَنَا وَشِیْعَتَنَا فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ
پس ہم موحد ہوے باریتعالی کی او وحدہ لاشریک لہ جانا ہمنے اوسکی ذات اقدس کو اوسوقت مین
کہ بجز ہمارے کوئی اور موحد باری تعالی کا اور وحدہ لاشریک لہ جاننیوالا اوسکی ذات کا نہ تھا پس
حقیقت مین ہم از روے انصاف و عدالت کے سزاوار اور مستحق ہین اس مرتبہ قرب
وجلالت اور اس درجہ رفیع المنزلت کی کہ ہمکو ہوگا وکریم مطلق سے اوسکی عنایت
بے پایان سے عطا ہوا ہے جیسا کہ مخصوص و ممتاز کیا ہمکو جناب باری نے اس امر کے ساتھ
کہ جگہ دی ہمین اور ہمارے شیعون کو ہمارے ساتھ درجات اعلے علیین
مین وَاِنَّ اللّٰہَ اصْطَفَانَا وَاصْطَفٰی شِیْعَتَنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّکُوْنَ اَجْسَامًا
فَدَعَانَا فَاَجَبْنَا فَغَفَرَ لَنَا وَلِشِیْعَتِنَا مِنْ قَبْلِ
اَنْ نَّسْتَغْفِرَ اللّٰہَ تَعَالٰی اور بتحقیق کہ پروردگار عالم نے
برگزیدہ کیا ہمکو اور ہمارے شیعون کو اور ممتازہ اشرف کیا تمام مخلوقات

اور موجودات سے اوسوقت مین کہ ہم شکل جسمانی اور بنیہ انسانی مین نہ آئی تھی بلکہ عالم نور مین تھے اور اسیطرح شیعہ بھی ہمارے عالم ارواح مین تھے پس دعوت سے پروردگار عالم نے ہماری طرف اقرار معبودیت و الوہیت اور طاعت او عبادت اپنے کی اوسی عالم نور مین اور فوراً ہمنے باخلاص تمام اقرار اوسکے الوہیت کا کیا بغیر تامل و تاسف اور اوس عادل مطلق اور کریم برحق سے جلدی مین اور صلے مین اس اقرار کے ہمکو اور ہمارے شیعون کو شمول مغفرت و بخشش کیا قبل اس امر کی کہ ہم اوس سے طالب مغفرت کرین سبحان اللہ جو ایسے مراتب عالیہ اور درجات رفیعہ پر عالم نور مین فائز ہون وہ اس دار دنیا مین ایسے بدترین خلائق کے ہاتھ مین مبتلا ہوجائین کہ راہ چارہ و تدبیر بند ہوجائے اور اوارہ وطن ہو کر تشنہ و گرسنہ قتل ہون اور شیعون پر اونکے ایسے مصائب ہون کہ جو باعث کفر ہون اون اعدائے دین کے چنانچہ بعض کتب مقاتل مین لکھا ہے کہ ایک شخص ناصبی تہا اوسنے اپنے لڑکیکو دیکھا کہ ملتزم ہے شرکت مجالس کا اور نہایت درجہ محبت تھی اوس لڑکیکو جناب عباس برادر حق شناس جناب امام حسین سے یہ دیکھکر وہ شقی نہایت مشتعل ہوا اور ایک شب اوس ملعون نے اوس طفل سے پوچھا گھر مین آکر کہ کیا تو دوست

رکھتا ہے حضرت عباس کو اوس صاحبزادی نے فوراً جواب دیا
کہ میرے جان فدا ہے نام پر جناب عباس کے پس جو ہین یہہ کلام
اوس ولد الحرام نے اوس طفل خوش انجام سے سنا کہا اگر تو
اسقدر دوست رکھتا ہے عباس کو تو مین تیرے ہاتھ قطع کرونگا
اللہ اکبر دوستی اور محبت اسے کہتے ہین کہ فوراً اوس لڑکی نے دونو ہاتھ
اپنے بڑھا دیئے اوس شقی کے جانب اور کہا بسم اللہ قطع کر میرے
ہاتھون کو پس اوس ملعون نے ایسی ایک تلوار لگائی کہ دونو ہاتھ
اوسکے جدا ہوگئے پس یہہ حال دیکھا ماں اوسکی روتے پیٹتے قریب
اپنے فرزند کے آئی اور اپنے شوہر سے کہا کہ او شقی تو نے کچھ شرم نہ کیا
جناب سیدہ فاطمہ زہرا سے بھی نکی اوس شقی نے کہا کہ عاوہ تو بلت
کہ تو دوست رکھتی ہے فاطمہ زہرا کو تو نے کہا کہ ہان مین تو دوست رکھتی ہون
اپنی بی بی جناب سیدہ کو اوس ملعون نے یہہ سنکر کہا کہ مین تیری زبان
قطع کرونگا سبحان اللہ فوراً اوس ضعیفہ نے اپنی زبان کو نکالا
اور اوس شقی نے زبان کو اوسکے قطع کیا اور بآواز بلند کہا کہ اب
جا کر عباس اور فاطمہ سے شکایت کر تم دونو دیکھون مین کہ وہ
اونکی تمھین کیا نفع دیتی ہے پس وہ ضعیفہ روتی ہوئی مع اپنے فرزند کی
خانہ مین آئی اور زیر منبر آکر تمام شب باواز دردناک رویا کی قریب

دیکھا اوسنے کہ چند عورتین قریب منبر کے تشریف لائے ہین پس وہ ضعیفہ
دیندار خدمت مین اونکے حاضر ہوے اور اشارے سے شکوہ کیا
اپنے حال زار کا وہ ضعیفہ ناقل ہے کہ ایک بی بی اون مین سے میرے پاس
آئین اور لعاب دہن اپنا میرے زبان بریدہ مین لگادیا پس فوراً
زبان میرے صحیح و درست ہوگیے جیسے تھے
جب مینے یہ معجزہ اون معظمہ کا مشاہدہ کیا فوراً مینے اپنے فرزند کا حال اون
معظمہ سے عرض کیا کہ اے مقبول بارگاہ رب العزۃ میرے فرزند کے ہاتھ
بہی درست کر دیجے اون معظمہ نے ارشاد کیا کہ اے ضعیفہ تو رنج نکر اسلیئے
کہ وہ مجہے اپنا دوست رکہتا ہے وہ ضعیفہ ناقل ہے کہ مینے عرض کیا کہ اے
بی بی تم کون ہو جو میری مدد کے لیئے آئے ہو اون جناب نے فرمایا کہ منم
کہ گشتہ حسینم بدشت کرب و بلا * شہید از دم شمشیر کوفیان دغا
اے زن صالحہ مین وہی فاطمہ ہون جسکے محبت مین تو نے اپنی زبان
قطع کروا دی بعد ازان میرے نظرون سے وہ غائب ہوگئین بعد اسکے
مین پہر اپنے فرزند کے پاس جو آئے تو دیکھا مینے کہ دونون ہاتھ اوسکے
صحیح ہین مگر بے اختیار وہ زار زار رو رہا ہے مینے پوچھا کہ اے فرزند
سبب تیرے رونے کا کیا ہے اور یہہ ہاتھ کیونکر صحیح ہوے اوسنے
کہا کہ مین اپنے بستر پر غمگین و بیہوش لیٹا تہا یکایک ایک جوان لغا بدار

میرے سرہانے آیا اور فرمایا مجھسے کہ یہہ ہاتھ اپنے ملادے
زخموں سے جو ہین مینے تعمیل حکم کیا فوراً ہاتھ میرے صحیح ہوگئے
جب مینے یہہ اعجاز دیکھا اوس جوان سے تو عرض کیا کہ یا حضرت
اب ایک حاجت ہے مرے آپ سے پوچھا اوس نقابدار نے کہ وہ
کیا ہے مینے عرض کیا کہ آپ ہاتھ اپنے بڑہائیے تو مین
بوسے کرون جو ہین یہ کلام مجھسے سنا بے اختیار ہو کر ایک نعرہ
مارا اور فرمایا کہ اے بہائی مجھے اس امر مین معاف رکھ اسلئے کہ میرے
ہاتھ بروز عاشورا معرکہ کربلا مین ظالمان غدار نے قطع کی ہین
ہیہات ہیہات اب ہات کہان جو مین تیری حاجت کو بر لاؤن
اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس سینتائیسوین

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ مَنْ اٰذٰى عَلِيًّا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَهُوْدِيًّا
اَوْ نَصْرَانِيًّا فرمایا جناب رسالتمآب نے کہ جسنے ایذا دی علی کو
تو پروردگار عالم بروز قیامت حشر اوسکا یہود و انصار کے ساتھ
کریگا کتاب بہجۃ السعادۃ اور کتاب جواہر الاخبار مین جابر انصاری
سے منقول ہے قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ

اِلٰی اِسْرَافِیْلَ فِی ھَیْبَتِہٖ وَاِلٰی مِیْکَائِیْلَ فِیْ رُتْبَتِہٖ وَاِلٰی جَبْرَئِیْلَ فِیْ جَلَالَتِہٖ وَاِلٰی اٰدَمَ فِیْ سِلْمِہٖ وَاِلٰی نُوْحٍ فِیْ خَشْیَتِہٖ وَاِلٰی اِبْرَاھِیْمَ فِیْ خُلَّتِہٖ وَاِلٰی یَعْقُوْبَ فِیْ حُزْنِہٖ وَاِلٰی یُوْسُفَ فِیْ جَمَالِہٖ وَاِلٰی عِیْسٰی فِیْ وَرَعِہٖ وَاِلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ فِیْ حَسَبِہٖ وَخُلْقِہٖ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاِنَّ فِیْہِ تِسْعِیْنَ خَصْلَۃً مِنْ خِصَالِ الْاَنْبِیَاءِ جَمَعَ اللّٰہُ فِیْہِ وَلَمْ یَجْمَعْ لِاَحَدٍ غَیْرِہٖ

فرمایا جناب رسالت مآبؐ نے کہ جو شخص چاہے کہ نظر کرے ہیبت اسرافیل اور رتبہ میکائیل اور جلالت جبرئیل اور سلم آدم اور خوف نوح اور خلت ابراہیم اور حزن یعقوب اور جمال یوسف اور پرہیزگاری عیسےٰ اور حسب اور خلق جناب محمد مصطفےٰؐ کی طرف تو اوسے چاہیے کہ نظر کرے وہ طرف علی بن ابیطالب کے پس بتحقیق کہ پروردگار عالم نے جمع کیا ذات علی مین نوّے خصلتون کو کہ وہ مخصوص بانبیائے سابقین تھین اور کسی مین سوائے علیؑ کے جمع نہین کیا فِیْ عُیُوْنِ الْمُعْجِزَاتِ لِلْمُرْتَضٰیؒ عَنِ الصَّادِقِؑ عَنْ اَبِیْہِؑ عَنْ جَدِّہٖ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ قَالَ جَاءَ اَھْلُ الْکُوْفَۃِ اِلٰی عَلِیٍّ فَشَکَوْا اِلَیْہِ اِمْسَاکَ الْمَطَرِ وَقَالُوْا لَہٗ اسْتَسْقِ لَنَا

کتاب عیون المعجزات سید مرتضےٰ علیہ الرحمہ مین جناب صادقؑ سے منقول ہے کہ ایکمرتبہ اہل کوفہ حاضر ہوے خدمت امیرالمومنین مین اور شکایت کی کہ باران

باران کی اور عرض کیا کہ یا حضرت درگاہ خدا سے ہمارے لیے طلب باران
کیجیے فَقَالَ لِلْحُسَیْنِ قُمْ وَاسْتَسْقِ پس فرمایا جناب علی ابن ابیطالب نے
اپنے فرزند حسین سے کہ اوٹھو اور دعا کرو درگاہ خدا میں واسطے آب باران
کی فَقَامَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ پس فوراً جناب امام حسینؑ کھڑے ہوے
اور حمد و ثنائے الٰہی بجالائے اور درود و سلام بھیجا جناب رسالتمآبؐ پر
وَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُعْطِیَ الْخَیْرَاتِ وَمُنْزِلَ الْبَرَکَاتِ اَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَیْنَا
مِدْرَارًا وَاَسْقِنَا غَیْثًا مِغْزَارًا وَاسِعًا غَدِقًا مُجَلِّلًا سَحَابًا
سَفُوحًا ثَجَاجًا تُنَفِّسُ بِهِ الضُّعْفَ مِنْ عِبَادِكَ وَتُحْیِیْ بِهِ الْمَیِّتَ
مِنْ بِلَادِكَ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ اور عرض کیا بار الہا تو عطا کرنوالا
ہے نیکیوں کا اور نازل کرنے والا ہے برکتوں کا خداوند بھیج تو ہمارے لیے ابر
بارندہ اور سیراب کر تو ہمکو باران کثیر سے کہ دور تک برسے بکثرت اور
بھیجتو ہمارے طرف ابر گرجتا ہوا محیط اور برستا ہوا اور گہرا ہوا کہ بسبب
اوس باران سے کے دور کر تو ضعف کو اپنے بندوں سے اور زندہ
کر تو اون دونکو جو شہر مردہ ہیں بسبب نا یابی آب کے فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ دُعَائِهٖ
غَاثَ اللّٰهُ تَعَالٰی غَیْثًا بَغْتَةً پس جبکہ فارغ ہوے امام حسین علیہ السلام
دعا سے تو فوراً بارش ہوئی وَاَقْبَلَ اَعْرَابِیٌّ مِنْ بَعْضِ نَوَاحِی الْکُوْفَةِ
فَقَالَ تَرَکْتُ الْاَوْدِیَةَ وَالْاٰکَامَ یَمُوْجُ بَعْضُهَا فِیْ بَعْضٍ ناگاہ ایک اعرابی حاضر ہوا

خدمت جناب امیر علیہ السلام مین جانب کوفہ سے اور خبردی اون جناب
کو کہ تمام جھیلین اور تالاب وغیرہ مملو ہوگئے پانی سے کیون مومنین سبب
یہہ مقام سر پیٹنے اور خاک اوڑانیکا ہے کہ روز عاشورا کیا ان اہل
کوفہ سے کوئی موجود نہ تہا جو اس احسان حسین کا عوض کرتا ذرا غور
تو کیجئے کیا خوب عوض کیا ہے کہ بچون تک پہ پانی بند کردیا اور تا دم مرگ ندیا
مگر کیا بہادر اور شجاع تھے عزیز و اقربا اور اصحاب و انصار اون جناب کے
کہ ایسے وقت مین بھی کسینے اپنی جان عزیز نہ کی اور نصرت حسین سے
باز نہ آئے خصوصاً جناب عباس کہ اپنے سب بہائیون کو سامنے اپنے
شہید دیکہا اور خود بھی ایسی جان نثاری کی پیاسے نہر
فرات پر گئے اور آب فرات سے لب تر نہ کیے یہانتک کہ دونو ہاتھ
کٹوا دیئے حمایت فرزند رسول مین آخر کار جام شہادت سے سیراب
ہوے اور وقت آخر پکارے یَا اَخَاہُ اَدْرِکْنِیْ یعنے اے بہائی
خبر لو اس غلام کی کہ جان دینے اپنی آپ پر سے قدا کی قَالَ اِسْحٰقُ فَاَتیٰ
الْحُسَیْنُ کَالصَّقْرِ اِذَا انْحَدَرَ عَلیٰ فَرِیْسَتِہٖ فَفَرَّقَہُمْ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا لاَ بَعْدَ
اَنْ قَتَلَ مِنَ الْمَعْرُوْفِیْنَ سَبْعِیْنَ رَجُلاً کہ اوسوقت جناب امام حسین علیہ السلام
مثل شاہباز کی جہپٹی فوج اشقیا پہ اور متفرق کردیا اونکی جمیعت کو داہنے
اور بائین اور قتل کئے اون جناب نے مشاہیر کوفہ و شام سے ستر آدمی

فجاء نحو العباس وھو ینادی واخاہ واعباساہ الآن انکسر
ظھری وقلت حیلتی بعد اسکے آئے وہ جناب
طرف نعش عباسؑ کے اور یہہ کہتے جاتے تھے کہ ہائے بھائی ہائے
عباس تمہارے مرنے سے کمر حسینؑ کی شکستہ ہوگئی اور راہ چارہ بند
ہوگئی یہہ کہتے ہوئے اپنے بھائی کے نعش پر پہونچے اور چاہا کہ اونکی
نعش کو خیمہ مین لیجایئن جو ہین جناب عباس نے یہہ شفقت دیکھی
غش سے آنکھین کھول دین اور عرض کیا کہ اے آقاے نامدار کیا
ارادہ ہے حضرت نے فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ نعش تمہاری خیمہ
مین لیجاؤن عرض کیا جناب عباس نے کہ اے مولا مجھے یہین رہنے
دیجیے اسواسطے کہ مجھے سکینہ سے شرمندگی ہوگی کیونکہ مینے اوس سے
وعدہ پانی کا کیا تھا مگر کیا کرون کہ موت نے مہلت ندی الغرض ابھی
یہ کلام کررہے تھے کہ روح اونکی طرف جنت کے پرواز کرگئی راوی
کہتا ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام نعش عباس کو وہین چھوڑکر
روتے ہوئے طرف خیمہ حرم محترم کے تشریف لائے فلما رآہ مقبلاً
اتت الیہ سکینۃ ولزمت عنان جوادہ پس جب دیکھا اہل
حرم نے آتے ہوئے حسین کو طرف خیمہ کے اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اہل حرم در خیمہ پر منتظر حضرت کے کھڑے تھے پس آگے بڑہین جناب سکینہ

اور لجام فرس کو تھام کر عرض کیا هَلْ لَكَ عِلْمٌ بِعَمِّيَ الْعَبَّاسِ
آیا کچھ خبر ہے آپ کو حال سے میرے چچا عباس کے کہ بڑی دیر سے
وہ نہیں آئے ہیں حالانکہ مجھ سے وعدہ پانی کا کر گئے تھے پس
کیا وعدہ کو میرے اپنے دل سے بھلا دیا یا خود پانی پی لیا اور میرے
پیاس کو فراموش کیا یا ابھی تک وہ لڑائی میں مشغول ہیں فَقَالَ
الْحُسَيْنُ يَا بِنْتَاهُ اِنَّ عَمَّكِ الْعَبَّاسَ قُتِلَ وَبَلَغَتْ رُوحُهُ الْجِنَانَ
پس فرمایا جناب امام حسین نے کہ اے پارۂ جگر میری تحقیق کہ
چچا تمہارے شہید ہو گئے اور روح اونکی طرف جنت کے پرواز
کر گئے اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُوْنَ

مجلس اڑتیسویں ۳۸

کتاب بحار میں منقول ہے کہ ایک روز کسی کنیز نے کنیزان جناب امام حسینؑ
میں سے کچھ قصور کیا حضرت نے فرمایا کہ اسی سزا دو کہ وہ تقصیر لایق
سزا تھے اوسوقت اوس کنیز نے اس آیہ کو پڑھا اَلْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ
یعنی جو لوگ ضبط کرتے ہیں غیظ کو حضرت نے بمجرد سننے اس آیہ کے
فرمایا کہ سزا اسے نہ دو بعد اسکے اوس کنیز نے دوسرا ٹکڑا آیہ کا پڑھا
وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ اور وہ لوگ کہ جو عفو کرتے ہیں تقصیر انکو

مجرموںکی حضرت نے یہہ سنکر ارشاد کیا کہ مینے تیرے قصور کو بھی عفو کیا بعد
اسکے اوس کنیز نے بقیہ آیہ پڑہا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ حضرت نے
یہہ سنکر ارشاد کیا کہ مینے تجھے آزاد کیا راہ خدا مین اور جو کچھ پہلے مین
تجھے دیتا تھا وہ اوسیطرح دونگا اب انقلاب زمانہ دیکھیے کہ ایکدن
ایسا آیا کہ مثل کنیزان حبش و زنگبار کی اہل حرم اون جناب کی تشہیر ہوتے
ہوئے دربار یزید مین پہونچے تو تب رَجُلٌ مُّحْمَرٌ مِّنْ اَھْلِ الشَّامِ قَالَ
یَا اَمِیْرُ مَا اُرِیْدُ اَنْ تَھَبَ لِیْ مِنْ ھٰذِہِ الْغَنِیْمَۃِ کُلِّھَا مِنْ غَیْرِ ھٰذِہِ الْجَارِیَۃِ
پس اسی اثنا مین ایک شخص سرخ رنگ اہل شام سے اوٹھ کہڑا ہوا
اور یزید سے عرض کیا کہ اے امیر کچھ نہیں چاہتا ہون مین اس غنیمت
سے مگر یہہ لڑکی جسکا نام سکینہ ہے کہ مین اسی کنیز بناؤن گا فَانْضَمَّتْ
سُکَیْنَۃُ اِلٰی عَمَّتِھَا اُمِّ کُلْثُوْمٍ قَالَتْ یہہ کلام اوس شقی کا سنکر سکینہ مضطرب
ہوکر اپنی پھوپھی ام کلثوم سے لپٹ گئین اور روکر بولین یَا عَمَّتَاہُ اَوْلَادُ
رَسُوْلِ اللّٰہِ یَکُوْنُوْنَ عَبِیْدًا اے پھوپھی اولاد رسول
کو یہہ اشقیا کیا لونڈیاں بنائینگے پس جناب ام کلثوم نے اوس شقی
سے فرمایا اُسْکُتْ یَا لُکَعُ الرِّجَالِ چپ رہ اے فاسق و فاجر خدا تیرے دست
پا و زبان کو قطع کرے اور بدن کو تیرے خشک کرے اور آنکھونکو اندہا کرے
اور تیری فرزندونکو یتیم کرے اور جہنم کو تیری جگہہ کرے اِنَّ بَنَاتَ الْاَنْبِیَاءِ

لا تُکَلَّفُونَ خلاصاً لِلاَعداءِ دختران انبیا ہرگز نہین ہوسکتین کنیزاولاد زناکار
کی پس ابھی یہہ کلام مظلومہ کا تمام نہوا تھا کہ وہ شقی اونہین بلاؤن مین مبتلا
ہوا باوجود دیکھنے اس حال کی پہر بھی یزید ملعون نے حکم کیا کہ انہن ایسے
قیدخانہ مین قید کرو کہ جہان دن کو دہوپ اور رات کو اوس مین رہین
الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس اونتالیسوین ۳۹

کتاب اکسیر العبادات مین منقول ہے جو کچھ کہ واقع ہوا جنگ صفین مین ستائیسوین
روز اور وہ یہہ ہے کہ جب ندا کی جناب امیر علیہ السلام نے باواز بلند اپنی
فوج کو اور فرمایا ھل من معین و ھل من ناصر کہ آیا کوئی ہے ناصر و مددگار
میرا اسوقت عظیم مین فقال اثنی عشر الفا من الرجال لبیک لبیک
یا امیر المومنین نموت بین یدیک یعنے جواب دیا یکبارگی متفق ہوکر باران ہزار
آدمیون نے کہ حاضر ہین ہم سب بدل و جان آپکے نصرت کے لیے اے
مولا ہمارے فکسروا اجفان سیوفھم و سار وامع علی و ھو یقول
پس فوراً توڑکر پہینکدیئے میان تلوارون کے اون سبہون نے
اور چلی ساتھ علی ابن ابیطالب کے اور پیش رو ہوئے جناب امیر علیہ السلام
اور اوسوقت وہ جناب یہہ شعر پڑہتے جاتے تھے دبوا دبیب النمل لا تفوتوا

وَاَصۡبِحُوۡا بِجَانِبِکُمۡ وَبَیِّتُوۡا ✤ حَتّٰی تَنَالُوۡا الثَّارَ اَوۡ تَمُوۡتُوۡا ✤

یعنے اے جوانان جرار چاوطرف رزم گاہ کے اس طرح جس طرح قطار چونٹیوں کی ایکجا سمٹ کر جاتے ہیں اور صبح سے لڑتے لڑتے شام کر دو اور شام سے صبح تاکہ عوض ہو خون سابق کا یا اسطرح لڑو کہ مٹا دو جانین اپنی مومنین خیال کیا آپنے کہ جناب امیر علیہ السلام نے جب آواز استغاثہ بلند کے تو ہزاروں آدمیوں نے لبیک کہی اور سب ٹوٹ پڑی اور جانین مٹادین لیکن نا سے کیا تنہا لے تھی جناب سید الشہدا مظلوم کربلا دریگانہ دریاے مجمع البحرین ملا بیخون طپیدہ کرب وبلا امام حسین نے کے ایک ایک کا نام لیکر پکارا جیسا کہ بعض کتب مقاتل مین ہے فَنَادٰی یَا مُسۡلِمَ بۡنَ عَقِیۡلٍ وَیَا هَانِیَ ابۡنَ عُرۡوَةَ وَیَا حَبِیۡبَ ابۡنَ مُظَاهِرٍ وَیَا زُهَیۡرَ ابۡنَ قَیۡنٍ وَیَا یَزِیۡدَ ابۡنَ مَظَاهِرٍ وَیَا یَحۡیَی ابۡنَ کَثِیۡرٍ وَیَا هِلَالَ ابۡنَ نَافِعٍ وَیَا اِبۡرَاهِیۡمَ ابۡنَ الۡحُصَیۡنِ وَیَا عُمَیۡرَ ابۡنَ الۡمُطَاعِ وَیَا اَسَدَ الۡکَلۡبِیۡ وَیَا عَبۡدَ اللّٰهِ ابۡنَ عَقِیۡلٍ وَیَا عَلِیَّ ابۡنَ الۡحُسَیۡنِ وَیَا مُسۡلِمَ ابۡنَ عَوۡسَجَةَ وَیَا دَاؤُدَ ابۡنَ الطِّرِمَّاحِ وَیَا حُرَّ الرِّیَاحِیۡ

یعنے اے مسلم بن عقیل اور اے ہانی ابن عروۃ اور اے حبیب ابن مظاہر اور اے زہیر ابن قین اور اے یزید ابن مظاہر اور اے یحیے

ابن کثیر اور اے ہلال ابن نافع اور اے ابراہیم ابن حصین اور اے عمیر ابن
مطاع اور اے اسد کلبی اور اے عبداللہ بن عقیل اور اے علی ابن
الحسین اور اے مسلم ابن عوسجہ اور اے داؤد ابن طرماح اور اے
حر ریاحی بعد اوسکے حضرت نے فرمایا وَیَا اَبْطَالَ الصَّفَا وَیَا فُرْسَانَ
الْهَیْجَا مَا لِی اُنَادِیْکُمْ فَلَا تُجِیْبُوْنِیْ وَاَدْعُوْکُمْ فَلَا تَسْمَعُوْنِیْ اَنْتُمْ نِیَامٌ
اَرْجُوْکُمْ تَنْتَبِهُوْنَ اَمْ حَالَتْ مَوَدَّتُکُمْ عَنْ اِمَامِکُمْ فَلَا تَنْصُرُوْهُ فَهٰذِهٖ
نِسَاءُ الرَّسُوْلِ لِفَقْدِکُمْ قَدْ عَلَاهُنَّ النُّحُوْلُ فَقُوْمُوْا مِنْ نَوْمَتِکُمْ
اَیُّهَا الْکِرَامُ وَادْفَعُوْا عَنْ حَرَمِ الرَّسُوْلِ الطُّغَاةَ اللِّئَامَ وَ
لٰکِنْ صَرَعَکُمْ وَاللّٰهِ رَیْبُ الْمَنُوْنِ وَغَدَرَ بِکُمُ الدَّهْرُ الْخَوَّانُ وَ
اِلَّا لِمَا کُنْتُمْ عَنْ دَعْوَتِیْ تَقْصُرُوْنَ وَلَا عَنْ نُصْرَتِیْ تَحْتَجِبُوْنَ فَهَا نَحْنُ
عَلَیْکُمْ مُفْتَجِعُوْنَ وَبِکُمْ لَاحِقُوْنَ فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ
اے شجاعان میدان وغا اور اے شہسواران معرکہ ہیجا کیا سبب ہے
کہ مین تمہین پکار رہا ہون اور تم جواب نہین دیتے اور بلا رہا ہون اور
تم نہین سنتے کیا تم سو رہے ہو پھر اب کب جاگوگے یا جاتی رہی دوستی
تمہاری اپنے امام سے پس اب کیون نہین نصرت کرتے اوسکی حالانکہ
یہ اہلبیت رسول خدا بسبب تمہارے نہونیکے مبتلا بمصائب و بلا
ہین اور دشمنون مین بے ناصر و مددگار ہین پس اٹھو اے سعادتمندو

اس خواب گران سے اور دفع کرو دشمنون کو حرم رسول خدا سے مگر معلوم ہوا کہ موت نے تمکو گرا دیا ہے اور زمانہ نے تمہارے ساتھ بیوفائی کی ہے ورنہ تم میری مدد سے باز نہ آتے اور کمک سے منہہ نہ چھپاتے پس اے باوفاؤن مین تمہاری جدائی مین فریاد کر رہا ہون اور عنقریب تمسے آکر ملتا ہون فَاَجَابَتْهُ الْاَبْدَانُ الشَّرِیْفَةُ وَالْاَجْسَامُ الطَّیِّبَةُ وَالْجُثَثُ الطَّاهِرَةُ الْمَرْضُوْضَةُ مِنْ شُهَدَاءِ کَرْبَلَا بِاَنْ تَحَرَّکَتْ وَ ارْتَعَدَتْ وَاَضْحَتْ فِیْ هَیْئَةِ الْقَائِمِ وَالْقَاعِدِ خَرَجَتْ مِنْ جَلَاقِیْمِهِمُ الْمُبَارَکَةِ وَحَنَاجِرِهِمُ الطَّیِّبَةِ کَلِمَةُ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مُرْنَا بِالْقِیَامِ حَتّٰی نُجَاهِدَ بَیْنَ یَدَیْکَ مَرَّةً اُخْرٰی پس جو ہین آواز استغاثہ بلند ہوئی تو جواب دیا ابدان شریفہ اور اجسام طیبہ اور جثث پارہ پارہ شہدا ار کربلا نے اسطور پر کہ تڑپ گئین سب نعشین اور ہیئت قیام وقعود کے اون سے ظاہر ہوئی اور اونکے گلوے بریدہ سے یہہ آواز آئی کہ لبیک لبیک یا ابن رسول اللہ ہم حاضر ہین آپ کی نصرت کو پھر اگر آپ حکم کرین تو کیا کرین ہم مجبور ہین کہ جانین جسم مین باقی نہین ہین اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس چالیسوین

ابن کثیر اور اے ہلال ابن نافع اور اے ابراہیم ابن حصین اور اے عمیر ابن مطاع اور اے اسد کلبی اور اے عبد اللہ بن عقیل اور اے علی ابن الحسین اور اے مسلم ابن عوسجہ اور اے داؤد ابن طرماح اور اے حر ریاحی بعد اوسکے حضرت نے فرمایا ویا ابطال الصفا ویا فرسان الھیجا ما لی انادیکم فلا تجیبونی وادعوکم فلا تسمعونی انتم نیام ارجوکم تنتبھون ام حالت مودتکم عن امامکم فلا تنصروہ فھذا نساء الرسول لفقدکم قد علاھن النحول فقوموا من نومتکم ایھا الکرام وادفعوا عن حرم الرسول الطغاۃ اللیام و لکن صرعکم واللہ ریب المنون وغدر بکم الدھر الخوان و الا لما کنتم عن دعوتی تقصرون ولا عن نصرتی تحتجبون فھا نحن علیکم مفتجعون وبکم لاحقون فانا للہ وانا الیہ راجعون

اے شجاعان میدان وغا اور اے شہسواران معرکہ ہیجا کیا سبب ہے کہ مین تمہین پکار رہا ہون اور تم جواب نہین دیتے اور بلا رہا ہون اور تم نہین سنتے کیا تم سو رہے ہو پھر اب کب جاگو گے یا جاتی رہی دوستی تمہاری اپنے امام سے پس اب کیون نہین نصرت کرتے اوسکی حالانکہ یہ اہلبیت رسول خدا بسبب تمہارے نہونیکے مبتلا بمصائب و بلا ہین اور دشمنون مین بے ناصر و مددگار رہین پس اٹھو اے سعادتمندو

اس خواب گران سے اور دفع کرو دشمنون کو حرم رسول خدا سے مگر معلوم
ہوا کہ موت نے تمکو گرا دیا ہے اور زمانہ نے تمہارے ساتھ بیوفائی
کی ہے ورنہ تم میری مدد سے باز نہ آتے اور کمک سے منہ نہ چھپاتے
پس اے باوفاؤن مین تمہاری جدائی مین فریاد کر رہا ہون او عنقریب
تمسے آملتا ہون فَاَجَابَتْهُ الْاَبْدَانُ الشَّرِيفَةُ وَالْاَجْسَامُ الطَّيِّبَةُ
وَالْجُثَثُ الطَّاهِرَةُ الْمَرْضُوضَةُ مِنْ شُهَدَاءِ كَرْبَلَا بِاَنْ تَحَرَّكَتْ وَ
ارْتَعَدَتْ وَاَضْحَتْ فِي هَيْئَةِ الْقَائِمِ وَالْقَاعِدِ وَخَرَجَتْ مِنْ حَلَاقِيمِهِمْ
الْمُبَارَكَةِ وَحَنَاجِرِهِمُ الطَّيِّبَةِ كَلِمَةُ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ
مُرْنَا بِالْقِيَامِ حَتّٰى نُجَاهِدَ بَيْنَ يَدَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰى پس جو ہین آواز استغاثہ
بلند ہوئی تو جواب دیا ابدان شریفہ اور اجسام طیبہ او جثث پارہ پارہ
شہدائے کربلا نے اسطور پر کہ تڑپ گئین سب نعشین او ہیئت قیام
وقعود کے اون سے ظاہر ہوئی اور اونکے گلوے بریدہ سے یہ آواز
آئی کہ لبیک لبیک یا ابن رسول اللہ ہم حاضر ہین آپ کی نصرت کو
پھر اگر آپ حکم کرین مگر کیا کرین ہم مجبور ہین کہ جانین جسم مین باقی نہین ہین
اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ

مجلس چالیسوین

ابن کثیر اور اے ہلال ابن نافع اور اے ابراہیم ابن حصین اور اے عمیر ابن
مطاع اور اے اسد کلبی اور اے عبد اللہ بن عقیل اور اے علی ابن
الحسین اور اے مسلم ابن عوسجہ اور اے داؤد ابن طرماح اور اے
حر ریاحی بعد اوسکے حضرت نے فرمایا ویا ابطال الصفا ویا فرسان
الھیجا مالی اُنادیکم فلا تجیبونی وادعوکم فلا تسمعونی انتم نیام
ارجوکم تنتبھون ام حالت مودتکم عن امامکم فلا تنصروہ فھذہ
نساء الرسول لفقدکم قد علاھن النحول فقوموا من نومتکم
ایھا الکرام وادفعوا عن حرم الرسول الطغاۃ اللیام و
لکن صرعکم واللہ ریب المنون وغدر بکم الدھر الخوان و
الا لما کنتم عن دعوتی تقصرون ولا عن نصرتی تحتجبون فھا نحن
علیکم مفتجعون وبکم لاحقون فانا للہ وانا الیہ راجعون
اے شجاعان میدان وغا اور اے شہسواران معرکہ ھیجا کیا سبب ہے
کہ مین تمہین پکار رہا ہون اور تم جواب نہین دیتے اور بلا رہا ہون اور
تم نہین سنتے کیا تم سو رہے ہو پھر اب کب جاگو گے یا جاتی رہی دوستی
تمہاری اپنے امام سے پس اب کیون نہین نصرت کرتے اوسکی حالانکہ
یہ اہلبیت رسول خدا بسبب تمہارے نہونیکے مبتلا بمصائب و بلا
ہین اور دشمنون مین بے ناصر و مددگار رہین پس اٹھو اے سعادتمندو

اس خواب گران سے اور دفع کرو دشمنون کو حرم رسول خدا سے مگر معلوم ہوا کہ موت نے تمکو گرا دیا ہے اور زمانہ نے تمہارے ساتھ بیوفائی کی ہے ورنہ تم میری مدد سے باز نہ آتے اور کمک سے منہہ نہ چھپاتے پس اے باوفاؤن مین تمہاری جدائی مین فریاد کرتا ہون اور عنقریب تمسے اکر ملتا ہون فَاَجَابَتْهُ الْاَبْدَانُ الشَّرِيفَةُ وَالْاَجْسَامُ الطَّيِّبَةُ وَالْجُثَثُ الطَّاهِرَةُ الْمَرْضُوضَةُ مِنْ شُهَدَاءِ كَرْبَلَا بِاَنْ تَحَرَّكَتْ وَارْتَعَدَتْ وَاَضْحَتْ فِي هَيْئَةِ الْقَائِمِ وَالْقَاعِدِ خَرَجَتْ مِنْ حَلَاقِيمِهِمْ الْمُبَارَكَةِ وَحَنَاجِرِهِمُ الطَّيِّبَةِ كَلِمَةُ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ مُرْنَا بِالْقِيَامِ حَتّٰى نُجَاهِدَ بَيْنَ يَدَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰى پس جوہین آواز استغاثہ بلند ہوئی تو جواب دیا ابدان شریفہ اور اجسام طیبہ او جثہ پارہ پارہ شہدائے کربلا نے اسطور پر کہ تڑپ گئین سب لاشین اور ہیئت قیام وقعود کے ان سے ظاہر ہوئی اور اونکے گلوے بریدہ سے یہہ آواز آئی کہ لبیک لبیک یا ابن رسول اللہ ہم حاضر ہین آپ کی نصرت کو پھر اگر آپ حاکم کرین تو کیا کرین ہم مجبور ہین کہ جانین جسم مین باقی نہین ہین الا لعنة اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس چالیسوین

تفسیر سورہ یوسف مین ہے کہ یقلوس ایک غلام تہا اوس مالک کا جسنے حضرت یوسف کو حضرت کی بہائیون سے مول لیا تہا وہ غلام نہایت بدخو اور سنگدل اور سیاہ رنگ تہا حضرت یوسف کو اوسی غلام کے سپرد کیا تہا کہ یہہ بہاگ نجائے اور گلے مین اون حضرت کے طوق اور پاؤن مین زنجیرین ڈال دی تہین اسلئے کہ بہائیون نے حضرت یوسف کے کہدیا تہا کہ یہ غلام یعنے حضرت یوسف گریز پا ہے اگر غفلت کروگے تو یہ بہاگ جائیگا اور اسی شرط پر بیع کیا تہا اوس نور پاک کو اور سن شریف اوس زمانہ مین سات برس کا تہا اور ملا باقر مجلسی نے اسے روایت کی تصحیح کی ہے اور دوسری روایت مین نو برس کا سن مذکور ہے جب کنوئین مین ڈالا ہے الغرض اسی حال سے شتر پر گریان و نالان چلے جاتے تہے کہ راہ مین مقابر آل یعقوب کیطرف سے گذر ہوا وہان حضرت یوسف نے اپنے مان راحیل کی قبر دیکھی بے تاب ہوکر اپنے تئین شتر سے گرا دیا اور رونے لگے اور اپنا حال بیان کیا کہ کاش آپ زندہ ہوتین اور میرا یہ حال دیکھتین کہ کیا کیا صدمات مجہپر گذرے کنوئین مین رہا بیع کیا گیا اب گردن مین طوق اور پاؤن مین زنجیرین پڑی ہین حقیقت مین عجب حال ہوا ہوگا حضرت یوسف کا قبر کو دیکہکر حضرت راحیل کے کیونکہ محبت مادری

کا ضرور خیال آیا ہوگا الغرض جو ہین اوس غلام کی نگاہ شتر پر پڑی دیکھا
کہ خالی ہے جسپر حضرت یوسف سوار تھے اوسکو خالی پا کے اوسنے مالک
سے جا کے بیان کیا کہ سچ کہا تھا اسکے بائعون نے کہ یہ گریز پا ہے اب
وہ شتر پر نہین ہے مالک نے کہا کہ جا کر تفحّص کر اوسکا وہ غلام سنگ
دل جو آیا تو دیکھا کہ ایک قبر پر پڑے زار زار رو رہے ہین اوسنے غیظ
مین آکر ایک سیلی دی رخسار حضرت یوسف پر اوسوقت حضرت یوسف
نے سر سوے آسمان بلند کیا اور اوسکے حق مین بد دعا کی اور فریاد کی
جناب اقدس الٰہی مین کہ ناگاہ دریاے غضب الٰہی جوش مین آیا اور
مہ کلان ہوا و ابر کو حکم ہوا فوراً تمام صحرا تیرہ و تاریک ہو گیا اہل قافلہ
ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکتے تھے اور زلزلہ عظیم آیا اہل قافلہ اپنے زندگی
سے نا امید ہوے اور ہاتھ اوس غلام کا خشک ہو گیا اور ایک افعی
اوسکے گلے مین چسپان ہوا جب اوسکے مالک نے یہہ حال دیکھا تو
اہل قافلہ سے کہا کہ خیال کرو شاید کوئی ہمسے ظلم عظیم ظہور مین آیا ہے
کہ اوسکے وجہ سے ہم عذاب مین گرفتار ہین اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ
حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ ۔ یعنے حق تعالےٰ کسی قوم کی نعمت کو تغیر نہین
دیتا ہے جبتک وہ اپنے نیت مین تغیر نہین دیتے ہین اہل قافلہ نے کہا
کہ ہمسے تو کوئی ظلم نہین ہوا اوسوقت نیقلوس غلام نے کہا کہ یہہ میرے

عمل قبیح کی وجہ سے آفت برپا ہوئی ہے کہ مینے اس غلام کنعانے
کی مُنہ پر طمانچہ مارا اور اوسکے اشک چشم جاری ہوے اور اوسنے آسمان
کی طرف دیکھکر کچھ دعائے بد کی فوراً یہہ آفت نازل ہوئی پس اقا اوس کا
مع اہل قافلہ کی حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور قدمونپر سر رکھہ دیا اور
بہت سا عذر کیا آہ افسوس کوئی کربلا مین ایسا نتہا کہ شمر کو جناب
سکینہ کے سامنے معذرت کو لاتا تا ہے وہ کیسی صاحبزادی اپنے
گوشوارون اور باپ کے جدائی مین بلک بلک کر روتی تھی پھر سوائے
جناب زینب کے کون سمجھاتا الغرض جب حضرت نے روبقبلہ ہو کے
جناب باری مین دعا کی دفعتہً افتاب نکل آیا اور زمین ساکن ہو گئی
جب مالک نے اوس غلام کے یہ مشاہدہ کیا تو اوس غلام جابر و ظالم
کو گرفتار کر کے حضرت کے سامنے لے گیا اور عرض کیا کہ جو سزا آپ
چاہین اسے دین حضرت نے فرمایا کہ مینے عفو کیا کہ ہم اہل بیت کرم مین
عوض برائی کا نہین کرتے جب سب اہل قافلہ نے یہ کرامت دیکھی طوق
و زنجیر حضرت کے جسم سے جدا کر کے اور نہایت عمدہ سواری حضرت کو دی
مومنین اسوقت یاد آیا ذاکر کو حال ایک صاحبزادی کا چنانچہ منقول ہے
کہ جب اہلبیت حسینؑ داخل کوفہ ہوے اور اونٹ اون بیکسون کے قریب
قبر مسلم کے پہونچے اور اون بیکسون کو معلوم ہوا کہ یہہ قبر مسلم ہے سب بیساختہ

نعرے مار کر رونے لگے قَالَ الرَّاوِی رَاَیْتُ صَبِیَّۃً تَبْکِیْ وَتَقُوْلُ اٰہٍ اٰہٍ راوی کہتا ہے کہ دیکھا مینے اون عورات مین ایک لڑکی کو کہ وہ نہایت بیقراری سے روتی تھے اور بار بار آہ سرد دل پُر درد سے کھینچتی تھی حَتّٰی اَلْقَتْ نَفْسَھَا مِنْ اَعْلَی الْبَعِیْرِ تا اینکہ اوسنے اپنے تئین اونٹ سے گرا دیا اور قبر مسلم سے خطاب کر کے یون بین کرنے لگی یَا اَبَتَاہُ یَا اَبِیْ عَیْنٌ اَرٰی قَبْرَکَ ہای بابا کن انکھون سے دیکھون مین قبر تمھاری لَیْتَنِیْ کُنْتُ الْیَوْمَ عُمْیًا اے بابا کاش مین اندھی نابینا ہوتی یَا اَبَتَاہُ قَتَلُوْا اَخَاکَ الْحُسَیْنَ ظَمْاٰنًا اے بابا تمھارے بھائی حسین کو ظالمون نے پیاسا قتل کیا وَسَلَبُوْنَا وَلَمْ یَتْرُکُوْا عَلٰی رُؤُسِنَا قِنَاعًا وَخِمَارًا اے بابا ہمکو ظالمون نے ایسا لوٹا کہ چادرین اور مقنعہ تک ہمارے لے گئے یَا اَبَتَاہُ لَطَمُوْا عَلٰی خُدُوْدِنَا اور اے بابا ہمین بے وارث جان کے ظالمون نے طمانچے مارے اور اے بابا بھائی ہمارے ہمسے چھوٹ گئے معلوم نہین کہ اون پر کیا گذری ثُمَّ اعْتَنَقَتْ قَبْرَ اَبِیْھَا وَصَاحَتْ وَبَکَتْ حَتّٰی غُشِیَ عَلَیْھَا بعد اسکے وہ صاحبزادی قبر سے اپنے باپکے لپٹ کر اسقدر روئی کہ بیہوش ہو گئی غرض بہزار دشواری لوگون نے اوسے قبر پدر سے چھوڑا کر شتر پر سوار کیا اور وہ قافلہ روتا ہوا شام کیطرف روانہ ہوا اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ

الظّٰلِمِیْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس اکتالیسوین

وَلَقَدْ حَکَتْ بِنْتُ الْحُسَیْنِ حِکَایَةً ٭ حَلَّتْ وِکَاءَ مَدَامِعِ الْعُلَمَاءِ ٭
قَالَتْ خَرَجْتُ مِنَ الْخِبَاءِ فَلَاحَ لِیْ ٭ جَسَدُ الْحُسَیْنِ عَرًی عَلَی الْبَوْغَاءِ ٭
عُرْیَانَ مَخْضُوْبًا بِفَیْضِ دِمَائِهٖ ٭ فَکَاَنَّمَا فِیْ حُلَّةٍ حَمْرَاءِ ٭

یعنے اس حکایت کو نقل کیا ہے جناب فاطمہ دختر جناب سید الشہدا سے اور یہ وہ حکایت ہے کہ جسکے سننے سے جاری ہون اشک چشم علما سے اور کسیکو طاقت ضبط و صبر باقی نرہے پس وہ یہ ہے کہ وہ شاہزادے فرماتے ہین کہ جب پدر بزرگوار میرے امام حسین علیہ السلام روز عاشورا شہید ہو چکے اوسوقت مین خیمہ سے باہر نکلی اور مینے طرف قتل گاہ کے نگاہ کی دیکھا مینے کہ لاش میرے باپکی ریگستان گرم پر عریان پڑے ہے اور تمام بدن مبارک اون کا خون مین تر ہے اور اسقدر لہو سے سرخ ہے کہ گویا حضرت نے لباس سرخ پہنا ہے فَلَطَمْتُ وَجْهِیْ حَسْرَةً وَصَرَخْتُ وَا ذُلِّیْ عُقَیْبَکَ یَا اَبِیْ وَسِبَائِیْ ٭ وَشَکَکْتُ اَنَّ الْقَوْمَ سَوْفَ تُقَتِّلُنَا ٭ اَوْ یَسْبِیْنَا بِالذُّلِّ سَبْیَ اِمَاءٍ ٭ پس یہ حال پر اختلال دیکھکر مجھے یارای ضبط نرہا اور اوسوقت مینے منھ اپنا پیٹ لیا اور رو کر بحسرت

و یاس یہہ کہتے تھے کہ اے پدر عالیمقدار افسوس ہے کہ آپ شہید ہوے
اور ہم بعد آپکے ذلیل و خوار بے حامی و مددگار ہو گئے اور اوسی حالت
مین مجھے یہ فکر ہوی کہ جس صورت مین سب وارث ہمارے قتل
ہو گئے اور کوی باقی نہین ہے تو اب دیکھئے یہہ دشمن ہمین مثل اونکے
قتل کرتے ہین یا قید کرتے فَاِذَا بِرِجْسٍ يَسْلُبُ النِّسْوٰنَ قَدْ اَهْلَكَهُنَّ
مَلَابِسَ الْبَاسَاءِ ٭ فَفَرَرْتُ مِنْهُ وَقُلْتُ لَا مِنْ مَلْجَاءٍ ٭ اِلَّا الْفِرَارُ بِضِدِّ الْفُقَرَاءِ ٭
پس مین اسی اندیشہ مین تھی کہ ناگاہ ایک سوار خونخوار نیزہ بکف
نمودار ہوا اور خیمہ اہلبیت اطہار مین جا کر سب عورات کو نیزے سے
مارنے لگا اور چادرین اور مقنعہ اہلحرم کے لوٹ لیے اوسوقت ہر طرف
ہر ایک بی بی بسبب خوف کے عقب مین دوسرے کے چھپتی تھی اور
ہرچند استغاثہ و فریاد کرتی تھین لیکن اوسوقت بیکسی مین کوی فریادرس
اون بیکسون کو نظر نہ آتا تھا پس یہہ حال دیکھکر ہوش میرے نرہے
مگر اوس اضطرار مین یہ امر میرے خیال مین آیا کہ اگر مین اسوقت صحرا
کے جانب بھاگ جاؤن تو عجب نہین ہے کہ ظالم سے اسکے بچ جاؤن پس
باین لحاظ مین جنگل کی طرف بھاگی چند قدم چلی تھی کہ اوس سوار ستم شعار نے
میرا تعاقب کیا اور قریب میرے آنکر ایک نیزہ میرے پشت پر مارا
فَصَعِقْتُ مِنْ فَزَعِيْ هَطَلَتْ اَدْمُعِيْ ٭ وَالرِّجْسُ يَنْزِعُ بُرْقَعِيْ وَرِدَائِيْ ٭

وَدَنَی اِلَی اُذُنَیَّ یَنْزِعُ مِنْهُمَا ۔ قُرْطَیْهِمَا خَرَمًا فَسَالَ دِمَائِیْ ؂
پس صدمہ سے اوس نیزہ کے اور اوسکے خوف سے منھ کے بھل زمین پر گری اور رونے لگی اوس شقی نے مقنعہ اور چادر میرے سر سے اوتارلی اور بندے میرے کانون سے اس زور سے کھینچے کہ لوین میری کانونکی شق ہوگئین پس خون اون سے جاری ہوا کہ تمام رخسارے میرے خون سے تر ہوگئے اور مجھے غش آگیا آہ مومنین حق تعالی تو قران مین یہ فرمائے وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ یعنے نہ قریب جاو مال یتیم کے اور یہان یہ ظلم عظیم ہو وَاِذَا بِعَمَّتِیْ الثَّکُوْلِ تَضُمُّنِیْ ۔ ضَمَّ الْعِزَامِ شَجِیَّةً تَبْکِی ۔ وَتَقُوْلُ قُوْمِیْ لَسْتُ اَدْرِیْ مَا جَرٰی ۔ بِاَخِیْکِ وَالْاَیْتَامِ مِنْ اَذْرَاءٍ ؂
پس جبکہ مجھے غش سے افاقہ ہوا دیکھا مینے کہ پھوپھی میری جناب زینب بکمال محبت مجھے گود مین لیے ہین اور رو رہی ہین اور فرماتی ہین کہ ای بیٹی ہوش مین آؤ اور چلو کہ دیکھین خیمہ مین تیری بھنون پر کیا کیا ظلم ہوے ہین اور اور یتیموں پر کیا مصیبت گذری اور تیرے بھائی علیل کا کیا حال ہے فَدَعَوْتُ هَلْ مِنْ خِرْقَةٍ یَا عَمَّتِیْ ۔ وَاَخْمِیْ بِهَا رَاسِیْ مِنَ الْاَعْدَاءِ ۔ قَالَتْ وَهَا حَالِیْ کَحَالِكِ مَا عَلٰی ۔ رَاسِیْ تَرٰی شَیْئًا مِنَ الْاَشْیَاءِ ؂
پس مینے عرض کی کہ اے پھوپھی جان کیونکر جاوٗن مین کہ اس مجمع نامحرموں مین بے مقنعہ و چادر سر برہنہ ہون اگر آپ پاس چادر ہو تو

مجھے دیجیے کہ مین اوسے اوڑھون یہ سنکر میری پھوپھی زینب نے روکر
فرمایا کہ اے بیٹی تیری پھوپھی بھی مثل تیرے سر برہنہ بے مقنعہ و چادر
ہے میرے سر سے بھی یہ اشقیا ر و اچھین لے گئے وَاِذَا بِجَنْبِهَا السَّيِّدَةُ
ضُنّىٰ بِهَا ۞ كَالنَّبْلِ لَيْسَ لَهَا وُرُودٌ بِهَا ۞ وَاسْتَنْهَضَتْنِي لِلْحَيَاءِ وَاِذْ بِهِ تَهْجُمُ الرَّزَايَا
مُظْلِمُ الْاَرْجَاءِ ۞ وہ شاہزادے فرماتے ہین کہ جب مینے یہ کلام حیرت التیام
اون معظمہ سے سنا اور سر اقدس پر اونکی نگاہ کی دیکھا مینے واقعی وہ
دختر خاتون محشر سر برہنہ بے مقنعہ و چادر ہین اور پشت مبارک پر اونکے
نشان تازیانون کے ایسے پڑے ہین کہ تمام پشت اور پہلوے اطہر سیاہ
اور نیلے ہو رہے ہین پس یہ ظلم عظیم دیکھکر مین بیتاب ہو کر رونے لگی
اور وہ معظمہ بھی مجھے دیکھکر رونے لگین اور مجھے سینہ سے لگایا اور
وہان سے اوٹھا کر اپنے ہمراہ خیمہ مین لائین دیکھا مینے کہ تمام خیمہ لٹ
گیا ہے اور ہر ایک بی بی سر برہنہ رو رہی ہے اور ہر طرف سے صدا ے
گریہ اور واحسینا و اسیداہ کی بلند ہے وَاَخِي الْعَلِيلُ عَلَىٰ جَلِيلِ مُصَابِنَا
يَبْكِي قَلِيلُ الْوَجْهِ فِي الْغَبْرَاءِ ۞ فَيَقُولُ مِنْ اَلَمٍ اَمَضَّ فُؤَادَهُ ۞
يَا لَيْتَنِي مَا كُنْتُ فِي الْاَحْيَاءِ ۞ پس جبکہ [illegible] نے اپنے بھائی علیل
و بیمار امام زین العابدین علیہ السلام کی [illegible] دیکھا مینے کہ وہ حضرت
منھ کے بھل زمین پر پڑے ہین اور مصائب پر ہم سب بے وارثون کے رو رہے ہین

اور یہ فرماتے ہین کہ کاش مین بھی قتل ہوجاتا اور اس مصیبت عظیم
مین مبتلا نہوتا اور دل میرا حرارت سے اس رنج والم کے نہ جلتا
اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس بیالیسوین

رُوِیَ اَنَّہٗ لَمَّا تُوُفِّیَتْ فَاطِمَۃُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ خَرَجَتْ اُمُّ اَیْمَنَ اِلٰی مَکَّۃَ
کتب اخبار مین مروی ہے کہ جب جناب سیدہ فاطمہ زہرا نے اس
دار فانی سے طرف عالم بقا کے انتقال فرمایا تو اُم ایمن پر بہت دشوار
ہوا رہنا مدینہ منورہ مین بعد رحلت جناب معصومہ یہانتک کہ جب
وہ مکان خالی و ویران دیکھا نگیا تو سفر حج کا ارادہ کیا اور طرف مکہ
معظمہ کے روانہ ہوئین الغرض ام ایمن قطع منازل و طے مراحل کرتی
چلی جاتی تھین ناگاہ ایکروز اثنائے راہ مین بشدت تشنہ ہوئین
ہرچند تلاش آب مین جست جست وجو کی مگر کہین سے پانی دستیاب
نہوا فَرَفَعَتْ رَاْسَھَا اِلَی السَّمَآءِ وَقَالَتْ یَا رَبِّ اَتَقْتُلُنِیْ مِنْ شِدَّۃِ
الْعَطَشِ وَاَنَا جَارِیَۃُ بِنْتِ نَبِیِّکَ پس سر سوے آسمان بلند
کیا اور عرض کیا کہ خداوندا اب کیا تو مجھے پیاس سے ہلاک کریگا حالانکہ مین
لونڈی ہون تیرے نبی کے پارہ جگر فاطمہ زہرا کی سبحان اللہ ابھی کلام

اوس خوش اعتقاد کا تمام نہوا تھا اِذْ نَزَلَ دَلْوٌ مِّنَ السَّمَاءِ

فَشَرِبَتْ مِنْهُ مَاءً کہ یکایک ایک ڈول آب بہشت کا آسمان سے نازل ہوا

اور ام ایمن اوسسے سیراب ہوئین اور ایسی سیراب ہوئین کہ پھر سات برس

تک بھوک اور پیاس نہوئی بلکہ لوگ امتحانا بہت دور دور پیادہ پا موسم

گرما مین بھیجتے تھے کہ شدت تعب سے پیاس لگی گی مگر وہ ایسی سنجال

رحمت الٰہی سے سیراب ہوئین کہ پھر پیاسی نہوئین یہ مرتبہ ایک اوسکے

کنیز کا تھا جناب سیدہ کی بچوں اب آگے حاجت بیان کیا ہے کہ روز عاشورہ

جو شدت تشنگی سے بچونکا اون معظمہ کے حال ہوگیا تھا کہ چھوٹے چھوٹے

بچے ہاتھون مین کوزہ لئے ہوے فریاد کرتے تھے کہ ہم سب عترت

رسول سے ہین اور پیاس سے ہلاک ہوئے جاتے ہین اور عمر سعد کے

شقاوت دیکھئے کہ لشکر مین منادی کرادی تھی کہ خبردار کوئی شخص

اپنے لب تر پانی نہ لائے شاید مطلب یہ تھا کہ بچون کے تڑپنے پر رحم

کھاکے کوئی دیدے اور وہ جواب شمر کا جو ہلال ابن نافع کے روایت مین

مشہور ہے بہ نسبت سید الشہدا کے کس زبان سے عرض کرون

فقط آپکا خیال کرنا کافی ہے کہ حضرت نے توکس مظلومی سے زبان

خشک دکھاکے پانی مانگا مگر اوس شقی نے جھنجھلا کر عجب سخت جواب

دیا ہے حضرات مین تو نہ عرض کرون گا مگر تاہم ایک تمہید مختصر

سن لیجیے کہ جسسے خودی دل آپکے متوجہ ہوجائین ایکمرتبہ جناب رسولخدا ام
گھرمین فاطمہ زہرا کے تشریف لاے دیکھا کہ چہرہ سیدہ زرد زعفرانی
ہورہا ہے اور انکھون مین حلقے پڑگئے ہین پوچھا کہ اے پارہ جگر
نورنظر یہ کیا حال ہے تمھارا عرض کی فاطمہ نے تین دن سے کچھ نہین
کھایا ہے اور اسے زیادہ مصیبت یہ ہے کہ میرے بچے بھی فاقہ سے ہین
اور بھوک سے تڑپ رہے ہین حضرت نے فوراً حسنین کو آغوش مبارک
مین لے لیا اور ایک کو زانوے راست پر اور دوسرے کو زانوے چپ
پر بٹھایا کہ حضرت امیر علیہ السلام بھی حاضر ہوے حضرت نے جناب امیر
کی گردن مین دونو ہاتھ ڈال دیے اور سر طرف آسمان کے ملبند کیا
اور عرض کی کہ خداوندا یہ میرے اہل بیت ہین جسطرح تو نے بنی اسرائیل
مین خوان نعمت بھیجا تھا انہین بھی عطا کر پس فوراً جناب سیدہ
اپنے حجرہ عبادت مین تشریف لے گئین اور دو رکعت نماز ادا کی
اور درگاہ باری مین عرض کی کہ بارالہٰا یہ میرے پدر بزرگوار جناب
محمد مصطفےٰ ہین اور یہ میرے شوہر علی مرتضیٰ اور یہ فرزند حسن اور حسین نواسے
تیرے نبی کے ہین اور سب بھوک سے ہلاک ہوئی جاتی ہین رب اَنْزِلْ عَلَیْنَا
مَائِدَۃً خداوندا خوان نعمت ہمارے لیے بھیج جسطرح بنی اسرائیل کے لیے
نازل کیا تھا تاکہ ہم تیرا شکر ادا کرین ہنوز دعا تمام نہوئی تھی کہ طعام بہشتی

نازل ہوا اور جناب سیدہ خدمت رسالتمآب مین لیکر حاضر ہوئین حضرت
امیر نے پوچھا کہ اے سیدہ یہہ تم کہان سے لائین جناب رسول خدا نے
فرمایا کہ اے ابوالحسن کچھہ نہ پوچھو شکر ہو اوس خدائے عزوجل کا جسنے میری بیٹی کو
مرتبہ مریم عطا کیا قبل میری وفات کی کُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ
عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هَٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ
حساب جب حضرت ذکریا حضرت مریم پاس محراب عبادت مین تشریف فرما
ہوتے تھے تو پاتے تھے وہ جناب قریب اونکے طعام بہشت کہ جو اونکے
لئے رزق معین ہوا تھا پس حضرت ذکریا کہتے تھے کہ اے مریم کہان سے
تمھین یہ ملا وہ جواب مین کہتی تہین کہ خدا نے اپنی قدرت سے عنایت فرمایا
ہے اور جسے چاہتا ہے وہ رزق دیتا ہے اسقدر کہ کوئی حساب اوسکا نہین
کرسکتا غرض اس بیان سے یہ تھی کہ جب تیسرا فاقہ ہوا اہلبیت عصمت
وطہارت کو اور جناب سیدہ نے دعا کی تو طعام بہشت نازل ہوا اب
انصاف کیجئے کہ اونکی بچے پیر روز عاشورہ کیا بھوک اور پیاس کی شدت تھی
کہ خاک پر تڑپتے تھے اور سب فریاد کرتے تھے معلوم نہین کہ روز عاشورا
کیا مصلحت باری تعالی تھی جو طعام بہشت نازل نفرمایا بظاہر یہ معلوم
ہوتا ہے کہ خدا سے کسینے طلب نہین کیا اور وجہ نہ مانگنے کی شاید یہ
ہوگی کہ سید الشہدا نے وعدہ کرلیا تہا کہ ہم سب بھوکے پیاسے تہی

راہ رضا مین یہ مصائب اوٹھائینگے بعوض مدارج اخرویہ سبحان اللہ کیا ثبات قدم کیا حضرت نے اور اونکے بچون نے کہ با وجود قدرت پیاسا رہنا گوارا کیا اخر کار یوہین دنیا سے سدہارے الغرض جب حضرت شہید ہوگئے تو چند ادمیون نے عمر سعد سے کہا کہ بچے حسین کے بہوک سے ہلاک ہوا چاہتے ہین اب جلد کچھ تدبیر اونکے فاقہ شکنی کی کرنا چاہیے غرض اوسوقت پسر سعد نے کچھ آب و طعام خیام امام کی طرف بھیجا اب فرمائے کہ اہلبیت حسین کا کیا حال ہوا ہوگا اوس کہانے اور پانی کو دیکہکر یقین ہے کہ سب بیبیان پیاس امام حسین کی یاد کرکے پیٹنے لگی ہونگی چنانچہ یہ فعل اضطراری جناب سکینہ کا کاشف ہے کہ جناب زینب نے حسب وصیت برادر جب پانی کا جام سکینہ کو سب سے پہلے دیا تو وہ صاحبزادی مقتل کیطرف لیکر چلے جناب زینب نے دوڑکر روکا اور فرمایا کہ اے بیٹا یہ پانی کہان لیے جاتے ہو عرض کیا بہائی علی اصغر کے لیے اسلیئے کہ بابا میرے اوسی پانی پلانے لے گئے ہین جو ہین سنا جناب زینب نے یہ کلام ایک چیخ ماری اور فرمایا کہ اے سکینہ کہان جاتی ہو قُتِلَ اَخُوکِ عَلِیُّ بنِ الْاَصْغَرُ ذُبِحَ اَبُوہُ الْحُسَیْنُ بہائی تیرا تیر ستم سے گود مین اپنے باپ کے مارا گیا الا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰالِمِیْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَنْقَلِبُوْنَ

مجلس تینتالیسوین ۴۳

قَالَ السَّیِّدُ الجزائِرِیُّ قُدِّسَ سِرُّہٗ قَدْ رَاَیْتُ مَدِیْنَۃً عَظِیْمَۃً فِی فَارِسَ وَہِیَ عَلیٰ جَبَلٍ وَلَہَا مَصْعَدٌ تَصْعَدُ مِنْہُ الدَّوَابُّ وَالحَیَوَانَاتُ

فرمایا جناب سید نعمۃ اللہ جزائری علیہ الرحمہ نے کہ دیکھا مینے ایک شہر بزرگ ملک عجم مین کہ وہ شہر ایک پہاڑ پر تہا اور ایک راہ اوسمین ایسی تھی کہ اوسی راہ سے چوپائے وحیوانات وغیرہ جاتے تھے وَہُوَ مِنْ صَخْرَۃٍ وَاحِدَۃٍ وَفِیْہِ دَرَجَاتٌ کَثِیْرَۃٌ اور کل شہر ایک پتھر کا بنا تہا اوسمین بہت درجے بنے تھے وَفَوْقَ تِلْکَ الْمَدِیْنَۃِ مَجْلِسٌ عَظِیْمٌ قَدْ کَانَ لَہٗ سَقْفٌ وَالْاٰنَ لَیْسَ ہُوَ بِمَوْجُوْدٍ اور اوپر اوس شہر کی نہایت وسیع جگہ تھی نشست کے اور اوسپر ایک سقف تھی بیٹھنے بیٹھنے کی حالانکہ اب اسوقت وہ موجود نہین ہے وَاِنَّمَا الْمَوْجُوْدُ مِنْہُ اُسْطُوَانَاتٌ وَکُلُّ وَاحِدَۃٍ مِنْہَا صَخْرَۃٌ سَوْدَاءُ تَقْرُبُ مِنَ الْمَنَارَۃِ اِرْتِفَاعُہَا اور نہین ہے موجود اوسمین سے کچھ مگر چند ستون کہ ہر ستون ایک سیاہ پتھر کا ہے اور بلندی اوسکی ایسے ہے جیسے منارہ ہوتا ہے وَفِیْہَا حَمَّامٌ مِنْ صَخْرَۃٍ وَاحِدَۃٍ اور اوسمین ایک پتھر کا حمام بنا تھا وَاَمَّا طَرِیْقَتُہَا فَوَضْعُہَا عَجِیْبٌ اور لیکن راہین اوسکے پس وضع

اونکی نہایت عجیب تھی وَهُوَ اَنَّ الطَّرِيْقَ وَاِنْ طَالَ قَدْ صَنَعُوْهُ مِنْ
اَرْبَعَةِ اَحْجَارٍ فَحَجَرٌ هِيَ اَرْضُهٗ وَحَجَرٌ فِيْ يَمِيْنِهٖ وَالْاُخْرٰى عَنْ شِمَالِهٖ وَ
رَابِعَةٌ سَقْفُهٗ وَلَهَا فَوْجٌ مِنَ الْجَانِبِ الْفَوْقَانِيْ لِلضَّوْءِ اور وہ راستہ بطور یہ ہے کہ راہ اگرچہ طولانی
ہے مگر چار پتھروں سے اوسے بنایا ہے ایک پتھر تو زمین ہے اور ایک پتھر داہنے جانب ہے اور ایک
پتھر بائیں جانب ہے اور چوتھا پتھر چھت ہے اور راوسکے لیے ایک روشندان ہے جانب فوق
میں روشنی کے لیے حَدَّثَنَا اَهْلُ تِلْكَ الْبِلَادِ اَنَّ تِلْكَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ
بُنْيَانِ الْجِنِّ لِسُلَيْمَانَ بْنِ دَاؤُدَ ؑ اور جناب سید فرماتے ہیں
کہ وہان کے اہل شہر نے ہمسے بیان کیا کہ یہ شہر بنایا تھا جنون
نے حضرت سلیمان پسر داود کے لئے وَرَاَيْتُ عَلٰى بَعْضِ اَحْجَارِهَا مَكْتُوْبًا
هٰذَيْنِ الشِّعْرَيْنِ اور دیکھا مینے بعض پتھروں پر اوسکے لکھا ہوا ان
دونون شعرون کو ؎ اَيْنَ الْمُلُوْكُ الَّتِيْ كَانَتْ مُسَلَّطَةً ۔ حَتّٰى سَقَاهَا
بِكَاسِ الْمَوْتِ سَاقِيْهَا کہاں ہوگئے وہ بادشاہ جنکی حکومت وسلطنت حاوی
تھی یہانتک کہ نوبت اونکی یہ پہونچی کہ ملک الموت نے اونہیں
کاسہائے موت پلادی کَمْ مِنْ مَدَائِنَ فِي الْاٰفَاقِ قَدْ بُنِيَتْ ۔
اَمْسَتْ خَرَابًا وَزَالَ الْمَوْتُ اَهْلِيْهَا کتنے ہی شہر عالم میں بنائے گئے مگر سب
خراب وکہنہ ہوگئے اور اہل شہر موت سے ہم آغوش ہوگئے مرزا رفیع
واعظ علیہ الرحمہ فرماتے ہین ؎ عقد وندا نہا چو شد از سلک وندانہا جدا

گشت معلومم کہ از یاران جدا باید شدن ❊ چشم و گوش و عقل و ہوش
و ذوق شوق و دست و پا ❊ پیش رفتند و مرا نیز از قفا باید شدن
گندہ و مردار و کرم افتادہ و خاک سیاہ ❊ دانی اے نازک بدن آخر
چہا باید شدن ❊ گریہ اطفال و اعظ وقت زائیدن زچیست ❊
زانکہ ساکن درجہان بے بقا باید شدن اسی وجہ سے انبیا و
اوصیائے اس دار دنیا مین اسطرح بسر کرتے ہیں جیسے کوئی شخص
مکان تنگ و تاریک مین مجبوری بسر کرے چنانچہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ
کا یہ معمول تہا کہ جب تک حضرت کو مہمان دستیاب نہوتا تہا کہانا نوش
نفرماتے تھے ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ تین روز تک پیہم انتظار مہمان
مین گرسنہ رہے جب پہر بھی مہمان ممکن نہوا تو خود حضرت تفحص مین
مہمان کے چلے جب صحرا مین پہونچے تو ایک راہب کو پایا جو ہین اوسنے
دیکھا اللہ اکبر کہا حضرت ابراہیم فرماتے ہین کہ جب مین قریب اوسکے
پہونچا تو بعد سلام مینے اوسنے پوچہا کہ تمہارے تکبیر کہنے کا کیا
باعث ہے اوسنے جواب دیا کہ تین دن سے مینے سیر ہوکر نہین کہایا
ہے کم کم کوئی چیز کہا لیتا ہون فقط انتظار مہمان مین بیٹھا ہون اسوقت تمہین
اتے دیکھا تو شکر خدا بجا لایا کہ سیر ہوکر کہاونگا مومنین خاصان خدا
کا یہ شعار تہا کہ مہمان کی کیسی جو یا رہتے تھے اور بغیر مہمان کے کہانا نہ

نہ کھاتے تھے مگر سلف سے آجتک کسی مہمان کا یہ حال نہ سنا ہوگا سوا ے
مہمان کربلا کے کہ تین روز تک کنارے فرات کے مع چھوٹے چھوٹے
بچون کے پیاسے رہے اور العطش العطش کہتے ہوے دنیا سے سدھار ے

از آب ہم مضائقہ کردند کوفیان	خوش داشتند حرمت مہمان کربلا
بودند دام و دو ہمہ سیراب و میکید	خاتم ز قحط آب سلیمان کربلا
زان تشنگان ہنوز بعیوق میرسد	آواز العطش ز بیابان کربلا

دیکھیے کیا غضب ہے کہ جناب رسول خدا تو فرمائین کہ اَکْرِمُوا الضَّیْفَ
وَلَوْ کَانَ کَافِرًا یعنے بزرگی دو مہمان کو اگر چہ وہ کافر بھی ہو اور یہانتو فرزند رسول
و جگر گوشہ بتول مع اطفال خورد سال پیاس سے تڑپ رہا تھا اور
کوئی رحم نکرتا تھا ؎ بِنَفْسِیْ شِفَاهًا ذَابِلَاتٍ مِنَ الظَّمَاءِ ؛ وَلَمْ تُحْظَ
مِنْ مَاءِ الْفُرَاتِ بِقَطْرَةٍ فدا ہو جان میری اون ہونٹون پر سے جو سبب
پیاس کے خشک ہو گئی تھی اور ایک قطرہ بھی اونتک دریاے فرات
سے نہ پہونچا بِنَفْسِیْ عُیُوْنًا غَائِرَاتٍ شَوَاخِصًا ؛ اِلَی الْمَاءِ مِنْهَا
نَظْرَةً بَعْدَ نَظْرَةٍ اور فدا ہو جان میری اون انکھون پر سے جنمین شدت
تشنگی سے گڑھے پڑ گئے تھے اور وہ انکھین کس حسرت سے بار بار آب
فرات کی طرف تکتی تھین الغرض جب شام ہوئی تو حضرت فرماتے ہین کہ ایک
ہرن ظاہر ہوا اوس راہب نے چپکے سے کچھ کہا فوراً وہ ہرن بریان ہو گیا

اور قریب اوس راہب کے آگیا راہب نے حضرت سے کہا کہ تناول
فرمائے مگر استخوان اسکے نہ ٹوٹنے پائین غرض حضرت نے مع اوس راہب
کے گوشت اوسکا نوش کیا جب فارغ ہوے تو اوس راہب نے
استخوان اوسکے کھال مین بھر کر دعا کی حکم خدا سے وہ زندہ ہوگیا اور جانب
صحرا جاکر غائب ہوگیا حضرت ابراہیم یہ حال دیکھکر کہنے لگے اوس راہب
سے کہ تم میری لیے بھی دعاے خیر کرو کہ تم عبد صالح ہو اوسنے عرض کی
کہ میری دعا کیا چالیس برس سے مین درگاہ باری مین عرض کر رہا ہون
کہ زیارت سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی مشرف ہون مگر اب تک
دعا میری قبول نہین ہوی حضرت نے تبسم فرمایا اور ارشاد کیا کہ کچھ رنج
نکرو کہ یہ بھی دعا تمہاری قبول کی خدا نے جب راہب کو معلوم ہوا کہ یہی
حضرت ابراہیم ہین تو بہت معذرت کی اور بار بار کہتا تھا کہ مجھسے اگر گستاخی
ہوی مگر مین معذور ہون کہ آپ کو نہ پہچانتا تھا پہر اوس راہب نے پوشاک
نفیس و پاک پہنی اور دو رکعت نماز ادا کی اور درگاہ باری مین شکر خدا
کیا اور عرض کیا کہ خداوندا اب تیری ملاقات کا مشتاق ہون جلد قبض
روح ہو جاے اوسیوقت اوسکی دعا قبول ہوی اور فوراً قبض روح
ہوگئی مگر جب وہ راہب مرگیا تو حضرت ابراہیم نہایت متحیر ہوے کہ اوسکی
تجہیز و تکفین مین کیونکر ہو یکایک چند شیر سامنے سے نمایان ہوے

کر خوف اونکے آنے سے لاحق ہوا اور گرد حضرت کے جمع ہوئے
اور عرض کیا کہ آپ پیغمبر ہین گوشت آپکا ہمپر حرام ہے ہمین حق تعالی
نے بھیجا ہے اس نعش کی دفن کرنیکو پھر اون سب نے اپنے
چنگل سے ایک گڑہا بصورت قبر کھود ا اور ملائکہ کفن بہشتی لیکر نازل
ہوئے اور اوس راہب کو غسل و کفن دیکر اور نماز پڑھکر حضرت ابراہیم
نے مع اون ملائکہ کے کس شان اور احترام سے اوسے دفن کیا
بعد ازان حضرت نے مراجعت کی اب تامل فرمائے کہ جنگل مین نعش
اوس راہب کی حضرت ابراہیم نے جب دفن کرلی تو آپئے قبل دفن
نہین آئی اب خیال کیجئے نعش سلالۂ نسل خلیلی کو کہ تین دن تک عریان
ریگ گرم کربلا پر پڑے رہے اور کوئی متوجہ طرف دفن کے نہوا
آخرکار چند زمیندار و اہل قریہ مع اپنے عورتون کے آیئے اور دفن
کیا مگر جب وہ سب آئے ہین تو عورتین اونکی یہ نوحہ پڑھتی جاتی
تھین ؎ اَسَفاً عَلٰی نَعْشِ الْقَتِیْلِ بِلَا کَفَنٍ ؛ اَسَفاً عَلٰی سِبْطِ الرَّسُوْلِ
الْمُؤْتَمَنِ افسوس ہے اوپر اوس فرزند رسول کے جو قتل ہوگیا
جسم اسکے کربلا مین اور نعش اوسکی بغیر کفن کے پڑی ہوئی ہے
اَسَفاً عَلٰی الْمَقْتُوْلِ فِی حَرِّ الظَّمَاءِ ؛ اَسَفاً عَلَی الْجَسَدِ الْمُغَسَّلِ بِالدِّمَاءِ
ہزار افسوس ہے حالپر اوس مظلوم کے جو قتل کیا گیا شدت تشنگی مین

اور ہزار افسوس ہے اوس غریب پر جسکی لاش کو غسل میسر نہین ہوا مگر اوسکے جسم کے خون سے الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس چوالیسوین ۴۴

مجلس چوالیسوین

عن الصادق علیہ السلام انہ قال قضاء حاجۃ المومن افضل من الف حجۃ مقبولۃ بمناسکہا وعتق الف رقبۃ لوجہ اللہ وحملان الف فرس فی سبیل اللہ بسرجہا ولجمہا

جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ارشاد کیا اونجناب نے کہ بر لانا حاجت مومن کا بہتر ہے ہزار حج مقبولہ سے مع مناسک حج کی اور بہتر ہے ہزار بندہ راہ خدا مین آزاد کرنیسے جو راہ خدا مین آزاد کئے ہون اور بہتر ہے اون ہزار گھوڑون سے جو مع زین اور مع باگون کی راہ خدا مین دئے جائین سبحان اللہ ایک مومن کے حاجت بر لانیکا یہ ثواب ہے اب کچھ مقام قضاے حاجت کے تذکرہ عرض کرتا ہون ایک وہ مقام تھا کہ جب دیکھا جناب امام حسین علیہ السلام نے کہ لاکھون آدمی مجھ بیکس کے قتل پر امادہ اور مستعد ہین تو شب عاشور کو عمر سعد کے پاس کہلا بھیجا کہ مجھے تجھسے کچھ کہنا ہی پس مین چاہتا ہون کہ مین اور تو ملاقات کرون فخرج ابن سعد بعشرین فارسا وخرج حسین

فِی مِثْلِ ذٰلِکَ پس نکلا عمر سعد ہمراہ دس آدمیون کے اور نکلے
امام حسینؑ بھی دس آدمیون سے بِنَاءً عَلٰی مَا ھُوَ فِیْ
مَقْتَلِ اَبِیْ مِخْنَفٍ موافق روایت مقتل ابو مخنف کی وَفِیْ غَیْرِہٖ
اَنَّ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ خَرَجَ مِنْ عَسْکَرِہٖ اِلَی التَّلِّ وَمَعَہٗ اِبْنُہٗ وَمَوْلَاہُ
اور سوا سے مقتل ابو مخنف کی اور مقاتل مین ہے کہ نکلا عمر سعد اپنے
لشکر سے ایک پہاڑ کیجانب اور ہمراہ اوسکے بیٹا اوسکا تہا اور غلام
اوسکا فَمَشٰی اِلَیْہِ الْحُسَیْنُ وَمَعَہٗ اِبْنُہٗ عَلِیُّ الْاَکْبَرُ وَاَخُوْہُ الْعَبَّاسُ
پس حضرت تشریف لیچلے اوسطرف اور ہمراہ حضرت کے فرزند
اونکے علی اکبر اور بہائے اونکے جناب عباس تہے فَالْتَفَتَ الْحُسَیْنُ
اِلَی ابْنِہٖ وَقَالَ یَا بُنَیَّ ارْجِعْ فَقَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ
یَا اَبَاہُ مَعَہٗ اِبْنُہٗ پس متوجہ ہوئے سید الشہدا اپنے فرزند علی اکبر
کیجانب اور فرمایا کہ اے پارہ جگر تم پہر جاؤ کہ مینے عمر سعد کو تنہا بلایا
ہے جناب علی اکبر نے عرض کی کہ ای بابا اوسکے ساتھ بھی بیٹا اوسکا ہے
فَسَکَتَ الْحُسَیْنُ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰی اَخِیْہِ الْعَبَّاسِ وَقَالَ یَا اَخِیْ
ارْجِعْ فَقَالَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ مَعَہٗ مَوْلَاہُ پس چپ ہو رہے حضرت یہہ جواب
سنکر پہر متوجہ ہوئے اپنے بہائی عباس کے جانب اور فرمایا کہ اے
بہائی تم پہر جاؤ اوسوقت جناب عباس نے عرض کی کہ اسے

کہ اے فرزند رسول اوسکے ساتھ بھی تو اوسکا غلام ہے مطلب
یہ تھا کہ یہ فدوی بھی تو آپکا غلام ہے دل وجان سے فَسَكَتَ
الْحُسَيْنُ وَمَشٰى حَتّٰى وَصَلَ اِلَيْهِ پس چپ ہو رہے حضرت اور
چلے یہان تک کہ پہونچے عمر سعد کے پاس اور فرمایا اوسکو کہ اے
عمر سعد حسین کے تجھسے تین حاجتین ہین اوس مین سے ایک کو قبول
کر عمر سعد متوجہ ہوا حضرت نے فرمایا کہ پہلی حاجت یہ ہے کہ تو خوب جانتا ہے
کہ مین فرزند رسول ہون کا ہیکو ناحق تو میرے خون مین شریک ہوتا ہے
لہذا مناسب تیرے حق مین یہ ہے کہ تو میرے لشکر مین چلا آ اور ہمراہی
فرقہ اشرار کی چھوڑ دے فَقَالَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ اَخَافُ اَنْ تُهْدَمَ دَارِيْ
فِي الْكُوْفَةِ پس کہا عمر سعد نے کہ مجھے خوف ہے اس امر کا کہ مکان
میرا کوفہ مین کھد جائیگا اور ریاست میری ضبط ہو جائیگی حضرت نے فرمایا
کچھ خوف نکر کہ مین تجھے چشمہ بغیبغ دیدونگا اور یہ وہ چشمہ ہے جسکے معاویہ لاکھ
اشرفین دیتا تھا اور میئے نہین بیچا پس عمر سعد نے کچھ جواب نہ دیا
پھر حضرت نے فرمایا کہ اگر تجھسے یہہ نہین ممکن ہے تو تو مجھے چھوڑ دے
کہ مین ہند یا اور کسی ملک کو چلا جاؤن پھر ہرگز تمہاری سرحد مین نہ آؤنگا
عمر سعد نے اس حاجت کا بھی کچھ جواب نہ دیا پھر حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ بھی
نہین تجھسے ہو سکتا تو تو مجھے زندہ یزید کے پاس لیچل وہ جو چاہے میرے حق مین

حکم کرے مگر اوس شقی نے اسے بھی نہ قبول کیا یہانتک کہ حضرت
مغموم و متاسف اپنے خیام کی طرف پھر گئے اور عبادت خدا مین مصروف
ہوے اور دوسرا وہ مقام ہے کہ جب اشقیا اہلبیت حسین علیہ السلام کو مع
سرہاے شہدا لیکر داخل شہر دمشق ہوے ہین تو اوسوقت جناب
ام کلثوم نے شمر سے فرمایا کہ اے شمر میری تجھسے دو حاجتین ہین ایک
یہ ہے کہ ان نیزہ دارون کو منع کر دے کہ ہماری ہمراہ سرون کو نہ لیجائین
تاکہ مجمع تماشائیون کا اودھر متوجہ ہو اور نظرون سے نامحرمونکی ہم محفوظ رہین
بعد اسکے شمر نے کہا کہ دوسری حاجت بیان کرو وہ کیا ہے جناب ام کلثوم
دختر امیر المومنین نے فرمایا اے شمر حاجت دوسری یہ ہے کہ ہمین ایسی
راہ سے تو لیچل کہ جدہر مجمع تماشائیون کا بہت کم ہو کیونکہ ہم اہلبیت رسول خدا
مین مارے غیرت کے ہم ہلاک ہوے جاتے ہین راوی کہتا ہے
کہ اسکے جواب مین اوس شقی نے یہ سلوک کیا کہ نیزہ دارون کو حکم
دیا کہ خبردار کوئی اسیرون کے اونٹون سے ہٹ کر نہ چلے بلکہ گھرے
گھیرے ہوے سب چلین تاکہ مجمع نامحرمون کا ہمراہ رہے اور وہ شقی
ایسی راہ سے لے گیا کہ جدہر آبادی اور مجمع نامحرمون کا زیادہ تھا
اور اسنے زیادہ یہ سختی کی کہ ایک شخص سے کہا کہ تو آگے آگے ندا کرتا ہوا نکلے
چیکا کہ جو لوگ . . . ہان وہ بھی واقف ہو جائین چنانچہ وہ

شقی حسب حکم شمر بجیا یہ کہتا جاتا تھا ھٰذِہٖ سَبَایَا مِنْ بَنَاتِ مُحَمَّدٍ ؛ تُشْتَهَرُوْنَ مَا بَیْنَ الْقَبَائِلِ وَ الْمَلَأ ؛ اے اہل شام آگاہ ہو کہ یہ سب قیدی دختران جناب رسول خدا ہیں جو اس ذلت سے شہر بشہر تشہیر ہوتے ہیں اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ وَ سَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَنْقَلِبُوْنَ

مجلس پینتالیسویں

مجلس پینتالیسوین ۴۵

تَغَیَّرَتِ الْمَوَدَّةُ وَ الْاِخَاءُ ؛ وَ قَلَّ الصِّدْقُ وَ انْقَطَعَ الرَّجَاءُ

حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہین شکایت مین زمانہ کے اور بے اعتباری مین دوستون کے کہ عجب رنگ ہے زمانہ کا کہ بدل گئی دوستی اور برادری اور کم ہو گیا صدق اور راستی زمانہ مین اسقدر کہ قطع ہو گئی امید وَ اَسْلَمَنِی الزَّمَانُ اِلٰی صَدِیْقٍ ؛ کَثِیْرِ الْغَدْرِ لَیْسَ لَهٗ رِعَاءٌ ؛ سَیُغْنِیْنِیْ الَّذِیْ اَغْنَاهُ عَنِّیْ ؛ فَلَا فَقْرٌ یَدُوْمُ وَ لَا ثَرَاءٌ اور زمانہ نے مجھے ایسے دوست کے سپرد کر دیا کہ جو نہایت غدار ہے اور ہرگز رعایت نہین کرتا اور عنقریب آتا ہے زمانہ پھرے تونگر بکا اور جاتا ہے فقر سائے کہ ہمیشہ نکوئی محتاج رہتا ہے اور نہ تونگر وَ لَیْسَ بِدَائِمٍ اَبَدًا نَعِیْمٌ ؛ کَذَاكَ الْبُؤْسُ لَیْسَ لَهٗ بَقَاءٌ

کوئی نعمت رہتے ہے اور اسیطرح نہ کوئی سختی کہ اوسکو بھی بقا نہیں ہے وَکُلُّ مَوَدَّۃٍ لِلّٰہِ یَصْفُوْا وَلَا یَصْفُوْا مِنَ الْفِسْقِ الْاِخَاءُ
اور وہ دوستی جو خدا کی لئے ہے وہ صاف ہے شائبہ نقص سے اور صاف نہین ہے وہ دوستی ومحبت جو فسق وفجور سے ہو
وَکُلُّ جَرَاحَۃٍ فَلَھَا دَوَاءٌ وَسُوْءُ الْخُلْقِ لَیْسَ لَہٗ دَوَاءٌ
حضرت فرماتے ہین کہ کوئی زخم ایسا نہین ہے جسکے دوا ہو لیکن بدخلقی سے جو زخم پڑتا ہے اوسکے لیے کوئی دوا و علاج نہین ہے اَخِلَاءٌ اِذَا اسْتَغْنَیْتُ عَنْھُمْ وَاَعْدَاءٌ اِذَا اَنْزَلَ الْبَلَاءُ حال زمانہ کا یہ ہے کہ جب تک مجھہ استغنا اور توانگری ہے دوستوں سے جب تک سب دوست ہین اور جب کسی بلا یا مصیبت مین مبتلا ہوا تو پھر کوئی دوست نہین بلکہ سب دشمن جان ہین واقعی سچ ہے یہی حال ہے دیکھے فرزند رسول کو قتل کر ڈالا حالانکہ بظاہر سب مسلمان اور دوست تھے مگر باطناً اسقدر عداوت تھی کہ بعد شہادت بھی نگئی کیا ایذا اور تکلیف وہی ہے جسکے بیان سے دل مومن مجروح ہوتا ہے فِیْ خَبَرِ زُرَارَۃَ عَنِ الصَّادِقِؑ قَالَ یَا زُرَارَۃُ اِنَّ السَّمَاءَ بَکَتْ عَلَی الْحُسَیْنِ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا بِالدَّمِ
چنانچہ روایت زرارہ مین جناب صادق سے ماثور ہے کہ حضرت نے زرارہ سے فرمایا کہ اے زرارہ بدرستیکہ آسمان رویا حسین غریب پہ چالیس روز

تک بخون وَاِنَّ الْاَرْضَ بَکَتْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا بِالسَّوَادِ اور زمین روئی امام حسین کے مصیبت پر چالیس روز تک بسیاہے وَاِنَّ الشَّمْسَ بَکَتْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا بِالْکُسُوْفِ الْحُمْرَۃِ وَاِنَّ الْجِبَالَ تَقَطَّعَتْ وَانْتَثَرَتْ وَاِنَّ الْبِحَارَ تَفَجَّرَتْ وَاِنَّ الْمَلَائِکَۃَ بَکَتْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا عَلَی الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اور آفتاب رویا چالیس روز تک اسطرح کہ سرخ ہوگیا اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے اور دریا جوش خروش میں آئے اور ملائکہ بھی چالیس دن تک روئیے کئے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّہٗ قَالَ لَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنُ کُسِفَتِ الشَّمْسُ وَبَدَتِ الْکَوَاکِبُ نِصْفَ النَّہَارِ اور انس سے مروی ہے کہ کہا اونسے کہ جب قتل ہوے سید الشہدا تو سرخ ہوگیا آفتاب درمیان تارون کے دوپہر کو یعنے دن کو تارے نظر آنے لگے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا رَاقِدٌ فِیْ مَنْزِلِیْ اِذْ سَمِعْتُ صُرَاخًا عَظِیْمًا عَالِیًا مِنْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَۃَ اور ابن عباس سے مروی ہے کہ مین سوتا تھا اپنے گھر مین ناگاہ سنا مینے کہ کوئی باآواز بلند رورہا ہے اور وہ آواز نالہ و فریاد گھر سے ام سلمہ کی آتی تھی پس نکلا مین اپنے گھر سے اور متوجہ ہوا مکان ام سلمہ کیجانب وَقَدْ اَقْبَلُوْا اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ اِلَیْھَا رِجَالًا وَنِسَاءً اور سب اہل مدینہ عورت و مرد باہم خانہ ام سلمہ کیجانب دوڑے ہی ابن عباس کہتے ہین کہ جب ہم پہونچے تو سنا اون سے کہ وہ کہتے ہین کہ اے

کہ ہم نے ان عبد المطلب ساتھہ و میرا اور رو میرے ہمراہ فَقُتِلَ قُتِلَ وَاللّٰہِ
سَیِّدُ کُنَّ وَسَیِّدُ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ پس بدرستیکہ قتل ہوگیا
سردار تمہارا اور سردار جوانان اہل جنت کا فَقُلْتُ لَھَا یَا اُمَّ سَلَمَۃَ
مَنْ ھُوَ پہ مینے کہا اون سے کہ اے ام سلمہ وہ کون شخص ہے
فَقَالَتِ الْحُسَیْنُ اونھون نے کہا حسین فرزند رسول الثقلین فَقُلْتُ
وَمِنْ اَیْنَ عَلِمْتِ مینے کہا کہ تمہین کہان سے معلوم ہوا قَالَتْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ فِی الْمَنَامِ السَّاعَۃَ شَعِثًا مَذْعُوْرًا فَسَاَلْتُہٗ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ قُتِلَ ابْنِیَ الْحُسَیْنُ
وَاَھْلُ بَیْتِہٖ وَالسَّاعَۃَ فَرَغْتُ مِنْ دَفْنِھِمْ بیان کیا ام سلمہ نے کہ دیکھا
مینے ابھی رسول خدا کو خواب مین گرد آلودہ و خائف پس پوچھا مینے اون جناب سے کہ یہ کیا حال ہے آپکا
فرمایا کہ حسین فرزند میرا قتل ہوگیا اور اہلبیت بھی اوسکے ہمراہ شہید ہوئے ابھی مین اونکے دفن سے فارغ
ہوا ہون ام سلمہ کہتی ہین کہ مین اوسیوقت روتی ہوئی اوٹھی اور گئی قریب اوس شیشہ کے جسمین مٹی
محفوظ تھی جو حضرت جبرئیل خدمت نبی مین لائے تھے اور کہا تھا کہ یا رسول اللہ جب خون تازہ ہو جائے تو آپ جانیگا
کہ حسین قتل ہوگئی ہائے جب نظر میری اوس شیشے پر پڑی دیکھا کہ خون اوس مین جوش مارتا ہے
ابن عباس کہتے ہین کہ ام سلمہ نے وہ خون لیکر اپنے مونہہ پر مل لیا
اور مجلس ماتم برپا کی پس جب آئے مدینہ مین تب معلوم ہوا
وہ روز شہادت تھا اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ
الظَّالِمِیْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس چھیالیسوین ۴۶

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْاَنْبِیَاءَ مِنْ اَشْجَارٍ شَتّٰی وَخَلَقَنِیْ وَعَلِیًّا مِنْ شَجَرَۃٍ وَّاحِدَۃٍ اَنَا اَصْلُھَا وَعَلِیٌّ فَرْعُھَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ ثِمَارُھَا وَاَشْیَاعُنَا اَوْرَاقُھَا مَنْ تَعَلَّقَ بِغُصْنٍ مِنْھَا نَجٰی وَمَنْ زَاغَ عَنْھَا غَوٰی وَھَوٰی

فرمایا جناب رسول خدا نے کہ حق تعالی نے کل انبیا کو مختلف درختون سے پیدا کیا اور مجھے اور علی کو ایک شجر سے پیدا کیا ہے مین اصل ہون اوس شجر کی اور علی فرع ہین اوسکے اور حسن اور حسین پھل ہین اوسکے اور شیعہ ہمارے اوراق ہین اوس شجر کے پس جس شخص نے تعلق کیا ایک شاخ سے اوس شجر کے اوسنے نجات پائی اور جسنے روگردانی کی وہ گمراہ ہوا و لَوْ اَنَّ عَبْدًا عَبَدَ اللّٰہَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ اَلْفَ عَامٍ ثُمَّ اَلْفَ عَامٍ حَتّٰی صَارَ کَالشَّنِّ الْبَالِیْ ثُمَّ لَمْ یَلْقَ اللّٰہَ مُحِبًّا لَنَا اَکَبَّہُ اللّٰہُ عَلٰی مَنْخِرَیْہِ فِی النَّارِ

اور اگر کوئی بندہ خدا عبادت کرے خداے عز وجل کی درمیان کوہ صفا اور مروہ کی دو ہزار برس تک یہانتک کہ ہو جاے مثل مشک بوسیدہ اور پھر ملاقات کرے خدا سے اور محبت ہماری اوسکے دل مین نہو تو حق تعالی موںھہ کے بھل اوسکو جہنم مین گرا دیگا تر جمہ حدیث

استفادہ ہوتا ہے ایک فضیلت امیر المومنین سید الوصیین کا ؑ بلکہ
حل ہوتا ہے وہ شبہہ عامہ کہ جو بعض علما نے یون ذکر فرمایا ہے کہ نبوت
اصل ہے اور فرع اوسکے امامت ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ مزیت فرع
کی اصل پر خلاف عقل ہے اور اس اشکال کا جواب یون ہے کہ اصل
نبوت رسالت مآب جدا ہے اصل نبوت سے اور انبیا کی تو امامت علی کی
اگر فرع ہے تو اپنے اصل کی جیسا کہ رسول خدا نے فرمایا نہ اصل دیگر کے
الغرض تفصیل اسکی ہم ارشاد المومنین مین بنہج استدلال درج کر چکے ہین
اور وہ رسالہ زبان فارسی مین چھپکر تقسیم ہوگیا اسوجہ سے اس مقام پر زیادہ
بسط ندیا مَنْ شَاءَ فَلْيَرْجِعْ اِلَيْهِ وَعَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ مَوْلَايَ
الصَّادِقَ ؑ يَقُولُ كَانَ فِيمَا نَاجَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ
اَنْ قَالَ لَهٗ يَا ابْنَ عِمْرَانَ كَذَبَ مَنْ زَعَمَ اَنَّهٗ يُحِبُّنِي فَاِذَا جَنَّهُ اللَّيْلُ نَامَ عَنِّي کتاب آمالی مین
مفضل ابن عمر سے منقول ہے کہ کہا اونہوں نے کہ سنا مینے اپنے آقا و
مولا جناب صادق ؑ سے کہ ارشاد کیا اون جناب نے کہ ایکمرتبہ حضرت موسے
پسر عمران درگاہ صمدیت و بارگاہ احدیت مین مناجات کر رہے تھے کہ دفعتہ
خطاب ہوا اثناے مناجات مین من جانب اللہ حضرت موسے سے کہ اے
پسر عمران جھوٹا ہے وہ شخص جو گمان کرتا ہے اسبات کا کہ وہ مجھے دوست
رکھتا ہے اور مجھسے محبت رکھتا ہے حالانکہ جب رات ہوتی ہے تو مجھسے غافل

ہو کر سو جاتا ہے الَيْسَ كُلُّ مُحِبٍّ يُحِبُّ خَلْوَةَ حَبِيبِهِ فَهَا اَنَا ذَا
آیا نہین پسند کرتا ہے ہر دوست خلوۃ کو اپنے دوست کے ہجر مین بھی
جاننا ہون کہ جو میرا دوست ہو وہ مجھے تنہائی مین یاد کرے یَا ابْنَ عِمْرَانَ
اِنِّي مُطَّلِعٌ عَلٰى اَحِبَّائِيْ اِذَا جَنَّهُمُ اللَّيْلُ حَوَّلْتُ اَبْصَارَهُمْ مِنْ قُلُوْبِهِمْ
وَمُثِّلَتْ عُقُوْبَتِيْ بَيْنَ اَعْيُنِهِمْ يُخَاطِبُوْنِيْ عَنِ الْمُشَاهَدَةِ
وَيُكَلِّمُوْنِيْ عَنِ الْحُضُوْرِ اے پسر عمران مین خوب جانتا ہون اپنے
احباب کو کہ جب رات ہوتی ہے تو دیکھتے ہین وہ مجھ آنکھون سے اپنے
دلون کے اور ممثل ہوتی ہے عقوبت میرے سامنے اونکے انکھون کے
تو خطاب کرتے ہین وہ مجھسے اسطرح کہ گویا مجھے دیکھ رہے ہین اور
کلام کرتے ہین مجھسے اسطور پر کہ گویا مین اونکے پاس حاضر ہون
يَا ابْنَ عِمْرَانَ هَبْ لِيْ مِنْ قَلْبِكَ الْخُشُوْعَ وَمِنْ بَدَنِكَ الْخُضُوْعَ وَمِنْ عَيْنَيْكَ الدُّمُوْعَ
فِيْ ظُلَمِ اللَّيْلِ وَادْعُنِيْ فَاِنَّكَ تَجِدُنِيْ قَرِيْبًا مُجِيْبًا اے پسر عمران خضوع
وخشوع اختیار کر دل سے اپنے اور تمام بدن سے اور فروتنی اختیار کر
میرے لیے اور شبہا سے تیرہ و تار مین رویا کر اور اشک بہا اپنے
آنکھون سے اور پکار تو مجھے پس بدرستیکہ پائیگا تو مجھکو بہت قریب
اور مجیب وَفِيْهِ اَيْضًا قَالَ الصَّادِقُ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اِلٰهِيْ كَيْفَ اَدْعُوْكَ
وَقَدْ عَصَيْتُكَ وَكَيْفَ لَا اَدْعُوْكَ وَقَدْ عَرَفْتُ حُبَّكَ فِيْ قَلْبِيْ

وَاِنْ کُنْتُ عَاصِیًا مَدَدْتُ اِلَیْکَ یَدًا بِالذُّنُوْبِ مَمْلُوَّۃً وَعَیْنًا بِالرَّجَاءِ مَمْدُوْدَۃً مَوْلَایَ اَنْتَ عَظِیْمُ الْعُظَمَاءِ وَاَنَا اَسِیْرُ الْاُسَرَاءِ اَنَا اَسِیْرٌ بِذَنْبِیْ مُرْتَھِنٌ بِجُرْمِیْ اِلٰھِیْ لَئِنْ طَالَبْتَنِیْ بِذَنْبِیْ لَاُطَالِبَنَّکَ بِکَرَمِکَ وَلَئِنْ طَالَبْتَنِیْ بِجَرِیْرَتِیْ لَاُطَالِبَنَّکَ بِعَفْوِکَ وَلَئِنْ اَمَرْتَ بِیْ اِلَی النَّارِ لَاُخْبِرَنَّ اَھْلَھَا اِنِّیْ کُنْتُ اَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنَّ الطَّاعَۃَ تَسُرُّکَ وَالْمَعْصِیَۃَ لَا تَضُرُّکَ فَھَبْ لِیْ مَا یَسُرُّکَ وَاغْفِرْ لِیْ مَا لَا یَضُرُّکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ جداوی کتاب مین ہے کہ جناب صادقؑ اسطرح دعا کرتی تھی کہ خداوندا کیونکر پکارون مین تجھے کہ گناہگار ہون تیرا اور کیونکر نہ پکارون تجھے حالانکہ تو ہی دوست ہے میرا اگرچہ تہا مین عاصی و گناہگار خداوندا میرا ہاتھ تیرے جانب پہلا ہے گو کہ مملو ہی گناہون سے اور چشم امید تیری طرف ہے خداوندا تو سب سے زیادہ بزرگ ہے اور مین ایک اسیر ہون اسیرے دہر مین خداوندا مین اسیر ہون اپنے گناہون مین اور رہن ہوگیا ہون اپنے جرمون مین خداوندا اگر تو بلائی مجھے اسطرح کہ مین گناہگار حاضر ہون تو مین تجھے پکارونگا ساتھہ کرم و بخشش کے اور اگر تو طلب کرے مجھے ساتھہ معاصی کے تو مین تجھی ضرور پکارونگا ساتھہ ترے عفو کے اور اگر تو حکم کریگا میرے واسطے کہ لیجاؤ اسی آتش دوزخ مین تو مین ضرور بیان کرونگا اہل جہنم سے کہ مین ہمیشہ کہتا تہا لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

بادالیہا بدرستیکہ اطاعت اور فرمان برداری تجھے خوش کرتی ہے اور
معصیت اور نافرمانی کچھ تجھے ضرر نہین پہونچاتی ہے پس عطا کر
مجھے وہ چیز جو تجھے خوش و مسرور کرتی ہو اور بخشدے میرے لئے
اوس چیز کو جو تجھے ضرر نہین پہونچاتے اے ارحم الراحمین وَفِيهِ اَلصَّنَاعُ مُوسَىٰ
بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ سُئِلَ الصَّادِقُ عَنِ الزَّاهِدِ فِي الدُّنْيَا اور اوسے کتاب مین
حضرت موسیٰ بن جعفر سے مروی ہے کہ فرمایا اون جناب نے کہ ایک مرتبہ
کسی شخص نے پوچھا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ یا ابن
رسول اللہ دنیا مین زاہد کون ہے قَالَ الَّذِي يَتْرُكُ حَلَالَهَا مَخَافَةَ
حِسَابِهِ وَيَتْرُكُ حَرَامَهَا مَخَافَةَ عَذَابِهِ فرمایا حضرت نے کہ وہ شخص
جو ترک کرے حلال دنیا کو خوف سے حساب کے اور ترک کرے حرام
دنیا کو خوف سے عذاب کے وہ زاہد ہے دنیا مین یہی وجہ تھی
جو حضرت امیر علیہ السلام نے جب وقت افطار نوزدہم ماہ رمضان
کو جناب ام کلثوم نے دو نان جوین اور تھوڑا نمک کو بکیہ اور ایک
کاسہ شیر خوان مین رکھ کر پیش کیا تو حضرت نے اوسے بغور ملاحظہ
کیا اور دیر تک دیکھتے رہے ثُمَّ حَرَّكَ رَاْسَهُ وَبَكَىٰ وَقَالَ يَا بُنَيَّةُ
قَدَّمْتِ اِلَيَّ اِدَامَيْنِ فِي طَبَقٍ تُرِيدِينَ اَنْ يَطُولَ وُقُوفِي
غَدًا عَلَىٰ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالیٰ پھر حضرت نے سر مبارک کو حرکت دی اور رونے لگے

اور فرمایا کہ اے بیٹی تم لائی ہو سامنے میرے دو نان خورش ایک خوان
مین اے پارہ جگر تم چاہتی ہو کہ پیش خدا بروز قیامت ٹھہرنا میرا دیر تک ہو
اے بیٹی تم نہین جانتی ہو کہ مین ہر امر مین پیرو ہون جناب رسولخداؐ
کا اون جناب کا یہ حال تہا کہ کبہی تا مرگ دو نان خورش اونکے سامنے نہین رکہی
گئین یَابُنَیَّۃُ مَا مِنْ رَجُلٍ طَالَ فِیْ مَطْعَمِہٖ وَمَشْرَبِہٖ وَمَلْبَسِہٖ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ
وَقُوْفُہٗ طَوِیْلًا اے بیٹی جو کوئی شخص اپنے کہانے اور پینے اور لباس
مین ضرورت سے زیادہ طوالت کریگا تو ٹھہرنا اوسکا پیش خدا دیر تک
ہوگا یَابُنَیَّۃُ اِنَّ الدُّنْیَا فِیْ حَلَالِھَا حِسَابٌ وَفِیْ حَرَامِھَا عِقَابٌ
اے پارہ جگر حلال دنیا مین حساب ہے اور حرام دنیا مین عقاب
ہے قربان جائین ہم سبکے اوس جناب پر سے جسکے نان خورش
کا آرد چہانا نجاتا تہا اور لباس ایسا کہنہ ہوگیا تہا کہ خود حضرت نے فرمایا
کہ لباس میرا اسقدر بوسیدہ ہوگیا ہے کہ مجہے جنیاط سے بہی حجاب آتا ہے
جب تو یہ مرتبہ اون حضرت کا تہا کہ ہر چیز تابع حکم تہی من جانب اللہ حضرت
سلیمان پیغمبر کا یہ مرتبہ تہا کہ تمامی چرند و پرند تابع تھے اور حضرت کو یہ
مرتبہ حاصل تہا کہ زمین تک اپنے واقعات کو آپکی خدمت مین عرض کردیتے
تھے چنانچہ اسما بنت عمیس ناقل ہین کہ جناب سیدہ فاطمہ زہرا نے فرمایا
کہ جس شبکو مین حضرت امیر کے پاس گئے تو مین نہایت فرش خواب پر ڈری

قُلْتُ بِمَا ذَا فَزِعْتِ یَا سَیِّدِی تو اسما کہتے ہین کہ عرض کی مین نے کہ ای شہزادی میرے آپ کے خوف کا کیا باعث تہا قَالَ سَمِعْتُ الْاَرْضَ تُحَدِّثُهُ وَهُوَ یُحَدِّثُهَا فرمایا اون معصومہ نے کہ مین نے سنا کہ زمین حضرت سے ہم کلام ہے اور واقعات اپنے عرض کر رہی ہے مال تمہید تو آپ سمجہ گئے ہونگے کہ جہان زمین نے اور واقعات بیان کئے ہون گے تو واقعہ کربلا بہی عجب نہین کہ بیان کیا ہو مگر مین حیران اس امر مین ہون کہ کس کس امر کو زمین نے عرض کیا ہوگا آیا شہادت علی اکبر کو یا شہادت جناب عباس کو یا گہوڑے سے داہنے رخسارے کے بہل امام حسین کے گرنیکو یا شمر کے قریب آنیکو یا لٹنے کو اہلبیت کے اور نارا جی خیام کو یا اسیری جناب زینب و ام کلثوم کو یا اوس وقت کا حال جب دختران زہرا بازار کوفہ و شام مین تہین اور اشقیا بنظر حقارت دیکہتے تہے قَالَ الْعَلَّامَةُ الْمَجْلِسِیُّ رَاَیْتُ فِیْ بَعْضِ الْکُتُبِ الْمُعْتَبَرَةِ رُوِیَ مُرْسَلًا عَنْ مُسْلِمٍ الْجَصَّاصِ جناب آخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ دیکہا مین نے بعض کتب معتبرہ مین ایک روایت مرسلہ کو کہ مروی ہے وہ مسلم گچکار سے قَالَ دَعَانِی ابْنُ زِیَادٍ لِاُصْلِحَ دَارَ الْاِمَارَةِ بِالْکُوفَةِ فَبَیْنَمَا اَنَا اُجَصِّصُ الْاَبْوَابَ اِذَا اَنَا بِالزَّعَقَاتِ قَدْ ارْتَفَعَتْ مِنْ جَنَبَاتِ الْکُوفَةِ مسلم گچکار ناقل ہے کہ مجہے ابن زیاد نے درستی کو دار الامارہ کے بلایا تہا کوفہ مین پس ابہی مین گچکاری کر رہا تہا دروازون پر ناگاہ آواز رونے

اور پیٹنے کی کوفہ کی جانب سے بلند ہوئی فاقبلت علی خادم کان معنا
پس آیا مین ایک خادم کے پاس کہ وہ ہمارے ساتھ تھا فقلت مالی اری
الکوفۃ تضج پس کہا مینے اوسے کہ آج عجب لرزہ کہ مین دیکھتا
ہون کہ تمام کوفہ مین آوازین گریہ و بکا کی بلند ہین قال الساعۃ اتوا براس
خارجی خرج علی یزید لعنہ اللہ اوس شخص نے کہا کہ ایک شخص نے
خروج کیا تھا یزید ابن معاویہ پر فوج نے اوسکے اوسے قتل کیا اور سرتن سے
جدا کرکے اسوقت لاتے ہین فقلت من ھذا الخارجی فقال الحسین بن علی
پھر مین نے اوس شخص سے پوچھا کہ وہ خارجی کون ہے اوسنے کہا کہ
حسین فرزند علی قال فترکت الخادم حتی خرج مسلم پکار کہتا ہے کہ مین
اوسے جدا ہوا یہانتک کہ وہ چلا گیا ولطمت وجھی حتی خشیت علی عینی
ان یذھبا وغسلت یدی من الجص وخرجت من ظہر القصر واتیت الی الکناس
اور پیٹنے منھ پر اپنے طمانچے مارے اسقدر کہ خوف ہوا مجکو نابینا ہونیکا
اور فوراً ہاتھ دھو کر مین پشت قصر سے اوترا اور باہر آیا محلہ کناسہ کیطرف
فبینما انا واقف والناس یتوقعون وصول السبایا والروس پس ابھی
مین انتظار مین کھڑا تھا اور لوگ بھی متوقع تھے سرہاے شہدا اور اسراے
اہلبیت آنے کی اذقد اقبلت نحو اربعین شقۃ تحمل علی اربعین جملاً
فیھا الحرم والنساء واولاد فاطمۃ ناگاہ دیکھا مینے کہ چالیس

اونٹ کجاوہ دار چلے آتے ہین کہ اون مین اہل حرم اور عورتین اور اولاد و
فاطمہ زہرا سوار ہین وَاِذَا بِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَلٰی بَعِیْرٍ بِغَیْرِ وِطَاءٍ وَاَوْدَاجُہٗ تَشْخَبُ
دَمًا وَھُوَ مَعَ ذٰلِکَ یَبْکِیْ ناگاہ دیکھا مینے علے ابن الحسینؑ کو کہ ایک ناقہ برہنہ الشیب پر
سوار ہین اور رگون سے گلوے مبارک کے خون جاری ہے اور روہ جناب
اپنے مصیبت پر رو رہے ہین وَیَقُوْلُ یَا اُمَّۃَ السُّوْءِ لَا سُقْیًا لِرَبْعِکُمْ یَا اُمَّۃً
لَمْ تُرَاعِیْ جَدَّنَا فِیْنَا اور فرماتے ہین کہ اے امت بدکردار نہ سیراب
کرے خدا کھیتی کو تمھاری کہ تمنے کچھ رعایت جناب رسولخدا کی نکی
ہماری باب مین عجب نہین ہے کہ مطلب حضرت کا یہہ ہو کہ خدا
تمھاری کھیتی کو باقی نرکھے کہ تمنے کھیتی جناب سیدہ کی پامال کر ڈالی
اور کیسے کیسے نونہالان گلشن زہرا کاٹ کر تاراج کئے لَوْ اَنَّنَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ
یَجْمَعُنَا ٭ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَا کُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَا بروز قیامت تم سب کیا
جواب دوگے جب ہم سب اور جناب رسول خدا یکجا جمع ہون گے
تُسَیِّرُوْنَا عَلَی الْاَقْتَابِ عَارِیَۃً کَاَنَّنَا لَمْ نُشَیِّدْ فِیْکُمْ دِیْنًا
ہمین اونٹون پر سوار کیا اس طرح کہ ہم بے مقنعہ و چادر ہین
اور ایسے حال سے ہمین شہر بشہر تشہیر کیا گویا ہمنے تمھارے دین و مذہب کو مستحکم نہین
کیا مطلب یہہ تھا کہ ہمنے تو تمھاری ساتھ یہہ سلوک کیا کہ تمھین دین
تعلیم کیا اور تمنے یہ سلوک کیا کہ ہمین مثل قیدیون کے اسیر کیا ہے

الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس پیتالیسوین

روی عن ابن مسعود انہ قال دخلت علی رسول اللہ فقلت لہ ارنی الحق لاصل الیہ

عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ حاضر ہوا مین خدمت جناب رسالتمآب

مین اور عرض کیا مینے کہ یا حضرت مجھے حق دکھا دیجئے تاکہ مین پہونچون

طرف اوس حق کے فقال یا عبداللہ لج المخدع فولجت المخدع و

علی بن ابیطالب یصلی و یقول فی رکوعہ وسجودہ اللھم بحق محمد

عبدک ورسولک اغفر للخاطئین من شیعتی فرمایا جناب رسول خدا نے کہ ای بندہ

خدا داخل ہو تو حجرے مین پس داخل ہوا مین حجرے مین پس دیکھا مینے

کہ جناب امیر علیہ السلام وہان تشریف رکھتے ہین اور مشغول نماز مین

فرما رہے ہین رکوع و سجود مین کہ خداوندا واسطہ اپنے حبیب محمد مصطفے

کا بخشش دے تو گنہگاران شیعیان علی کو فخرجت حتی اخبر رسول

اللہ فسمعتہ یقول اللھم بحق علی بن ابیطالب عبدک

فاغفر للخاطئین من امتی پس نکلا مین حجرہ علی سے تاکہ بیان کرون اور

خبر دون مین جناب رسول خدا کو پس سنا مین نے کہ وہ جناب فرما رہے ہین کہ خداوندا

بتصدق اپنے خاص بندے علی ابن ابیطالب کے بخشش دے تو گنہگاران امت کو میری

قَالَ فَاَخَذَنِیْ مِنْ ذٰلِکَ الْھَلَعُ الْعَظِیْمُ فَاَوْجَزَ النَّبِیُّ فِیْ صَلٰوتِہٖ پس کہا ابن مسعود نے کہ یہ حال دیکھکر ایسا میں متحیر ہوا کہ جزع اور فزع کرنے لگا یعنی ایسا مرتبہ علی کا دیکھکر میں ہولناک ہو گیا پس فوراً جناب رسول خدا نے اختصار فرمایا نماز میں فَقَالَ اجْلِسْ یَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَجَلَسْتُ بَیْنَ یَدَیْہِ پس فرمایا اونجناب نے مجھسے کہ بیٹھ جا اے پسر مسعود پس بیٹھ گیا میں سامنے اونجناب کے فَقَالَ اَعْلَمْ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَنِیْ وَعَلِیًّا مِنْ نُوْرِ عَظَمَتِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ اللّٰہُ الْخَلْقَ بِاَلْفَیْ عَامٍ لَا تَقْدِیْسَ وَلَا تَسْبِیْحَ وَلَا تَھْلِیْلَ پس ارشاد کیا جناب سید المرسلین حبیب رب العالمین نے کہ اے پسر مسعود جانتو کہ خداوند عالم نے پیدا کیا مجھے اور علی کو اپنے نور عظمت سے قبل پیدا کرنے تمامی مخلوقات کے دو ہزار برس کہ کوئی تسبیح و تقدیس و تہلیل کرنیوالا ابھی نہ تہا فَفَتَقَ نُوْرِیْ فَخَلَقَ مِنْہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنَا وَاللّٰہِ اَجَلُّ مِنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پس شگافتہ کیا میرے نور کو اور خلق کیا اوسنے آسمان و زمین کو اور قسم بخداے عزوجل کہ میں افضل ہوں آسمان و زمین سے وَفَتَقَ نُوْرَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْطَالِبٍ فَخَلَقَ مِنْہُ الْعَرْشَ وَالْکُرْسِیَّ وَعَلِیٌّ وَاللّٰہِ اَجَلُّ مِنَ الْعَرْشِ وَالْکُرْسِیِّ اور شق کیا خدا نے نور علی کو پس پیدا کیا اوسنے عرش و کرسی کو اور قسم بخداے عزوجل کہ علی بہتر ہے عرش و کرسی سے وَفَتَقَ نُوْرَ الْحَسَنِ

فَخَلَقَ مِنْهُ اللَّوْحَ وَالْقَلَمَ وَالْحَسَنُ وَاللهِ اَجَلُّ مِنَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ
اور شگافتہ کیا نور حسن کو اور پیدا کیا اوسے لوح و قلم کو اور قسم خدا کی
حسن بہتر ہے لوح و قلم سے وَفَتَقَ نُوْرَ الْحُسَيْنِ فَخَلَقَ مِنْهُ الْجِنَانَ
وَالْحُوْرَ الْعِيْنَ وَالْحُسَيْنُ وَاللهِ اَجَلُّ مِنَ الْجِنَانِ وَالْحُوْرِ الْعِيْنِ اور شق کیا نور حسین کو اور پیدا
کیا اوسے جنت کو اور حور و نکو اور حسین بخدا افضل ہے جنت و حوران
جنت سے یہی وجہ ہے کہ جب جناب سید الشہدا شہید ہوئے تو حوران
بہشت کا عجب حال ہوا چنانچہ امام زمان حجت خدا امام ثانی عشر زیارت
ناحیہ مین فرماتی ہین وَاُقِيْمَتْ لَكَ الْمَاْتَمُ فِیْ اَعْلَا عِلِّيِّيْنَ وَلَطَمَتْ
عَلَيْكَ الْحُوْرُ الْعِيْنُ کہ اے جد بزرگوار برپا ہوا ماتم آپکا اعلائی علیین مین
اور اے جد بزرگوار آپکے مصیبت مین حوران بہشتی نے اپنے مونہہ پر طمانچے
مارے بعد اسکے حضرت فرماتی ہین وَبَكَتِ السَّمَآءُ وَسُكَّانُهَا وَالْجِبَالُ
وَخُزَّانُهَا وَالْهِضَابُ وَاَقْطَارُهَا وَالْبِحَارُ وَحِيْطَانُهَا وَمَكَّةُ
وَبُنْيَانُهَا وَالْجَنَّةُ وَوِلْدَانُهَا اور روئے آپ کے مصیبت مین آسمان اور اہل
آسمان اور جنت اور اہل جنت اور بڑے بڑے پہاڑ اور دریاے زخار
اور مچھلیان اون کی اور خانہ کعبہ اور دیوارین اوسکی اور جنت او غلمان
وولدان جنت وَالْبَيْتُ وَالْمَقَامُ وَالْمَشْعَرُ الْحَرَامُ وَحَطِيْمٌ وَزَمْزَمُ وَالْمِنْبَرُ
الْمُعَظَّمُ وَالنُّجُوْمُ الطَّوَالِعُ وَالْبُرُوْقُ اللَّوَامِعُ وَالرُّعُوْدُ الْقَعَاقِعُ وَالرِّيَاحُ

الزَّعَازِعُ وَالْاَفْلَاكُ الدَّوَّارُ اور خانہ کعبہ اور مقام حضرت ابراہیم اور وادی مشعر اور سنگ حطیم اور چاہ زمزم اور منبر معظم اور ستارہ ہائے درخشان اور برقہائے درخشندہ اور اس غم والم مین آواز رعد بلند رہی ایسی آواز کہ جو برابر پے در پے آتی تھی اور آندھی شدید چلنے لگی اور تمام آسمان اس مصیبت عظمےٰ مین روئے ثُمَّ اَظْلَمَتِ الْمَشَارِقُ وَالْمَغَارِبُ الغرض جب یہ سب آسمان و زمین و عرش و کرسی و لوح و قلم اور جنت اور حوران بہشت انوار مقدسہ سے پیدا ہوچکے تو تمام مشارق و مغارب سیاہ و تاریک تھے فَشَكَتِ الْمَلَائِكَةُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ يَّدْفَعَ عَنْهُمْ تِلْكَ الظُّلْمَةَ پس شکایت کی سب ملائکہ نے درگاہ جناب باری مین کہ خداوندا اب دور ہو جائے یہ ظلمت فَتَكَلَّمَ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ بِكَلِمَةٍ فَخَلَقَ مِنْهَا رُوْحًا ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ پھر کلام کیا خدائے عزوجل نے اپنے قدرت سے ساتھ ایک کلمہ کے پس خلق فرمایا اوس کلمہ سے روح کو بعد از ان کلام فرمایا ساتھ کلمہ آخر کے فَخَلَقَ مِنْ تِلْكَ الْكَلِمَةِ الْاُخْرٰى نُوْرًا پھر پیدا کیا خدائے اس کلمہ آخری سے ایک نور فَاَضَافَ النُّوْرَ اِلٰى تِلْكَ الرُّوْحِ وَاَقَامَهَا اَمَامَ الْعَرْشِ پس ملا دیا خدا نے نور کو ساتھ اوس روح کی اور قائم فرمایا روح کو مع اوس نور کے سامنے عرش کے فَاَزْهَرَتِ الْمَشَارِقُ وَالْمَغَارِبُ فَهِيَ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ فَلِذٰلِكَ سُمِّيَتِ الزَّهْرَاءَ

پس تمام مشارق اور مغارب عالم کو روشن کردیا اوس نور ذی روح سے
اور وہی نور ذی روح جناب سیدہ فاطمہ زہرا ہین پس اسی وجہہ سے اون معظمہ
کو زہرا کہتی ہین اللہ اکبر خدا نے تو ان معظمہ کا ایسا احترام کیا کہ جیسے رفعت شان
اور علو مکان ظاہر ہے لیکن بیٹیاں اون معظمہ کی اس حالت سے از
کربلا تا شام گئی ہین جسکے تصور سے دل زخمی ہوئے جاتے ہین پورا حال اون معظمات
کا ممکن نہین ہے کہ آپ سن سکین مگر اسقدر کہ پوست چہرون کے اوتر گئے
تھے اور گریبان پھٹے ہوے تھے اور گرد نیزہ وار سرہاے شہدا دکھاتے جاتے تھے
اور مجمع تماشائیونکا بکثرت تھا اور سبکے سر کھلے تھے کسیکے سرپہ چادر نہ تھی تو وہ
معظمات بالون سے منہہ چھپاتی تھین اور اسپر غضب یہ تھا کہ ساربان اونٹون کو
تیز ہکاتے تھے تو بچے راہ مین گر گر پڑتے تھے چنانچہ ایک مقام پر راہ مین جناب
سکینہ گر پڑین اور جناب زینب نے فوراً پکارا کہ واسطہ خدا کا ذرا ٹھر جاؤ
کہ سکینہ دختر برادر اونٹ پر سے گر پڑی ہے غرض جب جناب زینب نے
شتر سے اوترکے سکینہ کو دیکھا تو عجب حال دیکھا کہ ایک معظمہ گود مین اوس
صاحبزادی کو لیے خاک پر بیٹھی رو رہی ہین جناب زینب نے جاکر جو دیکھا
تو جناب سیدہ فاطمہ زہرا گود مین لیے بیٹھی ہین اور اشک حسرت جاری ہین
یہ دیکھکر جناب زینب نے ایک چیخ ماری اور اپنے مصیبت کی شکایت کی
یا ابن مسعود اذا کان یوم القیمۃ یقول اللہ جل جلالہ لی فی لعلی

اُدْخُلَا الْجَنَّةَ مَنْ شِئْتُمَا وَاُدْخُلَا النَّارَ مَنْ شِئْتُمَا الغرض جناب
رسول خدا نے فرمایا کہ اے پسر مسعود جب روز قیامت ہوگا تو حق تعالے
مجھسے اور علی سے فرمائے گا کہ داخل کرو تم دونو جسے چاہو جنت مین اور
داخل کرو جسے چاہو دوزخ مین وَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ
كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ فَالْكَافِرُ مَنْ جَحَدَ نُبُوَّتِيْ وَالْعَنِيْدُ مَنْ جَحَدَ وِلَايَةَ عَلِيِّ بْنِ
اَبِيْ طَالِبٍ پس اسیر یہ قول خداوند عالم ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ارشاد کیا
خدا نے کہ پھینکوا ے محمد و علی نار جہنم مین ہر کافر عنید کو پس کافر وہ
شخص ہے جسنے انکار کیا نبوت کا میرے اور عنید وہ شخص ہے جسنے انکار
کیا ولایت علی کا چنانچہ حال جہنم مین اسیقدر کافی ہے کہ جناب رسولخدا
نے ارشاد کیا لَمَّا رَكِبْتُ الْبُرَاقَ وَسِرْتُ سَمِعْتُ مِنْ خَلْفِيْ هَدَّةً
عَظِيْمَةً تَخَيَّلْتُ اَنَّ اَطْبَاقَ السَّمٰوٰتِ قَدْ وَقَعَتْ عَلَى الْاَرْضِ جب سوار ہوا مین براق
تو چلا مین پس سنا اپنے عقب مین ایک آواز شدید کو خیال کیا مینے
اپنے دل مین کہ طبقات آسمان زمین پر گر پڑے فَقُلْتُ لِجَبْرَئِيْلَ
مَا هٰذَا الصَّوْتُ الْهَائِلُ پس کہا مینے جبرئیل سے کہ یہ آواز ہولناک
کیسی ہے فَقَالَ اِنَّهُ كَانَ عَلٰى شَفِيْرِ جَهَنَّمَ صَخْرَةٌ عَظِيْمَةٌ وَقَدْ اُمِرْتُ
اَنْ اَدْفَعَهَا فِيْ جَهَنَّمَ فَدَفَعْتُهَا بِجَنَاحِيْ قَبْلَ هٰذَا الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ
عَامًا حَتّٰى وَصَلَتْ هٰذِهِ السَّاعَةَ اِلٰى قَعْرِ جَهَنَّمَ پس عرض کیا جبرئیل نے کہ یا حضرت

ایک پتھر بزرگ کنارے جہنم کے پڑا تھا حق تعالےٰ نے مجھے حکم کیا کہ مین اوسے
جہنم مین ڈال دون پس ایک پر مار کر سے مینے اوسے کنارے کسے گرا دیا جہنم
مین اور اسی عرصہ ہوا ستر برس کا یا رسول اللہ جیسے اب پہونچا ہے وہ پتھر
تہہ پر جہنم کے وَفِیْھَا مِنَ الْاَفَاعِیْ وَالْعَقَارِبِ مَا لَا یَعْلَمُہٗ اِلَّا اللّٰہُ
اور یا حضرت اوس جہنم مین اسقدر سانپ اور بچھو ہین کہ سوائے خدا کے اور
کوئی نہین جانتا ہے حق تعالیٰ جمیع مومنین و مومنات کو محفوظ رکھی اوس
مقام سے اور انشاء اللہ ضرور محفوظ رہین گے ہم کیونکہ علاوہ پختگی عقاید و معارف
کے حال ہمارا یہ ہے کہ جب مناقب و فضائل محمد و آل محمد کے سنتے ہین تو
خوش و مسرور ہوتے ہین اور مصائب سنتے ہین تو دل ہمارے غمگین ہو جاتے ہین
ہو جاتے ہین اور وجہ اسکی مومنیت ہے جیسا جناب سید الشہدا نے
فرمایا ہے لَا یَذْکُرُنِیْ مُؤْمِنٌ اِلَّا بَکٰی وَاغْتَمَّ قَلْبُہُ الْمُصَابِیْ
کہ نہ یاد کریگا مجھے مومن مگر رویگا اور غمگین ہوگا دل اوسکا میرے مصیبت
پر پھر اب کونسے مصیبت عرض کئے جائے آیا پیاس کی شدت بیان
کرون یا بچونکا حال بیان کرون یا جناب زینب کی عربی اشعار پڑھکر
مین زبان عربی مین خطاس فقرہ کا ونمن ہوگا جنہون نے عدات عرب کا
نوحہ اور بین سنے ہون گے یا اہل حرم کا جانا دربار یزید مین بیان کرون
یا [illegible] عرض کرون یا یہ عرض کرون کہ

کہ سر سید الشہدا زیر تخت کس ذلت سے رکھا تھا اور یزید کس شقاوت
سے بے ادبی کرتا تھا دندان مبارک سے اون جناب کے یا یہ عرض کرون
کہ عترت رسول و ذریت بتول کیونکر دربار سے قصر یزید مین گئی چنانچہ
مقتل ابو مخنف مین ہو کہ جب یزید جائزہ سے فارغ ہوا تو حکم کیا کہ سر حسینؑ
دروازہ پر نصب کیا جائے اور آل رسول داخل محل ہو فَلَمَّا دَخَلْنَ
النِّسْوَةُ دَارَ يَزِيدَ لَمْ يَبْقَ مِنْ آلِ مُعَاوِيَةَ وَآلِ أَبِي سُفْيَانَ
أَحَدٌ إِلَّا اسْتَقْبَلْنَ بِالْبُكَاءِ وَالصُّرَاخِ وَالنِّيَاحِ عَلَى الْحُسَيْنِ ؑ
پس جب دختران زہرا گھر مین یزید کے داخل ہوئین تو کوئی عورت
باقی نرہی آل معاویہ اور آل ابو سفیان سے جو روتی اور پیٹتی استقبال
کو اہل بیت حسینؑ کے نہ آئی ہو اور جو نہین عورات اہلبیت کو بی مقنعہ
و چادر دیکھا اَلْقَيْنَ مَا عَلَيْهِنَّ مِنَ الثِّيَابِ وَالْحُلِيِّ
تو سب عورات نے فوراً لباس اپنا اور زیور جو پہنے تھین اوتار کے
پھینک دیا وَأَقَمْنَ الْمَاتَمَ عَلَى الْإِمَامِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ اور سب
عورتون نے ماتم داری کی اور تین روز تک مجلس ماتم سید الشہدا
کی برپا رہی مگر راوی کہتا ہے فَخَرَجَتْ هِنْدُ بِنْتُ عَبْدِ اللّٰهِ
امْرَأَتُهُ مِنْ دَارِهِ فَشَقَّتِ السِّتْرَ وَهِيَ حَاسِرَةٌ وَوَثَبَتْ إِلَى
يَزِيدَ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ عَامٍّ کے نکل آئی ہند دختر عبد اللہ زوجہ یزید

اوسکے محل سے سر برہنہ بے مقنعہ و چادر روتی پیٹتی دربار عام مین
اور قریب یزید کے گئی حالانکہ وہ مجمع عام مین تھا اور یزید سے کہا کہ اے
بیحیا یہ کیا غضب کیا تونے کہ سر فرزند رسول میرے دروازہ پر نصب
کیا ہے اور اہلبیت کو اونکے اسیر کیا فَوَثَبَ اِلَیْھَا یَزِیْدُ وَغَطَّاھَا
پس یزید اوٹھا اور فوراً سر پر ہند کے چادر اوڑہادی اور کہا کہ اے ہند
جسقدر تیرا جی چاہے تو حسین پر رو مین منع نہین کرتا ہون مگر
دربار عام سے چلی جا کہ یہان سب رؤساے شہر بیٹھے ہین تجھے میرے
عزت کا بھی خیال نہین ہند نے جواب دیا کہ اے یزید خدا لعنت
کرے تجھپر حَفِظْتَ حُرْمَتَکَ وَغَطَّیْتَ رَاْسِیْ اپنی عزت
و حرمت کا تو تونے اسقدر پاس کیا کہ مجھپر چادر اوڑہادی وَضَیَّعْتَ
حُرْمَۃَ بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَسَلَبْتَ رِدَائَھُنَّ
اور ضایع و برباد کردیا تونے حرمت دختران رسول کو اور چھین لین
چادرین اونکی اور ذلیل کیا اونہین مجمع عام مین بلا کر اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ
عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس اڑتالیسوین

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ کَانَ مِنْ زَاھِدِ یَحْیَی بْنِ

ذکریا اَنَّہُ اَتٰی بَیۡتَ الۡمَقۡدِسِ فَنَظَرَ اِلَی الۡمُجۡتَہِدِیۡنَ مِنَ الۡاَحۡبَارِ وَالرُّہۡبَانِ
عَلَیۡہِمۡ مَدَارِعُ الشَّعۡرِ وَبَرَانِسُ الصُّوۡفِ عبد اللہ ابن عمر سے مروی ہے کہ کہا اونے
کہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ حال زہد یحییٰ بن ذکریا کا یہ تھا کہ آئے وہ جناب
بیت المقدس مین پس دیکھا کہ بڑے بڑے مجتہد واحبار ورہبان
سب کرتے بالون کی پہنے ہوے اور ٹوپیان بالون کی سر پر رکھے ہوے
ہین وَاِذَا ہُمۡ قَدۡ خَرَّقُوۡا تَرَاقِیَہُمۡ وَسَلَکُوۡا فِیۡہَا السَّلَاسِلَ وَشَدُّوۡہَا
اِلٰی سَوَارِی الۡمَسۡجِدِ ناگاہ دیکھا انہون نے کہ زنجیرون مین اپنے
تئین دیوارون مین مسجد کے باندہا ہے اسطرح کہ ہسلیان چہید کر زنجیرین نکالی ہین فَلَمَّا
نَظَرَ اِلٰی ذٰلِکَ اَتٰی اُمَّہٗ فَقَالَ یَا اُمَّاہُ اَنۡسِجِیۡ لِیۡ مِدۡرَعَۃً مِّنۡ شَعۡرٍ
وَبُرۡنُسًا مِّنۡ صُوۡفٍ حَتّٰی اٰتِیَ بَیۡتَ الۡمَقۡدِسِ فَاَعۡبُدُ اللّٰہَ مَعَ الۡاَحۡبَارِ وَالرُّہۡبَانِ
پس جب دیکھا حضرت یحییٰ نے یہ طریقہ عبادت کا تو حاضر ہوے
اپنے مادر گرامی کے خدمت مین اور عرض کی کہ اے مادر ایک
کرتا میرے لیئے اور ایک ٹوپی بالونکی بن دیجئے کہ مین جاؤن بیت المقدس
مین اور عبادت کرون خدا کی احبار ورہبانون کے ہمراہ فَقَالَتۡ
لَہٗ اُمُّہٗ حَتّٰی یَاۡتِیَ نَبِیُّ اللّٰہِ وَیَاۡمُرُنِیۡ فِیۡ ذٰلِکَ مادر یحییٰ نے
کہا حضرت یحییٰ سے کہ اسقدر تامل کرو کہ حضرت ذکریا تمہارے
باپ آلین اور وہ حکم فرمائین اس امر مین

فَلَمَّا دَخَلَ ذَکَرِیَّا اَخْبَرَتْہُ بِمَقَالَۃِ یَحْیٰی پس جب تشریف لائے
حضرت ذکریا تو بیان کیا مادر یحییٰ نے حضرت ذکریا سے کلام حضرت یحییٰ کا
فَقَالَ لَہٗ ذَکَرِیَّا یَا بُنَیَّ مَا یَدْعُوْکَ اِلٰی ھٰذَا وَاِنَّمَا اَنْتَ صَبِیٌّ صَغِیْرٌ
پس فرمایا حضرت ذکریا نے کہ اے بیٹا کیا باعث
ہوا تمہاری رغبت کا اسطرف حالانکہ تم ابھی نہایت کم سن ہو فَقَالَ لَہٗ
یَا اَبَتِ اَمَا رَاَیْتَ مَنْ ھُوَ اَصْغَرُ سِنًّا مِنِّیْ قَدْ ذَاقَ الْمَوْتَ قَالَ بَلٰی
پس عرض کیا حضرت یحییٰ نے کہ اے بابا آیا نہیں دیکھا آپنے کہ نہایت
کم سن مجھسے جو ہیں اونہیں بھی موت نے نچھوڑا حضرت ذکریا نے کہا کہ ہاں
صحیح ہے ثُمَّ قَالَ لِاُمِّہٖ اَنْسِجِیْ لَہٗ مِدْرَعَۃً مِنْ شَعْرٍ وَبُرْنُسًا مِنْ صُوْفٍ
پھر کہا حضرت ذکریا نے مادر یحییٰ سے کہ بُن دو یحییٰ کے لیے ایک کرتا بالونکا
اور ایک ٹوپی صوف کی فَفَعَلَتْ مادر حضرت یحییٰ نے ویسا ہی کیا جیسا کہ
حکم کیا تھا حضرت ذکریا نے فَلَبِسَ الْمِدْرَعَۃَ عَلٰی بَدَنِہٖ وَوَضَعَ
الْبُرْنُسَ عَلٰی رَاْسِہٖ ثُمَّ اَتٰی بَیْتَ الْمَقْدِسِ فَاَقْبَلَ یَعْبُدُ اللّٰہَ عَزَّ
وَجَلَّ مَعَ الْاَحْبَارِ حَتّٰی اَکَلَتْ شَعْرُ الْمِدْرَعَۃِ لَحْمَہٗ پس پہنا حضرت نے
اوس کرتے کو اپنے جسم میں اور ٹوپی سر پر رکھی پھر بیت المقدس میں
آئے اور عبادت خدا میں مشغول ہوئے ہمراہ علما کے یہانتک
کہ کھا لیا بالون نے گوشت کو یعنی جسم حضرت کا مجروح ہوگیا فَنَظَرَ ذَاتَ یَوْمٍ

اِلیٰ مَا قَدْ نَحِلَ جِسْمُہٗ پس ایکروز دیکھا حضرت یحییٰ نے اپنے جسم شریف کو اور لاغری جسم کی فبکی پس رودی فَاَوْحَی اللہُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَیْہِ یَا یَحْیٰ اَتَبْکِیْ مِمَّا قَدْ نَحِلَ مِنْ جِسْمِکَ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَوِ اطَّلَعْتَ اِلَی النَّارِ اِطِّلَاعَۃً لَتَدَرَّعْتَ مَدْرَعَۃَ الْحَدِیْدِ فَضْلًا عَنِ الْمَنْسُوْجِ پس وحی کی خدا نے طرف یحییٰ کے کہ اے یحییٰ آیا روتے ہو تم اپنی لاغری پر قسم ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی کہ اگر واقف ہو جاؤ تم حقیقت مین آتش جہنم سے تو پہنو تم کرتا لوہے کا چہ جاے کہ بالو نکا فبکی حتّٰی اَکَلَتِ الدُّمُوْعُ لَحْمَ خَدَّیْہِ وَبَدَا لِلنَّاظِرِیْنَ اَضْرَاسُہٗ پس روے حضرت یحییٰ یہ خطاب الٰہی سنکر اسقدر کہ کثرت جریان اشک سے گوشت دونو رخسار ونکا اوڑ گیا یہانتک کہ دندان مبارک اور ڈاڑہین نظر آنے لگین فَبَلَغَ ذٰلِکَ اُمَّہٗ فَدَخَلَتْ عَلَیْہِ وَاَقْبَلَ زَکَرِیَّا وَاجْتَمَعَ الْاَحْبَارُ وَالرُّھْبَانُ فَاَخْبَرُوْہُ بِذَھَابِ لَحْمِ خَدَّیْہِ فَقَالَ مَا شَعَرْتُ بِذٰلِکَ یہ خبر پہونچی ماں کو حضرت یحییٰ کی کہ روتے روتے گوشت رخسار ونکا اوڑ گیا پس فوراً مادر یحییٰ اور حضرت ذکریا آئے اور جمع ہوے سب احبار اور رہبان اور سبنی ملکر بیان کیا حضرت سے کہ آپکو کچھ خبر بھی ہے اسقدر آپ روئے خوف خدا سے کہ گوشت آپکے رخسار ونکا اوڑ گیا اور ڈاڑہین اور دندان شریف نظر انے لگے دیکھیئے عبادت اسے کہتے ہین حضرت یحییٰ نے جواب مین کہا کہ مجھے مطلق خبر نہین اسکی فَقَالَ زَکَرِیَّا یَا بُنَیَّ مَا یَدْعُوْکَ اِلیٰ ھٰذَا اِنَّمَا سَئَلْتُ رَبِّیْ اَنْ یَّھَبَکَ

الحب لیقرّ بک عینی حضرت زکریا نے فرمایا کہ اے فرزند کیا باعث
ہوا ہے تمہارے اسقدر عبادت کرنے کا حالانکہ مینے جناب باری سے جو تمہیں
طلب کیا تہا تو اسلئے کہ آنکھیں میری ٹھنڈی ہون قال انت امرتنی
بذلک یا ابۃ حضرت یحیی نے عرض کی کہ اے بابا آپ ہی نے تو حکم کیا ہی
مجھے اس امر کا قال ومتی ذلک یا بنی حضرت زکریا نے فرمایا کہ کب مینے تمہیں
یہ حکم دیا تہا کہ تم اسقدر رو قال الست القائل ان بین الجنۃ والنار لعقبۃ
لا یجوزھا الا البکاؤن من خشیۃ اللہ عرض کیا حضرت
یحیی نے کہ اے بابا آپنے نہین بیان کیا تہا ایکروز کہ درمیان جنت اور نار
کی ایک گہاٹی ہے کہ نہ گذر کریگا اوسپر سے کوئی مگر وہ شخص جو خوف خدا
سے بہت روئے گا قال بلی فجد واجتہد وشانک غیر شانی
فرمایا کہ ہان سچ ہے پس کوشش کر تو اسمین اور مصروف بکارہ تجہی اختیار ہی
پہر حضرت یحییٰ مشغول عبادت و بکا ہوے مگر مان نے اونکے آکر کہا کہ اگر
تم کہو تو مین تمہاری زیر چشم از قسم پارچہ لبود رکہدون کہ آنسو اوسپر گرین اور دانت
نہ معلوم ہون غرض وہ راضی ہوے اور مادر یحیی نے بسبب محبت کے
ایسا ہی کیا پس مومنین اب آپ سمجھ گئے ہونگے دیکہیے اتنا بہی صبر نہوا
مادر یحییٰ سے فقط دو زخم زیر چشم دیکہے تہے سبحان اللہ کیا صبر کیا ام لیلی مادر
علی اکبر نے کہ زخمون سے چور چور دیکہا اور پہر صبر کیا بلکہ جناب زینب دختر

جناب امیر علیہ السلام ایسی بیقرار ہوئین کہ خیمہ سے بیتابانہ مقتل مین گئین
مگر جناب ام لیلی کا مقتل مین جانا تو نظر سے نہین گذرا غرض اس بیان سے
یہ تھی کہ جب ایسی اطاعت شوہر کی کرے جب زوجہ مطیعہ ہوگی یہی وجہ ہے
کہ جناب باری نے جناب ام لیلی کو ایسا فرزند عنایت کیا واسطے ہدیہ وقربانی
کے اپنی راہ رضا مین کہ جسکا چرچا تا قیامت رہیگا مومنین اب غور فرمائے
کہ جو لڑکا ایسا حسین وجمیل وخوش قامت ہو کہ تصویر ہو اوس نبی کی جو
تمامی مخلوقات الہی مین ایک ہو یعنے جناب محمد مصطفے کہ جنکا مثل ونظیر انبیا
مین نہ تھا پھر اب فرمائے کہ اوسکے مان نے کیونکر صبر کیا ہوگا ہائے جب
خود امام کا یہ حال ہو کہ نعرہ مارتے ہوے فریاد وا ثمرۃ فؤاداہ وا ثمرۃ فؤاداہ
کے کرتے ہوی مقتل کو جائین اور بیٹی فاطمہ زہرا کی جناب زینب
تک روتی فریاد کرتی نکلین اور ام لیلی صبر کرین یہ مقام نہایت مشکل ہے
ذرا صاحبان اولاد تامل کرین جب قدر ہوگی حضرات اب مجھے یہ تحیر ہے
کہ بعد اسکے کیا عرض کرون آیا یہ بیان ہو کہ سید الشہدا نے سر علی اکبر کا
گود مین اوٹھا لیا اور خون چہرہ علی اکبر کا پونچھکر رخسارہ اپنا رخسارہ علی اکبر
پر رکھدیا یا جناب زینب کا حال عرض کرون کہ نعش پر علی اکبر کے گر پڑین
اور امام حسین سمجھا کر خیمہ مین لے گئے یا جناب سکینہ کا امام حسین سے پوچھنا
عرض کرون کہ اے بابا میرے بھائی علی اکبر کہان ہین اور اونکا فرمانا کہ قتل

اخوک علی الاکبر اے سکینہ تیرا بھائی علی اکبر قتل ہوگیا الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس انچالیسوین

روی ان فرعون لعنہ اللہ کان لہ مضحک یضحک من کلامہ فاتی یوما الی باب فرعون لعنہ اللہ لیدخل علیہ فرای رجلا واقفا علی باب فرعون مروی ہے کہ فرعون کے لئے ایک شخص رفیق ہنسانے والا تہا کہ اوسکے کلام سے فرعون خوش ہوتا تہا پس آیا وہ ایکروز مکان پر فرعون کے تاکہ داخل ہو صحبت فرعون مین پس دیکہا اوسنے ایک شخص کو دروازے پر ٹہیرا ہوا فرعون کے اور ہیئت اوسکی یہ تہی کہ ایک عبا دوش پر تہی اور عصا ہاتہہ مین تہا فقال لہ من انت قال انا موسی نبی اللہ ارسلنی الی فرعون ان ادعوہ الی التوحید پس پوچہا اوس شخص سے کہ تم کون ہو کہا اوسنے کہ مین موسی ہون نبی کہ بھیجا ہے مجہے خدا نے فرعونکے جانب کہ مین اوسے دعوت کرون اور بلاؤن طرف توحید جناب اقدس الہی کی فرجع ذلک الرجل ولبس ثیابا مثل ثیاب موسی ودخل علی فرعون لعنہ اللہ وحکی لہ قول موسی علی طریق الاستہزاء پس پہر گیا وہ شخص کلام حضرت موسی سے سنکر اور ویسا ہی لباس جیسا حضرت موسی پہنے تہے پہنکر آیا

اور گیا فرعون کے پاس اور بیان کیا فرعون سے کلام حضرت موسے کو
بطور تمسخر و استہزا فاغتاظ موسیٰ من استہزائہ پس نہایت غضبناک
از حد ہوئے حضرت موسیٰ اوسکے اس تمسخر سے ثم لما انتھی حال فرعون
لعنہ اللہ الیٰ ان اغرقہ اللہ تعالیٰ وجنودہ فی شط النیل فنجی اللہ ذلک الرجل
الذی استھزء بموسیٰ بعدازان جب انتہا کو پہونچا حال فرعون یہانتک
کہ خداوند تعالیٰ نے غرق کیا فرعونکو اور اوسکے لشکر کو دریائے نیل مین تو
نجات دی غرق سے اوس شخص کو جسنے تمسخر و استہزا کیا تھا حضرت موسیٰ
سے فقال موسیٰ یا رب کیف لا تغرق ھذا وھو قد اذانی
پس عرض کیا حضرت موسیٰ نے بارگاہ صمدیت مین کہ خداوندا کیون
نہ غرق کیا تو نے اس شخصکو حالانکہ یہ وہی ہے جسنے مجھے ایذا دی تھی فاوحی
اللہ تعالیٰ الیہ یا موسیٰ انی لا اعذب من تشبہ باحبائی وان کان علی غیر طریقتھم وحی ہوئی
حضرت موسیٰ کو کہ اے موسیٰ مین نہ عذاب کرونگا اوس شخص کو جسنے تشبہ حاصل کی
میرے دوستون سے اگرچہ وہ اونکے طریقہ پر نہو غرض چونکہ اوس شخص نے
لباس حضرت موسیٰ کے مثل پہن کر مزاح کی تھی اسوجہ سے اوسپر رحم ہوا
کا وسکو فی الجملہ بظاہر تشبہ نبی سے ہوا حسب مفاد حدیث مشہور من تشبہ بقوم فھو
منھم یعنی جس شخص نے تشبہ حاصل کیا کسی قوم سے وہ شخص اوسی قوم سے ہی مگر اب مقام
اشکال اسقدر باقی ہے کہ کفر و استہزا نبی سے کچھ باثر نہوا یعنی مقتضی تو یہ تھا کہ وہ معذب ہوتا

سے
یتخیر علی التساہل
تمسخر کا ان فوراعتبار
تکررالی معذبہ
الموسیٰ والا خرالی
اما علی الدین
یشہور الا اصل ہی
الاعلی الشکال کال اغضاء
اعلیٰ ۱۲

ہمراہ فرعون کے مگر بچگیا جواب اسکا کئی طور سے ہو سکتا ہے اول یہ ہے
کہ جب کوہی کا فرسنیگا اس واقعہ کو تو اوسے ضرور خیال ہوگا کہ جب مشابہت
لباس باعث نجات عذاب سے ہوئی تو اگر بالکل طریقۂ حقہ کی پیروی ہو
تو کسقدر مفید ہو دنیا و آخرت مین دوسرے یہ کہ یہ فعل برتقدیر صحت
اگر مستحسن بھی ہو تاہم خلاف عدل نہین اسلئے کہ عذاب مقید سے برآت
ہوے نہ مطلق عذاب سے بلکہ مقید حیثیت سے نہ مطلقاً بہرکیف ہم اسے
امر پر مدعی بخشش ہین کہ تا امکان خود بلاتراخی وتاسئے پیروجناب سالتماب
صلے اللہ علیہ والہ وسلم اور اونکے ذریت کے ہین اور یہی وجہ وجیہ ہے ہمارے
نجات کی لئے پہر اب مقام غور وفکر ہے کہ جب وہ جناب موجب نجات ہوں
اور تاسئے اونکے اور اونکی عترت کے تو پھر یہ ممکن ہے ہمسے کہ ہم اونکے
مصیبت سنکر نہ روئین کما قال بحر العلوم السیّد مہدی الطباطبائی عطّر
اللہ مضجعہ و نوّر اللہ ضریحہٗ جیسا ارشاد کیا جناب بحر العلوم سید مہدے
طباطبائی علیہ الرحمہ نے قَلَّ البُکاءُ علٰی ذرعٍ یقلّ لہٗ ؛ شقّ الجیوب
و عطّ القلب و العطب کہ بہت کم ہے فقط آنسوؤں سے رونا اوس
مصیبت میں ہمین گریبان چاک کرنا بلکہ ہلاک کرنا اپنی تئین یہ بھی کم ہے
کیف العزاء و جثمان الحسین علٰی ؛ الرمضاء عارٍ جراحہ بالثّری ترب
اور کیونکر ہم اپنے نفس کو تسلّی دین حالانکہ بدن نازنین فرزند ابوتراب کا

ریگ گرم کربلا پر پارہ پارہ خاک وخون مین اغشتہ پڑا رہا وَالرّاسُ فِیْ رَاسِ مَیّالٍ یُطافُ بِہٖ وَیَقْرَعُ السِّنَّ مِنْہُ شامِتٌ طَرِبُ اور سر مبارک اوسکا نوک نیزہ پر ہے ایسا نیزہ کہ ہر جانب جھک جاتا ہے یعنی قرار نہین ہے اور پھر سید ہا ہوتا ہی تو غرض بظاہر بحر العلوم کی یہ ہے کہ سر پر نور سید الشہدا کو نیزہ پر بھی سکون نہین ہے اب اس مقام پر کئی احتمال ہین عدم سکون مین ایک تو یہ کہ شاید وہ اشقیا بوجہ شقاوت کے حرکت وتکان دیتے جاتے تھے اور خوشی اپنی ظاہر کرتے تھے اور دوسرا یہ ہی کہ بمفاد آیہ کریمہ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّہِمْ یُرْزَقُوْنَ نیزہ پر قرار نہ تھا کیونکہ بیٹیان فاطمہ زہرا کی سر برہنہ چاک گریبان مجمع عام مین پھرائی جاتی تھین یا تیسرے یہ کہ توہین ہو گئی اسلام کے یعنی یہ سر پر نور تھا فرزند مصحف ناطق کا تو جلالت قدر مین قران صامت سے کم نہ تھا بلکہ زیادہ تھا تو یہ بے ادبی مستلزم توہین وتذلیل اسلام ہوئی اسوجہ سے سر کو قرار نہ تھا یا یہ وجہ ہو کہ چالیس اونٹون کی مہار امام زین العابدین علیہ السلام کی بازو مین بندھی ہوئی تھی اور اوس بیمار کو طوق وزنجیر مین مسلسل اس طرح سے جاتے تھے کہ اگر وہ مریض ولاغر گر پڑتا تھا تو اب کیا عرض کرون کہ شمر کیا تکلیف دیتا تھا سو چلے جاتے ہین شامی ترکی ورومی عراقی پر۔ بنی زادہ علی زادہ جلو مین اوسکے پیدل سے ہے

یا یہہ وجہ ہو بمفاد آیہ مذکورہ کہ حضرت فاطمہ صغرا کو دیکھنے نہ پائی اور وہ بیچی مدینہ مین کیسی تڑپا کی یا یہ وجہ ہو کہ اب دربار مین یزید دندان مبارک سے بے ادبی کریگا ہاے وہ کون سے بے ادبی تھی جو زید بن ارقم سے دیکھی نہ گی بے تاب ہو کر کہڑے ہو گئے اور کہا یا یزید ارفع قضیبک عن شفتی ابن بنت رسول اللہ یعنی ای یزید جلد اوٹھا لے چوب بید لب و دندان فرزند فاطمہ زہرا سے واللہ مینے اپنی انکھون سے دیکھا ہے رسولخدا کو انہین لب و دندان کو مثل شکر چوستی تھی اور ہاے تو ایسی بے ادبی کرتا ہے اور دلیل قوت پر اس احتمال کے کلام بحر العلوم سے ہے ویقرع السن منہ شامت طرب آہ قربان ہون جانین ہم غلاموں کی اوس سر پرخون سید الشہدا پر سے کہ جو ایک مدت دراز تک نیزہ پر رہا درختون مین لٹکا گیا تنور مین رہا اب قصر یزید پر نصب ہوا دربار مین زیر تخت رکھا گیا بلکہ بخوبی نہین معلوم کہ وہ سر پاک کہان دفن ہوا الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس پچاسوین

فرمایا جناب رسولخدا صلعم نے کہ جس شخص کو حق تعالی دوست رکھتا ہے تو جبریل سے بھی حکم ہوتا ہے کہ فلان بندیکو ہم دوست رکھتے ہین تو بھی اوسے

دوست رکہہ بعد اوسکے خطاب ہوتا ہے ملایکہ سموات سے کہ تم بھی
سب دوست رکھو اوس بندیکو بابکہ دوستی اوسکی پانی پر لکہہ دو کہ جو
کوئی اوسمین سے پئے اوسکا دوست ہو جاوے یہی سبب ہے کہ جب کوئی
دوست خدا کسی بلا مین مبتلا ہوتا ہے تو تمامی ملائکہ اندوہناک ہوجاتے
ہین چنانچہ جب حضرت یوسف مبتلا ہوئے تو سن شریف سات برسکا
تہا جب حضرت یوسف کو اونکے بہائیون نے چاہ مین ڈالا ہے کہ وہ
تین فرسخ پر کنعان سے واقع تہا اور ستر ہاتھ کا قعر تہا اوسکا اور
نہایت تیرہ و تار تھا اوسوقت حضرت یوسف نے استغاثہ کیا
درگاہ خدا مین اور تمامی ملائکہ مین ایک خروش بلند ہوا خطاب
ہوا جانب خدا سے جبرئیل کو اَدْرِكْ عَبْدِيْ يُوْسُفَ فِي الْبِئْرِ
یعنی اے جبرئیل خبر لو یوسف کی اس چاہ مین قبل اسکے کہ یوسف
تہ تک اوس کنوین کے پہونچے حضرت جبرئیل نے اپنے تئین
سدرۃ المنتہی سے طرفۃ العین مین اوس چاہ مین پہونچایا اور اپنے
بازو پر حضرت یوسف کو لیا اور ایک سنگ تہا اوس کنوئین مین
اوس پر حضرت یوسف کہ بیٹہا دیا اور طعام بہشت جو ہمراہ لائی
تھے وہ حضرت کو کہلایا اور پانی بہشت کا پلایا اور پیراہن حضرت
ابراہیم خلیل اللہ کا جو بازوئے یوسف پر حضرت یعقوب نے بطور

تعویذ باندھ دیا تھا پہنایا از بسکہ حضرت جبرئیل بصورت حضرت یعقوب
ائے تھے اور گود مین حضرت یوسف کو لیے تھے تو جب یوسف کو غش
سے افاقہ ہوا تو دیکھا کہ سر کنار پدر مین ہے بے اختیار ہو کر دونو ہاتھ
گردن مین حضرت جبرئیل کے ڈالدی اور باپ جانکر اسطرح فریاد
کرنے لگے یَا اَبَتَاہُ اَتَریٰ مَا فَعَلَ بِیْ اِخْوَانِیْ ظَلَمُوْنِیْ وَفَرَقُوْا بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ
یعنی اے بابا دیکھا تمنے جو کچھ بہائیون نے مجھپر ظلم کیے مجکو آپ سے
جدا کر کے پا برہنہ بہو کا پیاسا بیابان مین لے گئے طمانچے مونہپر
مارے پیراہن میرا اوتار لیا رسّی میری کمر مین باندہ کر اس کنوئین
مین ڈالدیا ہے فَقَالَ یُوْسُفُ لَسْتُ بِیَعْقُوْبَ بَلْ اَنَا جِبْرَئِیْلُ
حضرت جبرئیل نے کہا کہ اے یوسف مین یعقوب نہین ہون بلکہ جبرئیل
ہون حق تعالے نے تمہین سلام فرمایا ہے اور مجھے تمہاری تسلّی کے لیے
بھیجا ہے فَاَرَادَ اَنْ یَعْرُجَ اِلَی السَّمَآءِ بعد اسکے جبرئیل نے ارادہ کیا
کہ آسمان کیجانب پرواز کرین کہ خطاب ہوا جناب احدیت کا کہ ای جبرئیل
تین دن تک مونس رہو یوسف کے اس قعر مین اور دوسرے اوسوقت
جب حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام مبتلا ابتلاے نار نمرود ہوے اور
منجنیق مین رکہکر اگ مین پھنکا ہے جسوقت ہوا پر حضرت جاتے تھے
ہاتھ کہین پاؤن کہین مگر دل اونکا خاص خدا کی طرف تھا اوسوقت

حضرت جبرئیل نے آکر عرض کیا یَا اِبْرٰھِیْمُ ھَلْ لَکَ حَاجَۃٌ ای ابرہیم اسوقت آپ کی کوئی حاجت ہے کہ مین اوسی برلاؤن سبحان اللہ فوراً حضرت ابراہیم نے فرمایا اَمَّا اِلَیْکَ فَلَا یعنے اے جبرئیل تمسے تو کوئی حاجت نہین اور جسسے ہے وہ خود ہی خوب جانتا ہے بیان کی کیا حاجت ہے کہ یکایک ملائکہ مین جوش وخروش ہوا کہ ای مالک الرقاب ایک خاص بندہ تیرا کہ جو خاص تیری ہی پرستش کرتا تھا وہ بھی ہلاک ہوا چاہتا ہے فوراً خطاب رب الارباب ہوا کہ اے ملائکہ ہماری اضطرار وہ کرتا ہے جو صاحب اختیار نہو کہ اسی اثنا مین حضرت ابراہیم قریب اوس میدان کے پہونچے کہ جہان آگ روشن تھی دفعۃً دریائے رحمت الہی جوش مین آیا اور فرمایا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ لکھا ہے کہ اسقدر وہ آگ سرد ہوگئی تھی کہ دانت حضرت ابرہیم کے بولتے تھے بسبب برودت کے اور اگر سلامت کے قید پروردگار عالم نفرماتا تو بسبب برودت کے خوف جان تھا اور تیسرا وہ وقت تھا خروش ملائکہ کا کہ جب جناب سید الشہدا مظلوم کربلا ۵ دُرِ یگانہ دریای مجمع البحرین + بخون طپیدہ کرب وبلا امام حسینؑ + صحرائے کربلا مین بھوکے پیاسے فریاد کرتے تھے تو اوسوقت ملائکہ نے بیتاب ہوکر درگاہ جناب باری مین عرض کیا کہ یا بار الٰہا اسوقت نواسا تیرے حبیب محمد مصطفےٰ کا بھوکا پیاسا

صحرائے کربلا مین کہڑا فریاد کر رہا ہے اور کوئی اوسکے فریاد رسی نہین
کرتا اللہ اکبر مومنین عجب وقت ہوگا کہ جسے ملایکہ دیکھکر بیتاب ہوگئے
تھے کہ یکایک دریائے رحمت الہی جوشمین آیا اور حکم ہوا النصرت کو
پس فوراً النصرت نے بال و پر آکر سر سید الشہدا پر کہول دئے اور عرض
کیا کہ اے مولا پروردگار عالم نے آپکو اختیار دیا ہے کہ چاہین آپ
نصرت اختیار کرین اور چاہے ملاقات خدا اختیار کیجئے فَاخْتَارَ لِقَاءَ اللّٰہِ
تَعَالٰی حضرت کو تو خود ہی ایک درجہ شغفیت تہا ملاقات خدا مین فوراً
یہی کہا کہ ہم اپنے مالک سے ملاقات کرینگے اور بعد اسکے متوجہ ہوئے
خیمہ حرم محترم کے جانب آخری رخصت کو جناب امام زین العابدینؑ فرماتے
ہین کہ جب بابا میرے آخری رخصت کو خیمہ مین آئے ہین تو ہر گز مینے اونکو
نہین پہچانا واقعی کیونکر پہچانتے جسکے جسم مطہر پر چار ہزار تیر لگے ہون آہ یہ
ہئیت جناب زینب سے کیونکر دیکہی گئی ہوگی اور کیا حال ہوا ہوگا اور
اسعظمہ کا کہ یکایک حضرت نے فرمایا یَا اُخْتَاہُ اِئْتِنِیْ بِثَوْبٍ عَتِیْقٍ لَا یَرْغَبُ
اِلَیْہِ اَحَدٌ یعنے اے بہن ایسے پرانے کپڑے لاؤ کہ جسکے کسیکو خواہش نہو
حَتّٰی اَجْعَلَہٗ تَحْتَ ثِیَابِیْ کہ اوسے مین نیچے سب کپڑونکے پہنونگا
فَقَالَتْ زَیْنَبُ یَا اَخِیْ لِمَ تَلْبَسُ الثَّوْبَ الْعَتِیْقَ پس جناب زینب
نے گہبرا کر پوچھا کہ اے بہائی یہ پرانے کپڑے آپ پہنکر کیا کرینگے کیا سبب

در خیمہ پر

کہ غرض جناب زینب کے پوچھنے سے یہ ہو کہ ایکروز تو یہ تہا کہ آپنے اپنے
مان فاطمہ زہرا سے نئی پوشاک طلب کی تھی اور کہا تہا کہ اے امان جان
آج روز عید ہے اور سب اطفال مدینہ نے نئی کپڑے پہنے ہین پہر آپ
ہمین نئی کپڑے کیون نہین پہناتی ہین غرض خدا نے پوشاک بہشت آپکے
لیے بہیجی اور آپ نے زیب بدن کی پہر آج لباس کہنہ کا کیا موقع ہے
تو حضرت نے صرف اتنا ہی فرمایا اجعلہ تحت ثیابی لئلا اجرد بعد قتلی
کہ اسے مین زیر لباس پہنونگا تا کہ نعش میری بعد قتل برہنہ نہو جائے افسوس ہزار افسوس
جس پوشاک کو فرزند رسول نے اس اہتمام سے پہنا تہا کہ تا جسم شریف بعد شہادت
عریان نہ رہے معلوم نہین کہ وہ پوشاک بہی بدن اطہر مین رہی یا نہ
الغرض جب حضرت سب سے رخصت ہو چکے اور در خیمہ پر آکر ذوالجناح
پر سوار ہوے اور ارادہ جانیکا کیا تو جناب رباب قریب آئین و اخذت لجام فرسہ
و بکت و قالت لہ یا سیدی انک تقتل فمن یحمینی
اور آکر لجام فرس پر ہاتھ ڈالدیا اور روکر عرض کی کہ اے مولا میرے آپ تو
مرنے جاتے ہین اس کنیز کا تو کوئی سہارا بتاتے جائیے کہ بعد آپکے
کون میری حمایت کریگا فبکی الحسین ع وقال لہا یا رباب اصبری
علی البلاء واشکوی الی اللہ الارض والسماء فی السراء
والضراء فانہ یعصمک من الناس پس حضرت بیکسی رباب پر بہت

روئے اور فرمایا کہ اے رباب صبر و شکر کرو خدا کا ہر رنج و بلا مین
کہ وہ بچائیگا تمہین شر سے لوگون کے فَوَدَّعَهَا پس سمجھا کر رخصت کیا
حضرت نے جناب رباب کو واہ کیا کام کیا ہے جناب رباب نے بعد
شہادت جناب امام حسینؑ مدۃ العمر سایہ مین نہین بیٹھین دن کی دھوپ اُنکی
اوس مین بسر کی اگر کسی نے کہا کہ اے خزادی ہمارے آپ اپنے
تئین کیون ہلاک کرتی ہین تو جواب دیا کہ میرے آقا کی نعش تین روز تک
خاک و خون مین آغشتہ ریگ گرم کربلا پر پڑی رہی پھر مین کیونکر سایہ
مین بیٹھون آخر اسی صدمہ مین روتے روتے انتقال کر گئین الا
لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس ۵۱ اکاون

كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا عَيْنٌ بَكَتْ عَلَى الْحُسَيْنِ فَاِنَّهَا ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ بِنَعِيْمِ الْجَنَّةِ
ہر آنکھ گریان ہوگی بروز قیامت مگر وہ آنکھ جو روئی ہے مصیبت حسین پر
صاحب اوس چشم کا خندان اور مسرور داخل جنت ہوگا اور برابر ملائکہ اوسکو
بشارت دیتے ہون گے نعمات بہشت کی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ
اَنْبَتَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِطَائِفَةٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اَجْنِحَةً فَيَطِيْرُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ
اِلَى الْجِنَانِ يَسْرَحُوْنَ فِيْهَا وَيَتَنَعَّمُوْنَ كَيْفَ شَاءُوْا فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ جب

روز قیامت ہوگا تو خدا پر عطا فرمائیگا ایک گروہ کو میرے امت سے
کہ وہ اوڑینگے اپنی قبرون سے طرف باغ بہشت کے اور اوسمین سیر
کرینگے اور نعمات سے متنعم ہونگے جسطرح چاہین گے فَیَقُولُ لَھُمُ الْمَلَائِکَۃُ
ھَلْ رَاَیْتُمُ الْحِسَابَ فَیَقُولُونَ مَا رَاَیْنَا حِسَابًا پس ملائکہ اوس گروہ
سے پوچھینگے کہ آیا تمنے حساب وکتاب دیکھا وہ جواب مین کہینگے کہ ہمنے مطلق
نہین حساب دیکھا فَیَقُولُ ھَلْ جُزْتُمُ الصِّرَاطَ فَیَقُولُونَ مَا رَاَیْنَا صِرَاطًا
پہر ملائکہ پوچھین گے اون سے کہ تمنے طے کیا پل صراط کو پس وہ کہینگے
کہ ہمنے صراط کو بھی نہین دیکھا فَیَقُولُونَ رَاَیْتُمْ جَھَنَّمَ فَیَقُولُونَ مَا رَاَیْنَا
شَیْئًا پہر پوچھین گے ملائکہ آسمان کہ کیا تمنے جہنم کو دیکھا وہ کہینگے
کہ ہمنے تو کوئی چیز نہین دیکھی فَیَقُولُ الْمَلَائِکَۃُ مِنْ اُمَّۃِ مَنْ اَنْتُمْ
پہر ملائکہ متحیر ہوکر پوچھین گے کہ تم کسکی امت سے ہو فَیَقُولُونَ مِنْ اُمَّۃِ
مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی یہ جواب مین کہینگے کہ ہم سب امت محمد مصطفےٰ سے ہین
فَیَقُولُونَ نَاشَدْنَاکُمُ اللّٰہَ تَعَالٰی حَدِّثُونَا مَا کَانَتْ اَعْمَالُکُمْ فِی الدُّنْیَا
پہر وہ فرشتے کہینگے کہ قسم ہے تمہین خدا کی بیان کرو کیا تہے اعمال تمہارے
دنیا مین فَیَقُولُونَ خَصْلَتَانِ فِیْنَا فَبَلَّغَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی ھٰذِہِ الْمَنْزِلَۃَ بِفَضْلِ رَحْمَتِہٖ
جواب مین وہ سب کہینگے کہ دو خصلتین ہم مین تہین پس پہونچا دیا خدا نے
اس مرتبہ پر اپنے فضل وکرم سے فَیَقُولُونَ وَمَا ھُمَا پہر ملائکہ پوچھین گے

وہ کیا ہین دو تو خصلتین فَیَقُوْلُوْنَ اِذْ اَخْلَوْنَا نَسْتَحْیِیْ اَنْ نَعْصِیَہٗ وَنَرْضٰی بِالْیَسِیْرِ مِمَّا قَسَمَ اللّٰہُ لَنَا جواب دینگے وہ لوگ کہ جب خالی ہوی ہم تخلیہ مین تو حیا کی ہمنے اور گناہ سے باز رہے ہم اور دوسرے خصلت یہ ہے کہ راضی رہے ہم تھوڑے مین اوس چیز سے جو دیا خدا نے ہمین فَیَقُوْلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ حُقَّ لَکُمْ ھٰذَا پس کہینگے ملائکہ یہ سنکر کہ سزاوار ہے تمہارے لیے یہ مرتبہ اور تم مستحق ہو اسکے قَالَ عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَا مِنْ یَوْمٍ یَمُرُّ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا قَالَ لَہٗ ذٰلِکَ الْیَوْمُ یَا ابْنَ اٰدَمَ اَنَا یَوْمٌ جَدِیْدٌ وَاَنَا عَلَیْکَ شَھِیْدٌ فَقُلْ فِیَّ خَیْرًا وَاعْمَلْ فِیَّ خَیْرًا اَشْھَدُ لَکَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاِنَّکَ لَنْ تَرَانِیْ بَعْدَ اَبَدًا فرمایا حضرت امیر علیہ السلام نے کہ نہین ہے کوئی دن ایسا جو گذرتا ہی پسر آدم پر مگر کہتا ہے وہ اوس سے کہ اے پسر آدم مین ہون روز نو اور مین تیرا شاہد ہون پس کہہ تو مجمین وہ بات جو بہتر ہو اور وہ کام کر کہ جو اچھا ہو کہ گواہی دونگا مین تیرے لیے اوس امر خیر کی بروز قیامت پس بدرستیکہ تو ہرگز نہ دیکھے گا مجھے بعد آج کے سے کبھی غرض اس بیان سے یہ ہے کہ آج کا دن بھی ضرور گواہی دیگا اس مجلس ماتم کے بروز قیامت کہ فلان فلان مومن اپنے مولا کی مصیبت پر رویا ہے آہ مومنین اگر تصور صادق ہو جائے تو ہرگز ضبط ممکن نہین اب یہ تو ارشاد ہو کہ کس کس مصیبت کا تصور ہو آیا سید الشہدا کا گھوڑے سے زمین پر گرنا یا شمر کا قریب آنا یا خیمونکا جلنا

ور عورتون کا مع بچون کے گہبرا کر باہر نکل آنا بس مومنین ایک مختصر حال سن لیجے
قَالَ الرَّاوِي لَمْ أَنْسَ زَيْنَبَ ع وَهِيَ وَاضِعَةٌ يَدَهَا عَلَى رَأْسِهَا وَهِيَ
تَقُولُ وَا مُحَمَّدَاهُ هٰذَا الْحُسَيْنُ مُرَمَّلٌ بِالدِّمَاءِ صَرِيعٌ بِكَرْبَلَاءَ مُقَطَّعَ
الْأَعْضَاءِ وَبَنَاتُكَ سَبَايَا وَإِلَى اللهِ الْمُشْتَكَى وَإِلَى مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى
وَإِلَى عَلِيٍّ الْمُرْتَضَى وَإِلَى حَمْزَةَ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ راوی کہتا ہے کہ نہین بہولتا
ہے حال زینب کا کہ وہ معظمہ ایک ہاتھ اپنا اپنے سر پر رکھے ہوے کہڑی تہین
کہتی تہین کہ اے نانا یہ حسین خاک وخون مین آلودہ ٹکڑے ٹکڑے زمین کربلا پر پڑا ہے
بیٹیان آپ کی اسیر ہین اور مین شکایت کرتی ہون اس ظلم وستم کی خدا
رسولخدا اور علی مرتضی اور حضرت حمزہ سید الشہدا سے قَالَ فَبَكَتْ
فَلَتْ وَاللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ صَدِيقٌ راوی کہتا ہے کہ پھر روئے
جناب زینب اور فرمایا کہ خدا ہر شي پر شاہد اور وہ راست گو ہے ثُمَّ
أَخَذَتْ بِيَدِ فَاطِمَةَ الصُّغْرَى بِنْتِ الْحُسَيْنِ ع وَهُوَ كَانَ يُحِبُّهَا حُبًّا
شَدِيدًا فَجَعَلَتْ تُمَرِّغُ خَدَّهَا وَشَعْرَهَا فِي مَنْحَرِ أَبِيهَا وَهِيَ تُنَادِي يَا أَبَتَاهُ يَعِزُّ عَلَى أَنْ أَرَاكَ
بعد اسکے اون معظمہ نے ہاتھ فاطمہ صغرا کا جو دختر حسین تہی تہام لیا حسین
اس صاحبزادی کو بہت دوست رکہتے تہے غرض جناب زینب مقتل
وس بچے کو قریب نعش حسین کی لائین جو ہین اوس صاحبزادی نے
پدر بزرگوار کی لاش دیکہتی گر پڑین اور خون حسین مین اپنے رخسارے

اور بالون کو آلودہ کیا اور پکارا کہ اے بابا بہت دشوار و شاق ہے
مجھپر کہ مین آپکو پکار رہی ہون اور آپ مجھے جواب نہین دیتے اور جناب
سکینہ کے بارے مین تو عجب روایت لکھی ہے کہ جب بعد شہادت
مقتل مین پہونچی ہین جہان لاشین پڑی تہین شہدا کی آہ عجیب نہایت
لکھی ہے اوس بچی کی کہ کبھی تو وہ مظلومہ حضرت کے بو سونگھتی تھی کبھی
لیکر ہاتھ آنکھون سے لگاتی تھی تَارَۃً تَضَعُ اَصَابِعَہَا عَلٰی فُؤَادِھَا
کبھی وہ صاحبزادی ہاتھ حضرت کا اوٹھا کر اپنے دلپر رکھتی تھی مومنین
آپ سمجھے استے مطلب کیا تھا عجب نہین ہے کہ وہ صاحبزادی اختلاج قلب
دکھاتی ہو کہ اے بابا آپکے سینہ پر مین سوتی تھی اب اس جنگل مین نرغہ
اعدا مین ہون آپ دیکھیے تو میرا دل ہل رہا ہے اس لئے کہ اب کوئی
ہمارا سرپرست نہین رہا اور زار زار روتی تھی اور کہتی تھی یَا اَبَتَاہُ اِذَا
اَظْلَمَ اللَّیْلُ مَنْ یَّحْمِیْ حِمَایَ یَا اَبَتَاہُ وَاِنْ عَطَشْتُ فَمَنْ یَرْوِیْ ظَمَایَ بابا جب رات
اندھیری آئیگی تو کون میری حمایت کریگا اور اگر مین پیاسی ہون گی تو
کون مجھی پانی پلائیگا یَا اَبَتَاہُ کُنْتُ بِقُرْبِکَ وَسَرِّدْ اَلَیَّ اے بابا ظالمون
نے میرے گوشوارے اور رداچھین لیے اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی
الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس ۵۲ باون

رُوِيَ عَنْ بَعْضِ الثِّقَاتِ الْاَخْيَارِ اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ دَخَلَا يَوْمَ عِيْدٍ اِلٰى حُجْرَةِ جَدِّهِمَا رَسُوْلِ اللّٰهِ کتاب بحار مین بعضی ثقات اخیار سے منقول ہے کہ تحقیق کہ حسنین علیہما السلام حاضر ہوے خدمت جناب رسالتمآب مین بروز عید فَقَالَا يَا جَدَّاهُ الْيَوْمَ يَوْمُ الْعِيْدِ وَقَدْ تَزَيَّنَ اَوْلَادُ الْعَرَبِ بِاَلْوَانِ اللِّبَاسِ وَلَبِسُوْا جَدِيْدَ الثِّيَابِ وَلَيْسَ لَنَا ثَوْبٌ جَدِيْدٌ وَقَدْ تَوَجَّهْنَا اِلٰى جَنَابِكَ پس عرض کی اون صاحبزادون نے کہ اے نانا جان آج روز عید ہے اور تحقیق کہ آراستہ کیا ہے تمام اطفال عرب نے انواع و اقسام کے لباس جدید سے اپنے تئین لیکن ہمارے پاس کوئی کپڑا قابل زینت نہین ہے پس ہم چاہتے ہین کہ آپ ہمکو بھی لباس جدید واسطے عید کے عنایت کیجیے فَتَاَمَّلَ النَّبِيُّ حَالَهُمَا وَبَكٰى وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فِي الْبَيْتِ ثِيَابٌ يَلِيْقُ لَهُمَا وَلَا رَاٰى اَنْ يَمْنَعَهُمَا فَيَكْسِرَ خَاطِرَهُمَا فَدَعٰى رَبَّهُ پس تامل فرمایا جناب رسول خدا نے یہ کلام سنکر اپنے نورچشمون سے اور بعد اسکے رونے لگے اسواسطے کہ کوئی کپڑا قابل زینت حسنین نتھا اور یہ بھی مناسب جانا کہ منع فرماین طلب لباس سے تاکہ شکستہ خاطر ہون پس دعا کی اونجناب نے درگاہ رب العزت مین وَقَالَ اِلٰهِيْ اَجْبِرْ قَلْبَهُمَا وَقَلْبَ اُمِّهِمَا فَنَزَلَ جَبْرَئِيْلُ وَمَعَهُ حُلَّتَانِ بَيْضَاوَانِ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ اور عرض کی جناب رسالتمآب نے درگاہ جناب باری مین کہ خداوندا خوش و مسرور کر ان دونو فرزندونکو میرے اور ماںکو انکی

اور بالون کو آلودہ کیا اور پکارا کہ اے بابا بہت دشوار و شاق ہے
مجھپر کہ مین آپکو پکار رہی ہون اور آپ مجھے جواب نہین دیتے اور جناب
سکینہ کے بارے مین تو عجب روایت لکھی ہے کہ جب بعد شہادت
مقتل مین پہونچی ہین جہان لاشین پڑی ہین شہدا کی آہ عجیب حکایت
لکھی ہے اوس بچے کی کہ کبھی تو وہ مظلومہ حضرت کے بو سونگھتی تھی کبھی
لیکر ہاتھ آنکھون سے لگاتی تھی تَارَةً تَضَعُ اَصَابِعَهُ عَلٰى فُؤَادِهَا
کبھی وہ صاحبزادی ہاتھ حضرت کا اوٹھا کر اپنے دل پر رکھتی تھی مومنین
آپ سمجھے اسسے مطلب کیا تھا عجب نہین ہے کہ وہ صاحبزادی اختلاج قلب
دکھاتی ہو کہ اے بابا آپکے سینہ پر مین سوتی تھی اب اس جنگل مین نرغہ
اعدا مین ہون آپ دیکھیے تو میرا دل ہل رہا ہے اس لئے کہ اب کوئی
ہمارا سرپرست نہین رہا اور زار زار روتی تھی اور کہتی تھی یَا اَبَتَاهُ اِذَا
اَظْلَمَ اللَّيْلُ مَنْ يَحْمِي حِمَايَ يَا اَبَتَاهُ وَاِنْ عَطِشْتُ فَمَنْ يُرْوِي ظَمَايَ بابا جب رات
اندھیری آئیگی تو کون میری حمایت کریگا اور اگر مین پیاسی ہون گی تو
کون مجھے پانی پلائیگا یَا اَبَتَاهُ نَعْشُوا قُرْطَيَّ وَرِدَائِي اے بابا ظالمون
نے میرے گوشوارے اور ردا چھین لیے اَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى
الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس ۵۲ باون

رُوِیَ عَنْ بَعْضِ ثِقَاتِ الْاَخْیَارِ اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ دَخَلَا یَوْمَ عِیْدٍ اِلٰی حُجْرَۃِ جَدِّهِمَا رَسُوْلِ اللّٰہِ کتاب بحار مین بعض ثقات اخیار سے منقول ہے کہ تحقیق کہ حسنین علیہما السلام حاضر ہوئے خدمت جناب رسالت مآب مین روز عید فَقَالَا یَا جَدَّاہُ اَلْیَوْمَ یَوْمُ الْعِیْدِ وَقَدْ تَزَیَّنَ اَوْلَادُ الْعَرَبِ بِاَلْوَانِ اللِّبَاسِ وَیَلْبَسُوْا جَدِیْدَ الثِّیَابِ وَلَیْسَ لَنَا ثَوْبٌ جَدِیْدٌ وَقَدْ تَوَجَّھْنَا اِلٰی جَنَابِکَ پس عرض کی اون صاحبزادون نے کہ اے نانا جان آج روز عید ہے اور تحقیق کہ آراستہ کیا ہے تمام اطفال عرب نے انواع واقسام کے لباس جدید سے اپنے تئین لیکن ہمارے پاس کوئی کپڑا قابل زینت نہین ہے پس ہم چاہتے ہین کہ آپ ہمکو بھی لباس جدید واسطے عید کے عنایت کیجیے فَتَاَمَّلَ النَّبِیُّ حَالَھُمَا وَبَکٰی وَلَمْ یَکُنْ عِنْدَہٗ فِی الْبَیْتِ ثِیَابٌ یَلِیْقُ لَھُمَا وَلَا رَاٰی اَنْ یَّمْنَعَھُمَا فَیَکْسِرَ خَاطِرَھُمَا فَدَعٰی رَبَّہٗ پس تامل فرمایا جناب رسول خدا نے یہ کلام سنکر اپنے نورچشمون سے اور بعد اسکے رونے لگے اسواسطے کہ کوئی کپڑا قابل زینت حسنین نتھا اور یہبھی مناسب جانا کہ منع فرمائین طلب لباس سے تاکہ شکستہ خاطر ہون پس دعا کی اونجناب نے درگاہ رب العزت مین وَقَالَ اِلٰھِیْ اِجْبُرْ قَلْبَھُمَا وَقَلْبَ اُمِّھِمَا فَنَزَلَ جِبْرَئِیْلُ وَمَعَہٗ حُلَّتَانِ بَیْضَاوَانِ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّۃِ اور عرض کی جناب رسالتمآب سے درگاہ جناب باریتعالیٰ سے کہ خداوند خوش و مسرور ہے ان دونو فرزندونکو میرے اور ماں انکی

ہنوز دعا تمام نہوئے تھے کہ جبرئیل امین نازل ہوئے اور ہمراہ اونکے
دو حلہ سفید بہشت کے تھے واسطے حسنین کے فَسُرَّ النَّبِیُّ وَقَالَ لَهُمَا
یَا سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ خُذَا اَثْوَابًا خَاطَهَا خَیَّاطُ الْقُدْرَةِ
عَلٰی قَدْرِ طُوْلِکُمَا پس جناب رسالتمآب دیکھکر اون حلہای بہشت کو
نہایت خوش ہوئے اور فرمایا اون دونو فرزندون سے کہ اے سرداران
جوانان بہشت لو تم ان حلّون کو کہ خیاط قدرت نے موافق تمہارے
قد و قامت کی تیار کی ہین فَلَمَّا رَاٰیَا الْخِلَعَ بِیْضًا قَالَا یَا جَدَّاهُ کَیْفَ
اَلْبَسُنَا هٰذَا وَجَمِیْعُ صِبْیَانِ الْعَرَبِ لَابِسُوْنَ اَلْوَانَ الثِّیَابِ
پس جبکہ دیکھا اون دونو صاحبزادون نے کہ وہ حلہ سفید ہین تو
عرض کیا خدمت جناب رسالتمآب مین اے نانا جان کیونکر ہم ان حلّونکو
پہنین اسواسطے کہ تمام اطفال عرب رنگین کپڑے پہنے ہین۔ فَاَطْرَقَ النَّبِیُّ
سَاعَةً مُتَفَکِّرًا فِیْ اَمْرِهِمَا پس جبکہ جناب رسولخدا نے یہ کلام اپنے نواسونسے سنا
تو نہایت تردد و تفکر سے ایکساعت تک سر جھکائے خاموش رہے
فَقَالَ جَبْرَئِیْلُ یَا مُحَمَّدُ طِبْ نَفْسًا وَقَرَّ عَیْنًا اِنَّ صَابِغَ صِبْغَةِ اللّٰهِ
عَزَّوَجَلَّ یَقْضِیْ لَهُمَا هٰذَا الْاَمْرَ پس کہا جبرئیل نے کہ آے رسول خدا آپ متفکر نہون
پس تحقیق کہ پروردگار عالم موافق انکے خواہش کے ان حلّونکو
رنگین کردیگا اور خوش کریگا خدا اون کو انکے ساتھ اوس رنگ کے کہ جو

مقصود ہے فامریا محمد باحضار الطست والابریق فامر النبی باحضارہا فاحضرا
پس حضرت جبرئیل نے کہا کہ اے رسولخدا آپ حکم کیجئے کہ طشت و ابریق
آوے پس حضرت نے حکم کیا فوراً طشت و ابریق حاضر کیا گیا فقال
جبرئیل یا رسول اللہ وانا اصب الماء علی ہذہ الخلع وانت
تفرکھا بیدک فتصبغ لکما بای لون شاء پس عرض کی جبرئیل نے
یارسول اللہ مین پانی گراتا ہون اس پوشاک پر اور آپ حرکت دین اسے اپنی ہاتھ سے
طشت مین پس جیسا رنگ حسنین چاہینگے وہ ہوجائیگا فوضع النبی حلۃ الحسن
فی الطست فاخذ جبرئیل یصب الماء پس جناب رسول خدا نے پوشاک حسن
طشت مین رکھی اور جبرئیل نے پانی ڈالنا شروع کیا ثم اقبل النبی علی
الحسن وقال لہ یا قرۃ عینی بای لون ترید حلتک
بعد اسکے متوجہ ہوے جناب رسولخدا طرف جناب امام حسن کے اور
فرمایا کہ اے فرزند دلبند تمہین کونسا رنگ اپنی پوشاک کا منظور ہے
فقال ارید ہا خضراء پس عرض کی امام حسن نے کہ اے ناناجان
مجھے سبز رنگ پسند ہے ففرکھا النبی فی ذلک الماء فاخذت بقدرۃ
اللہ تعالی لونا اخضر فائقا کالزبرجد الاخضر پس حرکت دی جناب
رسول خدا نے اوس حلہ کو پانی مین درمیان طشت کے پس وہ حلہ
قدرت خدا سے سبز رنگ ہوگیا مثل زبرجد اخضر کے فاخرجہا النبی

وَاَعْطَاهَا الْحَسَنَ فَلَبِسَهَا الغرض جناب رسولخدا نے اوس حلہ کو
طشت سے نکالا اور امام حسن کو عنایت کیا اور اونہوں نے اوسے زیب
بدن کیا ثُمَّ وَضَعَ حُلَّةَ الْحُسَيْنِ فِي الطَّسْتِ فَاَخَذَ جِبْرَئِيْلُ يَصُبُّ الْمَاءَ
بعد اوسکے پوشاک حسین کو طشت میں رکھا اور جبرئیل امین نے پانی
ڈالنا شروع کیا فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ اِلَى الْحُسَيْنِ وَكَانَ لَهُ مِنَ الْعُمُرِ خَمْسُ سِنِيْنَ
پس مخاطب ہوے جناب رسالتمآب طرف امام حسین کی اور اوس زمانہ
مین سن شریف اونجناب کا پانچ برس کا تہا وَقَالَ لَهُ يَا قُرَّةَ عَيْنِي بِاَيِّ
لَوْنٍ تُرِيْدُ حُلَّتَكَ اور فرمایا رسولخدا نے اے نور چشم میرے تمہین
کون سا رنگ پسند ہے فَقَالَ الْحُسَيْنُ يَا جَدَّاهُ اُرِيْدُ حَمْرَاءَ
پس عرض کی جناب امام حسین نے کہ اے نانا جان مجھے سرخ رنگ پسند ہے
فَفَرَكَهَا النَّبِيُّ بِيَدِهِ فِي ذٰلِكَ الْمَاءِ فَصَارَتْ حَمْرَاءَ كَالْيَاقُوْتِ الْاَحْمَرِ
فَلَبِسَهَا الْحُسَيْنُ پس حرکت دی جناب رسولخدا نے اوس حلہ کو اپنے
ہاتھ سے اوس پانی مین پس وہ حلہ سفید مثل یاقوت سرخ کے ہوگیا
بعد ازان پہنا جناب امام حسین نے اوس حلہ رنگین کو فَسُرَّ النَّبِيُّ بِذٰلِكَ
پس نہایت مسرور ہوے جناب رسالتمآب وَتَوَجَّهَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ اِلٰى
اُمِّهِمَا فَرِحَيْنِ مَسْرُوْرَيْنِ اور متوجہ ہوے حسن اور حسین طرف اپنے مادر گرامی
جناب سیدہ کے نہایت خوش اور مسرور فَبَكَى جِبْرَئِيْلُ لَمَّا شَاهَدَ تِلْكَ الْحَالَ

الوانکے پسند کرینگے

پس حضرت جبرئیل یہ حال دیکھکر رونے لگے فقال النبی صلعم یا اخی ای یوم
مثل ھذا الیوم الذی فرحا فیہ ولدای تحزن فبالله علیک الا اخبرتنی
پس فرمایا جناب رسالتمآب صلعم نے کہ اے بھائی جبرئیل آج روز
عید ہے اور فرزند میرے نہایت خوش ہین اور تم غمگین و ملول ہو
پس قسم تمہین خدا کی کہ مجھے بھی آگاہ کرو سبب حزن سے
پس عرض کی جبرئیل نے کہ آگاہ ہون آپ ای رسولخدا کہ یہ مختلف رنگ آپ کی دونو
فرزندون نے کیون پسند کئے فلابد للحسن ان یسقوہ و یخضر لون جسدہ من عظم السم
سبب یہ ہے کہ ضرور یہ فرزند آپکا حسن زہر سے شہید ہوگا اور بوقت وفات رنگ جسم کا
سبز ہو جائیگا ولابد للحسین ان یقتلوہ و یذبحوہ و یخضب
بدنہ من دمہ اور حسین فرزند آپکا قتل کیا جائیگا ہوکا اور پیاسا
اور اپنے خون مین لوٹے گا اور رنگ جسم کا اسکے سرخ ہو جائیگا فبکی
النبی و ما ادخرنہ لذلک پس جو ہین جناب رسالتمآب نے یہ حال پر
ملال سنا بے تاب ہوکر رونے لگے کیون مومنین کیا حال ہوتا جناب
رسالتمآب کا جو روز عاشورا دیکھتے اپنے فرزند کو کس بیکسی سے
خیمہ مین آکر اپنے بہن جناب زینب سے لباس کہنہ مانگا اور فرمایا
یا اختاہ ائتینی بثوب عتیق لا یرغب فیہ احد من القوم
اپنے زینب اے غمخوار برادر ایک جامہ کہنہ ایسا پھٹا ہوا لا دو کہ کسیکو طرف

اوسکی رغبت نہو اس قوم ستمگار سے حَتّٰی اَجْعَلَهٗ تَحْتَ ثِيَابِيْ لِئَلَّا
اُجَرَّدَ بَعْدَ قَتْلِيْ اے بہن اوسے مین زیر لباس پہنونگا تاکہ بعد
قتل میرے لاش برہنہ نہو جائے کیا حال ہوتا جناب رسولخدا کا اگر
یہ وقت ملاحظہ کرتے فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُ النِّسَاءِ بِالْبُكَاءِ وَالنَّحِيْبِ
یہ بات سنکے تمام اہلبیت رونے لگے اور آواز گریہ بلند ہوئی جناب
امام حسینؑ نے فرمایا کہ اے اہلبیت رسالت اسقدر بیقراری نکرو اور
صبر کرو ہر حال مین اور رضا بِقَضَاءِ اللّٰهِ وَتَسْلِيْمًا لِاَمْرِهٖ کے لئے رہو
ثُمَّ اُوْتِيَ لَهٗ بِثَوْبٍ فَخَرَقَهٗ وَمَزَّقَهٗ مِنْ اَطْرَافِهٖ وَجَعَلَهٗ تَحْتَ ثِيَابِهٖ
غرض بعد اسکے حسب ارشاد لباس حاضر کیا گیا حضرت نے اوسی جابجا سے اوسے چاک
کیا اور لباس جسم اقدس سے اوتارا اور اوسے زیر لباس پہنا وَكَانَ لَهٗ
سِرْوَالٌ جَدِيْدٌ فَخَرَقَهَا اَيْضًا لِئَلَّا تُسْلَبَ مِنْهُ اور ایک پائجامہ
پائے مبارک مین اونکے نیا تھا اوسے بھی حضرت نے چاک کیا کہ شاید اسے کوئی پھٹا
سمجھکے نہ لے مگر افسوس مقام سر پیٹنے کا ہے کہ بعد شہادت وہ لباس
کہنہ بھی بدن شریف مین باقی نرہا اوسے بھی ظالم اوتار لے گئے چنانچہ
جب شمر ملعون عزت اسلام کو کھو چکا تو اوس وقت وہ ملاعین لوٹ
مین اسباب کے مشغول ہوئے فَاَخَذَ قَطِيْفَةً لَهٗ كَانَتْ مِنْ خَزٍّ قَيْسُ
ابْنُ الْاَشْعَثِ چادر خز کی اون حضرت کی قیس ابن اشعث ملعون لیگیا

اوس لعین نے بھی حضرت کو خط بھیجا تھا کہ ہم آپ کی نصرت کرینگے اور اسود ابن حنظلہ نے تلوار لیلی وَاَخَذَ نَعْلَیْهِ الْاَسْوَدُ ابْنُ خَالِدٍ اور نعلین مبارک اسود ابن خالد اوتار لیکیا وَاَخَذَ دِرْعَهُ مَالِكُ ابْنُ الْبَشْرِ الْكِنْدِيُّ اور زرہ جسم اقدس سے مالک ابن بشر کندی نے اوتار لی وَاَخَذَ عِمَامَتَهُ اَخْنَسُ بْنُ مَرْثَدٍ وَقِيْلَ مَالِكٌ فِيْ حَيَاتِهِ اور عمامہ حضرت کا اخنس ابن مرثد ملعون نے سر سے اوتار لیا اور بعضے کہتے ہین کہ مالک ابن بشر کندی لعین عمامہ پیش از شہادت اوتار لیگیا تھا لیکن اوسکے بیان کی دل کو تاب نہین چنانچہ جب آقا ہمارے بضرب نیزہ سنان ابن انس زمین پر گرے تو خون مین تڑپ رہے تھے اور تلوارین چہار سمت سے اشقیا لگا رہے تھے اوسی حال مین قصد حضرت نے اوٹھنے کا کیا فَجَاءَ الْمَالِكُ فَضَرَبَ لَلطمةً وَاَخَذَ الْعِمَامَةَ عَنْ رَاْسِهِ پس مالک بن بشر ملعون نے وہ بے ادبی کی کہ مین نہ عرض کرونگا اور عمامہ سر اقدس سے اوتار لے گیا حضرات کوئی ظلم اون ملاعین نے باقی نرکھا کہ جو فرزند رسول پر نکیا ہو وَاَخَذَ قَمِيْصَهُ اِسْحَاقُ لَعَنَهُ اللّٰهُ اور پیراہن کہنہ حضرات کا کہ اور بھی تیر و شمشیر سے پارہ پارہ ہو گیا تھا اسحاق لعین نے اوتار لیا چنانچہ منقول ہے کہ اوسنے ایک سو کئی نشان تیر و نیزہ و شمشیر کی اوس کرتے مین پائے فَاَخَذَ سَلْ وَیْلَه

بحر ابن کعب اور پائجامہ حضرت کا بحر ابن کعب ملعون لیگیا وترکہ عُریاناً بالعراء مجرداً علی الرمضاء اور چھوڑدیا ظالمون نے اوس جسم بے سر کو عریان جلتی ریت پر اور یہ سب لعین بلا مین مبتلا ہوئے مگر کوئی ظلم اوٹھا نر کھا کہ جو فرزند زہرا پر نکیا ہو چنانچہ جب لاش مبارک برہنہ ہوگئی تو اوسوقت آیا بجدل ابن سلیم اوس شقی نے نظر سے جلدی کے اونگلی کاٹ کر انگشتری حضرت کی اوتار لی اور جمال لعین کا تو ستم نعرض کر ونگا مگر بطرز مسئلہ کہ حکم شرع یہ ہے کہ سارق کی ہاتھ کاٹے جائین پھر اب آگے کیا عرض کرون بہرکیف جس امر کا وہ شقی خود مستحق تھا وہ بے ادبی امام کے نعش سے کی غرض اسّے ایک نتیجہ یہ پیدا ہوا کہ امام زمان کے نعش بالکل عریان نہ تھی ایک زیر جامہ باقی تھا جسکے کمربند پر دو نو ہاتھ حضرت نے ویدیئے الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

	مجلس ترپن ۵۳	

مجلس ترپن ۵۳

عن الصادق انہ قال ان داؤد خرج ذات یوم یقرء الزبور وکان اذا قرء الزبور لا یبقی جبل ولا حجر ولا طائر ولا سبع الا جاوبہ جناب صادقؑ سے منقول ہے کہ فرمایا اونجناب نے کہ ایک روز حضرت داؤد نبی زبور کی تلاوت کرتے

ہوے چلے اور جب حضرت داؤد تلاوت زبور کرتے تھے تو نہ باقی رہتا تھا
کوئی پہاڑ اور نہ کوئی پتھر اور نہ کوئی طایر اور نہ کوئی درندہ مگر یہ کہ ہم
آواز ہو جاتا تھا فَمَا زَالَ یَمُرُّ حَتَّی انْتَهَی اِلَی جَبَلٍ پس حضرت داؤد
تلاوت کرتے چلے جاتے تھے یہانتک کہ پہونچے وہ جناب ایک پہاڑ کیطرف
فَاِذَا عَلَی ذٰلِکَ الْجَبَلِ نَبِیٌّ عَابِدٌ یُقَالُ لَهٗ حِزْقِیْلُ پس ناگاہ حضرت داؤد نے
دیکھا اوس پہاڑ پر ایک نبی عابد کو کہ نام اونکا حزقیل تھا فَلَمَّا سَمِعَ دَوِیَّ
الْجِبَالِ وَاَصْوَاتَ السِّبَاعِ وَالطَّیْرِ عَلِمَ اَنَّهٗ دَاؤُدُ جو ہین سنا
حزقیل نبی نے ہم آوازی جبال وطیور وسباع کو تو جان گئے کہ یہ
داؤد نبی ہین فَقَالَ دَاؤُدُ یَا حِزْقِیْلُ اَتَاذَنُ لِیْ فَاَصْعَدُ اِلَیْکَ
فرمایا حضرت داؤد نے کہ اے حزقیل آیا اجازت دیتے ہو مجھے کہ مین آؤن
تمہارے پاس پہاڑ پر قَالَ لَا فَبَکٰی دَاؤُدُ ع حزقیل نبی نے کہا کہ
نہین پس روے حضرت داؤد فَاَوْحَی اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ اِلَیْهِ
یَا حِزْقِیْلُ لَا تُعَیِّرْ دَاؤُدَ ع وَاسْئَلْنِی الْعَافِیَةَ اوسی وقت وحی کی حق سبحانہ تعالے
نے حضرت حزقیل کے جانب کہ اے حزقیل نہ محزون کرو داؤد کو
اور طلب کرو مجھسے عافیت فَقَامَ حِزْقِیْلُ فَاَخَذَ بِیَدِ دَاؤُدَ ع وَرَفَعَهٗ اِلَیْهِ
فوراً کھڑے ہوگئے حضرت حزقیل اور ہاتھ تھام کر حضرت داؤد کو
اپنے پاس لے گئے فَقَالَ دَاؤُدُ یَا حِزْقِیْلُ هَلْ هَمَمْتَ

بِخَطِیئَۃٍ قَطُّ قَالَ لَا پس حضرت داود نے فرمایا کہ اے حزقیل آیا تمنے کبھی
گناہ کا قصد کیا ہے حضرت حزقیل نے کہا کہ نہ فَقَالَ هَلْ دَخَلَكَ الْعُجْبُ
مِمَّا اَنْتَ فِیْهِ مِنْ عِبَادَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ پہر حضرت داود نے کہا
کہ کبھی غرور ہوا تمکو اپنی عبادت پر قَالَ لَا اونہون نے جواب دیا
کہ نہین پہر کہا حضرت داود نے هَلْ رَكَنْتَ اِلَى الدُّنْیَا فَاَحْبَبْتَ اَنْ
تَاْخُذَ مِنْ شَهْوَتِهَا وَلَذَّتِهَا پہر حضرت داود نے کہا کہ آیا کبھی
تجہے دنیا سے تقرب کر کے بہایا ہے شہوات ولذات دنیا کو قَالَ بَلٰی رُبَّمَا
عَرَضَ فِیْ قَلْبِیْ حضرت حزقیل نے کہا کہ ہان اکثر دل میرا چاہتا ہے لذات
دنیا کو قَالَ فَمَا ذَا تَصْنَعُ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ کہا حضرت داود نے کہ پہر جب
ایسا ہوتا ہے تو تم کیا کرتے ہو قَالَ اَدْخُلُ هٰذَا الشِّعْبَ فَاَعْتَبِرُ بِمَا فِیْهِ
حضرت حزقیل نے کہا کہ جاتا ہون مین کہو مین اس پہاڑ کے اور عبرت
حاصل کرتا ہون اوس چیز سے جو اوسمین ہے قَالَ فَدَخَلَ دَاوُدُ النَّبِیُّ
الشِّعْبَ فَاِذَا بِسَرِیْرٍ مِنْ حَدِیْدٍ عَلَیْهِ جُمْجُمَةٌ بَالِیَةٌ وَعِظَامٌ فَانِیَةٌ
وَاِذَا لَوْحٌ مِنْ حَدِیْدٍ فِیْهِ كِتَابَةٌ رَاوی کہتا ہے کہ اوسیوقت حضرت داخل ہوئے اوس کھو
مین ناگاہ دیکھا ایک تخت آہنی کہ اوسپر ایک کاسہ سر کہنہ اور ہڈیان
بوسیدہ پڑے ہین اور ایک لوح آہنی اوسپر لکہی ہوئی نصب ہے فَقَرَءَهَا
دَاوُدُ فَاِذَا هِیَ اَنَا اَرْوٰی بْنُ سَلْمٍ مَلَكْتُ اَلْفَ سَنَةٍ وَبَنَیْتُ اَلْفَ مَدِیْنَةٍ

وَانْقَضَضْتُ اَلْفَ بِکْرٍ پس پڑھا حضرت داؤد نے اوس لوح کو تو اوسمین یہ لکھا تھا کہ مین ارووے ابن شلم بادشاہ ہون کہ ہزار برس بادشاہی کی مینے اور ہزار شہر بنائے مینے اور ہزار باکرہ عورتون پر متصرف ہوا مین فَاِذَا کَانَ اٰخِرُ عُمْرِیْ صَارَ التُّرَابُ فِرَاشِیْ وَالْحِجَارَۃُ وِسَادَتِیْ وَالدِّیْدَانُ وَالْحَیَّاتُ جِیْرَانِیْ پس جب عمر آخر ہوئی میری تو مٹی ہو گئے فرش میرا اور پتھر تکیہ میرا اور کیڑے اور سانپ رفیق وجلیس میرے فَمَنْ رَاٰنِیْ فَلَا یَغْتَرُّ بِالدُّنْیَا پس جس شخص نے مجھے دیکھا وہ کبھی دنیا کے فریب مین نہ آئیگا یہی وجہ تھی جو حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے کبھی دنیا کے جانب رغبت نہ کی نان جوین پر بسر کے صائم النہار وقائم اللیل ہمیشہ رہے اور جس شخص نے اعتماد کیا دنیا پر اوسنے دہوکا کہایا اور غدر و مکر دنیا مین مبتلا ہوا کیونکہ زمانہ غدار ایکحال سے کبھی کسیکو نہین رکھتا ہے جیسے حال موت کا ہے کہ گہر کے گہر خالی کر دئے مگر مومنین ایسا بھی کوئی گہر عالم مین خالی ہوا ہے جیسا فاطمہ زہرا کا گہر تباہ و برباد ہوا سے رباعی

دشمن جو یزید ستم ایجا ہوا ❊ محبوب خدا کا باغ برباد ہوا ❊
لکھا ہے کہ کربلا مین گہر زہرا کا ❊ ایسا اوجڑا کہ پھر نہ اباد ہوا ❊

ہائے کیونکر آباد ہوتا وہ گہر جتنے اٹھارہ چراغ اونمیں بنی ہاشم ایک تہوڑے زمانہ مین گذر گئے جسمین فقط ایک قمر بنی ہاشم تھے کہ جب وہ رکاب گھوڑے کی

سوار ہوتے تھے تو پاؤن اونجناب کے زمین پر خط دیتے جاتے تھے
گویا زمین فخر و سعادت جان کر فرزند ابوتراب کے پاؤن چومتے تھے لیکن
جب یہ شہسوار لب دریا گھوڑے سے گرا اور آواز یا حُسَیْنُ اَدْرِکْنِیْ
کے گوش مبارک مین پہونچی تو راوی کہتا ہے کہ اوسوقت امام
حسین سے چلا نہ جاتا تھا خاک پر بیٹھ جاتے تھے اور فرماتے تھے
اَلْاٰنَ اِنْکَسَرَ ظَھْرِیْ وَقَلَّتْ حِیْلَتِیْ اب اسوقت کمر حسین کی شکستہ
ہوگئی اور راہ چارہ و تدبیر بند ہوگئی اور دوسری روایت مین یون ہے
کہ جب جناب عباس گھوڑے سے گرے تو باآواز ضعیف پکارے ؎
عَلَیْکَ سَلَامُ اللّٰہِ یَابْنَ مُحَمَّدٍ * عَلَی الرَّغْمِ مِنِّیْ یَا اَخِیْ نَزَلَ الْبَلَاءُ
سلام ہو آپ پر اے فرزند رسولخدا ہزار افسوس کہ آرزو میری بر نہ آئی
اور مین مصیبت عظیم اور بلائے جسیم مین مبتلا ہوا فَجَاءَ اِلَیْہِ وَالْفُؤَادُ
مُقَرَّحٌ * وَنَادَای بِقَلْبٍ بِالْھُمُوْمِ قَدِ امْتَلَا جو نہین حضرت نے آواز
اپنے بھائی کی سنی فوراً بادل مجروح تشریف لائے اور کس درد سے فرماتے
جاتے تھے لَھْفِیْ عَلَی الْعَبَّاسِ لَمَّا اَنْ دَنٰی نَحْوَ الْفُرَاتِ بِقَلْبِہِ الْحَزَانِ
افسوس ہے مفارقت پر عباس کی کہ جو میرے محبت سے اور میرے بچونکی
کس کوشش سے مشکیزہ لیکر بادل محزون و مغموم نہر فرات پر گئے وَاَرَادَ
شُرْبَ الْمَاءِ قَالَ لِنَفْسِہٖ * وَاحَسْرَتَا لِلسَّیِّدِ الظَّمْاٰنِ * عَافَ

الشراب من الفرات ولم ینل وجل الوجد لاخیہ والاخوان آہ مقام حسرت ہے کہ جب چچا عباس نے کہ پانی پیئین تو چلو مین لیا لیکن میری پیاس اور میرے بچون کی یاد کرکے وہ پانی ہاتھ سے پھینکدیا اور پیاسے دریا سے چلے آئے یا افضل الشھداء یا ابن المرتضیٰ صلی اللہ علیک اللہ کل اوان و واللہ تلک مصیبۃ لم انسھا الا اذا ادرجت فی الاکفان اور کس حسرت سے حضرت فرماتے تھے کہ اے بہترین شہدائی راہ خدا حق سبحانہ تعالے تم پر اپنے رحمت نازل کرے قسم خدا کی کہ مصیبت تمہاری بہت عظیم مصیبت ہے مرتے دم تک یہ داغ میرے دل سے نہ دفع ہوگا الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس چوہن

روی فی المنتخب عن ابن عباس فی تفسیر قولہ تعا فما بکت علیہم السماء والارض وما کانوا منظرین کتاب منتخب مین تفسیر مین فما بکت علیہم السماء والارض کی ابن عباس سے ماثور ہے اذا قبض اللہ نبیا بکت علیہ السماء اربعین سنۃ کہ جب حق تعالے نے کسی نبی کی قبض روح کی تو رویا اوسپر آسمان چالیس برس تک واذا مات الامام من الائمۃ

الاوصیاء بکت علیہ السماء والارض اربعین شہرا

اور جب کسی امام نے ائمہ معصومین سے انتقال فرمایا تو رویا اوس پر آسمان وزمین چالیس مہینے واذا مات العالم العامل بعلمہ بکتا اربعین یوما علیہ

اور جب کوئی عالم باعمل ارتحال کرتا ہے تو روتے ہین اوسپر آسمان و زمین چالیس روز تک واما الحسین فتبکی علیہ السماء والارض طول الدھر

اور لیکن امام حسین علیہ السلام پس اونکی مصیبت ایسی سخت ہے کہ ہمیشہ آسمان و زمین روئینگے اوس جناب پر وتصدیق ذلک ان یوم قتلہ قطرت السماء دما وان ھذہ الحمرۃ التی ترے فی السماء ظھرت من یوم قتل الحسین ولم ترقبلہ ابدا اور تصدیق اس مضمون کی اسطرح ہے کہ جس روز امام حسین علیہ السلام قتل ہوے تو آسمان سے خون برسا اور یہہ جو سرخی دکھائی دیتی ہے آسمان پر یہہ اوسی روز شہادت حسین سے ظاہر ہے اور قبل شہادت کبھی نہین دکھائی دی وان یوم قتلہ لم یرفع حجر من الدنیا الا وجد تحتہ دم عبیط

اور جس روز فرزند رسول تشنہ و گرسنہ شہید ہوا اوس روز نہین اوٹھایا گیا دنیا مین کوئی پتھر مگر یہہ کہ اوسکے نیچے خون تازہ جوش مارتا پایا گیا وفی جملۃ کثیرۃ من الاخبار انہ لما مضی الحسین علیہ السلام بکت علیہ السموات السبع ومافیھن والارضون السبع ومافیھن ومابینھن وماینقلب

فِی الْجَنَّةِ وَالنَّارِ مِنْ خَلْقِ رَبِّنَا وَمَا یُرٰی وَمَا لَا یُرٰی اِلَّا الْبَصْرَةُ وَدِمَشْقُ وَآلُ عُثْمَانَ اور اکثر روایات میں یہ مضمون وارد ہوا ہے کہ جب امام حسینؑ شہید ہوئے تو روئے اونجناب پر ساتوں آسمان اور اہل آسمان اور کل زمین اور سب اہل زمین اور جنت اور نار اور جو کچھ تھا او نمیں مخلوقات خدا سے خواہ مرئے ہو خواہ غیر مرئے مگر بصرہ اور اہل بصرہ اور دمشق اور اہل دمشق اور آل عثمان نہیں روئے وَفِیْ خَبَرِ اَبِیْ ذَرٍّ وَاِنَّکُمْ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا یَدْخُلُ عَلٰی اَهْلِ الْبِحَارِ وَسُکَّانِ الْجِبَالِ فِی الْغِیَاضِ وَالْاٰکَامِ وَاَهْلِ السَّمَاءِ مِنْ قَتْلِهٖ لَبَکَیْتُمْ وَاللّٰهِ حَتّٰی تَزْهَقَ اَنْفُسُکُمْ

اور روایت ابوذر میں ہے کہ فرمایا معصوم نے لوگوں سے خطاب کرکے اگر معلوم ہو جائے تمہیں وہ صدمہ جو اہل بحار اور ساکنان جبال اور ساکنان صحرا اور اہل آسمان پر گذرا ہے شہادت حسینؑ سے تو قسم خدا کی اسقدر روؤ تم کہ روحیں تمہاری تمہارے جسموں سے نکل جائیں وَمَا مِنْ سَمَاءٍ یَمُرُّ بِهٖ رُوْحُ الْحُسَیْنِ اِلَّا فَزِعَ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یَقُوْمُوْنَ قِیَامًا تَرْعَدُ مَفَاصِلُهُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ

اور کوئی آسمان ایسا نہیں ہے جس پر سے گذر ہوتا ہے روح حسینؑ کا مگر یہ کہ استغاثہ کرتی ہیں ستر ہزار فرشتے اور اسقدر خوف طاری ہوتا ہے کہ جب کھڑے ہوتے ہیں تو جوڑ اونکے کانپتے ہیں اور تا قیامت یہی حال رہیگا

وَمَا مِنْ سَحَابَةٍ تَمُرُّ وَتَرْعُدُ وَتَبْرُقُ اِلَّا لَعَنَتْ قَاتِلَهٗ اور کوئی ابر ایسا نہیں ہے کہ جو گذر کرے اور بادل گرجے اور برق چمکے مگر یہ کہ وہ لعنت کرتا ہے قاتلان حسین پر وَمَا مِنْ يَوْمٍ اِلَّا وَتُعْرَضُ لَهٗ رُوْحُهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَيَلْتَقِيَانِ اور کوئی دن ایسا نہیں ہوتا ہے کہ ملائکہ روح حسین کو جناب رسول خداؐ کی خدمت میں لیجاتے ہوں پس دونو بزرگوار آپس میں ملاقات فرماتے ہیں اور کیفیت بکائی جناب سیدہ میں بہت روایتیں وارد ہوئی ہیں فَفِيْ بَعْضِهَا اَنَّ مَعَ فَاطِمَةَ اَلْفَ نَبِيٍّ وَاَلْفَ صِدِّيْقٍ وَاَلْفَ شَهِيْدٍ وَمِنَ الْكَرُوْبِيِّيْنَ اَلْفَ اَلْفٍ يُسْعِدُوْنَهَا عَلَى الْبُكَاءِ وَاِنَّهَا لَتَشْهَقُ شَهْقَةً فَلَا يَبْقٰى مَلَكٌ فِي السَّمٰوٰتِ اِلَّا بَكٰى رَحْمَةً لِصَوْتِهَا پس بعض روایات میں اونہیں سے یہ ہے کہ جناب سیدہ کے ہمراہ ہزار نبی اور ہزار صدیق اور ہزار شہید اور دس لاکھہ فرشتے کروبین سے روتے ہیں اور جناب سیدہ ایسی چیخ مارکر روتی ہیں کہ نہیں باقی رہتا کوئی فرشتہ آسمان میں مگر آواز سے فاطمہ کے رو دیتا ہے وَمَا تَسْكُنُ حَتّٰى يَاْتِيَهَا النَّبِيُّ فَيَقُوْلُ يَا بُنَيَّةُ قَدْ اَبْكَيْتِ اَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَشَغَلْتِهِمْ عَنِ التَّقْدِيْسِ وَالتَّسْبِيْحِ فَكُفِّيْ حَتّٰى يُقَدِّسُوْا اور نہیں موقوف ہوتا ہے رونا فاطمہ کا یہانتک کہ خود رسولخداؐ تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے بیٹا رولا دیا تو نے تمام اہل آسمان کو اسطرح کہ تسبیح و تقدیس خدا موقوف کردے اونہوں نے اب صبر کرو

اور چپ ہو رہو تا کہ ملائکہ پھر عبادت خدا مین مصروف ہون
اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس پچپین

رُوِيَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا جَزَاءُ مُؤْمِنٍ فَقِيْرٍ يَصْبِرُ عَلٰى فَقْرِهٖ منقول ہے کہ ایک شخص خدمت رسولخدا مین حاضر ہوا اور اوسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا جزا ہے اوس مومن محتاج کی جو صبر کرے اپنے فقر و محتاجی پر قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرْفَةً مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ يَنْظُرُ اِلَيْهَا اَهْلُ الْجَنَّةِ كَمَا يَنْظُرُ اَهْلُ الْاَرْضِ اِلَى نُجُوْمِ السَّمَاءِ لَا يَدْخُلُ فِيْهَا اِلَّا نَبِيٌّ فَقِيْرٌ اَوْ شَهِيْدٌ فَقِيْرٌ اَوْ مُؤْمِنٌ فَقِيْرٌ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ جنت مین ایک غرفہ ہے یاقوت سرخ کا کہ دیکھتے ہین اوسی اہل جنت اسطرح پر جسطرح اہل زمین تارونکو دیکھتے ہین پس نہ داخل ہوگا اوس غرفہ مین کوئی شخص مگر نبی محتاج یا شہید محتاج یا مومن محتاج وَقَالَ النَّبِيُّ يَقُوْمُ فُقَرَاءُ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَثِيَابُهُمْ خُضْرٌ وَشُعُوْرُهُمْ مَنْسُوْجَةٌ بِالدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ وَبِاَيْدِيْهِمْ قُضْبَانٌ مِنْ نُوْرٍ يَخْطُبُوْنَ عَلَى الْمَنَابِرِ اور ارشاد کیا سید المرسلین حبیب العالمین نے کہ اوٹھینگے فقرا میرے امت کے بروز قیامت حالانکہ لباس اونکے سبزون مین

سبز ہون گے اور بال اونکے جواہر و یاقوت سے گندہی ہون گے اور ہاتون مین اونکے عصی نورانی ہونگے اور منبر و نپر وہ خطبہ پڑہینگے فیمرّ علیھم الانبیاء فیقولون ھؤلاء من الملائکۃ وتقول الملائکۃ ھؤلاء من الانبیاء پس جب گذر ہوگا اون کے طرف سے انبیا کا تو وہ کہینگے کہ یہ لوگ فرشتے ہین اور ملائکہ جب اونہین دیکہین گے تو کہینگے کہ یہہ لوگ انبیا ہین فیقولون نحن لا ملائکۃ ولا انبیاء بل فقیر من فقراء امۃ محمد ن المصطفےٰ پس وہ سب کہینگے کہ نہ ہم لوگ ملائکہ ہین اور نہ انبیا ہین بلکہ ہم سب فقرا و محتاج امت محمد مصطفےٰ سے ہین فیقولون بم نلتم ھذہ الکرامۃ پس وہ کہینگے کس وجہ سے تم پہونچی اس مرتبہ پر فیقولون لم تکن اعمالنا شدیدۃ ولم نصم الدھر ولم نقم اللیل تو جواب مین وہ کہینگے کہ کچھ اعمال ہمارے بہت شدید و مشکل و دشوار نہ تھی اور نہ ہم صائم الدہر او قائم اللیل تھے ولکن اقمنا علی الصلوۃ الخمس واذا سمعنا ذکر محمد وال محمد فاضت دموعنا علی خدودنا لیکن ہم نماز پنجگانہ البتہ ادا کرتے تھے اور جب ہمارہی سامنے مصیبت محمد وال محمد کی بیان ہوتی تھی تو آنسو ہمارے رخسار ونپر جاری ہوتی تھی سبحان اللہ کیا مرتبہ ہے اون آنسو نکا جو مصیبت فرزند زہرا مین جاری ہون فی الکافی

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ ع قَالَ مَا مِنْ شَیْءٍ اِلَّا وَلَہٗ کَیْلٌ وَّوَزْنٌ اِلَّا الدُّمُوْعُ فَاِنَّ الْقَطْرَۃَ تُطْفِیْ بِحَارًا مِنَ النَّارِ

اور کتاب کافی مین امام محمد باقر علیہ السلام سے ماثور ہے کہ فرمایا اونجناب نے کہ کوئی شئے ایسی نہین ہے جسکے لیے وزن و کیل نہو مگر وہ آنسو جو فرزند زہرا کی مصیبت مین جاری ہوتا ہو اوسکے لئے کوئی کیل و وزن نہین ہے بدرستیکہ ایک قطرہ دریا ہائے آتش جہنم کو بجھا دیگا اور جب کوئی شخص چشم پر آب ہوتا ہے مصیبت حسین پر تو عوض اوسکا یہ ہے کہ منھ اوس شخص کا ہمیشہ نورانی رہیگا فَاِذَا اَفَاضَتْ حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ پس جب جاری ہوتا ہے اشک رخسار و نپر تو حق تعالی آتش دوزخ کو اوسپر حرام کرتا ہے وَلَوْ اَنَّ بَاکِیًا بَکٰی فِیْ اُمَّۃٍ لَرُحِمُوْا اور اگر ایک شخص رو دے تمامی امت سے تو خداوند کریم اپنے قدرت سے تمام امت پر رحم فرماتا ہے اب مین یہ عرض کرتا ہون کہ شیعیان امت رسولخدا ؐ پر کیونکر رحم نہوگا اسلئے کہ فرزند رسول و دلبند بتول رولا رولا کر قتل کیا گیا اور زیر خنجر بھی درگاہ باری مین یہی دعا تھی کہ خداوندا تو نے اپنے وعدۂ طفلی پر وفا کی اے مالک میرے تو بھی اپنے وعدہ پر وفا کر اور میرے نانا کی امت کو بخش دے راوی کہتا ہے کہ اوسی وقت آواز غیب سے آئی کہ اے حسین پہلا قطرہ جو خون کا تیرے زمین پر گریگا ہم عوض مین اوسکے

بخشے درجات عالیہ بہشت عطا کرینگے اور رتبے زائروں اور ماتمداروں کو بخشینگے کیونکہ ایک حضرت جبرئیل نے درگاہ جناب احدیت میں عرض کی کہ بارالہا اسوقت نواسا تیرے حبیب محمد مصطفےٰ کا خاک پر پڑا ہے اور مینے اوسکے گہوارہ جنبانی کی ہے خداوندا اگر حکم ہو تو مین اپنے حسین کی آخری زیارت کر لون فوراً من جانب اللہ آواز آئی کہ اے جبرئیل جلد جاؤ اور حسین کو ہماری طرف سے سلام پہونچاؤ اور کہو کہ ہم تمہاری ملاقات کی مشتاق ہین یہ سنکر حضرت جبرئیل بسرعت تمام زمین کربلا پر آئے راوی کہتا ہے کہ جبرئیل جسوقت کربلا مین پہونچے اوسوقت سر مبارک اون جناب کا نیزہ پر بلند تھا اور باجے فتح کے بجرہے تھے اور ایک منادی ندا کرتا تھا الا قتل الحسین بکربلاء الا ذبح الحسین بکربلاء اوسوقت حضرت جبرئیل نہایت بیتابی سے قریب نعش سید الشہدا پہونچے وانکب علی جسد الحسین اور لاش امام حسین پر گر پڑے کیون مومنین جبرئیل کو تو فقط گہوارہ جنبانی سے اسقدر قلق ہوا جب جناب سیدہ نے وہ چار ہزار زخم کہائے خون مین نہائے ٹکڑے ٹکڑے ریگ بیابان پر دیکھا ہوگا اوسوقت اونکی معظمہ کا کیا حال ہوا ہوگا الغرض جبرئیل نے عرض کی کہ یا حسین حق تعالیٰ نے آپکو سلام ارشاد کیا ہے پس حسب منشا وآیہ کریمہ لا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون

گلوئی بریدہ سے آواز آئی کہ اے جبرئیل اگر مین ستر مرتبہ یونہین قتل کیا جاؤن اور ہر مرتبہ زندہ کیا جاؤن تو ہر مرتبہ شوق لقای الہی بڑہتا جاے اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُوْنَ

مجلس چہپن ۵۶

اَيْنَ الرَّسُوْلُ وَجُثْمَانُ الْحُسَيْنِ يُرٰى ؛ كَمُصْحَفٍ قَدْ يُرٰى فِي الْاَرْضِ مَهْجُوْرًا کہان تہے جناب رسولخدا کہ ملاحظہ کرتے جسم نازپروردہ حسین کو مثل ورق مصحف زمین کربلا پر پڑا تہا اور اسقدر زخمہاے شمشیر صفحہ جسم انور پر مصحف ناطق کے لگے تہے کہ مثل سطور صفحہ ورق مصحف صامت ہوگیا تہا اور نعش کو اوس جناب کے اسطرح چھوڑ دیا تہا اون ملاعین نے کہ جسطرح کفار نے قرآن کو مہجور و متروک کر دیا اَيْنَ الرَّسُوْلُ عَنِ الرَّاْسِ الْكَرِيْمِ عَلٰى رَاْسِ السِّنَانِ يُحَاكِيْ بَدْرَ دَيْجُوْرٍ کہان تہے جناب رسالتمآب کہ دیکہتے سر کو اپنے فرزند کے جسے ہمیشہ اپنے سینے سے لگائے رہتے تہے آہ وہی سر مبارک نوک نیزہ پر مثل ماہ تابان کی ملبند تہا اَيْنَ الرَّسُوْلُ وَثَغْرٌ كَانَ يَرْشِفُهٗ ؛ تَدَّ بِقَضِيْبٍ كَفٍّ مَخْمُوْرٍ ؛ ہاے کہان تہے جناب رسولخدا جو دیکہتے دربار یزید مین لب و دندان حسین کو جنہین ہمیشہ حضرت مثل شکر چوستے تہے اونہین بکہ شرابخوار نے چوب بید رکہے ۵ سر حسین کجا مجلس شراب کجا ؛ ہجوم ظلم کجا

آل بوتراب کجا + قال العلامة المجلسی روی فی بعض مؤلفات اصحابنا مرسلا
جناب ملا آخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ بعض مؤلفات مین ہمارے
اصحاب کے مروی ہے مرسلاً یعنی روایت مرسلہ ہے ان
نصرانیا اتی رسولا من ملک الروم الی یزید لعنہ اللہ وقد حضر
فی مجلسہ الذی اتی الیہ فیہ براس الحسین کہ ایک نصرانی پیامبر بادشاہ
روم کا یزید کے پاس آیا اور حاضر ہوا اوسی مجلس مین جسمین سر حسین ع
رکہا تہا فلما رای النصرانی راس الحسین بکی وصاح وناح حتی ابتلت لحیتہ
بالدموع پس جب دیکہا اوس نصرانی نے سر حسین تو رو دیا اور چیخ مار کر
نوحہ کیا کہ تمام داڑہی آنسوون سے تر ہوگئی ثم قال اعلم یا یزید انی دخلت المدینة
تاجرا فی ایام حیوة النبی ص وقد اردت ان اتیہ بھدیة فسألت من
اصحابہ ای شیء احب الیہ من الھدایا فقالوا الطیب احب الیہ من کل شیء وان
لہ رغبة فیہ پہر اوس نصرانی نے کہا کہ اے یزید مین ایک مرتبہ بغرض تجارت
داخل مدینہ ہوا زمانہ جناب رسالتمآب ص مین اور قصد میرا یہ ہوا کہ مین
ہدیہ لیجاؤن غرض پوچہا مینے ایک شخص سے اونکی اصحاب مین سے
کہ کون چیز حضرت کو پسند ہے ہدایا مین سے اوس شخص نے کہا کہ عطریات
سے بہت رغبت ہے اور ہر چیز سے زیادہ اسیکو پسند کرتے ہین
قال فحملت من المسک فارتین وقدرا من العنبر الاشھب وجئت بھا

اِلَیہِ وَھُوَ یَومَئِذٍ فِی بَیتِ زَوجَتِہٖ اُمِّ سَلمَۃَ راوی کہتا ہے کہ مینے دونافہ مشک اور تہوڑا عنبر خدمت مین اونجناب کے حاضر کیا اور وہ جناب اوسوقت گہر مین اپنے زوجہ جناب ام سلمہ کے تھے فَلَمَّا شَاھَدتُ جَمَالَہٗ اَنَارَ عَینِی مِن لِقَائِہٖ نُورًا سَاطِعًا وَزَادَنِی مِنہُ سُرُورٌ وَقَد تَعَلَّقَ قَلبِی بِمَحَبَّتِہٖ پس مینی دیکہا جمال مبارک کو اونجناب کی تو زیادہ ہوگیا نور میرے آنکہونکا بسبب زیارت جناب رسالتمآب کے اور بہر گیا سرور میرا اور بدرستیکہ محبت اونکی میرے دل مین قرار پاگئی یعنے دلسی مین اونکا دوست ہوگیا فَسَلَّمتُ عَلَیہِ وَوَضَعتُ العِطرَ بَینَ یَدَیہِ پس سلام کیا مینے اونجناب پر اور سامنے اونحضرت کے رکہدیا عطر کو فَقَالَ مَا ھٰذَا قُلتُ ھَدِیَّۃٌ مُحَقَّرَۃٌ اَتَیتُ بِھَا اِلَی حَضرَتِکَ پس ارشاد کیا جناب رسولخدا نے مجہسے کہ یہ کیا ہے مینے عرض کی کہ یہ ہدیہ حقیر ہے کہ یہ فدوی لایا ہے آپکے خدمت مین فَقَالَ لِی مَا اِسمُکَ فَقُلتُ اِسمِی عَبدُ الشَّمسِ فَقَالَ لِی بَدِّل اِسمَکَ فَاَنَا اُسَمِّیکَ عَبدَ الوَھَّابِ اِن قَبِلتَ مِنِّی الاِسلَامَ قَبِلتُ مِنکَ الھَدِیَّۃَ پس فرمایا جناب رسالتمآب نے مجہسے کہ کیا ہے نام تیرا مینے عرض کی کہ نام میرا عبدالشمس ہے حضرت نے پہر فرمایا مجہسے کہ بدل دے نام اپنا پس مینے نام رکہا تیرا عبدالوہاب اگر قبول کرے تو مجہسے اسلام کو تو مین قبول کرونگا تیرا ہدیہ

قَالَ فَنَظَرْتُهُ وَتَأَمَّلْتُهُ فَعَلِمْتُ اَنَّهُ نَبِيٌّ وَهُوَ النَّبِيُّ الَّذِيْ اَخْبَرَنَا عَنْهُ
عِيْسٰى حَيْثُ قَالَ اِنِّيْ مُبَشِّرٌ لَكُمْ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِيْ اِسْمُهُ
اَحْمَدُ فَاعْتَقَدْتُ ذٰلِكَ وَاَسْلَمْتُ عَلٰى يَدِهٖ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ
وَرَجَعْتُ اِلَى الرُّوْمِ وَاَنَا اُخْفِي الْاِسْلَامَ وَلِيْ
مُدَّةٌ مِنَ السِّنِيْنَ وَاَنَا مُسْلِمٌ مَعَ خَمْسٍ مِنَ الْبَنِيْنَ
وَاَرْبَعٍ مِنَ الْبَنَاتِ وَاَنَا الْيَوْمَ وَزِيْرُ مَلِكِ الرُّوْمِ وَلَيْسَ
لِاَحَدٍ مِنَ النَّصَارٰى اِطِّلَاعٌ عَلٰى حَالِنَا

راوی کہتا ہے پس دیکھا مینے اونجناب کو اور تامل کیا مینے حال مین
اونحضرت کے پس جان گیا مین کہ وہ جناب نبی ہین اور وہ وہی
نبی ہین جنکی ہمین خبر دی تھی حضرت عیسےٰ نے جسوقت فرمایا تھا حضرت
عیسےٰ نے کہ درستیکہ مین بشارت دیتا ہون تمہین ایک نبی کی کہ آئیگا بعد
میرے کہ نام اوسکا احمد ہوگا پس اعتقاد کیا مینے اس بیان کا اور
اسلام لایا مین ہاتھ پر اونجناب کے اوسیوقت اور رجوع کی مینے
طرف ملک روم کے اور مین چھپاتا رہا اسلام کو اپنے حالانکہ مجھے ایک
عرصہ دراز ہوا اسلام لائے ہوے مع اپنے پانچ بیٹون اور چار بیٹیونکے
اور اب مین وزیر ہون بادشاہ روم کا حالانکہ ابتک کسی نصرانی کو میرے
حال سے اطلاع نہین وَاعْلَمْ يَا يَزِيْدُ اِنِّيْ كُنْتُ يَوْمًا فِيْ حَضْرَتِ النَّبِيِّ

وَهُوَ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ رض فَرَأَيْتُ هٰذَا الْعَزِيزَ الَّذِي رَأْسُهُ
وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْكَ مُهِينًا حَقِيرًا قَدْ دَخَلَ
عَلٰى جَدِّهٖ مِنْ بَابِ الْحُجْرَةِ وَالنَّبِيُّ فَاتِحٌ بَاعَهُ لِيَتَنَاوَلَهُ
اور آگاہ ہو اے یزید کہ ایک روز مین حاضر خدمت فیض درجت نبوی
تھا اور وہ جناب گھر مین حضرت ام سلمہ کے تشریف فرما تھے
پس دیکھا مینے اسی بزرگوار کو جسکا سر انور سامنے تیرے
نہایت ذلت وحقارت سے رکھا ہے بدرستیکہ حاضر ہوے یہ اپنے
نانا کی خدمت مین دروازہ سے حجرہ کے اور جناب رسالتمآب کا اوسوقت
یہ حال تھا کہ ہاتھ پھیلائے تھے انکے جانب تاکہ لیوین انہین
آغوش مبارک مین وَهُوَ يَقُولُ مَرْحَبًا بِكَ يَا حَبِيبِي حَتّٰى أَنَّهُ
تَنَاوَلَهُ وَأَجْلَسَهُ فِي حِجْرِهٖ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ شَفَتَيْهِ
وَيَرْشِفُ ثَنَايَاهُ وَهُوَ يَقُولُ بَعُدَ عَنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ حالیکہ
وہ فرما رہے تھے کہ مرحبا اے پارہ جگر میرے یہانتک کہ لے لیا
اون جناب نے اونہین اور بیٹھایا اپنے گود مین اور دونو ہونٹوں
اور دندان شریف پر اونکے بوسے دیے بعد ازان فرمایا جناب
رسولخدا نے مَنْ قَتَلَكَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ يَا حُسَيْنُ وَأَعَانَ
عَلٰى قَتْلِكَ وَالنَّبِيُّ مَعَ ذٰلِكَ يَبْكِي کہ خدا لعنت کرے اوس شخص پر جو تجھی

قتل کرے اسے حسین اور خدا لعنت کرے اوس شخص پر جو اعانت
کرے تیرے قتل پر اور جناب رسولخدا اسکے ساتھ اسکے روتے بھی
جاتے تھے فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ
فِي مَسْجِدِهِ إِذْ أَتَاهُ الْحُسَيْنُ مَعَ أَخِيهِ الْحَسَنِ
وَقَالَ يَا جَدَّاهُ قَدْ تَصَارَعْتُ مَعَ أَخِي الْحَسَنِ
وَلَمْ يَغْلِبْ أَحَدُنَا الْآخَرَ وَإِنَّمَا نُرِيدُ أَنْ
نَعْلَمَ أَيُّنَا أَشَدُّ قُوَّةً مِنَ الْآخَرِ
پس جب دوسرا دن ہوا تو مین حاضر خدمت جناب رسولخدا انہا
مسجد مین ناگاہ امام حسین ہمراہ اپنے بھائی امام حسن کے تشریف لائے
اور کہا اپنے نانا سے کہ اے جدّ بزرگوار ہم دونو بھائی آپس مین
کشتی لڑے مگر کوئی ہمین سے دوسرے پر غالب نہین آیا اور
اے نانا ہم چاہتے ہین کہ ہمین معلوم ہو جائے کہ ہمّین سے کون زیادہ
قوت رکھتا ہے بہ نسبت دوسرے کے فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ حَبِيبَيَّ
إِنَّ التَّصَارُعَ لَا يَلِيقُ بِكُمَا فرمایا جناب رسالتمآب نے اون دونو
فرزندون سے کہ اے فرزندون میرے بدرستیکہ کشتی تمہاری
شایان اور لایق نہین ہے وَلَكِنِ اذْهَبَا فَتَكَاتَبَا فَمَنْ كَانَ
خَطُّهُ أَحْسَنَ كَذَلِكَ تَكُونُ قُوَّتُهُ أَكْثَرَ

مگر تم دونو بھائی جاؤ اور جاکر لکھو پس وہ شخص جسکا خط اچھا ہوگا اوسیقدر قوت بھی اوسکی زیادہ ہوگی قَالَ فَمَضَیَا وَکَتَبَ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا سَطْرًا وَاَتَیَا اِلٰی جَدِّهِمَا النَّبِیِّ فَاَعْطَیَاهُ اللَّوْحَ لِیَقْضِیَ بَیْنَهُمَا راوی کہتا ہے پس گئے وہ دونو صاحبزادے اور لکھے ہرایک نے اون مین سے ایک سطر اور آئے وہ دونو خدمت مین اپنے جد بزرگوار جناب رسالتمآب کے پس دیدی تختی اون دونو صاحبزادون نے تاکہ وہ جناب حکم کرین درمیان اون دونو کے فَنَظَرَ النَّبِیُّ اِلَیْهِمَا سَاعَةً وَلَمْ یُرِدْ اَنْ یُکَسِّرَ قَلْبَ اَحَدِهِمَا فَقَالَ لَهُمَا یَا حَبِیْبَیَّ اِنِّیْ نَبِیٌّ اُمِّیٌّ لَا اَعْرِفُ الْخَطَّ اِذْهَبَا اِلٰی اَبِیْکُمَا لِیَحْکُمَ بَیْنَکُمَا وَیَنْظُرَ اَیُّکُمَا اَحْسَنُ خَطًّا پس دیکھا جناب رسالتمآب نے اون دونو کیطرف تہوڑی دیر تک اور کچھہ جواب ندیا کہ کسی کی خاطر شکنی ہو پہر فرمایا اون سے کہ اے فرزندون میرے بدرستیکہ مین نبی امی ہون نہین پہچانتا ہون خط کو تم دونو جاؤ اپنے پدر بزرگوار کے پاس تاکہ وہ حکم کرین درمیان تمہارے اور دیکہین کہ کسکا خط اچھا ہے قَالَ فَمَضَیَا اِلَیْهِ وَقَامَ النَّبِیُّ اَیْضًا مَعَهُمَا وَدَخَلُوْا جَمِیْعًا اِلٰی مَنْزِلِ فَاطِمَةَ فَمَا کَانَ اِلَّا سَاعَةً وَاِذَا النَّبِیُّ مُقْبِلٌ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ مَعَهُ وَکَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ سَلْمَانَ صَدَاقَةٌ وَمَوَدَّةٌ فَسَاَلْتُهُ کَیْفَ حَکَمَ اَبُوْهُمَا وَخَطُّ اَیِّهِمَا اَحْسَنُ

راوی کہتا ہی کہ گئے وہ دونو صاحبزادے اپنے پدر بزرگوار کیخدمت
مین اور جناب رسول خدا بھی ہمراہ اونکے تشریف لیگئے اور داخل
ہوے سب صاحب دولتسراے جناب سیدہ فاطمہ زہرا مین پس
تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ ناگاہ جناب رسالتمآب برآمد ہوے اور ہمراہ اونکے
سلمان فارسی بھی تھے اور حضرت اور سلمان فارسی مین ایک قسم کی
دوستی و محبت تھی پس پوچھا مینے سلمان فارسی سے کہ کیونکر حکم کیا پدر
بزرگوار نے اونکے اور کسکا خط اچھا نکلا قَالَ سَلْمَانُ اِنَّ النَّبِیَّ لَمْ یُجِبْهُمَا
بِشَیْءٍ لِاَنَّهٗ تَاَمَّلَ اَمْرَهُمَا وَقَالَ لَوْ قُلْتُ خَطُّ الْحَسَنِ اَحْسَنُ
کَانَ یَغْتَمُّ الْحُسَیْنُ وَلَوْ قُلْتُ خَطُّ الْحُسَیْنِ اَحْسَنُ کَانَ
یَغْتَمُّ الْحَسَنُ فَوَجَّهَهُمَا اِلٰی اَبِیْهِمَا سلمان فارسی نے کہا کہ جناب رسولخدا
نے کچھ نہین کہا اس معاملہ مین اسوجہ سے کہ تامل کیا اونہون نے
ان دونو کی حال مین اور فرمایا کہ اگر کہون مین کہ خط حسن کا اچھا ہی تو
مغموم ہوگا حسین اور اگر کہون مین کہ حسین کا خط اچھا ہی تو محزون ہوگا حسن
پس اسوجہ سے اونہون نے اون دونو کو خدمت مین اونکے پدر بزرگوار کے بھیجدیا
فَقُلْتُ یَا سَلْمَانُ بِحَقِّ الصَّدَاقَةِ وَالْاُخُوَّةِ الَّتِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنِیْ
وَبِحَقِّ دِیْنِ الْاِسْلَامِ اِلَّا مَا اَخْبَرْتَنِیْ کَیْفَ حَکَمَ اَبُوْهُمَا بَیْنَهُمَا
پس مینے کہا سلمان فارسی سے کہ اے سلمان قسم ہے تمہین دوستی

اور اوس برادری کی جو درمیان میرے اور تمہارے ہے اور قسم ہے تمہیں دین اسلام کے کہ بیان کرو مجھسے کہ کیا حاکم کیا اونکے پدر بزرگوار نے درمیان اونکے فقال لما اتیا الی ابیھما و تامل حالھما رق لھما ولم یرد ان یکسر قلب احدھما قال لھما امضیا الی امکما فھی تحکم بینکما پس کہا سلمان نے کہ جب حاضر ہوے وہ دونو صاحبزادے خدمت مین اپنے پدر بزرگوار کے تو تامل کیا اونہون نے اونکے حال مین اور بوجہ محبت اون دونوکے نہ چاہا اونہون نے کہ کسیکی خاطر شکنی ہو پس فرمایا اون دونون سے کہ جاؤ تم اپنے مادر گرامی کے پاس کہ وہ حکم کرین درمیان تمہارے فاتیا الی امھما و عرضا علیھا ما کتبا فی اللوح وقالا یا اماہ ان جدنا امرنا ان نتکاتب وکل من کان خطہ احسن تکون قوتہ اکثر فتکاتبنا وجئنا الیہ فوجھنا الی ابینا فلم یحکم بیننا ووجھنا الیک پس حاضر ہوے وہ دونو صاحبزادے خدمت مین اپنی مادر گرامی جناب سیدہ کے اور وہ خط جو لکھی تھی تختی پر جناب سیدہ کو دکھائی اور عرض کی کہ اے اماجان ہمارے نانا نے ہمین حکم کیا اس امر کا کہ ہم دونو بھائی لکھین پس جسکا خط ہمین سے بہتر ہوگا اوسکے قوت بھی زیادہ ہوگی

پس حسب ارشاد اونکے لکھا ہے اور حاضر خدمت فیض درجت ہوے
پس بھیجا اونہون نے ہمین ہمارے باپ کے خدمت مین پس اونہون
نے بھی کچھ حکم نکیا ہمارے بارے مین اور بھیجا ہمین آپ کے خدمت مین
فتفکرت فاطمة بان جدهما وابا هما ما امر اد انکسر خاطرهما
انا ماذا اصنع وکیف احکم بینهما فقالت لهما یا قرتی
عینی انی اقطع قلادتی علی راسکما فایکما یلتقط
من لؤلؤها اکثر کان خطه احسن وتکون قوته اکثر
پس فکر کی جناب سیدہ فاطمہ زہرا نے اس امر مین کہ نانا نے اونکے
اور باپ نے اونکے نچاہی خاطر شکنی اون دونون کے پس مین
بھی نہین چاہتی خاطر شکنی اونکے پھر کیونکر حکم کرون ان دونون
کے بارے مین پس یہہ سوچ کر فرمایا اون دونون سے کہ اے نور چشمون
میرے مین گلوبند اپنا توڑکر تمہارے سامنے موتی بکھرا دیتی ہون
پس جو تم مین سے زیادہ چنیگا موتی اوسیکا خط بہتر ہے اور اوسی کی
قوت بھی زیادہ ہے قال وکان فی قلادتها سبع لؤلؤات
ثم انها قامت فقطعت قلادتها علی راسهما فالتقط
الحسن ثلث لؤلؤات والتقط الحسین ثلث لؤلؤات
وبقیت الاخری فاراد کل منهما تناولها فامر الله تعالی

جبرئیل بنزلہ الی الارض وان یضرب بجناحہ تلک اللؤلؤۃ ویقدھا نصفین راوی کہتا ہے کہ گلوبند میں جناب سیدہ کی سات موتی تھے پس جناب سیدہ نے اوٹھکر اوس گلوبند کو توڑ کر موتی اونکے سامنے اون دونوں صاحبزادوں کے بکھرا دیئے پس اوٹھائے امام حسن نے تین موتی اور امام حسین نے بھی تین موتی اور باقی رہا ایک موتی پس ارادہ کیا ہر ایک نے اون دونوں میں سے اوٹھانے کا اوس موتی کے پس حکم کیا پروردگار عالم نے جبرئیل کو نازل ہونے کا زمین پر اور یہ حکم کیا کہ اپنے پر سے اوس موتی کے دو ٹکڑے برابر کریں تاکہ کسی کی خاطر شکنی نہو فاخذ کل منھما نصفا پس ہر ایک نے اون میں سے نصف نصف موتی اوٹھالیا فانظر یا یزید کیف رسول اللہ لم یدخل علی احدھما الم ترجیح الکتابۃ ولم یرد کسر قلبھما وکذلک امیر المومنین وفاطمۃ وکذلک رب العزۃ لم یرد کسر قلب احدھما بل امر من قسم اللؤلؤۃ بینھما لجبر قلبھما وانت ھکذا تفعل بابن بنت رسول اللہ اف لک ولدینک یا یزید دیکھ تو اے یزید کہ کسطرح پیش آئے جناب رسول خدا کہ نہ رنجیدہ کیا کسیکو الم ترجیح کتابت سے یعنے کسیکی کتابت کو اچھا لکھا بخیال دوسرے کے اور دل شکنی اون دونوکے نہ کی اور ایسا ہی

حضرت امیر علیہ السلام اور جناب فاطمہ نے بہی ایسا ہی کیا کہ خاطر شکنی کسیکی گوارا کیے اور ایسا ہی کیا جناب اقدس الہی نے کہ دل شکنی کسیکی نکی بلکہ حکم کیا جبرئیل کو تقسیم کا سوتی کی درمیان حسنین کے تاکہ دل شکنی اون دونوکے نہوا ور تو لب و دندان حسین فرزند رسول پر چہڑی رکھی ہے واے تو تجہپر اور تیرے دین پر اے یزید ثُمَّ اِنَّ النَّصرانِیَّ نَهَضَ اِلیٰ رَاْسِ الْحُسَیْنِ وَاحْتَضَنَهٗ وَجَعَلَ یُقَبِّلُهٗ وَهُوَ یَبْکِیْ وَیَقُوْلُ یَا حُسَیْنُ اَشْهِدْ لِیْ عِنْدَ جَدِّكَ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی وَعِنْدَ اَبِیْكَ عَلِیِّنِ الْمُرْتَضٰی وَعِنْدَ اُمِّكَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ بعد ازان وہ نصرانی اوٹہا اور قریب سر سید الشہدا کے گیا اور اوس سر پر نور کو اپنے گود مین اوٹہا لیا اور رو رو کر بوسے دیے اوس سر پر خون مظلوم کربلا پر اور عرض کیا کہ اے حسین آپ گواہی دیجیگا اس فدوی کے بارے مین سامنے اپنے جد بزرگوار جناب محمد مصطفے اور اپنے پدر بزرگوار جناب علی مرتضی اور اپنے مادر گرامی جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہم اجمعین کی گویا مطلب اوسکا یہ تہا کہ اے مولا مین آپکے جانب سے اس شقی پر اسقدر خفا ہوا اور مجہے گوارا نہوا بے ادبی کرنا اوسکا آپ کے لب و دندان سے یہ حال مجہسے دیکہا نگیا اوسکے عوض مین اگر آپ گواہی دینگے تو مین درجات عالیہ بہشت پر فائز ہو جاؤنگا دیکہیے اب مقام

شبہ کا نہ ہا کہ نصرانی تو ایسا پاس کرے اور جو مدعی اسلام ہو وہ اُسپر بھی قلبہ نہو
بلکہ اہلبیت حسین کو قید خانہ مین قید کرے اور اوسی سر پرنور کو دروازہ پر لٹکائے غرض
کوئی امر توہین باقی نرکھا جو آل رسول و ذریت بتول پر نہوا ہو الا لعنۃ اللہ علے
القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس ستاون ۵۷

قال رسول اللہ من ذکر فضیلۃ من فضائل علی بن ابی طالب مقرا بہا
غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر فرمایا جناب رسالتمآب نے کہ جو شخص ذکر کرے
ایک فضیلت کا فضایل علی ابن ابیطالب سے بشرط اعتقاد تو حق تعالی تمام گناہ اوسکے
بخش دیتا ہے خواہ گذشتہ ہون خواہ آیندہ وقال رسول اللہ خلق اللہ من نور وجہ
علی ابن ابیطالب سبعین الف ملک یستغفرون لہ ولمحبیہ الی یوم القیمۃ
اور فرمایا جناب رسول خدا نے کہ پیدا کیا جناب اقدس الہی نے نور چہرہ علی سے ستر ہزار

اگر تمسے محبت نرکھتا ہو وہ شخص کبھی بوے بہشت نہ پائیگا پھر اب کون ایسا صاحب عرفان ہے کہ دوستی علی کو لازم و ضروری نہ جانتا ہو مومنین ذی روح کیسے اوس جناب سے الفت تو غیر ذی روحکو بھی ہے چنانچہ کتاب معالم الزلفی مین ہے ایک حدیث منقول مین کہ ایک مرتبہ ارشاد کیا جناب رسول خدا نے امیر المومنین سے یَا اَبَا الْحَسَنِ کَلِّمِ الشَّمْسَ فَاِنَّھَا تُجِیْبُکَ اے ابوالحسن تم کلام کرو آفتاب سے وہ جواب تمھیں دیگا فَقَالَ عَلِیٌّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْعَبْدُ الْمُطِیْعُ لِلّٰہِ تَعَالٰی پس فرمایا جناب امیر نے کہ سلام ہو تجھپر اے بندہ مطیع پروردگار فَقَالَتِ الشَّمْسُ عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ وَقَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ پس غور ﴿عرض﴾ کی شمس نے کہ سلام ہو آپ پر اے سردار مومنون کی اور امام متقیون اور پرہیزگارون کے اور مقتدا اون لوگون کے جنکے اعضاے سجود مثل آفتاب روشن ہین یَا عَلِیُّ اَنْتَ وَشِیْعَتُکَ فِی الْجَنَّۃِ یا علی آپ اور شیعہ آپ کے سب داخل جنت ہونگے اُحِبُّ عَلِیًّا لَا اُبَالِیْ اِنْ فَشَا ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُعْطِیْ مَنْ یَّشَاءُ ٭ مَا عَلِیٌّ بَشَرٌ کَیْفَ بَشَرٌ رَبُّہٗ فِیْہِ تَجَلّٰی وَظَھَرَ دیکھیے عجب امر ہے حضرت امیر علیہ السلام کا اگر بشر کہون اوس مظہر غرائب کو تو کیونکہ بشر نہین وہ جناب اسلیے کہ ذات مقدس مین اونکی جلوہ اور ظہور خدا کے قدرت کا ہے

حُبُّہٗ مَبْدَءُ خُلْدٍ وَّ نَعِیْمٍ ؎ بُغْضُہٗ مُنْشِأُ نَارٍ وَّ سَقَرْ شاعر کہتا ہے کہ دوستی
شاہ نجف امیر عرب کی باعث دخول جنت ہے اور موجب حصول
نجات بہشت ہے اور بغض وعداوت اونسے عمدہ سبب ہے داخل ہونیکا
آتش جہنم مین خَصْمُہٗ اَبْغَضَہُ اللّٰہُ وَلَوْ ؎ حَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی وَشَکَرَ ؎
اور دشمن حیدر کرار اگرچہ حمد وثنائے الٰہی مین بسر کرے اور ہردم شکر
خدا مین مصروف رہے تاہم خداوند قہار اوسپر غضبناک رہیگا
خلاصہ یہ کہ اگر کوئی شخص عمر اپنی عبادت خدا اور حمد وشکر الٰہی
من بسر کرے اور علی کی دوستی سے انکار کرے اور قلب اوسکا عداوت
موجب امیر المومنینؑ سے تو خدا اوسے کبھی نہ بخشیگا بلکہ سوائے
آتش جہنم کے اور کوئی اوسکے لیئے مقام نہین ہے فَلَکٌ فی
فَلَکٍ فِیْہِ نُجُوْمٌ ؎ صَدَفٌ فِیْ صَدَفٍ فِیْہِ دُرَرٌ ؎
سبحان اللہ کیا علو شان ہے اون جناب کے لیئے اور اونکی اولاد اطیاب کے
لیئے جیسے شاعر نے اسطرح ادا کیا ہے کہ جسطرح آسمان مین آسمان اور اوسمین
ستارے درخشان ہین یا صدف کے اندر صدف اور اوسمین جواہر آبدار
وور رشاہوار ہین اسی طرح اونکے صلب المطہر مین انوار ائمہ تھے
مَنْ لَّہٗ صَاحِبَۃٌ کَالزَّھْرَاءِ ؎ اَوْ سَلِیْلٌ کَشُبَیْرٍ وَّشَبَرْ ؎
ذرا غور چاہیے کہ کون ہے مثل اونکے عالم مین جنکی زوجہ طاہرہ فاطمہ زہرا

بتول عذرا مریم کبری دختر رسولخدا اور فرزند اونکے حسن و حسین ہین اگر رسالتماب نے غبطہ
فرمایا ہے علی کے فضائل پر تو حسنین و فاطمہ کی بابت مین یعنے نہ ایسے فرزند کسیکو عطا ہوے
اور نہ ایسی زوجہ کون ایسی بی بی تہی جسکے باپ سروقد تعظیم کرے اور اپنی جگہہ پر بیٹہاوے
مومنین یہ مرتبہ تو حیات رسالتماب مین تہا اونکا بعد انتقال رسولخدا کیسی تعظیم کی کہ نشان
بازو پر تا انتقال رہا لیکن پہر بہی یہ احترام تہا کہ ایک مرتبہ جناب سیدہ شب کو اپنے باپکے
مصیبت مین روتی ہوئی گہر سے باہر نکل آئین اور قبرستان بقیع کو چلین ہور یہ آواز
سنکر سب زن و مرد اپنے اپنے گہرون سے نکل پڑے اسوجہ سے کہ آواز فاطمہ کی مشابہ تہی
آواز سے رسولخدا کے غرض جب مردان اہل مدینہ نے دیکہا کہ دختر رسول ہین
تو یہ احترام کیا کہ جسقدر چراغ روشن تہے راہ مین وہ سب گل کردئے کہ کسی نامحرم کی
فاطمہ پر نگاہ نہ پڑے ہاے اب کیا عرض کرون کیا اہل کوفہ مین حمیت عرب نہ تہی یا
شام مین کوئی مسلمان نہ تہا کہ بیٹیان فاطمہ زہرا کی دربار تک کیون گئین سر برہنہ
باحال پریشان گریبان چاک بالون سے منہ چہپائے گودیون مین چہوٹے چہوٹے
بچے بہوکے پیاسے ہاے افسوس کسی نے رحم نکیا ان بیکسون پر پہر اب کیسی
توہین ہوئی اسلام کے اسلئے کہ خود معصوم فرماتے ہین اَلسَّلَامُ عَلٰی
مَنْ هُتِکَتْ حُرْمَتُهٗ یعنی سلام ہو اوس بزرگوار پر جسکی ہتک حرمت ہوگئی
ہاے کیا خطرہ شام کی توہین پر تہوڑی اکتفا کی بلکہ دربار مین ملوایا سب اہل
دربار کو آگاہ کیا مگر عجب حیلہ سے آگاہ کیا ہے چنانچہ جب قیدی پہونچے

تو یزید نے اپنے لوگون سے متوجہ ہو کر کہا قَدْ اَتَیْتُمْ بِالْاِمَاءِ فَاَیْنَ
بَنَاتُ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنے تم لوگ چند لونڈیان لائے
ہو بیٹیان علی و فاطمہ کی کہان ہین فَاَقْبَلَ اِلَیْہِ الشِّمْرُ عَلَیْہِ اللَّعْنَۃُ وَقَالَ یَا یَزِیْدُ مَا عَرَفْتَ
اَھْلَبَیْتِ الرَّسُوْلِ وَبَنَاتِ الْبَتُوْلِ ھٰذِہٖ زَیْنَبُ وَھٰذِہٖ اُمُّ کُلْثُوْمٍ بَنَاتُ
اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ پس آکے بڑہا شمر بدانجام اور کہا یزید سے کہ اے
یزید نہ پہچانا تو نے اہلبیت رسول کو اور ذریت بتول کو یہ زینب
اور یہ ام کلثوم دختران علے ابن ابیطالب ہین وَھٰذِہٖ سَکِیْنَۃُ وَفَاطِمَۃُ بِنْتَا
الْحُسَیْنِ اور یہ سکینہ اور فاطمہ دختران حسین ہین پھر اب کیسی تنک حرمت
ہوئی ذریت رسول کی اب آگے کیا عرض کرون کہ عدو شقی سر حسین سے کیا بادبی کرتا تھا
اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس اٹھاون ۵۸

مروی ہے کہ ایکمرتبہ ایک قافلہ عرب کا کسی سفر سے آتا تہا اتفاقا راہ
بہول کر ایک صحرا بے آب گیاہ مین پہونچا سب تشنہ و گرسنہ تلاش
آب مین حیران ہر طرف پہرتی تھی مگر کہین آب دستیاب نہوا سب
زندگی سے مایوس ہوے درگاہ باری مین بصد تضرع وزاری عرض کرنے
لگے کہ خدا وندا ہم سب پیاس سے ہلاک ہوتے ہین دفعتہ سامنے سے ایک
شخص نورانی صورت مثل آفتاب ظاہر ہوا کہ تمام صحرا انور جمال سے پر تھا

لیکر اونکو سیراب کرنا پیاسون کو

اونکے پر ضیا ہوگیا اہل قافلے نے جب غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ جناب
محمد مصطفےٰ حبیب کبریا ایک مشک دوش پر رکھے چلے آتے ہین اور ایک
ہاتف آواز دے رہا ہے کہ اے تشنہ لبان بیابان کیون گمراہ وحیران
ہو سبیل نجات پر آؤ آب حیات سے سیراب ہو غرض سب خدمت باسعادت
جناب رسولخدا صلعم مین حاضر ہوے اور حال عطش اپنا عرض کیا غرض اونجناب
نے فوراً مع راکب ومرکب سبکو سیراب فرمایا فقط ایکہی مشک سے
حالانکہ وہ مشک بھی بھرا از آب رہی سبحان اللہ کیا اعجاز تہا کہ سب
سیراب ہوگئے بلکہ اکثر اہل قافلہ نے اپنی مشکین بھی اوس سے بھر لین
اور پھر بھی وہ چشمہ فیض مصطفوی یعنے مشکیزہ خالی نہوا الغرض
عقب قافلہ ایک شخص حبشی غلام بھی لشدت تشنہ تہا مگر باوجود
شدت تشنگی اوسنے کچھ حضرت کے جانب توجہ نکی اور اہل قافلہ سے
مخاطب ہوکر کہا کہ یہ پانی مین ہرگز نہ پیونگا اسلیئے کہ ساقی آب معاذاللہ
ساحر ہے کہ ایک مشک سے تمام لشکر مع راکب واشتر کو سیراب کردیا
جب حضرت نے یہ کلام اوس غلام سے سنا فوراً فرمایا کہ قسم ہے
اوس خدائے عزوجل کے جسکے قبضۂ قدرت مین جان ہے میرے
کہ مین اسے ضرور سیراب کرونگا یہ فرماکر آگے بڑھے اور وہ غلام
بھی قریب آیا اور اوسنے عرض کی کہ یا حضرت اگر آپ رسول برحق ہین

تو مجھے بتادیجے کہ یہ پانی کہان سے آتا ہے حضرت نے انگشت مبارک
سے اشارہ کیا فوراً حجب اوسکے سامنے سے ہٹ گئے دیکھا کہ پانی
علی الاتصال آسمان سے مشک مین چلا آتا ہے یہ اعجاز محمدی دیکھتے ہی
اوسنے ایک نعرہ مارا اور قدمون پہ گر پڑا اور عرض کیا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ واقعی آسمان پر سحر اثر نہین کرتا بیشک
حضرت کے باعث سے یہ آب بہشت جاری ہے الغرض اوس غلام نے
اپنے مولا و آقا سے کہ وہ ایک یہودی تھا بیان کیا یہ ماجرا وہ یہودی
مع اپنے قوم کے خدمت نبوی مین حاضر ہوا اور شرف اسلام سے مشرف
ہوکر رخصت ہوا ہائے افسوس صحرائے کربلا کی لشکر قلیل کا کوئی سیراب
کرنیوالا نہ تھا کوئی قافلہ ایسا ہوگا پیاسا عالم مین نہوگا جیسا قافلہ حسین
تھا کہ چھوٹے چھوٹے بچے گھبرا گھبرا کر العطش العطش کہکر پکارتے تھے
چنانچہ جب حضرت نے دیکھا کہ اب بچے پیاس سے ہلاک ہوتے ہین تو
اپنے بھائی جناب عباس کو طلب کیا اور فرمایا کہ اے بھائی کچھہ تدبیر آپ
کرو ان بچون کے لئے کہ یہ اطفال ہلاک ہوتے ہین اے بھائی اصحاب کو
جمع کرکے کنوان کھودو شاید پانی نکلے اور ان بچون کو پینا میسر ہو فوراً
حضرت عباس نے ایک کنوان کھودا اشقیا نے سنکر ہجوم کیا اور بند کردیا
غرض اسیطرح کئی کنوئین حضرت عباس نے مع اصحاب کھودے اور اشقیا

اعدا نے بند کر دئے غرض جب ایک کنوان اخر مین کہودا تو اوسمین
پانی نکلا اور یہ خبر بچون کو پہونچی کہ پانی برآمد ہوا فوراً سب نے آکر کنارہ
چاہ کو گہیر لیا مگر حال مین ایک صاحبزادی کے لکہا ہے کہ وہ صاحبزادی
ہاتہہ مین ایک جام لئے ہوئی خوشی خوشی اپنی چچا کی خدمت مین پہونچی اور
پکار کر کہا یا عماہ اسقنی شربۃ من الماء فقد تشققت کبدی من شدۃ الظماء
اے چچا تہوڑا پانی مجہے جلد پلا دو کہ بسبب پیاس کے میرا دل جلا جاتا
ہے جناب عباس بہت روئے اور پہلے کوزہ سکینہ کا بہر دیا جسمین
اوس بچی نے چاہا کہ پیے ناگاہ لشکر مخالف کی لوگ آمنڈ آئے اور سب
بچے ڈر کر بہاگے اور سکینہ بہی ہاتہ مین کوزہ آب لیکر خیمۂ عصمت کی طرف
دوڑین اوس عالم اضطراب مین کچہہ خیال نرہا پاؤن طناب خیمہ مین
الجہا منہ کے بہل خاک پر گرین اور پانی جام سے گر کر بہگیا اوسوقت
کس حسرت سے اوس صاحبزادی نے جناب زینب کو دیکہا معلوم
ایسا ہوتا ہے کہ جناب زینب بہی غل و شور اعدا کا سنکر در خیمہ پر آگئین
تہین اور عرض کیا کہ اے پہوپہی آپ نے دیکہا کہ پانی ہاتہہ سے
آکر نکل گیا اوسوقت اون مظلومہ نے دوڑ کر سکینہ کو گلے سے لگا لیا
اور امر بصبر فرمایا واقعی جبکہ تین دن گذر جائین شدت گرما مین تو
یہ سب بجا ہے چنانچہ جناب سید الشہدا وصیت فرماتے ہین

بعد شہادت جب سکینہ گلے سے اپنے پدر بزرگوار کے لگ کر لپٹی ہین
فرماتے ہین یا شیعتی ان شربتم ماء عذب فاذکرونی او سمعتم بغریب
او شہید فاندبونی اے شیعون میرے جب آب شیرین پینا تو مجھ مظلوم
کی پیاس کو یاد کر لینا یا کسی غریب و شہید کا حال سننا تو میری غربت
و بیکسی کو یاد کرنا انا السبط الذی من غیر جرم قتلونی و بجرد الخیل
بعد القتل عمدا سحقونی فرماتے ہین کہ اے شیعو مین نواسا رسولخدا کا بے
جرم و خطا مارا گیا ہون اور میرے لاش کو جان بوجھ کر اعدا نے
گھوڑون کے سمون سے روندا ہے الا لعنۃ اللہ علی القوم
الظالمین و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس اونسٹھ ۵۹

عن عمران بن حصین انہ قال کانت لی من رسول اللہ منزلۃ وجاہ
عمران ابن حصین سے مروی ہے کہ کہا اوسنے کہ میرے لئے جناب رسولخدا کی
جانب سے ایک قسم کی جاہ و منزلت تھی فقال لی یا عمران ان لک عندنا
منزلۃ وجاھا فھل لک فی عیادۃ فاطمۃ بنت رسول اللہ ص فرمایا جناب رسالتمآب ص
نے کہ اے عمران بدرستیکہ تجکو ہمارے نزدیک ایک قسم کی جاہ و منزلت
ہے پس آیا ہو سکتا ہے کہ تو عیادت کرے فاطمہ دختر رسول خدا کی

فَقُلْتُ نَعَمْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ پس مینے عرض کی کہ فدا ہون آپ پر مان باپ میرے یارسول اللہ بسر وچشم مجھے منظور ہے فَقَامَ وَقُمْتُ مَعَہٗ حَتّٰی وَقَفَ بِبَابِ فَاطِمَۃَ پس یہ سنکر فوراً کھڑی ہوگئی جناب رسولخدا اور مین بھی ہمراہ حضرت کے کھڑا ہوگیا اور باہم چلے یہانتک کہ پہونچے دروازہ پر جناب سیدہ کے فَقَرَعَ الْبَابَ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اُدْخُلُ پس حضرت نے دق الباب کیا اور فرمایا السلام علیکم اے فاطمہ مین گھر مین آؤن فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ اُدْخُلْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ پس جناب سیدہ نے عرض کی تشریف لائے یا رسول اللہ قَالَ اَنَا وَمَنْ مَعِیْ قَالَتْ وَمَنْ مَعَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ مین اور وہ شخص جو میرے ساتھہ ہے عرض کی جناب سیدہ نے کہ یا حضرت آپ کے ہمراہ کون ہے قَالَ عِمْرَان حضرت نے فرمایا کہ عمران فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ نَبِیًّا مَا عَلَیَّ اِلَّا عَبَاءٌ جناب سیدہ نے عرض کی کہ قسم ہے اوس خالق بیعدیل کی جسنے آپ کو مبعوث برسالت کیا کہ کوئی شئے میرے پاس اوڑھنیکو نہین ہے سوائے ایک عبا کے فَقَالَ اَصْنَعِیْ بِہَا ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَاَشَارَ بِیَدِہٖ حضرت نے فرمایا کہ اے پارہ جگر اوسی عبا کو تم یون اسطرح اوڑہ لو

کہ ساتر ہو جائے اور ہاتھ سے اپنے اشارہ کرکے وہ طرز تعلیم کیا کہ اسطرح اوڑھو فقال ھذا جسدی قد واریتہ فکیف براسی جناب سیدہ نے عبا اوڑھ کر عرض کیا کہ اے بابا تمام جسم کو تو نے چھپا لیا اس عبا سے لیکن اب سر کو کاہے سے چھپاؤں فالقی الیھا ملاءۃ کانت علیہ حضرت نے وہ چادر جو خود اوڑھے تھے فوراً فاطمہ کو اوتار کر دیدی وقال شدی بھا راسک اور فرمایا اس چادر سے سر کو اپنے باندھ لو اور پوسیدہ کرلو ثم اذنت لہ فدخل فقال السلام علیک یا بنتاہ کیف اصبحت بعد ازان جناب سیدہ نے اجازت دی جناب رسولخدا کو پس حضرت گھر میں گئے اور سلام کرکے حسب مفاد آیہ کریمہ داخل ہوئے اور فرمایا کہ اے بیٹی اب مزاج کیسا ہے عرض کیا جناب سیدہ نے کہ قسم ہے خدا کی کہ صبح کی میں نے درحالیکہ درد شدید میں مبتلا ہون اور علاوہ اسکے یہ ہے کہ بھوک نے مجھے ہلاک کیا ہے اور اتنا ممکن نہیں ہے کہ میں کھانا کھاؤں فبکی رسول اللہ وقال لا تجزعی یا بنتاہ فواللہ ما ذقت طعاما منذ ثلث ولکن اثرت الاخرۃ علی الدنیا پس روئے جناب رسولخدا اور فرمایا کہ اے پارہ جگر زیادہ رنج و غم اسکا نکرو قسم خدا کی کہ تین دن ہے

مینے بھی کھانا نہیں کھایا ہے لیکن آخرت کو بعوض دنیا کے مول لے لیا
اسسے صاف ظاہر ہے کہ جناب سیدہ کو کھانا میسر نہ آیا تھا کہ جو نوش
فرمائیں چنانچہ حضرت نے تسکین کے لیئے یہ ارشاد کیا وَاِنِّی لَاَکْرَمُ عَلَی
اللّٰہِ مِنْکِ وَلَوْ سَئَلْتُ رَبِّی لَاَطْعَمَنِیْ وَلٰکِنْ اٰثَرْتُ الْاٰخِرَۃَ
عَلَی الدُّنْیَا بیشک میں تمسے بہتر ہون پیش خدا اے پارہ جگر اگر
مین عرض کرتا خدا سے تو وہ مجھے ضرور سیر کرتا مگر مینے بعوض دنیا
کے آخرت کو اختیار کیا ہے ثُمَّ ضَرَبَ بِیَدِہٖ عَلٰی مَنْکِبِھَا
بعد اسکے حضرت نے دست مبارک اپنا پشت پر جناب سیدہ کے
رکھا وَقَالَ لَھَا اَبْشِرِیْ فَوَاللّٰہِ اِنَّکِ لَسَیِّدَۃُ نِسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اور فرمایا اون
معصومہ سے کہ بشارت ہو تجھے اے پارہ جگر قسم خدا کی بیشک تم سردار
ہو کل عورات اہل جنت کی قَالَتْ فَاَیْنَ اٰسِیَۃُ امْرَاَۃُ فِرْعَوْنَ وَمَرْیَمُ
بِنْتُ عِمْرَانَ وَخُدَیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ جناب سیدہ نے عرض کی
کہ اے بابا یہ کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ آسیہ زوجہ فرعون
اور مریم دختر عمران اور خدیجہ دختر خویلد بھی جنت مین ہونگی
قَالَ اٰسِیَۃُ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ عَالَمِھَا وَمَرْیَمُ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ عَالَمِھَا وَخُدَیْجَۃُ
سَیِّدَۃُ نِسَاءِ عَالَمِھَا وَاَنْتِ سَیِّدَۃُ عَالَمِکِ اِنَّکُنَّ فِیْ بُیُوْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا اَذٰی
فِیْھَا وَلَا صَخَبَ وَلَا نَصَبَ فرمایا جناب رسالتمآب نے کہ آسیہ

سردار ہے اپنے زمانہ کی عورات کے اور مریم سردار ہے اپنے زمانہ کی عورتون کی اور خدیجہ
سردار ہی اپنے عصر کی عورتون کی اور تم سردار ہو اپنے زمانہ کی عورات کے بدرستیکہ تم سب
ایسے مکانات مین ساکن ہوگی کہ وہ مکانات مرصع ہونگے جواہر بیہا سے اور خالی ہونگے رنج و
الم و امراض سے اور کوئی اون مین شریک تمہارا نہوگا ثُمَّ قَالَ لَهَا اقْنَعِي بِابْنِ عَمِّكِ فَوَاللهِ
لَقَدْ زَوَّجْتُكِ سَيِّدًا فِي الدُّنْيَا وَسَيِّدًا فِي الْآخِرَةِ پھر حضرت نے جناب سیدہ سے
فرمایا کہ اے بیٹی قناعت کرو اپنے پسر عم پر بدرستی کہ مینے تزویج کی ہی تمہاری ایسے شخص سے
کہ جو سردار ہی دنیا و آخرت مین وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى لَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ وَحَوَّا فِي الْجَنَّةِ
فَقَالَ آدَمُ مَا خَلَقَ اللهُ أَحْسَنَ مِنَّا اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہی کہ جب پیدا کیا خدا نے
آدم و حوا کو جنت مین تو کہا حضرت آدم نے ازراہ افتخار کہ نہین پیدا کیا خدا نے کسیکو بہتر
ہمسے اوسی وقت حکم ہوا جبرئیل کو پروردگار عالم کا کہ لیجا مین آدم و حوا کو فردوس برین مین
غرض بموجب ارشاد جناب باری حضرت جبرئیل لیگیے اونھین فَإِذَا بِجَارِيَةٍ عَلَى رَأْسِهَا
تَاجٌ مِنْ نُورٍ وَفِي أُذُنَيْهَا قُرْطَانِ مِنْ نُورٍ قَدْ أَشْرَقَتِ الْجِنَانُ
مِنْ نُورِ وَجْهِهَا پس دیکھا حضرت آدم نے ایک لڑکی کو کہ سر پر اوسکے ایک تاج
نور کا اور کانون مین اوسکے دو گوشوارے نور کے ہین اور چہرہ سے اوس صاحبزادی کے
ایسا نور ساطع ہی کہ تمام جنت اوسکے نور سے روشن و منور ہی فَقَالَ آدَمُ مَنْ هٰذِهِ الْجَارِيَةُ
پس حضرت آدم نے کہا کہ یہ لڑکی کون ہی قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ مِنْ وُلْدِكَ جبرئیل نے کہا
کہ فاطمہ دختر محمد مصطفے آپکی اولاد سے ہی قَالَ فَمَا التَّاجُ قَالَ بَعْلُهَا عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ

ادم بولے یہ تاج کیسا ہے سر پر انکے جبرئیل نے کہا یہ شوہر انکے
علی ابن ابیطالب ہین قَالَ فَمَا القُرطَانِ قَالَ هٰذَانِ وَلَدَاهَا الحَسَنَانِ
پہر کہا جبرئیل سے حضرت آدم نے کہ یہہ گوشوارے کیسے ہین جبرئیل نے کہا
کہ یہ دونو فرزند انکے حسن وحسین ہین قَالَ اُخلِقُوا قَبلِي
حضرت ادم نے کہا کہ یہ لوگ مجہسے پیشتر خلق ہوے ہین قَالَ نَعَم هُم
مَوجُودُونَ فِي غَامِضِ عِلمِ اللّٰهِ قَبلَ اَن تُخلَقَ بِاَربَعَةِ الافِ سَنَةٍ
جبرئیل نے کہا کہ ہان یہہ لوگ موجود تہے علم الٰہی مین قبل پیدایش
تمہارے کی چہار ہزار برس مگرواے ہے اس دنیاے ناپایدار
پہ کہ وہی بی بی ایسی نادار تہین کہ بارہا فاقہ پر فاقہ ہوتے تہے اور پہر تمام کارو
بارخانہ اور عبادت خدا مین مصروف رہتی تہین اور اسقدر اوس معصومہ نے
آب کشی کی تہی کہ ہاتہون مین گوٹے پڑ گئے تہے اور کپڑے ایسے میلے ہوجاتے تہے
بسبب جاروب کشی کے اور کہانا پکانے کے وہ لایق اور شایان اون
مخدومہ کے نہ تہی چنانچہ حضرت سلمان ناقل ہین کہ ایک روز مین دولتسرای
سیدہ مین حاضر ہوا تو دیکہا کہ وہ جناب چکی کی پاس بیٹہی ہین اور دونو
ہاتہ اون معظمہ کے مجروح ہوگئے ہین مینے عرض کی کہ اے سیدہ عالم
آپ اسقدر کیون ہلاک ہوتے ہین فضہ کنیز آپ کے تو موجود ہے
فرمایا شفیعہ روز جزا نے کہ اے سلمان رسول خدا نے مجہسے فرمایا ہے

کہ اے فاطمہ ایک دن کل کام گھر کا تم کیا کرو اور ایکدن فضہ سے لیا کرو
اے سلمان آج دن میرے کام کا ہے اس مرتبہ پر کس مشقت و محنت
مین بسر کرتی تہین اور سوائے ایک جلد گوسفند کی جسپر وہ معصومہ آرام
فرماتے تہین قسم فرش سی کچھ اور نہ تہا اوسی پر دن کو اونٹ دانہ
کہاتا تہا اور چادر اوس شفیعہ روز جزا کی بار تارہن ہوجاتے تھے کما
فِي الْخَرَائِجِ الْجَرَائِحِ اَنَّ عَلِيًّا ء اِسْتَقْرَضَ مِنْ يَهُوْدِيٍّ شَعِيْرًا
جیسا کتاب خرایح مین مروی ہے کہ حضرت امیر نے ایک یہودی سے کچھ جو
قرض مانگی اوسنے عرض کی کہ کوئی شئے گرو رکھو تو دیتا ہون فَدَفَعَ مُلَاءَةَ
فَاطِمَةَ ء وَهِيَ كَانَتْ مِنَ الصُّوْفِ پس جناب امیر نے
چادر جناب سیدہ کہ وہ چادر بالون کی تھی اوسی دیدی پس اوس یہودی
نے گھر مین لیجا کر رکہی جب رات ہوئے تو زوجہ اوسکی اوس مکان مین گئے
جہان وہ چادر تھے دیکھا اوسنے کہ ایک شعلہ نور ضو دیر تا ہے کہ تمام مکان
روشن و منور ہے فَانْصَرَفَتْ اِلٰى زَوْجِهَا وَاَخْبَرَتْ بِمَا رَأَتْهُ
فِيْ ذٰلِكَ الْبَيْتِ پس فوراً وہ عورت آئی اپنے شوہر کے پاس اور جو دیکہا تھا
اوسنے اوس مکان مین وہ بیان کیا پس نہایت تعجب ہوا وہ یہودی
اور قضیہ چادر بھی بھول گیا الغرض جب خود آکر دیکہا تو اوسنے بھی تمام مکان
روشن پایا یہانتک کہ یاد آیا اوسے حال چادر جناب سیدہ پس معلوم ہوا

کہ وہ نور اوس چادر کے باعث سے تھا پس اس یہودی نے اپنے
عزیزون کو جمع کیا اور اوسکی زوجہ نے اپنے اقربا کو بلایا تاکہ [illegible] یہود
جمع ہوئی اور چادر اطہر کے نور کو دیکھا [illegible] اون سب نے [illegible]
اوڑ گیا اور وہ سب مسلمان ہوئے سبحان اللہ یہودی تو [illegible] احترام
کرین اوس چادر اطہر کا کہ مسلمان ہو جاتے اور مسلمانان اونکی [illegible] ہوکے
سرون سے چادرین چھینین چنانچہ [illegible] وقت [illegible] تھی
تھے تو وہ بے پردہ گیان عصمت و طہارت فریاد استغاثہ کرتی تھین اور وہ
اشقیا لوٹ رہے تھے کسی نے چادر جناب زینب
کی سر سے کھینچ لی کسی نے چادر فاطمہ کی لی کسی نے جناب
ام کلثوم کو سر برہنہ کر دیا کسی نے سکینہ کی کانوں کو زخمی کر کے گوشوارے
چھین لیے کسی نے جناب سید الساجدین کے نیچے سے جلد گوسفند
کو کھینچ لیا دَھُنَّ یَلُذْنَ بَعْضُھُنَّ اِلٰی بَعْضٍ وَیَصِحْنَ بِالْبُکَاءِ
وَالنَّحِیْبِ اور وہ سب حالت اضطرار مین ایک دوسرے کے پیچھے چھپتی تھین
اور کس درد سے نوحہ و فریاد کرتی تھین مومنین ایک مرتبہ حالت حیات
مین سید الشہدا کے اشقیا لڑتے لڑتے خیمہ کے قریب آ گئے تھے فوراً
حضرت نے لڑنا موقوف کر دیا اور فرمایا کہ آخر تم بھی عرب ہو اور زن و فرزند رکھتے ہو
حمیّت عرب کیا ہوگئی یہ امانت رسول ہے خبردار میرے زندگی مین قریب خیمہ کے

یہ اکثر باتیں زیارت سید الشہداء مگر افسوس وہ صاحب غیرت و مروت کہاں تھے
جو حمایت ان کی کرتے یا سکینہ کو طمانچوں سے بچاتے اور
آخرکار جناب زینب نے اوسوقت پاس مین
عرض کرنے لگین آیا جدّا نا لم یترکوا
لنا برقع ولا لنا ابقی برقع اے نانا آپکو کچھ خبر بھی ہے
کہ اب نہ کوئی چادر ہے اور نہ برقع جسے ہم پردہ
شمر سحر منا عنا ویضربنا ضرب الاماء و یوجع
اے نانا آپکو خبر بھی ہے کہ شمر نے ہمارے چادرین تک چھین لیں اور
نیزوں سے ہمین وہ شقی مارتا ہے جبھی تو امام ثانی عشر فرماتے ہین زیارت
السلام علی من ہتکت حرمتہ سلام خدا ہو اوس مظلوم پر
جسکی ہتک حرمت ہوئی۔ الا لعنۃ اللہ علی القوم
الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس ساٹھویں

قال رسول اللہ من ذکر فضیلۃ من فضائل علی ابن ابیطالب
مقرا بہا غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تأخر فرمایا جناب رسالتمآب نے
کہ جو شخص بیان کرے ایک فضیلت فضائل علی ابن طالب سے تو حق تعالی

تمام گناہ اوسکے بخش دیتا ہے خواہ گذشتہ ہون خواہ آیندہ و
وَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ خَلَقَ اللہُ تَعَالٰی مِنْ نُوْرِ وَجْہِ
عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَہٗ وَلِمُحِبِّیْہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ
اور فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ پیدا کیا پروردگار عالم نے نور چہرۂ
علی سے ستر ہزار فرشتون کو کہ وہ استغفار کرتے ہین امیر المومنین
اور اونکے دوستون کے لئے اور تا قیامت مشغول استغفار رہینگے وہ ملائک
اور فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے جناب علی ابن ابیطالب سے کہ یا علی
اگر کوئی شخص عبادت کرے خدائے عزوجل کی دو ہزار پانسو برس تک
اور مثل کوہ احد مال اپنا راہ خدا مین صرف کرے اور اسقدر عمر ہو اوسکی
کہ ہزار حج کرے پیادہ پا بعد ازان قتل کیا جاے درمیان کوہ صفا اور
مروہ کے مظلوم باوجود اسکے اگر محبت تمہاری نر کہتا ہو اپنے دل مین
تو کبھی بوے بہشت نہ پائیگا وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللہِ اَوَّلُ مَنِ اتَّخَذَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْطَالِبٍ اَخًا مِنْ اَھْلِ
السَّمَآءِ اِسْرَافِیْلُ ثُمَّ مِیْکَائِیْلُ ثُمَّ جِبْرَئِیْلُ اور ابن مسعود سے
منقول ہے کہ کہا اونسے کہ ارشاد کیا رسول خداؐ نے کہ پہلے جسنے اہل
آسمان سے مواخات کی علی ابن ابیطالب سے وہ اسرافیل تھے بعد اونکے
میکائیل بعد اونکے جبرئیل فَاَوَّلُ مَنْ اَحَبَّہٗ مِنْ اَھْلِ السَّمَآءِ حَمَلَۃُ الْعَرْشِ

ثُمَّ رِضْوَانُ خَازِنُ الْجَنَّۃِ ثُمَّ مَلَکُ الْمَوْتِ وَاِنَّ مَلَکَ الْمَوْتِ یَرْحَمُ عَلٰی مُحِبِّیْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ کَمَا یَرْحَمُ عَلَی الْاَنْبِیَآءِ اور اہل آسمان سے جسنے پہلے محبت کی علی سے وہ حاملان عرش ہین لعد اونکے رضوان خازن جنان لعد اونکے ملک الموت اور یہی سبب ہے کہ ملک الموت جب قبض روح کو مومن کے آتے ہین تو اسطرح رحم کرتے ہین جسطرح انبیا پر رحم کرتے تھے وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَنْ اَحَبَّ عَلِیًّا قَبِلَ اللّٰہُ صَلَاتَہٗ وَصِیَامَہٗ وَاسْتَجَابَ اللّٰہُ دُعَائَہٗ اور فرمایا جناب رسالتمآب نے کہ جسنے دوست رکھا علی کو تو خدا نے قبول کیا اوسکے صوم وصلوۃ کو اور قبول فرمایا دعا کو اوسکے وَمَنْ اَحَبَّ عَلِیًّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ بِکُلِّ عِرْقٍ فِیْ بَدَنِہٖ مَدِیْنَۃً فِی الْجَنَّۃِ اور جس شخص نے محبت کی علی سے تو حق تعالے عطا کریگا اوسے ہر رگ جسم کی عوض مین ایک شہر وَمَنْ اَحَبَّ عَلِیًّا اَمِنَ مِنَ الْحِسَابِ وَالْمِیْزَانِ وَالصِّرَاطِ وَمَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّہٖ فَاَنَا کَفِیْلُہٗ بِالْجَنَّۃِ مَعَ الْاَنْبِیَآءِ اور جس شخص نے محبت کی علی سے وہ محفوظ رہا حساب وکتاب ومیزان وصراط سے اور جو شخص مرگیا دوستی ومحبت علی مین تو حضرت فرماتے ہین کہ مین کفیل وضامن ہون اوسکے لئے جنت کا ہمراہ انبیا کے اور کتاب سعالم الزلفی مین ہے ایک روایت معنعن مین کہ ایکمرتبہ جناب رسالتمآب نے

جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد کیا کہ یا اَبَا الْحَسَنْ عَ كَلِّمِ الشَّمْسَ فَاِنَّهَا تُجِيْبُكَ یعنے اے ابوالحسن تم کلام کرو آفتاب سے کہ وہ تمھین جواب دیگا اور تمسے ہمکلام ہوگا فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَبْدُ الْمُطِيْعُ لِلّٰهِ تَعَالٰى پس فرمایا جناب علی ابن ابیطالب نے کہ سلام ہو تجھپر اے بندہ مطیع خدا فَقَالَتِ الشَّمْسُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ع وَاِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ وَقَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ يَا عَلِيُّ اَنْتَ وَشِيْعَتُكَ فِي الْجَنَّةِ پس فورًا عرض کیا شمس نے کہ سلام ہو آپ پر اے امیرالمومنین اور اے امام متقی وپرہیزگارون کی یا علی آپ اور شیعہ آپکے بہشت مین ہون گے اُحِبُّ عَلِيًّا لَا اُبَالِي اِنْ نَشَاءَ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُعْطِي مَنْ يَشَاءُ یعنے دوست رکھتا ہون مین علی ابن ابیطالب کو اور خوف کسیکا نہین کرتا بغیر افتخار یعنے دوستی علی پر مجھی کچھہ افتخار نہین ہے یہ فضل خداہی جسے چاہتاہے خدا دیتاہے پس معلوم ہوا کہ محبت علی ایسی بیش بہا شے ہے کہ بے فضل خدا کے نہین حاصل ہوسکتی حسب مفاد شعر مذکور اور تائید اسکی آیات اور اخبار وغیرہ سے بھی ہوسکتی ہے کَمَا لَا يَخْفٰى عَلَى الْمُتَفَطِّنِ الَّذِي تَفَطَّنَ فِي ذٰلِكَ عَلٰى نَحْوٍ مِنْ اَنْحَاءِ الْمَعْهُوْدِ لَا عِنْدَ نَاقِدٍ بُوْ پس عجب نہین کہ یہی وجہ ہو جو قلب مومن کے

بارے مین ماثور ہے اِنَّ قَلْبَ الْمُؤْمِنِ بَیْتُ اللّٰہِ وَقَلْبَ الْعَارِفِ عَرْشُ اللّٰہِ الْاَعْظَم
کہ قلب مومن گھر ہے خدا کا اور قلب عارف عرش اعظم ہے۔ مروی ہے
اَنَّہٗ نَاجٰی دَاؤُدُ فَقَالَ اِلٰھِیْ لِکُلِّ مَلِکٍ خِزَانَۃٌ فَاَیْنَ خِزَانَتُکَ اور مروی ہے کہ عرض کے
درگاہ صمدیت مین حضرت داؤد نے جو نبی تھے کہ خداوندا ہر بادشاہ
کے لیے ایک خزانہ ہوتا ہے پس تیرا خزانہ کہان ہے فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی
خِزَانَتِیْ اَعْظَمُ مِنَ الْعَرْشِ وَاَوْسَعُ مِنَ الْکُرْسِیِّ وَاَطْیَبُ مِنَ الْجَنَّۃِ
وَاَزْیَنُ مِنَ الْمَلَکُوْتِ اَرْضُھَا الْمَعْرِفَۃُ وَسَمَائُھَا
الْاِیْمَانُ وَمَطَرُھَا الرَّحْمَۃُ وَاَشْجَارُھَا الطَّاعَۃُ وَثَمَرُھَا الْحِکْمَۃُ
ارشاد ہوا من جانب اللہ کہ اے داؤد میرے لیے خزانہ بزرگ تر ہے
عرش سے اور وسیع تر ہے کرسی سے اور طیب تر ہے جنت سے
اور مزین تر ہے عالم ملکوت سے اے داؤد زمین اوسکی معرفت ہے
اور آسمان اوسکا ایمان ہے اور بارش اوسکی رحمت ہے اور اشجار
اوسکے اطاعت ہین اور اثمار یعنے پھل اوسکے حکمت ہے وَلَھَا اَرْبَعَۃُ
اَبْوَابٍ اَلْعِلْمُ وَالْحِلْمُ وَالصَّبْرُ وَالرِّضَا اے داؤد چار دروازہ ہین اوسکے
لئے علم وحلم وصبر ورضا عرض کی جناب باری مین حضرت داؤد نے
کہ وہ کیا ہے فَقَالَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ھِیَ الْقَلْبُ ارشاد ہوا خدا کی جانب سے
کہ وہ قلب ہے جسکے یہ اوصاف بیان ہوئی ۵ لا طواف د

کن کہ خانہ مخصیت ما کواں خلیل بنا کرد وایں خدا خود ساخت ما غرض اس
تمہید سے یہ ہے کہ قلب کا یہ مرتبہ ہے کہ خدا اوسی اپنا خزانہ فرماتا ہے
اور سر اسمین یہ ہے کہ محبت علیؑ وہ مال گران و بیش بہا ہے کہ جسکے عوض
مین جنت ہے تو اس مال کی لئے مقام بھی نہایت عمدہ و نفیس ہونا چاہیے
اور تمام اعضاء و جوارح مین قلب افضل ترین اعضا ہے لہذا خدا نے
قلب مومن کو مخزن و معدن محبت علی قرار دیا اور خزانہ سے تعبیر فرمایا ہے
اب قلب وہ کہا نا کسی مومن کا کیا ہے مومن سے تو یہ امر نہو گا سواے
کہ جو شخص خالی ہو ایسے راس مال سے وہ چاہے گا ضایع و برباد ہونا
ایسے مال کا اور شخص سے جو آمین ہو اوسکا حقیقۃ پس یہ بھی ایک
سر ہے اسرار مبحث شرک خفی سے اسلئے کہ محبت محمد و آل محمد عین محبت
خدا ہے اور بغض و عداوت اونسے بغض و عداوت ہے خدا سے باین
طور کہ عداوت و ایلام مومن مستلزم ہوگا ایلام محمد و ال محمد کو اور
ایلام انکا موجب ہوگا ایلام خدا کو اور ایلام خدا مستلزم ہے عدم اطاعت
کو اوسکے و لو فی شیئے اور اگر بلا واسطہ ہو تو جلے ہے بہر طور خواہ بواسطہ
ہو خواہ بلا واسطہ ثبوت مدعی کو کافی ہے ہر اعتبار پر فتامل فی
هٰذَا الْمَقَامِ کے لَا يَشْتَبِهُ عَلَيْكَ الْمَرَامُ غرض خلاصہ یہ کہ عداوت و ایلام
مومن ناجائز ہے خصوصاً اوس جناب کا کہ جسکے محبت سے قلب کو

یہ مرتبہ ملا حالانکہ اونکی قلب اقدس کو مراتب معد یہ حب باسے مین وہ مرتبہ حاصل تھا کہ جسکے معرفت دشوار ہے اور اسیطرح اولاد اون کے کہ حجج خدا تھے جمیع خلایق مین جانب خدا سے پہر ایسے قلوب کو ایذا دینا کیا قیامت ہے اور ایذا بھی وہ ایذا کہ جو نسبت کفار کے یا غلام حبش و زنگبار کے عمل مین آوے ہاے کیا بروز عاشورا کوئی مسلمان نہ تہا جو رحم کرتا فرزند رسول پر حالانکہ جناب سید الشہدا اوسوقت باواز بلند فرمارہے تھے اَمَا مِنْ مُجِيْرٍ يُجِيْرُنَا اَمَا مِنْ مُعِيْنٍ يُعِيْنُنَا اَمَا مِنْ نَاصِرٍ يَنْصُرُنَا اَمَا مِنْ رَاحِمٍ يَرْحَمُنَا وَيَسْقِيْنَا جُرْعَةً مِنَ الْمَاءِ اَمَا مِنْ ذَابٍّ يَذُبُّ عَنْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ آیا ہے کوئی پناہ دینیوالا کہ ہمین پناہ دے آیا ہے کوئی ناصر و مددگار کر ہماری نصرت کرے آیا ہے کوئی ایسا رحم دل کہ ہم پر رحم کرے اور تہوڑا سا پانی ہمین پلادے آیا ہے کوئی ایسا کہ ہز اعدا کو ہم اہلبیت رسول سے دفع کرے ہاے قربان جان ہم غلامون کی بیکسی پر اپنے آقا و مولا کے افسوس کیسی کیسی صدمہ پہونچے قلب مبارک سید الشہدا کو یہ کیا کم صدمہ تہا کہ سامنے اونکے علی اکبر کی دلیر نیزہ مارا تلوارون سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا جسکے صدمہ سے حضرت کو کچھ دکھائی نہ دیتا تہا قاسم سے بھتیجے کی نعش کو پامال سم اسپان دیکھا آگے نہ غش کرون کا کیا ہو

آکر پیشانی پر لگا اور خون جاری ہوا فَاَخَذَ الثَّوْبَ لِيَمْسَحَ الدَّمَ عَنْ جَبْهَتِهِ حضرت نے چاہا کہ دامن سے خون پیشانی نورانی کو پاک کریں فَاَتَاهُ سَهْمٌ مَسْمُومٌ لَهُ ثَلٰثُ شُعَبٍ فَوَقَعَ عَلٰى قَلْبِهِ ناگاہ ایک تیر زہر آلودہ سہ پہلو آیا اور قلب حضرت پر لگا اوسوقت حضرت نے فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ یہہ کہکر حضرت نے سر سوے آسمان بلند کیا اور عرض کیا کہ خداوندا تو خوب جانتا ہے کہ یہ ملاعین ایسے شخص کے درپے قتل ہیں کہ سوائے اوسکے تمام روئے زمین پر کوئی نواسا تیرے پیغمبر کا نہیں ہے ثُمَّ اَخَذَ السَّهْمَ فَاَخْرَجَهُ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ بعد ازاں حضرت نے اوس تیر کو جانب پشت سے کھینچ لیا اور وجہ اسکی یہہ تہے کہ ایسا پیوست ہوا تہا وہ تیر کہ سامنے سے نہ نکلا کہ یکایک شمر نے آواز دی کہ جلد حسین کا کام تمام کرو آہ حضرات اب کس زبان سے عرض کروں کہ حکم شمر سنکر ایک شقی نے کیا ظلم کیا فَطَعَنَهُ سِنَانُ بْنُ اَنَسٍ بِالرُّمْحِ آہ سنان شقی نے اوسوقت اوس ظالم کو ایسا زبردست نیزہ مارا کہ پشت اقدس کو توڑ کر نکل گیا فَلَمَّا جَذَبَ رُمْحَهُ وَقَعَ الْحُسَيْنُ عَنْ فَرَسِهِ عَلَى الْاَرْضِ يَخُوْرُ فِيْ دَمِهِ دَكِيْنًا كُوْرَبَةً آہ جب اوس شقی نے نیزہ کو کھینچا تو سید الشہدا گھوڑے سے خاک پر سونہہ کی بہل آرہی اور خون میں اپنے ہوٹنے لگے

درحالیکہ وہ جناب اوسوقت شکایت کر رہے تھے اپنے خالق سے
فَاَرَادَ الْقِیَامَ فَخَرَّ مَغْشِیًّا عَلَیْہِ راوی کہتا ہے کہ اسی حالت کرب مین
حضرت نے ارادہ اوٹھنے کا کیا کہ پھر غش کھاکر گر پڑی فَجَاءَ زُرْعَۃُ
بْنُ شَرِیْكِ الشَّامِیْ وَضَرَبَہٗ عَلٰی عَاتِقِہٖ پس آیا اوسوقت زرعہ
بن شریک شامی اور ایک تلوار دوش اقدس پہ اوس جناب کے
لگائی وَاَتَاہُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ کِنْدَۃَ فَضَرَبَہٗ عَلٰی مُفَرَّقِ رَاسِہٖ اور ایک شخص قوم
کندہ سے حضرت کے قریب آیا اور اوسنے سر مبارک پر ایک تلوار لگائے
فَسَالَ الدَّمُ عَلٰی وَجْہِہٖ وَلِحْیَتِہٖ فَصَاحَ الْحُسَیْنُ وَاَسَفَاہُ
اَنَا اُقْتَلُ مَظْلُوْمًا وَجَدِّیْ مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفٰی وَاَبِیْ عَلِیُّنِ الْمُرْتَضٰی
وَاُمِّیْ فَاطِمَۃُ الزَّھْرَاءُ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْھِمْ
پس خون اوس زخم سے اسقدر جاری ہوا کہ تمام چہرۂ منور وریش
مقدس تر ہوگئی پس ایک نعرہ مارا سید الشہدا نے اور فرمایا کہ افسوس
مین بظلم وستم قتل ہوتا ہون حالانکہ نانا میرے رسول خدا اور بابا میرے
علی مرتضی اور مادر گرامی میرے فاطمہ زہرا ہین فَبَکٰی بُکَاءً شَدِیْدًا
حَتّٰی بَکَتْ لَہُ الْجِنُّ وَالْمَلَائِکَۃُ وَمَنْ فِی الْاَرْضِیْنَ وَالسَّمَاءِ
پس یہہ کہکر حضرت بشدت روئے یہانتک تمام جن اور ملائکہ اور جو
کہ آسمان وزمین مین ہے سب حضرت کے رونے سے روئے مصیبت پر

اونکی اور حضرت پر ایسی غشی طاری ہوی کہ تا دیر بیہوش رہے یہان تک
کہ شمر نے کام حضرت کا تمام کیا پھر تو عجب ہیبت لکھی ہے حضرت کی تتبع
روایات سے ظاہر ہے کہ سر نیزہ پر اور جسد مبارک ایک نشیب مین
گھوڑا حضرت کا ایک جانب مضطر و بیقرار عورات الگ گریبان دریدہ
اطفال خورد سال ایک جانب گریان و نالان حضرات یہی وقت تھا
آسمان سے خون برسنے کا اور آب فرات مین تلاطم کا اور ندائے منادی کا
اَلَا قُتِلَ الْحُسَیْنُ بِکَرْبَلَاءِ اَلَا ذُبِحَ الْحُسَیْنُ بِکَرْبَلَاءِ اَلَا لَعْنَۃُ
اللّٰہِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس اکسٹھہ ۶۱

کتاب امالی ابن بابویہ مین حذیفہ یمانی سے منقول ہے قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ
اَخَذَ بِیَدِی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ وَھُوَ یَقُوْلُ اَیُّھَا النَّاسُ ھٰذَا الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ فَاعْرِفُوْہُ
حذیفہ کہتے ہین کہ مینے دیکھا رسول خدا کو کہ ہاتھ حسین پسر علی کا تھام کر فرماتے
تھے کہ اے گروہ مردم یہہ حسین فرزند علی ہے اسے پہچان لو قسم اَلَّذِیْ نَفْسِیْ
بِیَدِہٖ اِنَّہٗ لَفِی الْجَنَّۃِ وَمُحِبِّیْہِ فِی الْجَنَّۃِ وَمُحِبِّیْ مُحِبِّیْہِ فِی الْجَنَّۃِ پس مجھے قسم ہے
اوس خالق کی جسکے قبضہ قدرت مین روح ہے میرے کہ یہہ فرزند میرا
اہل بہشت سے ہے اور جو کوئی دوست اسکے ہین وہ بھی اہل جنت
سے ہے اور جو اوسکے دوستون کا دوست ہے وہ بھی اہل جنت سے

ہے اور جو اوسکے دوستون کا دوست ہے وہ بھی اہل جنت سے ہے حضرات آپ سمجھے بھی کہ یہہ اہتمام کاہے کا تہا عجب نہین کہ غرض حضرت کی یہہ ہو کہ بعد میرے حسین کو ایذا ندینا بلکہ دوستی کرنا کہ دوست اوسکا جنتی ہو گا جس طرح حضرت امیرؑ کے بارے مین یوم غدیر خم اہتمام فرمایا ستر ہزار آدمیون مین اور باآواز بلند ارشاد کیا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ یعنے جسکا مین مولا اور آقا ہون اوسکے علی بھی مولا اور آقا ہین سبحان اللہ جس علی کا یہہ مرتبہ ہو اوسی کے گلے مین ظالمان ستم باندہ کر گہر سے باہر نکالین کتنا زمانہ گذرا تہا انتقال رسالتمآب کو جو ایسے ظلم وستم کئے کہ جسنے خود جناب سیدہ بیقرار ہو کر اوس ہنگامہ مین سمجھانے کو تشریف لائین جناب رسول خداؐ کے حیات مین تو یہہ مرتبہ تہا فاطمہ کا کہ خود رسالت مآب بیٹی کی تعظیم کو کہڑے ہو جاتے تھے اور اپنی جگہہ پر بیٹہاتے تھے اور یہان قنفذ شقی تازیانہ لیکر جناب سیدہ سے بغیض وغضب پیش آیا ہائے فاطمہ نے تو اسیقدر کہا تہا کہ علی کو چہوڑ دو یہہ امر تو اس لائق نتہا کہ جسکا نشان بازو سے مرتے دم تک نہ گیا ہا اب کیسے بے چین ہوئے ہون گے رسول خدا خصوصا صاحب حسین کو ستاکر گہر سے اوس موسم گرما مین نکالا ہو گا یا جب پانی اوس جناب پہ بند کیا ہو گا چنانچہ حال حضرت کا شدت تشنگی سے یہہ بہم پہونچا تہا کہ

خوند مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین هُوَ يَلُوكُ لِسَانَهُ مِنْ شِدَّةِ الْعَطَشِ يَطْلُبُ الْمَاءَ
ہائے افسوس وہ جناب بار بار زبان مبارک چباتے تھے اور پانی مانگتے
تھے اور فرماتے تھے اَنَا ابْنُ صَاحِبِ الْكَوْثَرِ اَنَا ابْنُ شَافِعِ يَوْمِ الْمَحْشَرِ
یعنے اے ظالمون مین فرزند ساقی کوثر ہون اور مین فرزند شافع روز محشر
ہون وَاُقْتَلُ عَطْشَانًا غَرِيبًا وَحِيدًا هَلْ فِيكُمْ مُسْلِمٌ اور قتل ہوتا ہون
تن تنہا غریب و بیکس کیا تم مین کوئی مسلمان نہین ہے جو مجھ بیکس پر
رحم کرے اور تھوڑا سا پانی مجھے دے جواب سنین مومنین کہ ایک ظالم
نے کہا يَا حُسَيْنُ لَوْ كَانَ وَجْهُ الْاَرْضِ كُلُّهُ مَاءً مَا اَعْطَيْنَاكَ قَطْرَةً
یعنے اے حسین اگر تمام روئے زمین پانی ہو جائے تو بھی تمہین ایک قطرہ
پانی کا ہم ندینگے اِذْ سَمِعَ مِسْكِينٌ كَانَ فِي عَسْكَرِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ
فَمَلَاءَ الرَّكْوَةَ وَجَاءَ عِنْدَ الْحُسَيْنِ کہ ناگاہ یہ آواز فریاد حسین
کی ایک درویش نے سنے کہ لشکر عمر سعد مین تھا پس ایک ڈولچی پانی
سے بھر کر خدمت مین حضرت کے حاضر ہوا وَقَالَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ بِاَبِي
اَنْتَ وَاُمِّي اِسْقِ هٰذَا الْمَاءَ اور عرض کی کہ ماں باپ میرے
آپ پر فدا ہون اے فرزند رسول یہ پانی حاضر ہی نوش کیجے فَلَمَّا نَظَرَ الْحُسَيْنُ
اِلَى الْمَاءِ بَكٰى بُكَاءً شَدِيدًا حضرت نے جو ہین اوس پانی کو دیکھا بے اختیار ہو کر رو دیے
وَقَالَ كَيْفَ اَشْرَبُ وَقَدْ قُتِلَ اَنْصَارُنَا وَاَقْرِبَائُنَا حَتَّى الطِّفْلُ الرَّضِيعُ عَطْشَانًا اور فرمایا کہ کیونکر پیون

پانی پیوں حالانکہ کیسے کیسے عزیز و رفیق پیاسے قتل ہو گئے یہاں تک
کہ بچہ میرا شیر خوار بھی پیاسا دنیا سے سدھارا یہ فرما کر اوسے عقب
خیمہ لائے اور ایک ٹھوکر زمین پر لگائے پس بقدرت خدا ایک چشمہ
آب پیدا ہوا حضرت نے فرمایا کہ میں محتاج آب نہیں ہوں فقط اتمام
حجت کرتا ہوں تا بروز قیامت انہیں کوئی عذر باقی نہ رہے پیش پروردگار
مگر اے شیخ تو اس لشکر سے نکل جا اسلیئے کہ جو میری آواز استغاثہ سنیگا
اور نصرت نکریگا تو بروز قیامت خدا اوسے جہنم میں جگہ دیگا یہ فرما کر
پھر حضرت فریاد و کرنے لگے کہ یَا قَوْمُ اَنَا سِبْطُ الْمُصْطَفٰی وَعَطْشَانٌ وَیَا قَوْمُ اَنَا بِنُ
الْمُرْتَضٰی وَعَطْشَانٌ یعنے اے قوم میں نواسا تمہارے نبی کا ہوں اور پیاسا
ہوں اور بیٹا اونکے وصی علی مرتضیٰ کا ہوں اور پیاسا ہوں اِذْ رَمَاہُ
اَبُو الْحَنُوقِ بِسَهْمٍ لَهٗ ثَلٰثُ شُعَبٍ فَوَقَعَ فِیْ جَبْهَتِهٖ
کہ ناگاہ ابو الحنوق شقی نے ایک تیر مارا کہ وہ سہ پہلو تہا پس وہ تیر پیشانی
اقدس پر اوس جناب کے لگا جہاں رسول خدا بوسے دیتے تھے فَنَزَعَ
السَّهْمَ مِنْ جَبْهَتِهٖ فَسَالَ الدَّمُ عَلٰی وَجْهِهٖ وَلِحْیَتِهٖ
پس حضرت نے جب اوس تیر ستم کو پیشانی انور سے کہینچا تو ریش مقدس
اور چہرہ انور خون سے رنگین ہو گیا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَرٰی مَا فَعَلُوْا
بِابْنِ بِنْتِ نَبِیِّكَ پس عرض کی کہ خداوندا تو دیکہتا ہے جو سلوک کیا

ان لوگون نے تیرے نبی کے نواسے سے اِذْ جَاءَہٗ سِنَانُ لَعَنَہُ
اللّٰہُ فَطَعَنَہٗ بِرُمْحِہٖ ناگاہ سنان ابن انس نخعی آیا اور ایک نیزہ اون
جناب کو مارا ثُمَّ رَمَاہُ خَوْلِیُّ بْنُ یَزِیْدَ الْاَصْبَحِیُّ بِسَهْمٍ
مَسْمُوْمٍ فَوَقَعَ فِیْ لَبَّتِہٖ پھر خولی ابن یزید اصبحی نے ایک
تیر مارا کہ وہ زہر آلود تھا اور حلق شریف پر وہ تیر آکر لگا فَسَقَطَ
الْحُسَیْنُ مِنْ ظَہْرِ جَوَادِہٖ عَلَی الْاَرْضِ وَیَخُوْرُ فِیْ دَمِہٖ
پس گھوڑے سے زمین پر گرے اور اپنے خون مین لوٹنے لگے اور ابو مخنف
اپنے مقتل مین لکھتا ہے کہ تین ساعت تک مونھ کے بھل خاک پر پڑے
رہے کہ یکایک اشقیا نے ہر چہار طرف سے ہجوم کر لیا کوئی نیزہ مارتا تھا
کوئی تلوار لگاتا تھا کوئی تیر مارتا تھا کوئی عصی و چوب سے مجروح کرتا تھا
اور وہ جناب بنگاہ حسرت طرف خیمہ کے دیکھ رہی تھی اور فرماتے تھے
مَنْ لَکُنَّ بَعْدِیْ یَا زَیْنَبُ وَیَا اُمَّ کُلْثُوْمٍ وَیَا سَکِیْنَۃُ وَیَا رَبَابُ
یعنی بعد میرے اب تمہارا کون ہے اے زینبؑ اور اے ام کلثوم
اور اے سکینہ اور اے رباب واقعی جیسا حضرت کو خیال تھا
ویسا ہی ہوا کہ جونہین حضرت شہید ہوئے فوراً اشقیا دندناتے خیمون مین
گھس گئے اور ایک جانب سے آگ لگا دی اور اون بیکسون کو
لوٹنا شروع کیا ناگاہ کسی کے سر سے چادر لی کسی کے گوشوارے اوتار لئے

لا یذہب علی اللبیب ان ہذہ الروایۃ المنقولۃ التی ذکرہا غیر واحد نقلا عن مقتل ابی مخنف من الاشکالات الواقعۃ علیہا عقلا ونقلا فینبغی التامل فی ذلک ۱۲ ملا حبیب

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس باسٹھہ ۶۲

اَيْنَ الْقُرُوْنُ الْمَاضِيَةِ تَرَكُوْا مَنَازِلَ خَاوِيَةً جَمَعُوا الْكُنُوْزَ وَقَدْ خَلُوْا تَرَكُوا الْكُنُوْزَ كَمَا هِيَ کیا ہوگئے وہ سلاطین سابقہ کہ چھوڑ گئے قصرہائے رفیعہ کو وہ سب منہدم و ویران اور کہان گئے وہ بادشاہان ذوالاقتدار کہ جنہون نے بڑی اہتمام سے خزائن و دفائن جمع کئے تھے حالانکہ سب جسطرح تھے اوسی طرح چھوڑ گئی اور خود تنہا گذر گئی واقعی کہ دنیا گذرگاہ ہے نہ مقام قیام کما یشعر بعض شعراء العظام؎ تَلُوْحُ الْخَطُّ فِي الْقِرْطَاسِ دَهْرًا وَكَاتِبُهٗ رَمِيْمٌ فِي التُّرَابِ یعنی خطوط ونقوش اشارہ کررہے ہین قرطاس مین بے ثباتی دنیا کا اسطرح کہ وہ قراطیس منقوشہ و مکتوبہ رہگئی اور لکھنے والی اوسکے زیر خاک خاک ہوگئی اور اب ایسی کہنہ ہوسکگو یا آسما بھی اونکی صفحہ ہستے سے معدوم ہوگئے جیسے تو ارباب عصمت نے اسطرح دنیامین بسر کی جسطرح کوئی خانۂ تنگ و تار مین بعسرت و مشقت بسر کرے چنانچہ حالمین حضرت موسیٰ بن جعفر کے لکہا ہے اِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ نَوَافِلَ اللَّيْلِ وَيَصِلُهَا بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ يُعَقِّبُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَخِرُّ لِلّٰهِ سَاجِدًا فَلَا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ الدُّعَاءِ وَالتَّحْمِيْدِ حَتّٰى يَقْرُبَ زَوَالُ الشَّمْسِ وَكَانَ يَدْعُوْ كَثِيْرًا یعنی بدرستیکہ وہ جناب اسقدر نماز شب پڑہتے تھے

کہ ہلا دیتے تھے نماز صبح سے بعد ازان مشغول تعقیبات ہوتے تھے یہانتک کہ شمس طالع ہو پہر ہونہ کی بمجل سجدے مین جاکر اسقدر طول دیتے تھے سجدیکو تحمید و دعا مین کہ زوال شمس ہوجاتا تھا و کیمیئے ایک سجدہ حضرت کا اسقدر طولانی ہوتا تھا اور سر نہ بلند کرتے تھے اور برابر اس اثنا مین مشغول دعا رہتے تھے اسطرح فَيَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الرَّحْمَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ اَلْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ ویکور ذٰلِكَ پس عرض کرتے تھے کہ خداوندا تجھ سے مین سوال کرتا ہون تجھسے کہ وقت موت راحت عنایت ہو اور بوقت حساب عفو اور بخشش اور بار بار یہی قول حضرت درگاہ باری مین عرض کرتے تھے اور اسقدر روتی تھے کہ ریش مقدس آنسون سے تر ہوجاتے تھے اور رحم دل ایسے تھے کہ مثل و نظیر عالم مین نرکھتے تھے اور حضرت کے مکارم اخلاق سے یہ امر تھا کہ فقرا و مساکین کا تفحص فرماتے تھے مدینہ مین شب کو جاکر اور زنبیل پشت اقدس پر ہوتے تھے وَفِيْهِ الْعَيْنُ وَالْوَرَقُ وَالْاَدِقَّةُ وَالتُّمُوْرُ فَيُوْصِلُ اِلَيْهِمْ ذٰلِكَ وَلَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ اَيِّ جِهَةٍ اور اوس زنبیل مین ہر قسم کی چیز ضروری مثل سیم و زر و آرد و تمر وغیرہ کے ہوتا تہا پس حضرت پہونچاتے تھے شب کو یہ سب چیزین حالانکہ وہ لوگ نجانتے تھے کہ یہ کس سبب سے حضرت عنایت کرتے ہین اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت لوجہ اللہ غربا کو دیتے تھے نہ ترحم کے لیے

اور حضرت امیر علیہ السلام کے حال مین لکھا ہے کہ جب والی و حاکم
ہوے یعنے خلافت ظاہری حضرت کو حاصل ہوی تو آپنے شب کو کہانا
نوش فرمانا موقوف کردیا اصحاب نے عرض کی کہ یا حضرت یہہ کیا امر
ہے کہ آپ رات کو سیر ہو کر نہین ارام فرماتے حضرت آب دیدہ ہوے
اور فرمایا کہ بہت سے گموا لیسے گرد حجاز کے ہین کہ اون مین لوگ بہوک
سے تڑپتے ہون گے سپر مین تو امیر المومنین ہون مجہے کب زیبا ہے کہ مین
سیر ہو کر سوؤن اور مومنین بہوکی رہین نہین ہرگز مجہسے یہ نہو گا ہائے افسوس
انقلاب زمانہ اسے کہتے ہین کہ اونہین کے بچے کیسے بہوک و پیاس سے تڑپ
تڑپ کر فریاد کرتے تہے اور کوئی رحم نکرتا تہا ہان جب اسیر ہو کر بعد شہادت
اہلحرم کوفہ مین پہونچے ہین تو کچہ لوگ رحم کہا کر ٹکڑے روٹیون کی اور خرمہ
وغیرہ اطفال حسین پر پہینکتے تہے اور وہ بچے شدت گرسنگی سے موہنہ مین
رکھ لیتے تہے تو جناب ام کلثوم ناخنون سے چہین کر اور موہنہ سے نکالکر پہینک
دیتے تہین اور فریاد کرتی تہین کہ کیا غضب کرتے ہو ہم سب آل رسول ہین
اِنَّ الصَّدَقَۃَ عَلَیۡنَا حَرَامٌ اے اہل کوفہ صدقہ ہم پر حرام ہے اب مقام غور
ہے کہ مشکل کشائے خلق کے بچے یون بہوکی رہین اللہ اکبر کہان تہے شیر
خدا علی مرتضی جنہون نے ہر محتاج سایل کو غنی کردیا اور بہوکون کو سیر کیا
اور برہنہ کو لباس عطا کیا اور قیدیون کو رہا کردیا مگر وہ شام مین جب بیٹیان

اونکی عریان وگرسنہ باحال پریشان گریان و نالان مقید تہمین چنانچہ امام زین العابدین راہ دمشق مین فرماتے تہے اُقَادُ ذَلِيلًا فِي دِمَشْقَ كَأَنَّنِي مِنَ الزَّنْجِ عَبْدٌ غَابَ عَنْهُ نَصِيرُهُ ترجمہ مجہے اسطرح قید کرکے اشقیا شہر دمشق مین لے گئے تہے کہ گویا مین غلام حبش یا زنگبار سے تہا اور غلام بہی وہ غلام کہ جسکا کوئی مالک نہو یعنے آقا مرجائے تو گویا مطلب یہ تہا کہ میرے آقا سید الشہدا ابہی تو شہید ہوگئی اب مجہے یہ اشقیا مثل غلام کے قید کیے لئے جاتے ہین سو چلے جاتے ہین رومی شامی وترکی عراقی پر ۔ جی زادہ علی زادہ جلو مین اونکے پیدل ہے وَجَدِّي رَسُولُ اللهِ فِي كُلِّ مَشْهَدٍ وَشَيْخِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَمِيرُهُ اور جد بزرگوار میرے جناب رسول خدا ہین کہ مشہور عالم ہین اور دادا میرے علی مرتضی امیر المومنین ع ہین گویا مطلب یہ تہا کہ باوجود اس مرتبہ کے اسطرح ذلیل واسیر ہون کہ کوئی مجہے بنظر ترحم نہین دیکہتا اَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ

مجلس تریسٹھ ۶۳

عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَذَكَّرَ مُصَابَنَا وَبَكَى لِمَا ارْتُكِبَ مِنَّا كَانَ

موتی عطا ہوگا اوسے

مَعَنَا فِی دَرَجَتِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ جناب امام رضا علیہ السلام سے ماثور ہے
کہ فرمایا اون جناب نے کہ جو مومن ذکر کرے ہمارے مصائب کا اور روئے
اون جور وستم پر جو ناحق سے اعدائے دین کے ہم اہلبیت طاہرین پر
گذرے ہین تو وہ مومن پاکی ہمارے ساتھ ہوگا ہمارے درجہ مین بروز
قیامت اور مؤید اسکے جناب صادق سے منقول ہے کہ فرمایا اون حضرت
نے کہ جب روز قیامت ہوگا اور نسبت ہر نیک و بد کے احکام خدا جاری
ہونگے تو اوسوقت فرشتہہائے عذاب ایک شخص گنہگار کو لائینگے
کہ کوئی عمل خیر اوسے سرزد نہوا ہوگا اور لیجائینگے اوسے طرف جہنم کے
فَیُنَادِیْ مُنَادٍ قِفُوْا یَا مَلَائِکَتِیْ فَاِنَّ لَہٗ اَمَانَۃً عِنْدِیْ فَیُعْطِیْ
لَہٗ دُرَّۃٌ بَیْضَاءُ یُضِیْءُ مِنْ نُوْرِہَا الْمَحْشَرُ
پس اسی اثنا مین منجانب اللہ ایک منادی پکارے گا اے ملائکہ
ٹھہرو کہ اس مرد گنہگار کی ہمارے پاس ایک امانت ہے چنانچہ
ملائکہ حسب الحکم خدائے عزوجل ٹھہر جائینگے کناگاہ اوس گنہگار کو ایک موتی عطا
ہوگا ایسا پرضیا کہ جسکے نور سے تمام عرصہ محشر روشن و منور ہو جائیگا
فَیَقُوْلُ الْعَبْدُ الْمُسِیْئُ اِلٰہِیْ وَسَیِّدِیْ مَا اَعْلَمُ
بِاَمَانَتِیْ وَلٰکِنْ اَنْتَ تَعْلَمُ وَاِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ
پس وہ گنہگار عرض کریگا درگاہ صمدیت مین کہ بارالہا مین ہرگز نہین

واقف ہون اس اپنی امانت سے لیکن تو خوب جانتا ہے اور
واقف ہے اس لئے کہ تو علام الغیوب ہے فَیَقُوْلُ لَہٗ عَبْدِیْ
هٰذِهٖ عَبْرَةٌ سَالَتْ عَلٰی خَدِّكَ فِیْ مَصَائِبِ الْحُسَیْنِؑ
فَاذْهَبْ بِهَا عِنْدَ الْاَنْبِيَاۗءِ وَالْاَوْصِيَاۗءِ لِيُقَوِّمُوْا ثَمَنَهَا
پس جواب ہوگا خدائے عزوجل کے جانب سے کہ اے بندے
میرے یہہ وہ آنسو ہے کہ جو جاری ہوا تہا تیرے رخسارہ پر مصیبت
حسین مین اب لیجا اسے انبیا و اوصیا کے پاس تاکہ وہ سب
قیمت اسکے کہین فَیَحْضُرُ مَعَهَا عِنْدَ اٰدَمَ صَفْوَةِ اللّٰهِ وَعِنْدَ نُوْحٍ
نَبِيِّ اللّٰهِ وَعِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ وَاِسْمَاعِيْلَ ذَبِيْحِ اللّٰهِ
وَمُوْسٰى كَلِيْمِ اللّٰهِ وَعِيْسٰى رُوْحِ اللّٰهِ حَتّٰى عِنْدَ عَلِيٍّ وَلِيِّ اللّٰهِ
وَمُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ
پس حسب الحکم جناب احدیت وہ شخص پہلے خدمت بابرکت حضرت
آدم اور بعد اونکے خدمت حضرت نوح اور پہر حضرت ابراہیم اور حضرت
اسماعیل و حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ اور جناب علی مرتضیٰ اور جناب
محمد مصطفیٰ خاتم الانبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین مین مع اوس ہوتی
کے حاضر ہوگا اور ہر ایک نبی اور وصی نبی سے پوچہے گا قیمت اوسکے
فَيَتَحَيَّرُوْنَ فِیْ تَقْوِيْمِ ثَمَنِهَا حَتّٰى يَحْضُرَ مَعَهَا فِیْ حَضْرَةِ الْحُسَيْنِؑ

پس سب حیران ہونگے اوس موتی کے قیمت مین بسبب اوسکے نور وضیا کے یہانتک کہ وہ گنہگار مع اوس موتی کے حاضر ہوگا خدمت مین جناب سید الشہدا مظلوم کربلا ع دریگانۂ دریائے مجمع البحرین بخون طپیدہ کربت بلا امام حسین کی فَاِنَّمَا یَنْظُرُ اِلَیْہِ الْحُسَیْنُ یُعَانِقُہٗ وَیُلَاطِفُہٗ کَالْاَبِ الشَّفِیْقِ بِوَلَدِہٖ پس جب حضرت امام حسین ع اوسی لاحظہ کرینگے تو معانقہ کرینگے اور اس شفقت و مہربانی سے ملینگے کہ جیسے پدر شفیق اپنے پسر سے ملتا ہے ثُمَّ یَتَعَلَّقُ بِقَائِمَۃِ الْعَرْشِ وَیَقُوْلُ اِلٰھِیْ وَسَیِّدِیْ لَیْسَ ثَمَنُ ھٰذِہِ الدُّرَّۃِ الْبَیْضَاءِ الَّتِیْ ھِیَ عَبْرَۃٌ مِنْہُ فِیْ مُصِیْبَتِیْ اِلَّا نَجَاتَہٗ اَھْلَھَا مِنَ النَّارِ وَدُخُوْلُہُ الْجَنَّۃَ مَعِیْ بعد ازان امام حسین علیہ السلام قائمہ عرش الہی سے لپٹکر عرض کرینگے کہ خداوندا قیمت اسکی کہ یہہ ایک در اشک ہے کہ میرے مصیبت پر اسکے آنکھہ سے جاری ہوا ہے کچھہ نہین ہے مگر بخشش صاحب اشک کے اور داخل ہونا اوسکا جنت مین میرے ہمراہ فَیَاتِی النِّدَاءُ مِنْ قِبَلِ اللّٰہِ یَا حُسَیْنُ قَدْ غَفَرْتُ لَہٗ وَلِوَالِدَیْہِ بِحَقِّکَ وَاَدْخَلْنَاہُ مَعَکَ فِیْ دَرَجَاتِکَ کہ یکایک جواب حضرت کے ایک ندا ہوگی من جانب اللہ کہ اے حسین ع مینے بخش دیا اسے اور اسکے والدین کو تمھاری خاطر سے اور اب

داخل کرینگے ہم اس گنہگار کو ہمراہ تمہارے خاص تمہارے درجہ مین یہی مفاد ہے اوس حدیث کا جو امام رضا ع نے فرمایا مَنْ تَذَکَّرَ مُصَابَنَا وَبَکٰی لِمَا ارْتُکِبَ مِنَّا کَانَ مَعَنَا فِیْ دَرَجَتِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنے جو مومن ذکر کرے اور روئی ہمارے مصائب پر جو اعدائے دین کے ہاتھ سے ہمپر گذرے ہین تو وہ رونیوالا ہمارے ساتھ ہوگا ہمارے درجہ مین بروز قیامت علاوہ اسکے جب مومنین باہم جمع ہوتے ہین اور مناقب وفضایل حضرت امیرالمومنین علیہ السلام بیان کرتے ہین تو فرشتے اونپر نازل ہوتی ہین اور اونسے مصافحہ کرتے ہین اور جب متفرق ہوتے ہین تو وہ فرشتے بھی جانب آسمان چلے جاتے ہین فَیَقُوْلُ لَھُمُ الْمَلَائِکَۃُ اِنَّا نَشُمُّ مِنْ رَایِحَتِکُمْ مَا لَا نَشُمُّہُ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ پس اور فرشتے اونسے کہتے ہین کہ اسوقت ہم تمین سے ایسے خوشبو کا استشمام کرتی ہین کہ ویسی خوشبو اور ملائکہ مین نہین ہے یہہ ملائکہ جواب مین کہتے ہین کہ ہم اسوقت اون لوگون کے پاس تھی جو ذکر محمد اور آل محمد مین مصروف تھے پس یہہ خوشبو اونکے ہی جو تم ہمین پاتی ہو وہ فرشتے کہتے ہین کہ پھر ہمین بھی وہان لیے چلو جہان ذکر محمد وآل محمد ہوتا تہا وہ فرشتے عذر کرتے ہین کہ اب وہ صحبت منقضی ہوئے اور سب اپنے اپنے گھر گئے

گئی فیقولون اذھبوا بنا فی مکان الذی یذکرون فیہا

وہ فرشتے کثرت اشتیاق سے کہتے ہین کہ اچھا ہمین اوس مکان ہی مین لے چلو جہان ذکر محمد وآل محمد ہوتا تہا اور دوسری روایت مین ہے کہ جس گھر مین مجلس ماتم سیدالشہدا کے برپا ہوتی ہے تو اوسمین جناب سیدہ تشریف لاتے ہین ومعہا مریم وخدیجۃ وآسیۃ

اور ساتھہ اون مخدومہ کی مریم مادر عیسی اور خدیجہ کبرا اور آسیہ زن فرعون بھی ہوتی ہین وفی یدہا خرقۃ تمسح بہا دموع الباکین

اور ہاتھہ مین اون جناب کے ایک رومال ہوتاہے کہ اوس سی آنسو رونیوالونکے پونچھکر بکمال شفقت فرماتی ہین طوبی لکم یا احبائی

یعنی خوشا حال تمہارا اے دوستون میری کہ تم روتی ہو میرے بیکس حسین پر جسکا دنیا مین کوئی رونیوالا نہین ہے سوائے تمہارے پہر کیسی خوش ہونگے وہ جناب آپ سے کہ آپ پرسا دیتی ہین اونہین اور واقعی کیونکر نہ روئین ہم کہ ہماری آقا کو بہو کا پیاسا بیکس وبے لبس کرکے قتل کیا اور اسپر بھی تو اکتفا نکی عورتون کو کہ جبیٹیان حضرت فاطمہ زہرا کی تھین مثل کنیزان حبش وزنگبار کے قید کرکے سامنے یزید کی لی گئی تاکے اوسکا طالسنئی کہ پہلے تو مجمع عام مین بلاکر ذلیل کیا بعد اسکے قید خانہ مین قید کیا چنانچہ کتاب مجالس المتقین مین لکھاہے کہ طاہر بن حارث ناقل ہیکر

جب شب ہوئی اہلبیت حسین کو قید خانہ شام مین تو مین یزید کے پاس
بیٹھا تھا یہان تک کہ نوم کا غلبہ ہوا اوسپر اوس نے مجھسے کہا کہ اے طاہر لا
زانو اپنا کہ مین سر رکھونگا پس فوراً مین قریب جا بیٹھا اور اوسنے سر اپنا
میرے زانو پر رکھا اور سو گیا مگر سر سید الشہدا ایک طشت مین زیر تخت
رکھا تھا کہ یکایک غل و شور رونے کا بلند ہوا کہ تمام جسم مین میرے
رعشہ پڑ گیا کہ دفعتہً یزید چونک پڑا ناگاہ سر امام حسین طشت سے بلند
ہوا اور گلوئے بریدہ سے یہہ آواز آئی کہ اے پسر معاویہ مینے
تیرے حق مین کیا برائی کی تھی جو تو نے مجھے ناحق قتل کیا اور لاش
میری بے غسل و کفن خاک پر چھوڑ دی اور سر پر میرے یہہ ظلم
کیا ہے کہ زیر تخت رکھا ہے اور اے یزید تجھے کچھہ بھی خوف خدا ہے
کہ تو آرام سے سوتا ہے اور اہل حرم اور چھوٹے چھوٹے بچے میرے
قید خانہ مین تڑپ رہے ہین لکھا ہے کہ اسقدر یزید خائف ہوا
کہ تمام بدن مین اوسکے رعشہ پڑ گیا اور گھبرا کر اپنے ملازمون سے پوچھا
کہ یہہ شور و غل کیسا ہے لوگون نے کہا کہ ایک لڑکی حسین کی اس قید خانے
مین مقید ہے اوس نے اسوقت اپنے باپ کو خواب مین دیکھا ہے
اب وہ رو رو کر جناب زینب و جناب ام کلثوم سے کہتی ہے کہ ابھی تو میرے
بابا مجھے اپنے سینے سے لگائے تھے پھر اب کہان چلے گئے اوسکے اس بیان سے

سب بیبیان زار زار روتے ہین یزید نے حکم دیا کہ اچھا پہر اوسکے
باپ کا اوسے لیجا کر دیکھاوُ فوراً بوجہ حکم یزید کی سر حسین ایک خوان
مین رکہکر لے گئے جب وہ خوان سامنے اوسکے پہونچا تو اوس ستمدیدہ
نے کہا کہ مجھے کہانیکے احتیاج نہین ہے مین اپنے بابا کو ڈہونڈتی
ہون کسینے کہدیا کہ اسمین تیرے بابا حسین کا سر ہے جو ہین اسلام کو
اوس دختر یتیمہ نے سنا فرمایا کہ کیا بابا میرے شہید ہوگئے یہہ کہکر
کس بیقراری سے دوڑکر سر سید الشہدا گود مین لے لیا اور یہہ بین
جگر خراش کے مَنْ جَزَّ رَاسَكَ يَا اَبِي وَمَنِ ارْتَقٰى مِنْ
فَوْقِ صَدْرِكَ قَابِضًا لِلْمُسَوَّةِ ہائے اے بابا کسنی آپکے سر مبارک
کو تن اقدس سے جدا کیا اور کسنی آپکے سینہ اطہر سے بے ادبی
کی اور مجھی یتیم و بیکس کردیا تَبْكِیْ وَتَلْطِمُ وَجْهَهَا وَخُدُوْدَهَا
وَعُيُوْنُهَا تَجْرِیْ دَمًا وَتَقْطُرُ ہائے وہ بچی سر حسین آغوش
مین لئی ہوئی زار زار روتی تہی اور منہہ پیٹتی تہی حَتّٰى تَضَعَ فَمَهَا
عَلٰى فَمِهٖ فَقَدْ خَرَّتْ عَلَيْهِ وَلَمْ تَزَلْ فِیْ سَكْرَةٍ یہانتک وہ صاحبزادی
پیٹتی اور روئی کہ مونہہ پر اپنے باپ کے مونہہ اپنا رکہدیا اور چپ ہوگئی
فَلَمَّا سَكَنَتْ فَوْرًا لِحَرَكَتِهَا فَعَلِمُوْا اَنَّ رُوْحَهَا قَدْ فَارَقَتْ مِنْ جَسَدِهَا
پس جبکہ وہ صاحبزادی چپ ہوگئی تو اہلبیت حسین نے بازو تہام کر ہلایا

(حاشیہ:) [illegible marginal handwritten notes in Arabic]

اور پکارا کہ اے بیٹی ہو نہ سے تو بولو باپ جب غور سے دیکھا تو معلوم ہوا
کہ بیتمہ حسین نے انتقال کیا اور اپنے باپ سے جاکر ملحق ہوئی ہیں تو عجب کہرام ہوا
فَلَطَمَتْ خُدُوْدَهَا عَمَّاتُهَا وَاُمُّهَا فَقَامَتِ الْقِيٰمَةُ فِي الْمَجْلِسِ پس یہ حال دیکھکر
پہوپہیاں اور ماں اوسکی اپنی سونہہ پر طمانچے مارتے تہین اور اسقدر شور گریہ
بلند ہوا کہ گویا قیامت قایم و برپا تھی قید خانہ مین اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ
عَلَى الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس چونسٹھ ۶۴

فِي الْكَافِيْ عَنْ اَبِيْ بَصِيْرٍ اَنَّهٗ قَالَ اَتَيْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ ع بَعْدَ اَنْ
كَبُرَ سِنِّيْ وَدَقَّ عَظْمِيْ وَقَرُبَ اَجَلِيْ مَعَ اَنِّيْ اَقُوْلُ لَسْتُ اَدْرِيْ
مَا اَصِيْرُ اِلَيْهِ فِيْ اٰخِرَتِيْ کتاب کافی مین ابو بصیر سے مروی ہے
کہ کہا اونے کہ ایک روز مین خدمت جناب صادق ع مین حاضر ہوا اور اوسوقت
مین ایسا کبیر سن تہا کہ گوشت و استخوان میرے گہل گئی تھے اور
اور مشرف بمرگ تہا پس مقام یاس مین مینے کہا کہ دیکھئے انجام میرا
بروز قیامت کیا ہوگا فَقَالَ لِيَ الصَّادِقُ ع اِنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا الْقَوْلَ
فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ كَيْفَ لَا اَقُوْلُ یہ سنتے ہی اس کلمہ حسرت کے جناب صادق
علیہ السلام نے مجھسے فرمایا کہ اے ابو بصیر نہایت عجب ہے کہ تو ایسا
کہے کہ دیکھیے انجام میرا کیا ہو مینے عرض کی کہ فدا ہونی مین آپ پر

یا ابن رسول اللہ یہہ کہنا میرا کیا مقام تعجب ہے فقال اما علمت
اَنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ یُکْرِمُ الشَّبَابَ مِنْکُمْ وَیَسْتَحْیِیْ مِنَ الْکُھُوْلِ
اے ابو بصیر کیا تو نہین جانتا ہے کہ حق سبحانہ تعالے نوجوانون کو
تمہاری اکرام کریگا اور حیا و شرم کریگا اون لوگون سے جو تمہین کبیر السن
مین یہہ ارشاد فرما کر فرمایا کہ اے ابو بصیر اب خوش اور مسرور ہوا تو
قُلْتُ لَہٗ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ زِدْنِیْ مینے عرض کی کہ اے
فرزند رسول مان اور باپ میرے فدا ہون آپپر کچھہ اور ارشاد فرمایئے
فَقَالَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ وَمَلَائِکَتَہٗ یُسْقِطُوْنَ
الذُّنُوْبَ عَنْ ظُھُوْرِ شِیْعَتِنَا کَمَا یُسْقِطُ الرِّیْحُ الْاَوْرَاقَ
مِنْ شَجَرَۃٍ اَوَانَ سُقُوْطِھَا پہر فرمایا حضرت صادق علیہ السلام نے
کہ اے ابو محمد بدرستیکہ حق تعالی اور فرشتے اوسکے گناہون کو ہمارے
شیعون کے صفحات ظہور سے اسطرح محو کرتے ہین جسطرح ہوا ے
تند و تیز موسم خزان مین برگہاے شجر کو گرا دیتے ہے وَذٰلِکَ قَوْلُ
اللّٰہِ تَعَالیٰ وَالْمَلٰئِکَۃُ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِی الْاَرْضِ
فَاسْتِغْفَارُھُمْ وَاللّٰہِ لَکُمْ دُوْنَ ھٰذَا الْعَالَمِ اور فرمایا حضرت نے کہ اے ابو بصیر یہہ
جو کچھہ کہ مینے تجہسے کہا دلیل اسپر قول خدا ہے والملائکہ یسبحون الی
آخرہ یعنی فرشتے تسبیح خدا کرتی ہین اور طلب مغفرت کرتے ہین پروردگار

سے واسطے اہل زمین کے اے ابو بصیر قسم بخدائے عزوجل کہ مراد حق سبحانہ تعالے کے اہل زمین سے وہی لوگ ہین جو شیعہ ہین اہل بیت رسولخدا کی نہ اور مخلوقات وَعَنْ عُمَرَ ابْنِ یَزِیْدَ اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ جُعِلْتُ فِدَاكَ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ یَرْوُوْنَ عَنْكَ اَنَّكَ تَقُوْلُ كُلُّ شِیْعَتِنَا فِی الْجَنَّةِ اور عمر ابن یزید سے مروی ہی کہ کہا اوسنے ایک روز مینے خدمت جناب حضرت امام جعفر صادق مین عرض کی کہ فدا ہون آپ پر سے یا بن رسول اللہ اکثر اشخاص آپسے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا ہے کہ تمام شیعہ ہمارے بہشت مین داخل ہونگی قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ نَعَمْ وَاللّٰهِ كُلُّهُمْ فِی الْجَنَّةِ فَقُلْتُ لَهٗ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَكْثَرُهُمْ یَرْتَكِبُوْنَ بِالْكَبَائِرِ فَقَالَ اَمَّا فِی الْقِیٰمَةِ فَكُلُّهُمْ فِی الْجَنَّةِ حضرت نے یہہ سنکر فرمایا کہ ہان قسم ہی خدا کی کہ سب داخل جنت ہون گی پہر عرض کی کہ یا بن رسول اللہ اکثر شیعہ آپ کے مرتکب بگناہان کبیرہ ہوتے ہین حضرت نے فرمایا کہ ہان لیکن بروز قیامت سب جنت مین ہون گی بعض کتب معتبرہ مین منقول ہے کہ ایک مرد مسن جناب امام جعفر صادق کیخدمت مین حاضر ہوا اور دست و پا چوم کر رونے لگا حضرت نے سبب گریہ پوچہا اوسنے عرض کی کہ یا مولا سن میرا سو برس کا ہوا اور ضعف و ناتوانی مجہپر غالب ہے

اب شب و روز مین انتظار اجل مین رہتا ہون لیکن اعمال قبیحہ کا نہایت
خوف ہے مجھے کہ دیکھیے روز قیامت کو کیا ہوگا حضرت نے فرمایا کہ اے شیخ
روز قیامت کو ہم تیری شفاعت کرینگے ثم قال لی این انت من قبر جدی
الحسین پھر فرمایا مجھسے کہ اے شیخ تو کتنی دور ہے میرے جد مظلوم حسین ع
کے قبر سے اوسنے عرض کی کہ نہایت قریب ہون فرمایا حضرت نے کبھی
زیارت کو بھی تو جاتا ہے عرض کی اوسنے کہ اکثر اتفاق جانیکا ہوتا ہے
فرمایا کہ اے شیخ یہہ وہ خون جگر فاطمہ ہے کہ سوال کریگا خداوند قہار اور
عوض لیگا اوسکا اے شیخ نہین پہونچا ایسا صدمہ کسی کو جیسا صدمہ پہونچا
میرے جد مظلوم حسین کو کہ وہ مع جوانان اہلبیت کے بھوکے پیاسے
قتل ہوگئے اے شیخ جب روز قیامت ہوگا تو تشریف لائینگے رسولخدا ع
میدان حشر مین ومعہ الحسین اور اونکے ساتھہ جناب امام حسین بھی
ہونگے ویدہ علی راسہ تقطر دما اور ہاتھہ رسولخدا کا سر حسین
پہ ہوگا اور قطرہ خون کے ٹپکتے ہون گے اوسوقت جناب رسولخدا ع
درگاہ جناب باری مین عرض کرینگے یا رب سل امتی فیم قتلوا ابنی
بار آلہا سوال کر تو میری امت سے کہ کیون قتل کیا میرے فرزند حسین کو
پس غضبناک ہوگا پروردگار عالم اور فوراً قاتلان حسین کو داخل
جہنم کریگا وحکی ان موسی بن عمران رای اسرائیلی مستعجلا وقد

سے اپنی گناہ کرنے

كَسَتْهُ الصُّفْرَةُ ثُمَّ دَاعِكَرَ بِي بَدَنُهُ الضُّعْفُ وَحَكَمَ بِفَرَائِصِهِ الرَّجْفُ وَقَدِ اقْشَعَرَّ جِسْمُهُ وَغَارَتْ عَيْنَاهُ وَنَحُفَ لِأَنَّهُ كَانَ إِذَا دَعَاهُ رَبُّهُ لِلْمُنَاجَاتِ يُصِيبُهُ عَلَيْهِ ذٰلِكَ مِنْ خِيفَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَعَرَفَهُ الْإِسْرَائِيلِيُّ وَهُوَ مِمَّنْ آمَنَ بِهِ

اور منقول ہے کہ تحقیق کہ حضرت موسے پسر عمران کو دیکھا ایک مرد اسرائیلی نے کہ نہایت سرعت سے وہ جناب تشریف لئے جاتی ہین اور حال اون حضرت کا یہ ہے کہ تمام بدن پر زردی چہا گئی ہے اور جسم اقدس ضعیف ولاغر ہوگیا ہے اور تمام جوڑ کانپ رہے ہین اور آنکہون مین حلقے پڑ گئے ہین اور سبب یہ تہا کہ جب حضرت مناجات کو حسب الحکم جناب باری جاتے تہے تو خوف خدا سے یہی حال اونکا ہوجاتا تہا پس پہچان لیا اوس مرد اسرائیلی نے ان علامات سے حضرت موسے کو اور یہ شخص اون لوگون سے تہا جو ایمان لائے تہے حضرت موسے کے ساتہہ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا عَظِيمًا فَاسْئَلْ رَبَّكَ أَنْ يَعْفُوَ عَنِّي فَأَنْعَمَ وَسَارَ فَلَمَّا نَاجٰى رَبَّهُ قَالَ لَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ أَسْئَلُكَ وَأَنْتَ الْعَالِمُ قَبْلَ نُطْقِي بِهِ

پس جب دیکہا اوس اسرائیلی نے حضرت موسے کو تو عرض کیا کہ اے نبی خدا مینے بہت بڑا گناہ کیا ہے پس آپ عرض کیجیے درگاہ بارہ مین

کہ خدا میرے گناہ کو بخشدے حضرت موسے نے فرمایا کہ اچھا اور گئے
جب مناجات کی درگاہ باری مین تو عرض کیا کہ خداوندا تو عالم و دانا
ہے قبل میرے بیان کے حال سے اوس مرد اسرائیلی کے فقال
یَا مُوْسٰی مَا سَئَلَنِیْ اَعْطَیْتُکَ وَمَا تُرِیْدُ اُبَلِّغُکَ پس ارشاد کیا
خدا نے کہ اے موسے جو کچھہ طلب کریگا تو مین تجھے دونگا اور جو چاہیگا
تو مین پہچاؤن گا تجھے قَالَ رَبِّ اَنْتَ فُلَانًا عَبْدُکَ الْاِسْرَائِیْلِیْ اَذْنَبَ
ذَنْبًا وَیَسْئَلُکَ الْعَفْوَ عرض کیا حضرت موسے نے کہ خداوندا بدرستیکہ
فلان بندہ تیرا اسرائیلی گناہ گار ہے اور چاہتا ہے وہ تجھسے بخشش
قَالَ یَا مُوْسٰی اَعْفُوْ عَمَّنِ اسْتَغْفَرَنِیْ اِلَّا قَاتِلَ الْحُسَیْنِ
ارشاد ہوا من جانب اللہ کہ اے موسے بخشونگا مین اوس شخص کو
جو مجھسے طلب بخشش کرے مگر قاتل حسین کو ہرگز نہ بخشونگا قَالَ مُوْسٰی
یَا رَبِّ وَمَنِ الْحُسَیْنُ قَالَ لَہُ الَّذِیْ مَرَّ ذِکْرُہٗ عَلَیْکَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ
عرض کی حضرت موسے نے کہ بارالہا وہ کون حسین ہے جسکا قاتل
نہ بخشا جائیگا ارشاد کیا خدا نے جواب مین حضرت موسے کی کہ وہی
حسین جسکا ذکر تمسے کوہ طور کیجانب ہوا تھا قَالَ رَبِّ وَمَنْ یَقْتُلُہٗ
قَالَ تَقْتُلُہٗ اُمَّۃُ جَدِّہِ الْبَاغِیَۃُ الطَّاغِیَۃُ فِیْ اَرْضِ کَرْبَلَا وَتَنْفُرُ
فَرَسُہٗ وَتَحْمِحِمُ وَتَصْھَلُ وَتَقُوْلُ فِیْ صَھِیْلِھَا الظَّلِیْمَۃُ الظَّلِیْمَۃُ مِنْ

اُمَّۃٍ قَتَلَتْ اِبْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ عرض کی حضرت موسے نے کہ
بارالہا کون شخص قتل کریگا حسین کو ارشاد ہوا من جانب اللہ کہ
قتل کرینگے زمین کربلا پر امت اوسکی نانا کی ایسے امت جو خارج
ہوگئے طاعت امام سے اور کفر اختیار کیا پس اوسوقت گھوڑا اوسکا دوڑتا
پھریگا اور ہنہنائیگا اور فریاد و واخواہ کریگا اوس امت سے
جو قتل کریگی فرزند دختر رسول خدا کو فَیَبْقٰی مُلْقًی عَلَی الرِّمَالِ
مِنْ غَیْرِ غُسْلٍ وَّلَا کَفَنٍ وَّیُنْھَبُ رَحْلُہٗ وَتُسْبٰی نِسَاءُہٗ
فِی الْبُلْدَانِ وَیُقْتَلُ نَاصِرُہٗ وَتُشْھَرُ رُؤُسُھُمْ مَعَ رَاْسِہٖ عَلٰی اَطْرَافِ الرِّمَاحِ
پس باقی رہ جائیگی نعش اوسکی ریگ کربلا پر بے غسل وکفن اور
لوٹ لیا جائیگا مال واسباب اوسکا اور اسیر کیئے جائینگے عورتین
اوسکی اور شہر بشہر تشہیر کیجائینگی اور قتل کیئے جائینگے ناصر ومددگار
اوسکے اور سر اونکے ہمراہ سر حسین کے نیزون پر تشہیر ہونگے
یَا مُوْسٰی صَغِیْرُھُمْ یُمِیْتُہُ الْعَطَشُ وَکَبِیْرُھُمْ جِلْدُہٗ مُنْکَمِشٌ
یَسْتَغِیْثُوْنَ وَلَا نَاصِرَ وَیَسْتَجِیْرُوْنَ وَلَا خَافِرَ ای
موسی چہوٹے اونکے پیاس کی شدت سے ہلاک ہونگے اور بڑونکا
اونکے یہ حال ہوگا کہ جلدین اونکی خوشک ہوکر سمٹ جائینگی اور وہ سب
فریاد واستغاثہ کرینگے اور کوئی اونکی فریادرسی نکریگا اور وہ پناہ

مانگین گے اور کوئی پناہ نہ دیگا قَالَ فَبَكٰى مُوْسٰى وَقَالَ يَا رَبِّ وَمَا لِقَاتِلِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ راوی کہتا ہے کہ حضرت موسے سیہ سنکر روئے اور عرض کی درگاہ باری مین کہ خداوندا کیا عذاب ہوگا قاتلان حسین کے لیے قَالَ يَا مُوْسٰى عَذَابٌ يَسْتَغِيْثُ مِنْهُ اَهْلُ النَّارِ بِالنَّارِ لَا تَنَالُ رَحْمَتِيْ وَلَا شَفَاعَةُ جَدِّهٖ وَلَوْ لَمْ تَكُنْ كَرَامَةً لَهٗ لَخَسَفَتْ بِهِمُ الْاَرْضُ فرمایا حق سبحانہ تعالے نے کہ اے موسیٰ اسقدر سخت عذاب ہوگا اونکو کہ فریاد کرینگے اہل نار یعنے وہ لوگ کہ جنکو عذاب ہوگا آتش جہنم سے جہنم مین وہ بھی فریاد کرینگے اونکے عذاب سے اور باز رہینگے وہ لوگ رحمت سے مری اور شفاعت سے اوسکے نانا کی اور اگر نہ باقی ہوتی برکت بسبب وجود امام کے تو شق ہوجاتی زمین اور وہ سب ہلاک ہوجاتے قَالَ مُوْسٰى بَرِئْتُ اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ مِنْهُمْ وَمَنْ رَضِيَ بِفِعَالِهِمْ عرض کی حضرت موسی نے درگاہ جناب باری مین کہ خداوندا بیزاری چاہتا ہون مین قاتلان حسین سے اور اوس شخص سے جو رضامند ہو اونکے افعال سے فَقَالَ سُبْحَانَهٗ يَا مُوْسٰى كَتَبْتُ رَحْمَةً لِتَابِعِيْهِ مِنْ عِبَادِيْ پس فرمایا حق تعالے نے کہ اے موسے واجب کی مینے رحمت اپنے

اون لوگون پر جو متبع و پیرو ہون گے حسین کے وَاَعْلَمُ اَنَّهُ مَنْ بَکٰى عَلَيْهِ اَوْ اَبْكٰى اَوْ تَبَاكٰى حَرَّمْتُ جَسَدَهُ عَلَى النَّارِ اور آگاہ ہوا سے موسی کہ جو شخص رویگا یا رولائیگا یا صورت بنائیگا رونیوالی سے مصیبت حسین مین تو حرام کرونگا مین اوسپر آتش دوزخ کو مومنین اس حدیث مین چند فائدے ہین کہ بعض کیجانب اونمین سے اشعار ہوتا ہے اور وہ یہہ ہے کہ آخر مضمون سے اس حدیث کی روایت مشہورہ معتضدہ ہوکر قطعی ہوگئے کیونکہ یہہ حدیث قدسی ہے علاوہ اسکے مشعر تصدیق منفعت تا سے بھی ہے جیسا متن حدیث سے ظاہر ہے خلاصہ یہ کہ رونا اور رولانا بلکہ صورت بنانا گریہ کنندہ کی حسب مدارج مستلزم ہے وجوب جنت کو لیکن غرض اس بیان سے حقتعالے کے عجب نہین کہ یہہ ہو کہ موسے بھی روکر حسین پر شرفیاب و مستحق ہوجاے ثواب عظیم کا اللہ اکبر کیا مصیبت عظمے ہے کہ ہر پیغمبرین ساری ہے مگر تحیر یہہ ہے کہ وہ کیسے سنگ دل تھے جنکو رحم نہ آیا حضرات عداوت و بغض کی بھی حد ہوتی ہے یہہ کیسی عداوت تھی کہ تا حیات حسین رہے بعد شہادت اور پھر بگڑے اب فرمائے کہ عورتونکا کیا قصور تہا جو ذلت سے دربار مین بلایا گیا قَالَ ابْنُ نَمَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ اُدْخِلْنَا عَلٰى يَزِيْدَ وَنَحْنُ اِثْنَىْ عَشَرَ رَجُلاً مُغَلَّلُوْنَ

[Marginal note, partly legible:] ۱ لا نبی ... السابیع ... ابن الحسین ... عشر رجلاً ...

جیسا کہ کہا ابن نما علیہ الرحمہ نے کہ ارشاد کیا جناب سید الساجدین
علیہ السلام نے کہ داخل کئے گئے ہم سامنے یزید کے حالانکہ ہم
باران آدمی ریسمان ستم مین بندھے ہوے تھے فَلَمَّا وَقَفْنَا بَيْنَ
يَدَيْهِ قُلْتُ اُنْشِدُكَ اللّٰهَ يَا يَزِيْدُ مَا ظَنُّكَ بِرَسُوْلِ
اللّٰهِ لَوْ رَاٰنَا عَلٰى هٰذِهِ الْحَالَةِ
پس جبکہ ہم سب پیش یزید ٹھہرائے گئے لیجا کر تو کہا مینے یزید سے
کہ قسم ہے تجھے خدا کی اے یزید کیا گمان ہے تیرا کہ اگر رسول خدا
ہمین اس حال سے دیکھتے تو کیا فرماتے وَقَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ
الْحُسَيْنِ يَا يَزِيْدُ بَنَاتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَبَايَا اور فاطمہ دختر حسین ؑ نے فرمایا
کہ اے یزید دختران رسول خدا قید ہو کر بندے بنائی جائین فَبَكَى النَّاسُ
وَبَكٰى اَهْلُ دَارِهٖ حَتّٰى عَلَتِ الْاَصْوَاتُ پس رونے لگے یہ
سنکر سب لوگ بیرونی اور وہ لوگ جو مکان مین رہتے تھے وہ بھی سب
رونے لگے یہانتک کہ آوازین بلند ہوئین رونے کی فَقَالَ عَلِيُّ
بْنُ الْحُسَيْنِ ؑ فَقُلْتُ اَنَا مَغْلُوْلٌ اَتَاْذَنُ لِيْ فِي الْكَلَامِ پس فرمایا جناب
امام زین العابدین علیہ السلام نے کہ پھر کہا مین نے یزید سے کہ مین تیرا
قیدی ہون آیا اجازت ہے مجھے کہ مین کلام کرون فَقَالَ قُلْ
وَلَا تَقُلْ هُجْرًا پس کہا یزید نے کہ کہو جو کچھ کہنا ہو مگر کوئی کلمہ

بیہودہ نہ کہا فَقَالَ لَقَدْ وُقِفْتُ مَوْقِفًا لَا یَنْبَغِیْ لِمِثْلِیْ اَنْ یَقُوْلَ الْهُجْرَ مَا ظَنُّكَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ لَوْ رَاٰنِیْ فِی الْغُلِّ

پس ارشاد کیا امام زین العابدین نے کہ مین ایسے جگہہ پر بذلت کہرا ہون کہ نہین سزاوار ہے میرے لیئے کلمہ بیہودہ کہنا پہر کہا کیا گمان رکہتا ہے تو رسولخدا کی بارے مین اگر وہ دیکہین مجہے اس قید مین تو کیا کہین فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ حُلُّوْهُ پس کہا یزید نے بعض ملازمین سے جو گرد کہڑے تہے اوس شقی کے کہ کہول دو فرزند حسین کو رسن سے اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَنْقَلِبُوْنَ

مجلس پنجاہ و ششم

رَوٰی لِیْ شَیْخُنَا الصَّدُوْقُ الْقُمِّیُّ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ رَضِیَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی لِاِبْلِیْسَ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ فَمَنْ هُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الَّذِیْنَ هُمْ اَعْلٰی مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ

روایت کی ہے جناب شیخ صدوق قمی نے اپنے سند سے ابو سعید خدری سے کہ کہا اوسنے کہ ہم لوگ جناب رسالتمآب کے پاس بیٹہے تہے ناگاہ آیا ایک شخص خدمت جناب رسول خدا مین اور اوسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ بیان کیجیے مطلب اس آیہ کریمہ کا جو خدا نے ابلیس کے بارے مین فرمایا کہ تکبر کیا تو نے یا تہا تو اون لوگون مین سے جو بزرگ ہین ملائکہ سے

فقال رسول اللہ ع ھم انا و علی و فاطمۃ والحسن والحسین کنا فی سرادق العرش ونسبح اللہ وتسبح الملائکۃ بتسبیحنا قبل ان یخلق اللہ آدم بالفی عام

پس فرمایا جناب سید المرسلین نے کہ مراد اون لوگون سے مین اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین ہین کہ تھے ہم سب سرادق عرش مین اور تسبیح خدا کرتے تھے اور ملائکہ بھی تسبیح خدا مین مصروف تھے قبل خلقت آدم سے دو ہزار برس فلما خلق اللہ آدم امر الملائکۃ ان یسجدوا لہ ولم یامرنا بالسجود فسجد الملائکۃ کلھم الا ابلیس فانہ ابی ان یسجد فقال اللہ تعالیٰ استکبرت ام کنت من العالین ای من ھولاء الخمسۃ المکتوب اسمائھم فی سرادق العرش فنحن باب اللہ الذی یوتی منہ بنا یھتدی المھتدون فمن احبنا احبہ اللہ واسکنہ جنتہ ومن ابغضنا ابغضہ اللہ واسکنہ نارہ ولا یحبنا الا من طاب مولدہ

پس جب پیدا کیا خدا نے آدم کو تو حکم کیا ملائکہ کو کہ سجدہ کرین آدم کو اور ہمین حکم سجدہ کا نکیا آدم کے لیے پس سجدہ کیا کل ملائکہ نے آدم کو مگر ابلیس نے پس بدرستیکہ اوسنے انکار کیا سجدہ کرنے سے پس ارشاد کیا خدا نے کہ تکبر کیا تونے یا ہے تو بزرگ لوگون مین سے یعنے ہم پنجتن

مین سے کہ جنکے نام لکھے ہین سراپردہ ساق عرش پر پس ہم ہین دروازہ
خدا کا کہ ہمارے وساطت سے وہ لوگ جنہون نے ہدایت پائی ہے
ہمارے ساتھہ داخل جنت ہون گے پس وہ شخص جو دوست رکھے گا
ہمین دوست رکھے گا اوسے خدا اور داخل کریگا اوسے جنت مین
اور وہ شخص جو دشمنی کریگا ہمسے دشمنی کریگا خدا اوس سے اور جگہہ دیگا
اوسے اپنے جہنم مین اور نہ محبت کریگا ہمسے مگر وہ شخص جو زنا زادہ نہو
وَفِي الْأَمَالِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِيطَالِبٍ أَقْدَمُ أُمَّتِي سِلْمًا وَأَكْثَرُهُمْ
عِلْمًا وَأَصَحُّهُمْ دِينًا وَأَفْضَلُهُمْ يَقِينًا وَأَحْمَلُهُمْ حِلْمًا وَأَسْمَحُهُمْ كَفًّا وَ
أَشْجَعُهُمْ قَلْبًا وَهُوَ الْإِمَامُ وَالْخَلِيفَةُ بَعْدِي اور کتاب امالی مین جابر ابن عبد اللہ
انصاری سے ماثور ہے کہ کہا اونہون نے کہ ارشاد کیا جناب رسولخدا
نے کہ علی ابن ابیطالب مقدم تر ہین میرے تمام امت مین از روئے
صلح کے اور زیادہ ہے علم علی کا علم سے تمام امت کے اور کامل و صحیح تر ہے
دین اونکا دین امت سے اور افضل ترین اعتقاد ہین وہ جناب از روے
اعتقاد و یقین کے اور تمامی امت سے زیادہ ہین بردباری و حلم مین
اور سخی تر ہین علی بن ابیطالب تمام امت مین اور شجاع ترین امت ہین
وہ جناب از روئے قلب کے یعنی اشجع الناس ہین اور وہ حضرت امام و خلیفہ

ہین بعد میرے وَفِيهِ اَيضاً عَن سَلمَةَ بنِ قَيسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ عَلِيٌّ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ كَالشَّمسِ بِالنَّهَارِ فِي الاَرضِ وَفِي السَّمَاءِ الدُّنيَا كَالقَمَرِ بِاللَّيلِ فِي الاَرضِ
اور اوسی کتاب مین سلمہ ابن قیس سے مروی ہے کہ کہا اوسنے کہ ارشاد فرمایا رسولخدا نے کہ علی ابن ابیطالب کا نور ساتوین آسمان مین جلوہ گر ہے اسطرح جسطرح آفتاب دنکو ظاہر ہوتا ہے اہل ارض کے واسطے یعنے جسطرح اہل زمین کی لیئے آفتاب نورانی ہے اور اہل زمین اوسے دیکھتے ہین اوسیطرح اہل آسمان علی کو دیکھتے ہین اور آسمان دنیا پر علی اسطرح ہین جسطرح ماہتاب شب کو اہل زمین کے لئے ہوتا ہے اَعطَى اللهُ عَلِيًّا مِنَ الفَضلِ جُزءً لَو قُسِمَ عَلَى اَهلِ الاَرضِ لَوَسِعَهُم وَاَعطَاهُ اللهُ مِنَ الفَهمِ جُزءً لَو قُسِمَ عَلَى اَهلِ الاَرضِ لَوَسِعَهُم
عطا فرمایا حق سبحانہ وتعالے نے علی کو ایک جزو فضیلت کا ایسا کہ اگر پھیلایا جائے تمام اہل زمین پر تو بھی نہ سمائے اور بھر جائے اور عطا فرمایا خدا نے علی کو ایک جزو فہم سے کہ اگر تقسیم کیا جائے اہل زمین پر تو گنجایش و وسعت زمین کافی نہو وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ قَالَ فِي حَقِّ عَلِيٍّ يَومَ خَيبَرَ مُخَاطِبًا لَهُ لَولَم اَخَف اَن تَقُولَ فِيكَ اُمَّتِي مَا قَالَتِ النَّصَارَى فِي المَسِيحِ بنِ مَريَمَ لَقُلتُ اليَومَ فِيكَ حَدِيثًا اور ایک حدیث مین یہہ مضمون ہے کہ روز جنگ خیبر جناب رسولخدا نے خطاب فرمایا امیرالمومنین علی بن ابیطالب سے اور فرمایا

اونکے حق مین کہ اگر مجھے خوف نہوتا اس بات کا کہ میرے امت قائل ہوجائیگی تیرے باب مین اوسطرح جسطرح نصاری حضرت عیسی پسر مریم کی بارے مین قائل ہوگئے تو ضرور آج مین تیری فضیلت مین ایک حدیث بیان کرتا اور فرمایا جناب رسولخداؐ نے کہ یا علی نہ اقدام کریگا تم پر کوئی شخص مگر کافر اور نہ روگردانی کریگا تمسے کوئی مگر کافر یا علی تم نور خدا ہو خلق خدا مین اور دلیل واضح و برہان ساطع ہو خدا کیجانب سے بندون پر اوسکے اور سیف خدا ہو اون لوگون کے لئے جو دشمن ہین خدا کے اور وارث ہو اون علوم کے جو حق تعالی نے اپنے انبیا کو عطا کئے ہین یا علی تم کلام بزرگ ہو حق تعالے کے اور یا علی ہونا تمہارا بہت بڑا معجزہ ہے خدا کا اور نہ قبول کریگا خدا ایمان کو کسی شخص سے جب تک کہ محبت تمہاری اوسکے دل مین نہو چنانچہ امام شافعی کہ اہل سنت سے ہے وہ کہتا ہے اِلیٰ مَا اُلَامُ وَحَتّٰی مَتٰی اُعَاتَبُ فِی حُبِّ ہٰذَا الْفَتٰی یعنے کب تک مین ملامت کیا جاؤنگا اور کہان تک عتاب کیا جاونگا محبت مین اس جوان کے اور اشارہ فتی سے اس طرف کیا ہے کہ جب جنگ احد مین جناب رسولخدا تنہا رہ گئے اور سب مسلمان فرار کر گئے اور حضرت نے استغاثہ کیا تو کرار غیر فرار نے ایسی تلوار کی اور ثابت قدمی سے جہاد کیا راہ خدا مین کہ لشکر کفار مین تلاطم پڑگیا اور سبکے پاؤن اوکھڑ گئے اور

لشکر کو تنہا قتل کیا یہان تک کہ ملک فلک پکارا لَافَتیٰ اِلَّا عَلِیٌّ
لَاسَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارِ چنانچہ اسی مضمون کو حسان بن ثابت نے نظم کیا ہے
جِبْرَئِیْلُ نَادیٰ مُعْلِنًا وَالنَّقْعُ لَیْسَ بِمُنْجَلِ ٭ وَالْمُسْلِمُوْنَ قَدْ اَحْدَقُوْا حَوْلَ النَّبِیِّ
الْمُرْسَلِ ٭ لَاسَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارِ ٭ وَلَافَتیٰ اِلَّا عَلِیٌّ ع
اغلب ہے کہ اذہان عالیہ اور ضمایر صافیہ مین نتیجہ تمہید آگیا ہو کہ جب رسول خدا ع
نے استغاثہ کیا تو امیر المومنین علی ابن ابی طالب نصرت کو موجود تھے اور
ایسی حمایت کی کہ من جانب اللہ منصور و مظفر ہوے فَاَیْنَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ع
عَلِیٌّ ع فِیْ یَوْمِ عَاشُوْرَا فِی الطَّفِّ کَرْبَلَا لَمَّا بَقِیَ الْحُسَیْنُ ع وَحِیْدًا فَرِیْدًا بَیْنَ الْعَزْمِ
وَنَادیٰ بِاَعْلیٰ صَوْتِہٖ هَلْ مِنْ نَاصِرٍ یَنْصُرُنَا هَلْ مِنْ مُعِیْنٍ یُعِیْنُنَا
هَلْ مِنْ رَاحِمٍ یَرْحَمُنَا هَلْ مِنْ ذَابٍّ یَذُبُّ عَنْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ع
نانے کہان تھے حضرت امیر روز عاشورا زمین کربلا پہ جب امام حسین
تن تنہا مجمع اعدا مین گھرے فریاد کرتے تھے کہ ہے کوئی ناصر و مددگار جو
ہماری نصرت کرے کوئی ایسا رحم دل ہے کہ ہم پر رحم کرے کوئی ایسا
حمایت کرنیوالا ہے کہ اہلبیت رسول کی حمایت کرے فَهَلْ فِیْکُمْ مُسْلِمٌ
آیا تم لوگون مین کوئی مسلمان ہے یا نہین کہ فرزند رسول فریاد کرتا ہے
اور تم اوسکی فریادرسی نہین کرتے قَالَ صَاحِبُ الْمَنَاقِبِ مُحَمَّدُ بْنُ
اَبِیْطَالِبٍ اَنَّهٗ لَمَّا ضَعُفَ الْحُسَیْنُ ع نَادَی الشِّمْرُ الْمَلْعُوْنُ یَا قَوْمُ مَا وُقُوْفُکُمْ وَ...

تَنظُرُونَ بِالرَّجُلِ الَّذِی قَد اَثخَنَتہُ الجِرَاحُ احمِلُوا عَلَیہِ صاحب مناقب و محمد ابن ابو طالب کہ مورخین موثقین سے ہین نقل کیا ہے کہ جب حضرت زخمون سے ضعیف ہو گئے تو شمر بیحیا نے پکار کر اپنے لشکر سے کہا کہ اب کیون دیر کر رہے ہو اور کس انتظار مین ہو لڑائی مین ایسے شخص کی کہ جسنے زخمون نے چور کر دیا ہے ای گروہ اعدا سب ملکر حملہ کرو حسین پر فَحَمَلُوا عَلَیہِ مِن کُلِّ جَانِبٍ وَ مَکَانٍ وَ جَرَحُوہُ بِالحُسَامِ وَ السِّھَامِ وَ السِّنَانِ پس ٹوٹ پڑے وہ سب ملاعین او جناب پر ہر جانب سے اور زخمی کیا اوس امام عالی مقام کو تیر و نیزہ و شمشیر سی ایسے زخمی ہوئے کہ ٹہیر انگیا فَوَقَعَ سَیِّدُ الکَونَینِ وَ رُکنُ اللّٰہِ اٰمِنِ عَلَی الاَرضِ مُجَدَّلَۃَ الاَیمَنِ ہائے اب آگے کیا عرض کرون کہ سردار عالم و رکن دین مشیت ذوالجناح سے روئے زمین پر داہنے رخسار کے بہل گرے ثُمَّ استَوَی جَالِسًا فَنَزَعَ السَّھمَ کَانَ رَمَاہُ اَبُو اَیُّوبِ الغَنَوِیُّ فِی حَلقِہِ اس شجاعت کو دیکھیے کہ باوجود ایسے زخمہا ے کاری کے پہر سنبہل کر بیٹہے اور وہ تیر جو ابو ایوب غنوی نے حلق پر او جناب کے مارا تہا اوس تیر کو کہینچ کر پہینکدیا قَالَ الرَّاوِی فَخَرَجَت زَینَبُ بِنتُ اَمِیرِ المُؤمِنِینَ مِن مَدَاخِلِ الخِبَاءِ راوی کہتا ہے کہ اوسوقت جناب زینب دختر امیر المومنین خیمہ سے باہر نکل آئین وَ ھِیَ تَبکِی وَ تَنُوحُ وَ قَولُھَا تَجُولَانِ بَینَ اُذُنَیھَا اور وہ مخدرہ زار زار روتی تہین اور نوحہ و فریاد

کرتی تہین اور دونو گوشوارے اون مخدومہ کے اونکے کانون مین
ہلتے جاتے تھے اسّے صاف ظاہر ہے کہ جناب زینب بیقراری سے مقتل
کیطرف دوڑی تہین وَتَقُولُ وَاسَیِّدَاہُ وَااَخَاہُ لَیتَ السَّمَاءَ
اطبقت علی الارض اور فرماتی جاتی تہین کہ ہائے بہائی کاش آسمان
زمین پر گرتا کہ مین یہہ حال تمہارا نہ دیکھتی وَیحکمُ اَلَیسَ فِیکُم مُسلِمٌ
وائے ہو تم پر کیا تمین کوی مسلمان نہین ہے یَابنَ سَعدٍ اَیُقتَلُ
حُسَینُ بنُ رَسُولِ اللّٰہِ وَاَنتَ تَنظُرُ اِلَیہِ اے پسر سعد حسین فرزند
رسول الثقلین توقتل ہو رہا ہے اور تو سامنے کہڑا دیکھتا ہے قَالَ
حُمَیدُ بنُ مُسلِمٍ اَنَّ عُمَرَ بنَ سَعدٍ لعنہ اللہ لَمَّا رَاٰی
حُرقَتَہَا وَنَحِیبَہَا بَکٰی حَتّٰی تَسِیلُ دُمُوعُہُ عَلٰی
خَدَّیہِ وَھُوَ یَصرِفُ وَجہَہُ عَنہَا حمید ابن مسلم کہتا ہے کہ جب عمر سعد
نے ایسا تڑپنا اور بیقراری سے رونا جناب زینب دختر امیرالمومنین کا
مشاہدہ کیا تو خود بھی منہہ پہیر کر اون معظمہ کے جانب سے رودیا یہان تک
کہ آنسو اوسکے رخسارون پر جاری ہوے مومنین عمر سعد کے منہہ پہیر
کے رونے مین دو احتمال ہین ایک تو یہہ کہ اوسے عجب نہین کہ جناب
زینب سے حجاب ہوا ہو کہ اوسکے موجودگی مین ایسے ظلم عظیم حضرت پر
گذر گئے اور اوسے رحم نہ آیا اور دوسرا احتمال یہہ ہے کہ بیقراری جناب

زینب کے اور تڑپتا دیکھا نگیا بے قرار ہوکر رو دیا اور اونکیطرف
سے مونہہ پہیر لیا یا شاید یہہ وجہہ ہو کہ زینب پر رونا اوسکا ظاہر
نہو جائے حضرات کیا فقط عمر سعد ہی رویا نہین بلکہ گہوڑے تک لشکر
عمر سعد کے روئے یہہ تلاطم تو دیکہیے کہ آسمان سے خون برسا زمین
کانپنے لگی اندہی سیاہ چلی زمانہ درہم و برہم ہوگیا غالب ہے
کہ یہہ وہی وقت ہو گا جب سر سید الشہدا سے شمر نے بے ادبی کی
ہے اور اشقیا بے باکانہ گہوڑونپر قریب نعش حسین کے آگئے
اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس چہیاسٹہ ۶۶

عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ كَانَ اِبْلِيْسُ لَعَنَهُ اللّٰهُ يَخْرِقُ
السَّمٰوَاتِ السَّبْعَ فَلَمَّا وُلِدَ عِيْسٰى حُجِبَ عَنْ ثَلٰثِ سَمٰوَاتٍ
حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا اون جناب نے کہ زمان
سابق مین شیطان ملعون ساتون آسمانون پر جاتا تہا مگر جب حضرت عیسی
علی نبینا و آلہ و علیہ السلام پیدا ہوے تو اوس روز سے شیطان تین آسمانونسے
ممنوع ہوگیا لیکن آسمان چہارم تک جاتا تہا فَلَمَّا وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حُجِبَ عَنِ السَّمٰوَاتِ كُلِّهَا

وَرُمِيَتِ الشَّيَاطِيْنُ بِالرُّجُوْمِ پس جبکہ جناب رسالتمآب بتاریخ
سیزدہم ماہ ربیع الاول بروز جمعہ پیدا ہوے تو اوس روز سے قطعاً
جانا ابلیس کا آسمانون پر موقوف ہوگیا اوسدن سے جب شیاطین
آسمان کیطرف جانے کا ارادہ کرتے ہین تو ملائکہ اون کو شعلہاے آتشین
سے فوراً اڑا دیتے ہین اور ہٹا دیتے ہین اور دوسری روایت مین
ہے کہ دریاے محیط کے مچھلیون مین ایک مچھلی ہے کہ نام اوسکا طمسوسا
ہے اور وہ سب مچھلیون سے بزرگ ہے اور سردار ہے وَلَهُ سَبْعُ
مِائَةِ اَلْفِ ذَنَبٍ يَمْشِي عَلٰى ظَهْرِهَا سَبْعُ مِائَةِ
اَلْفِ نُوْنٍ اَلْوَاحِدُ مِنْهَا اَكْبَرُ مِنَ الدُّنْيَا
اور خداوند عالم نے اوس ماہی کو سات لاکھ دُمین عطا کی ہین اور بزرگی
اور عظمت اوس مچھلی کی اس مرتبہ مین ہے کہ سات لاکھ مچھلیان اوسکے
پشت پر چلتے ہین کہ ہر واحد اون مین سے تمام دنیا سے بزرگ تر ہے
وَلِكُلِّ نُوْنٍ سَبْعُمِائَةِ اَلْفِ قُرُوْنٍ مِنْ زُمُرُّدٍ اَخْضَرَ
لَا يُشْعَرُ بِهِنَّ اِضْطَرَبَ فَرَحًا لِمَوْلِدِهٖ
اور ہر مچھلی کو حق سبحانہ تعالے نے سات لاکھ شاخین زمرد سبز سے عطا
فرمائے ہین باانیہمہ طمسوسا کو کچھہ گرانی محسوس نہین ہوتی پس وہ مچھلی
بسبب شادمانی اور سرور ولادت باسعادت کی اوچھل پڑی دلوکا

زینب کے اور تڑپنا دیکھا نگیا بے قرار ہوکر رو دیا اور اونکیطرف سے مونہہ پہیر لیا یا شاید یہیہ وجہہ ہو کہ زینب پر رونا اوسکا ظاہر نہوجائے حضرات کیا فقط عمر سعد ہی رویا نہین بلکہ گہوڑے تک لشکر عمر سعد کے روئے یہہ تلاطم تو دیکہیے کہ آسمان سے خون برسا زمین کانپنے لگی اندہی سیاہ چلی زمانہ درہم و برہم ہوگیا غالب ہے کہ یہہ وہی وقت ہوگا جب سر سید الشہدا سے شمر نے بے ادبی کی ہے اور اشقیا نے بانکا نہ گہوڑونپر قریب نعش حسین کے اسکئے

اَلَا لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ وَسَيَعۡلَمُ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَىَّ مُنۡقَلَبٍ يَّنۡقَلِبُوۡنَ

مجلس چہیاسٹہ ۶۶

عَنِ الصَّادِقِ عَلَيۡهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ اِبۡلِيۡسُ لَعَنَهُ اللّٰهُ يَخۡرِقُ السَّمٰوٰتِ السَّبۡعَ فَلَمَّا وُلِدَ عِيۡسٰى حُجِبَ عَنۡ ثَلٰثِ سَمٰوٰتٍ

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا اون جناب نے کہ زمان سابق مین شیطان ملعون ساتون آسمانون پر جاتا تہا مگر جب حضرت عیسی علی نبینا و آلہ و علیہ السلام پیدا ہوے تو اوس روز سے شیطان تین آسمانونسے ممنوع ہوگیا لیکن آسمان چہارم تک جاتا تہا فَلَمَّا وُلِدَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حُجِبَ عَنِ السَّمٰوٰتِ كُلِّهَا

وَرُمِیَتِ الشَّیَاطِیْنُ بِالرُّجُوْمِ پس جبکہ جناب رسالتمآب بتاریخ
سترہویں ماہ ربیع الاول بروز جمعہ پیدا ہوئے تو اوس روز سے قطعاً
جانا ابلیس کا آسمانون پر موقوف ہوگیا اوس دن سے جب شیاطین
آسمان کیطرف جانے کا ارادہ کرتے ہین تو ملائکہ اون کو شعلہائے آتشین
سے فورا اڑا دیتے ہین اور ہٹا دیتے ہین اور دوسری روایت مین
ہے کہ دریائے محیط کے مچھلیون مین ایک مچھلی ہے کہ نام اوسکا طمسوسا
ہے اور وہ سب مچھلیون سے بزرگ ہے اور سردار ہے وَلَهٗ سَبْعُ
مِائَةِ اَلْفِ ذَنَبٍ یَمْشِیْ عَلٰی ظَهْرِهٖ سَبْعُ مِائَةِ
اَلْفِ نُوْنٍ اَلْوَاحِدُ مِنْهَا اَكْبَرُ مِنَ الدُّنْیَا
اور خداوند عالم نے اوس ماہی کو سات لاکھ دُمین عطا کی ہین اور بزرگی
اور عظمت اوس مچھلی کی اس مرتبہ مین ہے کہ سات لاکھ مچھلیان اوسکے
پشت پر چلتے ہین کہ ہر واحد اون مین سے تمام دنیا سے بزرگ تر ہے
وَلِكُلِّ نُوْنٍ سَبْعُمِائَةِ اَلْفِ قَرْنٍ مِنْ زُمُرُّدٍ اَخْضَرَ
لَا یُشْعَرُ بِهِنَّ اِضْطَرَبَ فَرَحًا لِمَوْلِدِهٖ
اور ہر مچھلی کو حق سبحانہ تعالے نے سات لاکھ شاخین زمرد سبز سے عطا
فرمائے ہین باانیہمہ طمسوسا کو کچھہ گرانی محسوس نہین ہوتی پس وہ مچھلی
بسبب شادمانی اور سرور ولادت باسعادت کی اوچھل پڑی وَلَوْلَا

اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْبَتَهُ لَجَعَلَ عَالِيَهَا سَافِلَهَا اور اگر حافظ آسمان و زمین
اوس ماہی کو نہ روکتا تو وہ مچھلی بسبب سرور کی اولٹ جاتی وَمَا بَقِيَ
جَبَلُ اِلَّا نَادٰی صَاحِبَهُ بِالْبِشَارَةِ وَ
يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور کوئی پہاڑ باقی نرہا مگر یہ
کہ ایک نے دوسری پہاڑ کو خوشخبری اور مبارکباد دی اور کلمہ توحید
زبان پر جاری کیا بقدرت پروردگار اور بسبب سرور ولادت با
باسعادت پیغمبر آخرالزمان کی چالیس روز تک تمام درخت با شاخ و ثمر
تقدیس خداوند جلیل مین مشغول ہے وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ سَجَدَ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَ
رَاسَهُ وَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور صفیہ بنت عبدالمطلب سے
منقول ہے کہ وہ کہتے ہین کہ جس شب کو جناب رسولخدا محمد مصطفٰے صلی اللہ
علیہ و آلہ پیدا ہوے ہین بجائے قابلہ خدمت گذار تھی پس بوقت
ولادت باسعادت کی ایک نور ایسا ظاہر ہوا کہ نور آفتاب کو کچھہ رتبہ
نہ تہا اور جسوقت کہ وہ جناب پیدا ہوے اوسیوقت سجدہ کہ باری زمین
پر کیا اور بعد اسکے سر اقدس بلند کیا اور بزبان فصیح فرمایا لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ کیون حضرت جب ایسے برگزیدہ باری تعالیٰ

اس دنیا سے رحلت کی ہوگی تو کیا حال ہوا ہوگا ملائکہ آسمان کا
اور جناب سیدہ اور جناب امیر و حسنین علیہم السلام کا کما
فِي الْبِحَارِ اَنَّهُ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ مَرَضًا شَدِيدًا كَانَ
فِي بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فِي حُجُرَاتِهِ جیسا کہ کتاب بحار
مین منقول ہے کہ جب وقت وفات جناب رسالتمآب قریب پہونچا اوس وقت
وہ جناب گھر مین ام سلمہ کے اپنے حجرے مین تھے فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ
بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لِيْ اَرَاكَ مُتَغَيِّرًا
مَحْزُوْنًا قَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ نُعِيَتْ اِلَيَّ نَفْسِيْ فَسَلَامٌ
لَكِ مِنِّيْ فَلَا تَسْمَعِيْنَ بَعْدَ ذٰلِكَ صَوْتَ مُحَمَّدٍ اَبَدًا
پس جبکہ ام سلمہ نے حال حضرت کا نہایت ہی متغیر پایا عرض کیا کہ قربان
ہون آپ پر مان اور باپ میرے یا رسول اللہ کیا سبب ہے کہ اسوقت
مین حال آپکا نہایت متغیر پاتی ہون حضرت نے فرمایا کہ اے ام سلمہ اب
وقت وفات میرا قریب ہے اور بعد آج کے تو کبھی آواز محمد کی نسنے
گی یہ حال سنکر جناب ام سلمہ بے تاب ہوکر رونے لگین کہ یکایک جناب
رسالتمآب نے ارشاد کیا کہ اے ام سلمہ جلد میرے پارہ جگر فاطمہ کو بلاؤ
یہہ کہکر غش کر گئے وہ جناب پس ام سلمہ نے اوسیوقت جناب سیدہ
سے کہلا بھیجا کہ اے نور نظر اگر اپنے باپ سے ملنا منظور ہو تو جلد آؤ

کہ حال تمہارے باپ کا نہایت متغیر ہے فَجَاءَتْ فَاطِمَۃُ عَلَیْھَا السَّلَامُ وَرَاَتْہُ اَنَّہٗ مُغْشِیٌّ عَلَیْہِ فَصَاحَتْ وَااَبَتَاہُ وَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ لِلْاَرَامِلِ وَالْیَتَامٰی فَاَخَذَتْ رَاْسَہٗ فِیْ حِجْرِھَا وَوَضَعَتْ فَمَھَا عَلٰی فَمِہٖ وَقَبَّلَتْہُ وَبَکَتْ فَنَادَتْ وَااَبَتَاہُ وَارَسُوْلَ اللّٰہِ نَفْسِیْ لِنَفْسِکَ الْفِدَاءُ کَلِّمْنِیْ فَاَنَا اِبْنَتُکَ الْوَالِھَۃُ فَاطِمَۃُ الزَّھْرَاءُ پس جناب سیدہ نے جو ہین یہہ خبر وحشت اثر سنی افتان وخیزان باحال پریشان تشریف لائین دیکھا کہ جناب رسول خدا غش مین پڑے ہین اور حال حضرت کا نہایت متغیر ہے یہہ دیکھتے ہی بیتاب ہو کر دوڑین اور سر مبارک اپنے پدر بزرگوار کا اپنے گود مین لے لیا اور فرط محبت سے مونہہ اپنا مونہہ پر اپنے باپ کے رکھدیا اور تقبیل فرما کر زار زار رونی لگین اور عرض کیا کہ اے بابا فدا ہو جان میرے آپکے جان پر سے کچھہ کلام تو کیجئے مین ہون پیاری بیٹی آپ کی فاطمہ زہرا اے بابا غش سے آنکھین تو کھولو دیکھو تو کون تمہارے مونہہ پر مونہہ رکھے ہے ناے جب یہہ آواز دردناک جناب رسول خدا نے سنی غش سے آنکھین کھولدین دیکھا کہ فاطمہ مونہہ پر مونہہ رکھے رو رہے ہین دفعۃً

شفقت پدری جوش مین آئی فرمایا کہ اے پارہ جگر اے فاطمہ
جلد ہی میرے سینے سے چمٹ جا نا ئے جناب سید تو یہ چاہتی تہین
فوراً سینہ سے اپنے باپ کے لپٹ گئین فَاَدْخَلَهَا
تَحْتَ ثِيَابِهٖ اوسوقت جناب رسول خدا نے فاطمہ کو زیر عبا لے لیا
اور دیر تک کچھہ باتین کرتی رہی بعد اوسکے فرمایا کہ اے پارہ جگر
اسقدر بیقراری نکر اسلیئے کہ سب سے پہلے تو ہی مجھسے اگر ملے گی فَقَالَ
يَا فَاطِمَةُ اُطْلُبِيْ وَلَدَيَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ حَتّٰى اُوَدِّعَهُمَا
فَطَلَبَتْهُمَا فَلَمَّا رَاٰهُمَا ضَمَّهُمَا اِلٰى صَدْرِهٖ وَقَبَّلَهُمَا وَشَمَّهُمَا وَبَكٰى حَتّٰى غُشِيَ عَلَيْهِ
فرمایا جناب رسول خدا نے کہ اے فاطمہ اب جلد مرے فرزند حسن
اور حسین کو بلا دو کہ تا مین اون سے رخصت ہولون اور وہ مجھسے
رخصت ہولین اوسیوقت جناب سیدہ نے حسنین کو بلا بھیجا جب
قریب اپنے نانا کے پہونچے تو حضرت نے ہاتہ پھیلا کر اپنے سینے
سے لگا لیا اور بار بار ہر ایک کے بو سونگتی تھی اور پیار کرتی
تھی آخر الامر اسقدر روئی کہ غش آگیا اور اوہر حسنین بھی بے اختیار
رو رہے تھے فَاَرَادَ عَلِيٌّ اَنْ يُنَحِّيَهُمَا عَنْ صَدْرِهٖ فَاَفَاقَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ يَا عَلِيُّ لَا تُنَحِّ ابْنَيَّ عَنِّيْ
پس اوسوقت جناب امیر علیہ السلام نے چاہا کہ حسنین کو سینے سے

جناب رسول خدا کے جدا کرین کہ یکایک حضرت نے غش سے انکھین
کہولدین اور فرمایا کہ یا علی نہ جدا کرو میرے بچون کو میرے سینے سے
حَتّٰی اَشَمَّهُمَا وَیَشَمَّانِیْ فَهٰذَا وِدَاعٌ لَا تَلَاقِیَ بَعْدَهٗ
تا اینکہ مین انکی خوشبو سونگہون اور یہہ میری بو سونگہین کہ اب وقت
رخصت قریب ہے اور بعد میرے اب یہہ کسکے سینے سے لپٹین گے
فَبَیْنَا کَذٰلِکَ اِذْ نَزَلَ جِبْرَئِیْلُ بِاَمْرِ اللّٰهِ الْجَلِیْلِ
وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقْرَئُکَ
السَّلَامَ وَیَقُوْلُ نَحْنُ نُبَلِّغُکَ مَا تُرِیْدُ
مِمَّا اَعْدَدْنَا لَکَ مِنَ الْکَرَامَةِ
پس منقول ہے کہ سب اہلبیت بحسرت و یاس گرد رسول خدا کے
حلقہ کئے ہوے رورہے تھے کہ اس اثنا مین جبرئیل بحکم خداوند
جلیل نازل ہوے اور بعد تسلیم عرض کیا کہ یا رسول اللہ حق تعالے
نے بعد تحفہ سلام کے ارشاد کیا ہے کہ ہم پہونچا ئینگے تمہین وہ چیز جو تم چاہو گے
اوس شئے مین سے جو تمہارے لئے قرار دی گئی ہے از قسم کرامت و
بزرگی وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ وَاٰلِکَ هٰذَا کَافُوْرٌ
مِنَ الْجَنَّةِ خُذْ مِنْهُ حِصَّةً لِحَنُوْطِکَ ثُمَّ قَسِّمْهُ عَلٰی اَهْلِبَیْتِکَ
بعد اسکے جبرئیل نے عرض کیا کہ یا سید المرسلین حق سبحانہ تعالے نے

یہہ کافور جنت بطریق ہدیہ آپکی لیے بہیجا ہے اور ارشاد کیا ہے کہ پہلے
آپ اس کافور بہشت سے اپنی حنوط کے لئے لیجے اور باقی اپنی اہلبیت
پر تقسیم فرمائی فالمشہور انہ صلی اللہ علیہ
واٰلہ قسمہ ارباعا ربعا لنفسہ وربعا
لعلیؑ وربعا لفاطمۃ وربعا للحسنؑ یعنی مشہور یہہ ہے کہ جناب رسالتمآبؐ
نے اوس کافور جنت کے چار حصے کے ایک حصہ واسطے اپنے حنوط کے
لیا اور دوسرا حصہ جناب امیرؑ کو عنایت کیا اور تیسرا حصہ جناب سیدہ
کو عنایت کیا اور چوتہا حصہ اپنے فرزند حسن کو عنایت کیا
ولم یعط منہ حصۃ لابنہ الحسینؑ فنظر الی جدہ نظرۃ
الیٰ استعبر وبکی وقال یا جداہ مالی من الکافور شئی راوی کہتا ہے کہ جب
اوس کافور جنت سے جناب امام حسینؑ کو کچہہ نہ دیا تو اونہون نے
بنظر حسرت و یاس اپنے نانا کی طرف دیکہا اور آنکہون مین آنسو
بہر لائے اور عرض کیا کہ اے نانا جان کیا وجہہ ہے اسکی کہ آپنے
اس کافور جنت سے مجہے کچہہ نہ عنایت کیا فلما سمع ذلک رسول اللہ
بکی بکاءً شدیدًا وضمہ الی
صدرہ وقبلہ بین عینیہ جب رسولخداؐ نے یہ کلام جگر
خراش سنا بیتاب ہوکر روئے اور حسین کو اپنے سینہ سے لگا لیا

اور درمیان دونو انکھون کے بوسہ دیا اور فرمایا ؎ جان من غمگین مشو روز شہادت دور نیست ✤ کشتۂ راہ خدارا حاجت کافور نیست
مومنین اب یاد کرین آب حال اوس مظلوم کا کافور کیسا کوئی اتنا بھی تو نہ تہا کہ جو لاش اون جناب کے اوس خاک گرم پرسے اوٹھا لاتا یا کسی چیز کا سایہ کرتا مگر ہان چند جانور اپنے پرونکا سایہ کرتے تھے اور پانی فرات سے لاکر چھڑکتے تھے چنانچہ اونہین جانورون سے ایک جانور اپنے تئین خون مین رنگین کرکے خبر دینے کو مدینہ منورہ کیجانب اوڑگیا اور دیوار پر فاطمہ صغرا کے اکر بیٹہا اور خون اوسکے پرون سے ٹپکتا جاتا تھا اور وہ جانور غم رسیدہ آواز دردناک سے کہتا تہا الا قُتِلَ الحُسَینُ بِکَربَلاءَ الا ذُبِحَ الحُسَینُ بِکَربَلاءَ الا لعنۃُ اللّٰہِ عَلَی القَومِ الظّالِمِینَ وَسَیَعلَمُ الَّذِینَ ظَلَمُوا اَیَّ مُنقَلَبٍ یَّنقَلِبُونَ

مجلس سیسٹہ ۶

أَیُّهَا النَّاسُ فَضَائِلُ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَمُعْجِزَاتُہٗ بَعْدَ وِلَادَتِہٖ کَثِیرَۃٌ لَا یُحْصِیھَا الْاِنْسَانُ وَمَنَاقِبُہٗ عَزِیزَۃٌ لَا یُحِیطُھَا الْمَلَائِکَۃُ وَالْجَانُّ فَمِنْھَا اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّونَ عَلَیْہِ

مجلس سیسٹہ

وَهُوَ لَا يَمُرُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ الشَّجَرِ وَالْحَجَرِ اِلَّا وَهُوَ يُصَلِّىْ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ

آگاہ ہون مومنین کہ فضائل رسولخداؐ بعد ولادت حضرت کے اسقدر ہین کہ ہرگز احصار اور احاطہ اونکا کسی انسان سے بلکہ تمام ملائکہ اور جن وانس سے بھی ممکن نہین غرض بعض فضائل سے اوس جناب کے یہہ ہے کہ حق تعالے اور تمام فرشتے درود وسلام بھیجتے ہین اون جناب پر اور تمام اہل مکہ نے اکثر دیکھا کہ جب وہ جناب کسی درخت یا کسی پتھر کی طرف ہو کر گذر کرتے تھے تو وہ باواز بلند کہتا تھا کہ السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا نبی اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وَمِنْهَا اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ كُلَّمَا كَانَ يَمُرُّ فِى الشَّمْسِ كَانَتِ الْغَمَامَةُ تَسِيْرُ بِمَسِيْرِهٖ وَتَقِفُ بِوُقُوْفِهٖ وَمِنْهَا اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ يُبْصِرُ وَرَائَهٗ كَمَا يُبْصِرُ اَمَامَهٗ وَتَنَامُ عَيْنُهٗ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ اور فضائل سے اون حضرت کی یہہ ہے کہ جب وہ حضرت دھوپ مین کہین تشریف لیجاتے تھے تو ایک لکہ ابر سفید سر اقدس پر بجاے چتر سایہ فگن ہوتا تہا اور ہمراہ حضرت کے چلتا تھا اور جس جگہہ وہ جناب ٹھہر جاتے تھے تو وہ ابر بھی وہین ٹھہر جاتا تھا اور جو چیز کہ پس پشت مبارک آپکے ہوتے تھے اوسکو وہ

حضرت اسطرح دیکھتے تھے جسطرح سامنے کی چیز کو ملاحظہ فرماتے تھے
اور جب ظاہر چشمہائے مبارک وقت سونے کے بند ہو جاتے تھین
مگر قلب اقدس حضرت کا بیدار رہتا تھا وَمِنْهَا اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهٖ كُلَّ مَا كَانَ يَسِيْرُ فِي الطُّرُقِ وَالْمَسَالِكِ تَفُوْحُ رَائِحَتُهُ
كَالْمِسْكِ لِكُلِّ مَارٍّ وَسَالِكٍ اور اونھین فضائل سے اونجناب
کے یہہ ہے کہ جب وہ حضرت کسی راہ سے گذر فرماتے تھے تو کئی روز
تک اوس راہ سے خوشبو بہتر از مشک و عنبر آتی تھی وَيَتَنَوَّرُ بِنُوْرِ
جَمَالِهِ الْاٰفَاقُ وَالْاَرْجَاءُ وَيَسْتَضِيْءُ
بِوَجْهِهِ الْاَرْضُ وَالسَّمَاءُ اور مناقب و فضائل سے اونحضرت
کے یہہ ہے کہ جب شب تاریک مین کہین تشریف لیجاتے تھے تو وہ
شب تاریک بسبب نور جمال کے بہتر از روز روشن ہو جاتی تھی اور
نور آفتاب کو کچھہ رتبہ نہ تھا حضرت کے نور کے سامنے فَوَا اَسَفَاهُ
قَدْ اَظْلَمَتِ الْاٰفَاقُ مِنْ فَقْدِهٖ وَاغْبَرَّتِ الْاَرْضُ
وَالسَّمَاءُ مِنْ بَعْدِهٖ اِنَّ هٰذِهٖ لَمُصِيْبَةٌ
عُظْمٰى وَرَزِيَّةٌ كُبْرٰى لِلْاِسْلَامِ
وَاَهْلِهٖ سِيَّمَا الْعِتْرَتِهٖ وَبَضْعَتِهٖ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ
وَعَلِيِّ الْمُرْتَضٰى پس افسوس صد افسوس کہ انتقال سے اوس جناب کے

تمام عالم تیرہ و تار ہو گیا اور اس غم و الم مین تمام زمین و آسمان
مین قیامت بپا ہوے اور اہل اسلام پر مصیبت عظیم طاری ہوے
خاصتہ جو مصیبت کہ جناب سیدہ اور امیر المومنین اور حسنین علیہم السلام
پر واقع ہوی بیان اوسکا کسی سے ممکن نہین مگر اجمالاً کتاب بحار
مین منقول ہے لَمَّا تَغَیَّرَ حَالُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ص بَکَتْ فَاطِمَۃُ عَلَیْھَا
السَّلَامُ وَاَخَذَتْ رَاْسَہٗ فِیْ حِجْرِھَا وَوَضَعَتْ فَمَھَا
عَلٰی فَمِہٖ کہ جب متغیر ہوا حال جناب رسالتمآب ؐ کا تو جناب سیدہ بیقرار
ہو کر روئین اور سر مبارک اپنے پدر بزرگوار کا اپنے گود مین لے لیا
اِذْ نَادٰی رَجُلٌ خَلْفَ الْبَابِ کہ ناگاہ ایک مرد نے پس در سے آواز
دی کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَنَا رَجُلٌ غَرِیْبٌ رَسُوْلٌ اِلَیْکَ فَاْذَنْ لِیْ حَتّٰی اَدْخُلَ عَلَیْکَ
کہ اے رسولخدا آپ پر سلام ہو اس مسافر کا اور سلام ہو آپ پر اے
نبی خدا مین ہون ایک مرد غریب کسیکا کچھ پیام آپکے پاس لایا
ہون مجھے اجازت دیجیے تاکہ حاضر خدمت فیضدرجت ہون اور جو
کچھ عرض کرنا ہے وہ عرض کرون فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ عَلَیْھَا السَّلَامُ
یَا عَبْدَ اللّٰہِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ فِیْ شِدَّۃِ الْمَرَضِ قَدْ غُشِیَ
عَلَیْہِ فَعَلَیْکَ اَنْ تَرْجِعَ جناب سیدہ نے یہ کلام سنکر فرمایا

کہ اسے بندۂ خدا رسول خدا اسوقت غش مین پڑے ہین اب اسوقت
تو پھر جا یہ وقت ملاقات نہین ہے فَسَكَتَ هُنَيْئَةً وَلَمْ يَبْرَحْ
عَنِ الْبَابِ پس یہہ سنکر چپ تو ہو رہا لیکن در دولت سے نہ ہٹا
ثُمَّ اسْتَاذَنَ بِصَوْتٍ مُهِيْبٍ وَقَالَ يَا سَيِّدَتِيْ
اِنِّيْ رَسُوْلُ اِلَيْهِ فَلَا بُدَّ لِيْ مِنَ الدُّخُوْلِ عَلَيْهِ
بعد اسکے باواز مہیب یہہ عرض کیا کہ اسے سیدہ میری مین کسیکا
بھیجا ہوا آیا ہون پس ضرور ہے مجکو حاضر ہونا خدمت مین رسولخدا
کی فَفَزِعَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ حَتّٰى اَفَاقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ پس جو ہین یہ آواز جناب سیدہ نے سنی نہایت خوف
طاری ہوا اور کانپنے لگین یہان تک کہ جناب رسولخدا چونک پڑے
دیکھا کہ فاطمہ کانپ رہی ہین فرمایا يَا قُرَّةَ عَيْنِيْ مَالِيْ اَرَاكِ
فَزِعَةً مَرْعُوْرَاةً کہ اسے پارہ جگر میرے اسے فاطمہ یہ کیا حال ہے جو تو
کانپ رہی ہے فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ يَا اَبَتَاهُ اِنَّ اَعْرَابِيًّا عَلَى الْبَابِ
يَسْتَاذِنُ الدُّخُوْلَ عَلَيْكَ كُلَّمَا اَعْتَذَرْتُ لَا يَصْدُقُنِيْ کہا جناب سیدہ نے کہ اسے بابا ایک
اعرابی دروازے پہ کھڑا اذن حضوری چاہتا ہے اور ہر چند مینے معذرت
کی لیکن وہ عذر میرا قبول نہین کرتا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا قُرَّةَ
عَيْنِيْ اَمَا تَعْرِفِيْنَهُ وَهُوَ قَاطِعُ اللَّذَّاتِ وَمُفَرِّقُ

الْجَمَاعَاتِ وَهُوَ مَلَكُ الْمَوْتِ يَا فَاطِمَةُ وَهُوَ يَحْفَظُ حُرْمَةَ بَابِكِ لَا يَمْنَعُهُ مَانِعٌ مِنَ الْوُلُوْجِ وَلَا يَحْجُبُهُ حَاجِبٌ مِنَ الْخُرُوْجِ یہ سنکر رسول خدا نے فرمایا کہ اے نور چشم تمنے اسکو نہ پہچانا یہہ وہ شخص ہے کہ قطع کرتا ہے لذتون کو اور پراگندہ کرتا ہے جماعتونکو اور یتیم کرتا ہے بچون کو یہی تو ملک الموت ہے لیکن اے فاطمہ تیرے دروازہ کو خدا نے یہ مرتبہ دیا ہے کہ ملک الموت بھی بدون اجازت داخل نہین ہو سکتا حالانکہ اسے کوئی روک نہین سکتا ہے اگر یہہ ارادہ جانیکا کرے اور اگر آوے تو کوئی منع نہین کر سکتا ہے سبحان اللہ جس دروازہ کی اسقدر توقیر کرین ملک الموت کہ بے اجازت داخل نہون اوسے دروازہ مین دررانہ لوگ جائین اوسی دروازہ سے دختر رسول کو دبائین ؎ آن درکہ جبرئیل امین بود خادمش ✤ اہل ستم بپہلوے خیر النسا زوند ✤ ثُمَّ اَذِنَ لَهُ بعد ازان حضرت نے اجازت دی ملک الموت کو حاضر ہونیکے فَدَخَلَ مَلَكُ الْمَوْتِ سَلَّمَ عَلَيْهِ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَقْرَأُكَ السَّلَامَ وَيُخَيِّرُكَ بِلِقَائِهِ اَوِ الرُّجُوْعِ اِلَى الدُّنْيَا

جب ملک الموت حاضر ہوئے پہلے تسلیم عرض کی اور پھر عرض کیا
کہ یا رسول اللہ حق تعالے نے آپ کو سلام ارشاد کیا ہے
اور اختیار دیا ہے کہ چاہو دنیا میں رہو اور چاہو ہماری ملاقات
اختیار کرو فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ
یَا مَلَکَ الْمَوْتِ اَمْھِلْنِیْ حَتّٰی یَاْتِیَنِیْ اَخِیْ
جَبْرَائِیْلُ فَقَالَ سَمْعًا وَّطَاعَۃً فَبَیْنَا
کَذٰلِکَ اِذْ نَزَلَ جَبْرَائِیْلُ وَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ
یَقْرَئُکَ السَّلَامَ اِنَّ رَبَّکَ مُشْتَاقٌ
اِلَیْکَ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی

جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے پیام جناب احدیت
سنا فرمایا کہ اے ملک الموت اتنا ٹھہرو کہ جبرئیل امین میرے
پاس آجائیں ملک الموت نے عرض کیا کہ بسر و چشم آپکی اطاعت
ہمپر واجب ہے کہ یکایک جبرئیل امین بھی نازل ہوئے اور عرض
کیا کہ حق تعالے آپ کا مشتاق ہے اور فرمایا ہے کہ اے حبیب
ہمارے ہم تمھیں بروز قیامت اسقدر عطا کرینگے کہ تم راضی ہو
جب مژدہ شفاعت سنا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ
نے تو مسرور ہوئے اور ملک الموت سے فرمایا کہ یَا مَلَکَ

الْمَوْتِ فَاصْنَعْ بِمَا تُؤْمَرُ فَبَکٰی جِبْرَئِیْلُ عَنْ یَمِیْنِہٖ
وَمِیْکَائِیْلُ عَنْ شِمَالِہٖ وَمَلَکُ الْمَوْتِ جَالِسٌ بَیْنَ یَدَیْہِ لِیَقْبِضَ رُوْحَہٗ وَبَکٰی
کہ اے ملک الموت جو حکم الٰہی ہے اوسے بجا لاؤ اور قبض روح
کرو پس میکائیل اور جبرئیل یمین و یسار بیٹھے تھے اور زار زار
رو رہے تھے اور ہاتھ جناب امیر علیہ السلام کا زیر رخسارہ جناب
رسالتمآب صلعم تہا کہ دفعۃً روح اقدس نے گلشن جنت کو پرواز
کیا ہائے اسوقت یاد آے تنہائی و بیکسی جناب سید
الشہدا مظلوم کربلا کہ درگیانہ دریائے مجمع البحرین مہ نجون
طپیدہ کرب و بلا امام حسین ع کہ جب شمر ملعون سینہ پر اوچھا بیٹھ
آیا تو حضرت نے غش سے آنکھیں کھولدین اور فرمایا کہ تو کون ہے
جو اس ہبلا و بے سی میرے سینہ پہ بیٹھا ہی اوسنے کہا
کہ وہ شقی شمر ملعون ہے حضرت نے فرمایا کہ یا شمر العطش العطش
مگر اوس شقی نے کچھہ خیال نکیا وہان تو زیر رخسارہ جناب
رسالتمآب صلعم دست مبارک علی تہا اور یہان زیر رخسارہ امام حسین
سوائے خاک گرم کے اور کچھہ نہ تہا اسی طرف اشارہ فرمایا ہے
امام ثانی عشر نے زیارت ناحیہ مقدسہ میں اَلسَّلَامُ عَلَی الْخَدِّ التَّرِیْبِ
یعنے سلام ہو اوس مظلوم پہ کہ جسکا رخسارہ خاک میں آلودہ ہوا

اَلسَّلَامُ عَلَى الشَّيْبِ الْخَضِيْبِ اور سلام ہو اوس غریب پر کہ جسکے ریش مقدس خون سے خضاب ہوئے حضرات شرعاً جو جانور ذبح کیا جاتا ہے وہ نحر نہین ہوتا اور جو نحر ہوتا ہے وہ ذبح نہین ہوتا ہائے یہہ تو جانور کے بارے مین حکم ہے نہ انسان کی لئے پھر کیا آپ سن سکین گے کہ حضرت نے زیارت ناحیہ مین کیا فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَنْحُوْرِ فِي الْوَرٰى اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَذْبُوْحِ مِنَ الْقَفَا یعنی سلام ہو اوس مظلوم پر کہ جو نحر بھی ہوا اور ذبح بھی ہوا اللہ اکبر جب رسالتمآبؐ نے انتقال فرمایا تو جناب امیرؑ نے خود تکفین حضرت کی کی ہائے یہان تکفین کیسی جو لباس کہنہ تھا وہ بھی اشقیا اوتار لے گئی وہان تو بعد فوراً دفن کی ہوے یہان تین دن تک لاش اونجناب کے خاک پر پڑے رہے آخر کار بنی اسد نے رحم کہا کر دفن کیا اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس اڑسٹھہ ۶۸

عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ وُلِدَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِمَكَّةَ بَعْدَ مَبْعَثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِخَمْسِ سِنِيْنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِشْرِيْنَ مِنْ جُمَادَى الثَّانِيَةِ کتاب بحار الانوار مین امام محمد باقرؑ سے

مجلس اڑسٹھ

منقول ہے کہ جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ و سلامہ علیہا بیسوین
تاریخ ماہ جمادی الثانیہ کو بروز جمعہ کہ پانچ برس بعثت رسول خدا
کو گذری تھی مکہ معظمہ مین پیدا ہوین وَاَبُوْهَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاُمُّهَا
خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَاسْمُهَا فَاطِمَةُ وَكُنْيَتُهَا اُمُّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَاُمُّ الْاَئِمَّةِ
اور پدر بزرگوار اوس معظمہ کے جناب رسالت مآب محمد بن
عبد اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ ہین اور مادر گرامی اونکی جناب
خدیجہ کبرا بنت خویلد ہین اور نام اوس جناب کا فاطمہ ہے
اور کنیت اوس سیدۂ کونین کے ام الحسن اور ام الحسین اور ام الائمہ ہے
وَفِيْ عِلَلِ الشَّرَائِعِ عَنْ اَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ اَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَ يَا ابْنَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ لِمَ سُمِّيَتْ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءَ کتاب علل الشرائع مین ابان
ابن تغلب سے منقول ہے کہ کہا اوسنے ایکروز مینے خدمت باسعادت
جناب صادق ع مین عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ جناب سیدہ فاطمہ
زہرا صلوات اللہ و سلامہ علیہا کو زہرا کیون کہتے ہین فَقَالَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ لِاَنَّهَا تَزْهَرُ لِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فِي النَّهَارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِالنُّوْرِ حضرت نے فرمایا کہ اے
ابان سبب زہرا کہنے کا اوس معصومہ کو یہ ہے کہ نور اوس جناب کا
ہر روز تین مرتبہ واسطے جناب امیر کے ظاہر ہوتا ہے فَكَانَ يَزْهَرُ

نُورُ وَجْهِهَا بَعْدَ صَلوٰةِ الْغَدَاةِ وَالنَّاسُ فِی فِرَاشِهِمْ
فَيَدْخُلُ بَيَاضُ ذٰلِكَ النُّوْرِ اِلٰی حُجَرَاتِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ
فَتَبْيَضُّ حِيْطَانُهُمْ پس اے ابان ابن تغلب جسوقت کہ صبح کو
جناب سیدہ و اسطے اوا کرنے نماز کے محراب عبادت مین کہڑی
ہوتی ہین اور تمام لوگ اوسوقت اپنی فرش خواب پر ہوتے ہین
اوسوقت ایک ایسا نور پیشانی اقدس سے ساطع ہوتا ہے کہ تمام
گہر مدینہ منورہ کے بسبب چمک اوس نور کے سفید اور روشن
ہوجاتی ہین اور در و دیوار ہر گہر کی نورانی ہوجاتی ہین فَالنَّاسُ
يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَسْأَلُوْنَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ فَيُرْسِلُهُمْ اِلٰی مَنْزِلِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ پس دیکہتے ہی اوس
نور کے تمام لوگ مدینہ کے متحیر ہوے اور سب جمع ہوکر رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ کے خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ یا
رسول اللہ سبب اس کا ارشاد ہو کہ یہ کیسا نور ہے کہ جسکے چمک سے
تمام در و دیوار منور ہوگئے ہین پس رسالتمآب نے اون سب سے
فرمایا کہ تم سب دولت سرائے فاطمہ پر جاؤ وہان سب اسکا تم پر روشن
اور ظاہر ہوگا فَيَأْتُوْنَ مَنْزِلَهَا فَيَرَوْنَهَا قَاعِدَةً فِی مِحْرَابِهَا
تُصَلِّیْ وَالنُّوْرُ يَسْطَعُ مِنْ وَجْهِهَا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ كَانَ مِنْ نُوْرِ

فاطِمَۃَ عَلَیْھَا السَّلَامُ پس سب اہل مدینہ حسب الارشاد جناب سید المرسلین کے دولتسرائے جناب سیدۃ النسار العالمین پر حاضر ہوئے دیکھا کہ وہ معصومہ محراب عبادت مین نماز پڑھ رہے ہین اور چہرۂ انور سے ایک نور بہتر از نور آفتاب ساطع ہے اوسوقت تمام اہل مدینہ کو یقین ہوا کہ وہ نور جسسے تمام گھر اور در و دیوار مدینہ کے روشن ہین وہ یہی نور ہے فَاِذَا انْتَصَفَ النَّھَارُ وَتَھَیَّئَتْ لِلصَّلٰوۃِ زَھَرَ وَجْھُھَا بِالصُّفْرَۃِ فَتَدْخُلُ الصُّفْرَۃُ فِیْ حُجُرَاتِ النَّاسِ فَتَصْفَرُّ اَلْوَانُھُمْ وَثِیَابُھُمْ پہر فرمایا حضرت صادق علیہ السلام نے کہ اے ابان جب آفتاب قریب زوال کے پہونچتا تہا اور جناب سیدہ مہیا نماز ہوتی تہین اوسوقت ایک نور مائل بزردی جبین مبارک سے اوس جناب کے ایسا روشن ہوتا تہا کہ تمام گہر اور در و دیوار مدینہ منورہ کی اوس نور سے زرد ہوجاتی تہی اور رنگ ہر شخص کے چہرے کا مایل بزردی نظر آتا تہا فَیَاتُوْنَ النَّبِیَّ وَیَسْئَلُوْنَہٗ عَنْہُ فَیُرْسِلُھُمْ اِلٰی مَنْزِلِ فَاطِمَۃَ عَلَیْھَا السَّلَامُ پس اوسوقت تمام اہل مدینہ جمع ہوکر جناب سالتمآبؐ کی خدمت مین حاضر ہوتے اور سبب زرد ہونے ہر در و دیوار کا پوچہتے تو وہ حضرت اوسوقت فرماتے کہ جاؤ تم دولتسرای فاطمہ زہرا

کہ وہان تم سبکو سب اسکا معلوم ہو جائیگا فیاتون فیرونہا قائمۃ
فی محرابہا وقد زاھر نور وجھہا بالصفرۃ فیعلمون
ان النور الذی راٰوہ کان
نور فاطمۃ علیہا السلام پس جب وہ سب خانہ فاطمہ
زہرا پر حاضر ہوتے تھے تو دیکھتے تھے کہ وہ جناب محراب عبادت
مین مشغول بنماز ظہر ہین اور اوسوقت ایک نور زرد چہرۂ انور سے
ایسا ساطع ہے کہ ہر در و دیوار اوس نور سے زرد ہوگئی ہے پس
اوس وقت سب نے جانا کہ تمام گہر اہل مدینہ کے اور لباس بسبب
اسی نور کے مائل بزردی ہین فاذا کان اخر النہار
وغربت الشمس احمر وجھہا علیہا السلام فرحا
وشکرا للہ فکان تحمر بہ حیطان المدینۃ پس جب آفتاب غروب
ہوتا تہا تو اوسوقت جناب سیدہ بسرور تمام شکر خدا بجالاتے
تہین پس اوس حالت مین ایک ایسا نور سرخ چہرہ انور سے
ساطع ہوتا تہا کہ تمام در و دیوار مدینہ کے بسبب روشنی اوس
نور کے سرخ ہوجاتی تھی اور ہر شخص اپنے لباس اور اپنے چہرہ
کو سرخ پاتا تہا فیسئلون عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
واٰلہ عنہ فیرسلھم الی منزل فاطمۃ علیہا السلام

پس اوسوقت تمام اہل مدینہ متعجب ہوکر رسول خدا صلے اللہ علیہ
والہ کی خدمت بإسعادت مین حاضر ہوتے تھے اور سبب اس سرخ
رنگ ہونے در و دیوار کا پوچھتے تھے پس حضرت اون سب کو دولتسرائے
جناب سیدہ پر بھیجتے تھے کہ تا حال اوس نور سرخ کا اون سب پر
ظاہر ہوجائے فَيَرَوْنَهَا جَالِسَةً تُسَبِّحُ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَنُوْرُ
وَجْهِهَا يَزْهَرُ بِالْحُمْرَةِ فَيَعْلَمُوْنَ النُّوْرَ
الَّذِيْ رَأَوْهُ كَانَ مِنْ نُوْرِ فَاطِمَةَؑ
حسب الارشاد وہ دولتسرائے جناب سیدہ پر حاضر ہوتے تھے
اور اوسوقت دیکھتے تھے کہ وہ معصومہ محراب عبادت مین مہیائے
نماز ہین اور تسبیح اور شکر خدائے عزّوجل مین مصروف ہین اور
ایک نور سرخ چہرہ انور سے ایسا روشن ہے کہ تمام در و دیوار
چمک سے اوس نور کے منور ہین پس سب اہل مدینہ کو معلوم
ہوتا تہا کہ وہ نور کہ جسکے سبب سے تمام گھر مدینہ کے سرخ ہورہے
ہین وہ اسی نور سے روشن ہین فَلَمْ تَزَلْ ذٰلِكَ النُّوْرُ فِيْ
وَجْهِهَا حَتّٰى وُلِدَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَهُوَ
يَتَقَلَّبُ فِيْ وُجُوْهِنَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فِي الْاَئِمَّةِ مِنَّا اہلبیت۔ از ان فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے کہ وہ نور مدت دراز تک اسی طرح جناب

سیدہ کی پیشانی انور سے روشن رہا یہانتک کہ جناب امام حسین
علیہ السلام پیدا ہوے پس وہ نور اوس روز سے پیشانی امام
حسین علیہ السلام کی طرف منتقل ہوا اور بعد اونکے اسیطرح ہر امام
کی طرف منتقل ہوتا ہے اور آیندہ کو طرف ہر امام کے ہم ائمہ سے
تا قیامت منتقل ہوتا رہیگا یہی وجہ تھی کہ جناب امام حسینؑ جبمکان
تاریک مین تشریف رکہتے تھے تو ایک ایسا نور چہرۂ مبارک
سے ساطع ہوتا تہا کہ لوگ سمجہ جاتے تھے کہ یہان جناب امام
حسینؑ تشریف رکہتے ہین کیون مومنین خیال تو کرین آپ کہ
کیا حال ہوا ہوگا روح جناب سیدہ کا جب اونکے نور نظر کے
اوسی پیشانی پر پتہر لگا ہوگا اور کس زبان سے عرض کرون کہ
ایک سنگدل نے پتہر کس بے ادبی سے اوسے پیشانی پر مارا
اور ایسا زخمی کردیا کہ وہ گہوڑی پر نہ سنبہل سکے آخرکار زمین
پر تشریف لائے دران حالیکہ وہ جناب اپنے خون مین لوٹتے
تھے وَرُوِيَ اَنَّ السَّهْمَ رَمَاهُ اَبُوْقُدَامَةُ الْعَامِرِيُّ اوسوقت کی حال مین
لکہا ہے کہ مارا ایک تیر حضرت کو ابو قدامہ عامری نے فَجَعَلَ
يَنْزِعُ السَّهْمَ بِكِلْتَا يَدَيْهِ وَيَتَلَقَّى الدَّمَ بِكَفَّيْهِ وَيُخَضِّبُ بِهِ لِحْيَتَهُ
وَرَاسَهُ الشَّرِيْفَ وَيَقُوْلُ هٰكَذَا اَلْقٰى رَبِّيْ اللّٰهَ وَاَلْقٰى جَدِّيْ

یَا رَسُولَ اللّٰہِ وَاَشْکُوْا اِلَیْہِ مَا نَزَلَ بِیْ وَخَرَّ صَرِیْعًا مَغْشِیًّا عَلَیْہِ پس حضرت نے اپنے دست مبارک سے اوس تیر کو نکالا اور چلو زیر زخم یہ کہکر خون سے بھرا اور اوسے ریش مقدس اور سر مبارک کو مخضب کر کے فرمایا کہ اسی طرح مین ملاقات کرونگا خدا اور رسول خدا سے اور شکایت کرونگا جو کچھہ مجھپر گذرا ہاتھہ سے اس قوم جفا کار کے یہہ کہتے کہتے وہ جناب موبنہ کے بہل خاک پر گرے اور غش طاری ہوا فَلَمَّا اَفَاقَ مِنْ غَشْیَتِہٖ وَثَبَ لِیَقُوْمَ لِلْقِتَالِ فَلَمْ یَقْدِرْ فَبَکٰی بُکَاءً عَالِیًا وَنَادٰی وَاجَدَّاہُ وَامُحَمَّدَاہُ وَا اَبَا الْقَاسِمَاہُ وَااَبَتَاہُ وَاعَلِیَّاہُ وَاحَسَنَاہُ وَاجَعْفَرَاہُ وَاحَمْزَتَاہُ وَاعَقِیْلَاہُ وَاعَبَّاسَاہُ وَاغُرْبَتَاہُ وَاعَطْشَاہُ وَاغَوْثَاہُ وَاقِلَّۃَ نَاصِرَاہُ اُقْتَلُ مَظْلُوْمًا وَجَدِّیْ مُحَمَّدُ الْمُصْطَفٰی وَاُذْبَحُ عَطْشَانًا وَاَبِیْ عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی وَاُتْرَکُ مَہْتُوْکًا وَاُمِّیْ فَاطِمَۃُ الزَّہْرَاءُ ثُمَّ غُشِیَ عَلَیْہِ پس جبکہ افاقہ ہوا غش سے تو ارادہ کیا کہ کھڑے ہون اور

اور پھر آمادہ جہاد ہوئے مگر افسوس جب طاقت پائی تو بآواز بلند
روئے اور پکارے کہ افسوس ہے تنہائی و بیکسی میرے کہ مین قتل
ہوتا ہون باوجودیکہ نانا میرے جناب رسول خدا ہین اور پیاسا
ذبح ہوتا ہون حالانکہ پدر بزرگوار میرے جناب حیدر کرار ساقی
کوثر ہین اور ہتک حرمت میرے ہوتی ہے حالانکہ مادر غمخوار میرے
جناب فاطمۂ زہرا ہین بعد ازان پھر غش طاری ہوا اون جناب پر
فَبَقِیَ مَکْبُوْبًا عَلٰی وَجْهِهٖ ثَلٰثَ سَاعَاتٍ مِنَ
النَّهَارِ وَالْقَوْمُ فِیْ حَیْرَةٍ فِیْ قَتْلِهٖ خَوْفًا اَنَّهٗ
حَیٌّ اَمْ مَاتَ فَقَصَدَهٗ رَجُلٌ مِنْ کِنْدَةَ فَضَرَبَهٗ
عَلٰی مَفْرَقِ رَاْسِهِ الشَّرِیْفِ فَشَقَّ هَامَتَهٗ فَسَالَ
الدَّمُ عَلٰی شَیْبَتِهٖ وَطَاحَتِ الْبَیْضَةُ عَنْ رَاْسِهٖ فَاَخَذَهَا الْکِنْدِیُّ الَّذِیْ عَلَیْهِ
پس باقی رہے جناب امام حسین علیہ السلام ریگ گرم کربلا پر تین ساعت منہ
کے بھل اور وہ اشقیا حیرت مین کھڑے تھے کہ کیونکر قتل کرین بسبب
خوف و رعب کے کہ تحقیق کہ وہ جناب زندہ ہین یا انتقال کر گئے
پس قریب آیا ایک شخص قوم کندہ سے اور ایک ضرب لگائے
اوس ملعون نے سر انور پر اون حضرت کے پس شگافتہ ہوگئی پیشانی
نورانی اور جاری ہوا خون ریش مبارک پر اون جناب کے اور

اور گر پڑا خود سر مقدس پس لے گیا وہ شقی وہ خود او نجبا گا
پس بد دعا کی امام حسینؑ نے اوس کندے کے حق مین فقال
لا اکلت بیمینك ولا شربت بها وحشرك الله تعالیٰ مع القوم
الظالمین فرمایا جناب امام حسین نے کہ اے شقی خدا تجھے کہانا
اور پینا نصیب نکرے اس ہاتہہ سے اور حشر کرے تیرا خدا ساتھ
قوم ظالمین کے الا لعنة الله علی القوم
الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب
ینقلبون

مجلس اونہتر ۶۹

قال الصادقؑ ان السماء بکت علی الحسینؑ اربعین صباحا
بالدم فرمایا جناب صادقؑ نے کہ تحقیقکہ آسمان رویا
حال جناب امام حسینؑ پر چالیس دن خون کے آنسوون سے
یعنی چالیس روز تک خون برسا بظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ آسمان نے گویا کل بلا دین خبر کر دے شہادت امام حسین
کے خون کے آنسو رو کر جیسا کہ ابن عباس کے روایت سے
ظاہر ہے یا یہہ ہے کہ جب کوئی مرجاتا ہے تو عزیز و اقارب

اوسکے زیادہ رنج والم چہلم تک کرتے ہین اور مراسم عزا مرسوم
رہتے ہین لہذا آسمان نے بھی رسم تعزیت چالیس روز تک ادا کی
اسلیئے کہ جو عزیز تھے وہ سب اسیر ظلم وستم تھے پہر مراسم تعزیت کون
ادا کرتا تو گویا آسمان نے اوس رسم کو ادا کیا اور روسے رسم
گویا اب تک زمانہ مین مرسوم ہے کہ ہر شخص کے مرنے مین چالیس
روز تک زیادہ تر کرب وقلق اور امور تعزیت ادا ہوتے ہین
پہر جناب امام حسین ع تو امام زمان حجت خدا تھے لہذا آسمان نے
بھی خون کے آنسو روکر رسم تعزیت ادا کی اور امام زین العابدین
تو چالیس برس روئے یہان تک کہ روتے روتے دنیا سے سدھارے
وَاِنَّ الْاَرْضَ بَکَتْ عَلَیْہِ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا بِالسَّوَادِ
اور تحقیقیکہ زمین بھی روئے مصیبت حسین پر چالیس روز تک
سیاہی سے احتمال اول یہہ ہے کہ جیسے اظہار ماتم لباس سیاہ سے
ہوتا ہے ویسا اور البسہ سے نہین ہوتا لہذا زمین نے بھی اوس
رسم کو سیاہ ہوکر ادا کیا گویا لباس سیاہ پہنا تہا ماتم فرزند فاطمہ
زہرا ہین اور احتمال ثانی یہہ ہے کہ جب ابلیس شقی نے پروردگار
سے عرض کیا کہ حرارت آفتاب زیادہ ہو تاکہ حال صبر امام حسین معلوم
ہو فوراً حقتعالی نے عرض ابلیس کو قبول کیا چنانچہ ستر درجہ حرارت آفتاب زیادہ ہوگئی اور رنج

آفتاب کا زمین کیجانب پہیر دیا تو گویا اظہار حرارت شمس زمین کو
منظور ہوا کہ اسقدر اوس روز حرارت تھی کہ خود زمین چالیس روز
تک سیاہ رہے یا یہہ کہ جگر مٹی کا جلکر سیاہ ہوگیا اس غم مین
کیونکہ ناحق خون پیاسون کا اوس زمین پر بہایا گیا وَاِنَّ الشَّمْسَ
بَکَتْ عَلَیْهِ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا بِالْکُسُوْفِ وَالْحُمْرَةِ
اور بتحقیق کہ آفتاب رویا مصیبت حسینؑ پر چالیس دن اسطرح
کہ گہن لگا رہا احتمال اول یہہ ہے کہ نیّر برج امامت کا سر مبارک
نیزہ پر شام تک روشن و درخشان رہا لہذا نور چہرہ فرزند زہرا
سے آفتاب خجل ہوکر چالیس روز تک مکسوف رہا یا یہہ کہ اظہار
مرتبۂ جناب امام حسینؑ منظور تہا کہ جناب رسالتمآبؐ کے معجزات سے
ایک معجزہ شق القمر تہا اور امیرالمومنین کے لیے کئی مرتبہ رجعت آفتاب
ہوئی وہان تو حیات مین ہوا یہان بعد شہادت آفتاب مکسوف
ہوا تاکہ کفار تک پر حق ثابت ہو جائے کہ وہ جناب ناحق قتل ہوے
ہین وَاِنَّ الْجِبَالَ تَقَطَّعَتْ اور بتحقیق پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے
اس مصیبت عظیم مین شاید مراد اس سے یہہ ہے کہ زمین کو زلزلہ اس
سانحۂ عظمے سے ہوا تو پہاڑون کو بھی حرکت شدیدہ ہوے غم فرزند
ابو تراب مین گویا مطلب یہہ ہوا کہ ایسا انتشار ہوا اجزای ارضیہ

اوسکے زیادہ رنج والم چہلم تک کرتے ہین اور مراسم عزامی سوم
ہوتے ہین لہذا آسمان نے بھی رسم تعزیت چالیس روز تک ادا کی
اسلیئے کہ جو عزیز تھے وہ سب اسیر ظلم و ستم تھے پہر مراسم تعزیت کون
ادا کرتا تو گویا آسمان نے اوس رسم کو ادا کیا اور روسے رسم
گویا ابتک زمانہ مین مرسوم ہے کہ ہر شخص کے مرنے مین چالیس
روز تک زیادہ تر کرب و قلق اور امور تعزیت ادا ہوتے ہین
پہر جناب امام حسین ع تو امام زمان حجت خدا تھے لہذا آسمان نے
بھی خون کے آنسو رو کر رسم تعزیت ادا کی اور امام زین العابدین
تو چالیس برس روئے یہان تک کہ روتے روتے دنیا سے سدھارے
وَاِنَّ الْاَرْضَ بَکَتْ عَلَیْہِ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا بِالسَّوَادِ
اور تحقیقیکہ زمین بھی روئے مصیبت حسین پر چالیس روز تک
سیاہ ہے احتمال اول یہہ ہے کہ جیسے اظہار ماتم لباس سیاہ سے
ہوتا ہے ویسا اور البسہ سے نہین ہوتا لہذا زمین نے بھی اوس
رسم کو سیاہ ہو کر ادا کیا گویا لباس سیاہ پہنا تھا ماتم فرزند فاطمہ
زہرا ہین اور احتمال ثانی یہہ ہے کہ جب ابلیس شقی نے پروردگار
سے عرض کیا کہ حرارت آفتاب زیادہ ہو تا کہ حال صبر امام حسین ع معلوم
ہو فور احقتعالی نے عرض ابلیس کو قبول کیا چنانچہ ستر درجہ حرارت آفتاب زیادہ ہوگئی اور ریخ

آفتاب کا زمین کیجانب پہیر دیا تو گویا اظہار حرارت شمس زمین کو
منظور ہوا کہ اسقدر اوس روز حرارت تہے کہ خود زمین چالیس روز
تک سیاہ رہے یا یہہ کہ جگر مٹی کا جلکر سیاہ ہوگیا اس غم مین
کیونکہ ناحق خون پیاسون کا اوس زمین پر بہایا گیا وَاِنَّ الشَّمْسَ
بَکَتْ عَلَیْہِ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا بِالْکُسُوْفِ وَالْحُمْرَۃِ
اور تحقیقکہ آفتاب رویا مصیبت حسینؑ پر چالیس دن اسطرح
کہ گہن لگا رہا احتمال اول یہہ ہے کہ نیّر برج امامت کا سر مبارک
نیزہ پر شام تک روشن و درخشان رہا لہذا نور چہرۂ فرزند زہرا
سے آفتاب خجل ہوکر چالیس روز تک مکسوف رہا یا یہہ کہ اظہار
مرتبۂ جناب امام حسینؑ منظور تہا کہ جناب رسالتمآبؐ کے معجزات سے
ایک معجزہ شق القمر تہا اور امیر المومنین کے لیے کئی مرتبہ رجعت آفتاب
ہوئی وہان تو حیات مین ہوا یہان بعد شہادت آفتاب مکسوف
ہوا تاکہ کفار تک پر حق ثابت ہوجائے کہ وہ جناب ناحق قتل ہوے
ہین وَاِنَّ الْجِبَالَ تَقَطَّعَتْ اور تحقیقکہ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے
اس مصیبت عظیم مین شاید مراد اسکے یہہ ہے کہ زمین کو زلزلہ اس
سانحۂ عظمے سے ہوا تو پہاڑون کو بہی حرکت شدیدہ ہوے غم فرزند
ابوتراب مین گویا مطلب یہہ ہوا کہ ایسا انتشار ہوا اجزای ارضیہ

اوسکے زیادہ رنج والم چہلم تک کرتے ہین اور مراسم عزا مرسوم
رہتے ہین لہذا آسمان نے بھی رسم تعزیت چالیس روز تک ادا کی
اسلیئے کہ جو عزیز تھے وہ سب اسیر ظلم وستم تھے پہر مراسم تعزیت کون
ادا کرتا تو گویا آسمان نے اوس رسم کو ادا کیا اور روسرے رسم
گویا ابتک زمانہ مین مرسوم ہے کہ ہر شخص کے مرنے مین چالیس
روز تک زیادہ تر کرب وقلق اور امور تعزیت ادا ہوتے ہین
پہر جناب امام حسین ع تو امام زمان حجت خدا تھے لہذا آسمان نے
بھی خون کے آنسو رو کر رسم تعزیت ادا کی اور امام زین العابدین
تو چالیس برس روئے یہان تک کہ روتے روتے دنیا سے سدھارے
وَاِنَّ الْاَرْضَ بَکَتْ عَلَیْہِ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا بِالسَّوَادِ
اور بتحقیق کہ زمین بھی روئے مصیبت حسین پر چالیس روز تک
بسیاہی احتمال اول یہہ ہے کہ جیسے اظہار ماتم لباس سیاہ سے
ہوتا ہے ویسا اور البسہ سے نہین ہوتا لہذا زمین نے بھی اوس
رسم کو سیاہ ہو کر ادا کیا گویا لباس سیاہ پہنا تہا ماتم فرزند فاطمہ
زہرا مین اور احتمال ثانی یہہ ہے کہ جب ابلیس شقی نے پروردگار
سے عرض کیا کہ حرارت آفتاب زیادہ ہو تاکہ حال صبر امام حسین ع معلوم
ہو فوراً حق تعالی نے عرض ابلیس کو قبول کیا چنانچہ ستر درجہ حرارت آفتاب زیادہ ہو گئی اور رنج

آفتاب کا زمین کیجانب پہیر دیا تو گویا اظہار حرارت شمس زمین کو
منظور ہوا کہ اسقدر اوس روز حرارت تہے کہ خود زمین چالیس روز
تک سیاہ رہے یا یہہ کہ جگر مٹی کا جلکر سیاہ ہو گیا اس غم مین
کیونکہ ناحق خون پیاسون کا اوس زمین پر بہایا گیا وَاِنَّ الشَّمْس
بَکَت عَلَیْهِ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا بِالْکُسُوْفِ وَالْحُمْرَۃ
اور بتحقیق کہ آفتاب رویا مصیبت حسینؑ پر چالیس دن اسطرح
کہ گہن لگا رہا احتمال اول یہہ ہے کہ نیر برج امامت کا سر مبارک
نیزہ پر شام تک روشن و درخشان رہا لہذا نور چہرۂ فرزند زہرا
سے آفتاب خجل ہو کر چالیس روز تک مکسوف رہا یا یہہ کہ اظہار
مرتبۂ جناب امام حسینؑ منظور تہا کہ جناب رسالتمآبؐ کے معجزات سے
ایک معجزہ شق القمر تہا اور امیر المومنین کے لیے کئی مرتبہ رجعت آفتاب
ہوئی وہان تو حیات مین ہوا یہان بعد شہادت آفتاب مکسوف
ہوا تاکہ کفار تک پر حق ثابت ہو جائے کہ وہ جناب ناحق قتل ہوے
ہین وَاِنَّ الْجِبَالَ تَقَطَّعَتْ اور بتحقیق کہ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے
اس مصیبت عظیم مین شاید مراد اسنے یہہ ہے کہ زمین کو زلزلہ اس
سانحۂ عظمے سے ہوا تو پہاڑون کو بھی حرکت شدیدہ ہوے غم فرزند
ابو تراب مین گویا مطلب یہہ ہوا کہ ایسا انتشار ہوا اجزای ارضیہ

کو بسبب غم و الم کے یا بوجہ خوف کے اجزا کو اپس مین باہم وہ علاقہ نہ رہا اوس طرح سے جو قبل شہادت تہا وَاِنَّ الْبِحَارَ تَفَجَّرَتْ تحقیقکہ دریا جوش و خروش مین آئے اس غم مین احتمال اول یہہ ہے کہ حضرت پیاسے شہید ہوے تو دریا متاسف تہا کہ پانی مین باقی رہا اور بادشاہ بحر و بر پیاسا دنیا سے سدہارا یا یہہ کہ دریا تڑپ تڑپ کر رہگیا کہ کیونکہ پانی مجہہ مین سے لبہائے خشک حسین علیہ السلام تک اونکے پہونچے احتمال ثانی یہہ ہے کہ جسطرح حضرت نوح کی امت پر طوفان آیا تہا اونکے برکت دعا سے اسی طرح بعد شہادت جناب امام حسین علیہ السلام بہی گویا طوفان آگیا تہا مگر دریا مترصد اس بات کے تہے کہ اگر حکم خدا ہوجائے تو ابہی ان کفار کو غرق کردین مگر چونکہ حکم خدا نہوا تو گویا دریا تڑپ تڑپ کر رہگئی یا یہہ کہ نعش امام خاک پہ برہنہ پڑے تہے تو ایسی شدت سے ہوا چلی کہ تمام جسم چہپ گیا گویا ہوا نے لاش فرزند ابو تراب کو خاک کا کفن پہنایا اور معمول بہی یہی ہے کہ جب بشدت ہوا چلی تو دریا مین تلاطم ہوتا ہے شاید یہہ منشا ہو دریا کے موج زن ہونے کا اور احتمال ثالث یہہ ہے کہ بعد شہادت خیمے آگ سے جلائے گئے تو دریا سے دیکہا نجاتا تہا بیقرار ہو کر موج زن ہوا کہ آہ کیا کرون کیونکر آتش خیام کو بجہاؤن

وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ بَكَتْ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا عَلَى الْحُسَيْنِ اور تحقیق کہ ملائکہ
بھی روئے مصیبت پر امام حسینؑ کے چالیس روز تک بظاہر یہہ معلوم
ہوتا ہے کہ ملائکہ اس امر پر روئے کہ ہائے نصرت ہمارے فرزند
رسول نے قبول نکی کہ ہم بھی شہدائے کربلا کے ہمراہ درجات
عالیہ بہشت پر فائز ہوتے یا اس بات پر مضطرب تھے کہ آہ افسوس
عوض خون حسین کا ہمنے نہ لیا اور ہمارے سامنے یہہ مصائب
عظیمہ اوس مظلوم پر گذر گئے یا یہہ کہ انتظار حکم الہی مین مشتاق و
بیقرار تھے کہ شاید حکم خدا ہو جائے ان اشقیا پر نزول عذاب کا
یا یہہ کہ رسم تعزیت اونہون نے بھی چالیس روز تک ادا کی کیونکہ
حسین پر کوئی رونے والا نہ تہا اور اگر اہلبیت تھے بہی تو وہ
مقید بقید شدید تھے رونے کی کہان مہلت تھی جو روتے
لہذا ملائکہ نے اوس رسم کو ادا کیا لَا اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّ الدَّهْرِ
اِنْ ضَحِكَتْ ۞ وَاٰلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَظْلُوْمُوْنَ قَدْ قُهِرُوْا مُشَرَّدِيْنَ
نُفُوْا عَنْ عُقْرِ دَارِهِمْ ۞ كَاَنَّهُمْ جَنَوْا مَا لَيْسَ يُغْتَفَرُوْا ۞
خدا نہ ہنسائے زمانیکو اگر زمانہ قصد ہنسنے کا کرے اور ہمکو
کیونکر گوارا ہو ہنسنا زمانہ کا کہ اولاد رسول خدا مبتلا بلا ہو کر
آوارہ وطن شہر بشہر اور دیار بدیار پہرائے گئے یہہ معلوم ہوتا ہے

کہ اولاد رسول خدا سے ایسا قصور ہوا تھا کہ معاذ اللہ وہ کسی طرح
لائق معاف نہ تھا مَنَعُوا اَزَالَ الْمَاءِ اٰلَ مُحَمَّدٍ ، وَغَدَتْ ذِیَابُ
الْبَرَاقِیْہِ تَکَرَّعُ ؛ کیا مقام حسرت ہے کہ جانوران صحرائے تو اوس
پانی سے سیراب ہون اور آل رسول اور جگر گوشگان بتول اوسی
نہر سے جو مہر جناب سیدہ میں ہو محروم رہین فَمَضٰی وَفِیْنَا
وَالْجِبَالُ تَدَکْدَکَتْ ؛ وَالْاَرْضُ رُجَّتْ
وَالزَّمَانُ تَحَوَّلَا ؛ حضرت مولا تمہارے نواسے نے
وعدہ طفلی کو ادا کر گئے بڑے بڑے مصائب اوٹھا کر پہاڑ ٹکڑے
ٹکڑے ہو گئے زمین کو تزلزل ہو گیا زمانہ تہ و بالا ہو گیا مومنین
آپکو معلوم ہے کہ زلزلہ کربلا میں کسوقت آیا ہے جب حضرت
گھوڑے سے گرے اور جناب زینب سراسیمہ خیمہ سے نکل آئین اور
مقتل مین جا کر دیکھا کہ حضرت خاک پر پڑے ہین اور شمر بے ادبانہ
بیٹھا ہی تو رو کر شمر سے فرمایا کہ اے شمر اب بھی رحم کر فرزند
رسول پر کہ ہمارا کوی وارث سوائے حسین کے نہین ہے ہائے
جو ہین آواز جناب زینب کی گوش سیدالشہدا مین پہونچی غش
سے آنکھین کھولدین سر جنبہ چاہا کہ بولین مگر بولا نگیا کہ ایک تیر
حلق مین پیوست تھا اشارے سے فرمایا کہ خیمہ مین جاؤ ابھی جانے

جانے نہ پائی تہین کہ باجے فتح کے بج گئے سب آثار قیامت پیدا
ہوے پہر اب کون روکتا جناب زینب کو پہر مقتل مین آئین تو
دیکہا کہ سواران لشکر خوشی مین فتح کے مقتل مین اوہر کے اودہر گئے
اور اودہر کے اودہر گئے اب مین یہ نہ عرض کرونگا کہ نعش سید الشہدا
پر سامنے جناب زینب کے کیا ظلم ہوا اسی مضمون کو صاحب علیہ السلام
زیارت مین فرماتے ہین تَطَأُكَ الْخُيُولُ بِحَوَافِرِهَا یعنی اے جد بزرگوار آپکو
گہوڑون نے اپنے سمون سے پامال کیا وہی مومنین وقت تو تزلزل
کا تہا کہ جب جناب زینب گہورونکی سمون سے لپٹی جاتی تہین حضرات
اور کچہہ تو اوس عالم بیکسی وبیبسی مین جناب زینب کو نہ بن پڑا
مگر رخ سوے مدینہ کرکے یون پکارین یَا جَدَّاهُ هٰذَا
حُسَيْنٌ مُرَمَّلٌ بِالدِّمَاءِ مُقَطَّعُ الْاَعْضَاءِ بعوض ترجمہ اسکے یہہ
شعر عرض کرتا ہون ؎ این کشتۂ فتادہ بہامون حسین تست
وین صید دست وپا زدہ درخون حسین تست یَا جَدَّاهُ هٰذَا الْحُسَيْنُ مَجْزُوْزُ
الرَّأْسِ مِنَ الْقَفَا مَسْلُوْبُ الْعِمَامَةِ وَالرِّدَاءِ نانا یہ حسین آپکا اس حال سے پڑا ہی
کہ سر اسکا پس گردن سے جدا کیا گیا اور عمامہ اور ردا تک اسکے ظالم
اوتار لے گئے بعد اسکے فرماتے ہین جناب زینب بِاَبِيْ مَنْ عَسْكَرُهٗ
يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ نُهِبَا بِاَبِيْ مَنْ فُسْطَاطُهٗ مُقَطَّعُ الْعُرَىٰ

یعنے قربان ہون مان اور باپ میرے اوسپر جسکا لشکر روز دوشنبہ لوٹا گیا یہ اشارہ اس جانب
تھا کہ ستر جوان علوی و ہاشمی و جعفری و عقیلی کہ جنکا مثل و نظیر عالم مین نہ تھا ایک تھوڑے
عرصہ مین تمام ہوگئے اور نظرونسے غائب ہوگئے اور قربان ہون مان اور باپ میرے
اوسپر کہ جسکے خیمے کا لنگر گرا دیے گئے بِاَبِیْ مَنْ ھُوَ غَائِبٌ فَیُرْتَجٰی وَلَا جَرِیْحٌ
فَیُتَدَاوٰی اور قربان ہون مان اور باپ میرے اوس غائب پر کہ جسکے آنے کی امید باقی
نہین بِاَبِی الْمَھْمُوْمِ حَتّٰی قَضٰی بِاَبِی الْعَطْشَانِ حَتّٰی مَضٰی اور فدا ہو جان میری
اوس بھائی بیکس پر سے جو بڑے بڑے رنج و آلام اوٹھا کر دنیا سے سدہارا اور مرتے دم بھی
پانی نہ ملا بِاَبِیْ مَنْ شَیْبَتُہٗ یُقْطِرُ بِالدِّمَاءِ اور فدا ہوئے بہن اوس بھائی مظلوم
پر سے جسکے ریش مبارک سے خون کے قطرے ٹپکتے تھے اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ
عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ

مجلس ستر

روی افضل المحدثین من علماء اھل السنۃ وھو محمد بن محمد المالکی
اسعد بن ابراھیم الاردبیلی فی الاربعین حدیثا وھو انہ لما تشاجر
موسی والخضر فی قصۃ السفینۃ والغلم ورجع موسی
الی قومہ سئلہ اخوہ ھارون عما شاھدہ من عجائب البحر
روایت کی ہی افضل محدثین نے علمای اہلسنت سے کہ وہ ایک محدث ہی اہل سنت کا
مالکی مذہب اسعد بن ابراہیم اردبیلی کتاب اربعین مین اور وہ حدیث یہ ہی کہ جب منازعت ہوئی

حضرت موسیٰ اور حضرت خضر مین قصہ سفینہ و غلام وغیرہ مین اور پھرے حضرت موسے اپنے قوم کی جانب تو پوچھا اونکے بھائی حضرت ہارون نے اونسے جو کچھ عجائبات دریا کے مشاہدہ کیا تھا اونہون نے فقال بینا انا والخضر علی شاطی البحر اذ سقط بین ایدینا طائر فاخذ فی منقارہ جرعۃ من الماء و رمی بہا نحو المشرق و اخذ ثانیۃ و رمی بہا نحو المغرب و ثالثۃ و رمی بہا نحو السماء و رابعۃ و رمی بہا نحو الارض ثم اخذ خامسۃ و رمی بہا فی البحر پس فرمایا حضرت موسے نے کہ ہم اور حضرت خضر کھڑے تھے کنارے دریا کے کہ یکایک ایک پرندہ جانور آکر ہمارے سامنے گرا اور اوس نے اپنی منقار مین ایک گھونٹ پانی دریا سے لیلیا اور مشرق کی جانب اوسے پھینکا پھر دوسرا گھونٹ لیا اوسنے اور مغرب کے جانب اوسے پھینکا پھر تیسرا گھونٹ اوس نے لیا اور آسمان کیطرف پھینکا اور چوتھا گھونٹ لے کر زمین کیطرف پھینکا پھر پانچوان گھونٹ لیا اور پھینکا اوسے دریا مین فسألت الخضر عن ذلک فلم یجب پس مین نے حضرت خضر سے پوچھا سبب اسکا اونہون نے کچھ جواب دیا و اذا نحن بصیاد فقال ما لی اراکما فی تعجب من فعل الطائر انہ یقول یرمی الماء من منقارہ الی المشرق والمغرب والسماء والارض انہ یبعث نبی صلی اللہ علیہ و آلہ بعد کما تملک امتہ المشرق و المغرب و یصعد السماء و یدفن فی الارض و یرمیہ الماء فی البحر یقول ان علم العالم عند علمہ مثل قطرۃ من بحر کہ ناگاہ دیکھا ہمنے کہ ایک صیاد آیا پس کہا اوس نے کہ کیا سبب ہے جو تم دونون متعجب ہو فعل سے

اس طائر کے حالانکہ غرض اوسکی اس فعل سے یعنے رمی ماء سے جانب مشرق و مغرب و آسمان و زمین کے یہ ہی کہ مبعوث ہوگا بعد ہمارے زمانہ کی ایک نبی کہ امت اوسکی لے لیگی تمام مشرق و مغرب کو اور اوس نبی کو مرتبہ معراج حاصل ہوگا اور وہ دفن ہوگا زمین مین اور پانی پھینکنا اوس طائر کا دریا مین اس غرض سے تہا کہ وہ کہتا تھا کہ علم تمام عالم کا سامنے اوسکے علم کے مثل ایکقطرہ کے ہی دریا سے یعنے جو نسبت ایکقطرہ کو تمام دریا سے ہی وہی نسبت تمام عالم کے علم کو اونکے علم سے ہی وَيَرِثُ عِلْمَهُ وَصِيُّهُ وَابْنُ عَمِّهِ فَسَكَنَ مَا كَانَ بَيْنَهُمَا مِنَ التَّشَاجُرِ وَاسْتَقَلَّ كُلٌّ مِنْهُمَا عِلْمَهُ اور پہونچیگا وہ علم اوسکے وصی اور ابن عم کو اوسکے پس دفع ہوگئی منازعت جو ہم مین او حضرت خضر مین تھی اور اقرار کیا ہر ایک نے ہم مین سے اوسکے علم کا ثُمَّ غَابَ الصَّيَّادُ عَنَّا فَعَلِمْنَا أَنَّهُ مَلَكٌ بُعِثَ إِلَيْنَا لِيُعَرِّفَنَا نَقْصَنَا حَيْثُ ادَّعَيْنَا الْكَمَالَ پھر غائب ہوگیا دفعۃً وہ صیاد نظروں سے ہمارے پس جانا ہم نے کہ وہ فرشتہ بھیجا ہوا تھا ہمارے جانب تاکہ پہچنوا ئے ہمین نقص کو ہمارے جسکہ ہم مدعی اپنے کمال کے تھے مومنین یہ مرتبہ ہی جناب رسالتمآب کا اور اونکے وصی امیر المومنین کا کہ علم تمام اولین و آخرین کا اونکے علم کے سامنے مثل قطرہ کے ہی عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوحَى إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ وَهُوَ لَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ ایکمرتبہ جناب رسالتمآب پر وحی ہوئی اور سر اقدس اوسجناب کا وقت نزول وحی علی پر تھا اور امیر المومنین نے نماز عصر نہ پڑھی تھی یہانتک کہ آفتاب غروب ہوگیا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ أَصَلَّيْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ لَا پس فرمایا جناب رسولخدا نے کہ آیا نماز بھی پڑھی تمنے یا علی حضرت امیر علیہ السلام نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ فِي طَاعَتِكَ

وَطَاعَۃِ رَسُوْلِکَ فَارْدُدْ عَلَیْهِ الشَّمْسَ پس فرمایا جناب رسول خدا نے
کہ خداوندا علی تیری اطاعت اور تیری نبی کی رضاجوئی مین تھا
پس جلد اوس پر آفتاب کو پھیر دے قَالَتْ اَسْمَاءُ فَرَاَیْتُھَا
غَرُبَتْ ثُمَّ رَاَیْتُھَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرُبَتْ وَوَقَفَتْ عَلَی الْجِبَالِ وَالْاَرْضِ
وَذٰلِکَ فِی الصَّھْبَاءِ فِی الْخَیْبَرِ اسما بنت عمیس کہتی ہین کہ مین نے
اوسی آفتاب کو دیکھا کہ جو غروب ہو گیا تھا کہ دفعتہً وہی آفتاب
پھر طالع ہو گیا بعدِ غروب اور اس قدر بلند ہوا کہ پہاڑ اور
زمین تک پر دھوپ پڑی اور یہ واقعہ صہبا۔ مقام خیبر کا ہے
اور ابو بکر شیرازی نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے باسناد
خود کہ جسکو بیان کیا ہے سلمان نے کہ ۱۴ مرتبہ ردشمس ہوئی
ہے واسطے علی ابن ابیطالب کے [۱] بروز بساط اور [۲] بروز خندق
اور [۳] بروز جنگ حنین اور [۴] بروز خیبر اور [۵] بروز قرقیسیا اور [۶] یوم
براثا اور [۷] یوم غاضریۃ اور [۸] یوم نہروان اور [۹] بروز بیعت رضوان
[۱۰] اور جنگ صفین مین [۱۱] اور نجف مین [۱۲] اور بنی مازن مین [۱۳] اور
[۱۴] وادی عقیق مین اور جنگ احد مین لیکن جو امر کہ معروف
ومشہور ہے کہ حد تواتر کا دعوے ہو سکتا ہے وہ دو ہی مرتبہ
ہے ایک حیات جناب رسالتمآب مین دوسرے بعد ممات

اون کے پس فضل و شرف مین اوس جناب کے زیادہ
استبعاد نہ کرنا چاہیے کہ وہ مظہر العجائب و مظہر الغرائب
ہین دیکھے غایت بُعد اور انتہائے مراتب اون جناب کے
اب بھی نہین معلوم حالانکہ ہزارون فضائل دیکھے اور سُنے
ہین بھلا حضرت کے بارہ مین تو بوجہ من الوجوہ گفت و شنید
کا موقع نہین ہی نَطَقَ الْمُخَالِفُ وَالْمُؤَالِفُ کُلُّھُمْ فِیْ فَضْلِ مَوْلَانَا عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی
وَلٰکِنَّ الْاِسْتِبْعَادَ فِیْمَا ذَکَرَہٗ سِبْطُ ابْنُ الْجَوْزِیِّ فِیْ ذٰلِکَ الْبَابِ وَقَالَ سَمِعْتُ
حِکَایَةً عَجِیْبَةً حَدَّثَنِیْ بِھَا جَمَاعَةٌ مِنْ مَشَائِخِنَا بِالْعِرَاقِ اَنَّھُمْ شَاھَدُوْا
اَبَا مَنْصُوْرِ الْمُظَفَّرِ بْنِ اَرْدِشِیْرِ الْوَاعِظِ ذَکَرَ بَعْدَ الْعَصْرِ ھٰذَا الْحَدِیْثَ
لیکن استبعاد اوس چیز مین ہی جسے ذکر کیا ہی سبط ابن جوزی نے اس باب مین کہ
سنی مین نے ایک حکایت عجیبہ کہ بیان کیا مجھسے اوسی
ایک جماعت نے مشائخ سے ہمارے عراق مین کہ اونھون نے
دیکھا ابو منصور مظفر ابن ارد شیر واعظ کو کہ ذکر کیا اوس نے
بعد عصر اسے حدیث رجعت آفتاب کو بخاطر امیر المومنین
وَنَمَّقَہٗ بِاَلْفَاظِہٖ وَذَکَرَ فَضَائِلَ اَھْلِ الْبَیْتِ فَغَطَّتِ السَّحَابَةُ الشَّمْسَ
حَتّٰی ظَنَّ النَّاسُ اَنَّھَا قَدْ غَابَتْ فَقَامَ عَلَی الْمِنْبَرِ
وَاَوْمٰی اِلَی الشَّمْسِ اَنْشَدَ یَقُوْلُ اور لکھی اوس نے وہی حدیث

اور بیان کیا فضل و ثنائے اہلبیت علیہم السلام کو پس اتفاقاً چھپا دیا
ابر نے آفتاب کو یہان تک کہ گمان کیا لوگون نے کہ شمس
غروب کر گیا پس فوراً وہ واعظ منبر پر کھڑا ہو گیا اور اشارہ
کیا اوس نے آفتاب کے جانب اور یہ شعر نظم کرکے پڑھے
لَا تَغْرُبِی یَا شَمْسُ حَتّٰی یَنْتَهِی ۔۔ مَدْحِی لِآلِ الْمُصْطَفٰی وَلِنَجْلِهٖ ۔۔ وَاثْنِی
عِنَانَکِ اِنْ اَرَدْتِ ثَنَائَهُمْ ۔۔ اَنَسِیْتِ اِذْ کَانَ الْوُقُوْفُ لِاَجْلِهٖ
اِنْ کَانَ لِلْمَوْلٰی وُقُوْفُکِ فَلْیَکُنْ ۔۔ هٰذَا الْوُقُوْفُ لِخَیْلِهٖ وَلِرَجْلِهٖ
نہ غروب کر تو اے آفتاب یہان تک کہ مین مدح و ثنا کو اہلبیت
رسول کے تمام کرون اور پھیر دے عنان کو اپنی جلد اے شمس
اگر چاہتا ہی تو مدح و ثنا اون کی آیا بھول گیا تو اوس وقت کو
جب اون کی خاطر سے زمانہ دراز تک ٹھیر رہا تھا پس اگر مولا
کے لیے تیرا وہ ٹھرنا تھا تو پس چاہئے تجھے کہ اونکے غلام کی خاطر سے
اسوقت تو غروب نکرے اور ٹھیر رہی قَالُوْا فَانْجَابَ السَّحَابُ
عَنِ الشَّمْسِ وَطَلَعَتْ انتہی وہ لوگ کہتے ہین کہ دفعۃً وہ ابر
ہٹ گیا اور آفتاب طالع ہو گیا آہ مومنین جس جناب کے یہ مرتبے
ہون اور ایسی خوشی حق تعالے فرمائے ہائے اوسکے فرزند کے
بارے مین بھی آفتاب ایسا مجبور رہو اکہ چالیس دن تک گہن لگا رہا

کیونکہ جسم انور آفتاب معدن امامت کا کئی روز تک بے دفن و
وکفن خاک پر پڑا رہا زیر آفتاب اور اس سے زیادہ اور کیا ہوگا
کہ مدتون سر مبارک نیزہ پر زیر آفتاب رہا ہی عجب قیامت
کا وقت ہوگا کہ کبھی تو سر حسین خاک پر ذلت سے رکھا ہو کبھی
نیزہ پر کبھی شاخ درخت پر کبھی تنور مین ہو کبھے مجلس ابن زیاد
مین زیر تخت ہو اور وہ شقی بے ادبے کرے کبھی قصر یزید پر ہو بہر
طور اگر بعد کئی روز کے جسم دفن بھی ہوا تو بھی سر انور ہمراہ
دفن نہین ہوا مومنین آپ سمجھے کہ سر سر کے عدم معیت مین
کیا ہی عجب نہین کہ یہ ہو کہ حضرت کو یہ خیال ہوا ہو کہ اب راہ
خدا مین دیگر کیونکر لون خلاف عہد ہوگا اللہ اکبر عجب ہیئت سے
سرہای شہدا کربلا سے تا شام گئے ہین کہ آگے آگے سر امام
کا اور پیچھے پیچھے سرہا مومنین کے مگر ہان ایک سر کے بارہ مین فرق
لکھا ہی چنانچہ راوی کہتا ہی کہ مین نے راہ شام مین دیکھا کہ سر
ایک نوجوان کا خون مین آلودہ خاک پڑے ہوے شکار بند مین
ایک سوار کے بندھا ہی اور اوس پر غضب یہ ہی کہ جب گھوڑا
اوس شقی کا گردن جھوکاتا ہی تو وہ سر زمین پر ٹھوکر کھاتا ہی
راوی کہتا ہی کہ مجھی تاب ضبط نرہی فسئلت عن بعض

النَّاسِ لِمَنْ هٰذَا الرَّاسُ وَمَنْ هٰذَا الْفَارِسُ
فَقَالَ هٰذَا رَاسُ عَبَّاسِ بْنِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَهٰذَا الْفَارِسُ حُرْمُلَةُ بْنُ كَاهِلِ الْاَسَدِيْ
پس پوچھا مین سے ایک شخص سے کہ یہ سر کسکا ہی اور یہ سوار کون ہے
اوس نے جواب دیا کہ یہ سر ہی جناب عباس فرزند امیر المومنین کا
اور یہ سوار حرملہ ابن کاہل اسدی ہی ہائی اسی دشمن خدا نے
گود جناب شہربانو کے خالی کر دی ہی اور علی اصغر کو قتل کیا
فَلَمَّا قَرُبُوْا مِنْ دِمَشْقَ دَنَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْهَا مِنَ الشِّمْرِ وَكَانَ فِيْ جُمْلَتِهِمْ
پس جب وہ اشقیا قریب پہونچے شہر دمشق کے تو جناب ام کلثوم
قریب گئین شمر کے حالانکہ وہ شقی مجمع اعدا مین تہا فَقَالَتْ لَهُ
اِلَيْكَ حَاجَةٌ پس جناب ام کلثوم نے فرمایا شمر سے کہ تجہسے
مجہی ایک حاجت ہی فَقَالَ مَا حَاجَتُكِ شمر نے کہا کہ کیا ہی
حاجت تیری ای دختر رسول فَقَالَتْ اِذَا دَخَلْتَ بِنَا الْبَلَدَ
فَاحْمِلْنَا فِيْ دَرْبٍ قَلِيْلِ النَّظَّارَةِ پس فرمایا جناب ام کلثوم نے
کہ ای شمر جب ہمین داخل شہر کرنا تو ایسے راہ سے لیجانا کہ جہان
مجمع تماشائیون کا کم ہو وَتَقَدَّمْ اِلَيْهِمْ اَنْ يُخْرِجُوْا هٰذِهِ الرُّؤُسَ بَيْنَ الْمَحَامِلِ
وَيُنَحُّوْنَ عَنْهَا فَقَدْ خُزِيْنَا مِنْ كَثْرَةِ النَّظَرِ اِلَيْنَا وَنَحْنُ فِيْ هٰذِهِ الْحَالَةِ

اور ای شمر تو جا کے ان لوگون سے کہکر ان سرون کو ہمارے محملو نکے پاس سے ہٹوا دے کہ ہم نامحرمون کے دیکھنے سے نہایت محزون و مغموم ہوتے ہین کیونکہ حال ہمارا یہ ہی کہ ہم سر برہنہ بے مقنعہ و چادر ہین فامر فی جواب سؤالها ان یجعل الرؤس علی الرماح فی اوساط المحامل بغیا منہ وکفرا وسلک بهم بین النظارة علی تلک الصفة پس اوس شقی نے حکم کیا جواب مین اسکے کہ سرہائے شہدا بیچ مین محملون کے رہین اور اوسی راہ سے داخل ہون جسمین مجمع تماشایون کا زیادہ ہو بوجہ اپنے بغض و کفر کے جو حضرت سے تہا الا لعنة اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مجلس اکہتر

منقول ہی کہ جب حضرت قاسم مسلح بسلاح کارزار سمند عقاب پر سوار مستعد بجنگ و پیکار سامنی فوج کفار ستم شعار کے کھڑی ہوی تعجرات سے اوس طفل جری کے تمام لشکر شقاوت اثر متعجب و متحیر ہو گیا پس شاہزادہ قاسم نے طرف عمر سعد لعین کے خطاب کر کے فرمایا کہ ای ابن سعد بدنہاد آیا تجہی گوارا ہی کہ تو اس نہر فرات سے پانی پی اور گھوڑی کو

اپنی اس پانی سے سیراب کرے وای تجھپر ای ملعون اولاد رسول مقبول
و ذریت بتول تو شدت تشنگی سے جان بلب ہون اور تو اس پانی سے اونھین
منع کرے ای سگ ناپاک کیا جواب دیگا تو بروز قیامت رسولخدا کو جبکہ وہ
حضرتؐ تجھسے پوچھینگے کہ ای ملعون خود تو نہر فرات سے سیراب ہوا
اور میری اولاد کو اوس پانی مباح سے منع کیا اور میری اولاد پر ناحق
ظلم کیا پس یہ کلام ہدایت التیام شاہزادہ عالیمقام سے سنکر وہ ملعون
ساکت اور صامت رہا اور کچھہ جواب ندیا مگر افسران فوج سقر موج کیطرف
متوجہ ہوا اور اونسے کہنے لگا کہ تم جانتے ہو یہ طفل جری وسحر بیان کس
خاندان عالیشان سے ہی اون سبہون نے جوابدیا کہ ای عمر سعد ہم نام و نسب
اس طفل صغیر کے ہرگز واقف نہین ہین بلکہ ہم کمال متعجب ہین کہ یہ لڑکا باین
صغر سن اس فصاحت و بلاغت سے کلام کرتا ہی کہ کسی فصیح گو فصحائے
عرب سے ہمنے ایسا کلام کرتے نہین سنا الغرض ہر چند کہ حضرت قاسم ایک ایک کو
بلعن وطعن ٹوکتے رہی لیکن کوئی نامرد سامنے اوس شیر دلیر کے نہ آیا پس
قاسم نے قلب لشکر پر مثل جد امجد اپنے حیدر کرار کے حملہ کیا اور ایک ہی
حملہ مین ایکسو بیس ۱۲۰ سوار کفار ستم شعار سے راہی دار البوار کئی۔ پس جبکہ
عمر سعد شقی نے دیکھا کہ قاسم لشکر کو قتل کر رہے ہین اور پاؤن فوج سقر موج
کے اوٹھی جاتے ہین مضطر ہوکر ازرق شامی ہیبوا نکوکہ وہ ملعون تمام

لشکر مین شجاع اور بہادر مشہور تہا اور فنون سپہ گری مین مثل اپنا نہ رکہتا تہا اور اوس شقی کو اعتماد اوسکی جرأت پر بہت تھا آواز دی کہ ازرق شامی کہان ہی پس ازرق نے آواز دی کہ مین حاضر ہون جو حکم ہو امیر کا اوسے ابہی بجالاؤن ابن سعد شقی نے کہا کہ ای ازرق جلد میدان مین آ اور قاسم فرزند حسن کو قتل کر پس یہ سنکر ازرق شامی نہایت غضبناک ہوا اور کہا کہ ای عمر سعد نہایت عجب ہی تجہسے اور تیری عقل سے کہ ایک طفل صغیر کے قتل پر تو مجہی مامور کرتا ہی حالانکہ قتل کرنا اس بچے کا باعث میری ذلت کا ہی ای ابن سعد کیا تو مجہسے واقف نہین ہی کہ مین وہ شجاع اور بہادر ہون کہ اگر ہزار شجاع شجاعان عرب سے میرے مقابل ہون تو مین سبکو قتل کردن اور ہرگز شجاعت وکثرت اونکی میری نظر مین برابر پشہ کے بہی نہ سمائی جبکہ عمر سعد شقی نے کلام غدر التیام ازرق ملعونکا سنا بکمال غضب اوس سے کہا کہ ای نامرد تو اپنی شجاعت پر اسقدر مغرور رہی اور قتل کرنا اس طفل کا باعث اپنی ننگ وعار کا جانتا ہی حالانکہ تو نہین واقف ہی کہ یہ طفل قاسم فرزند حسن مجتبی جگر شیر خدا علی مرتضے شجاع ابن شجاع ہی کس بہادر اور دلیر کے مجال ہی کہ اس سے مقابل ہو اور اسی قتل کرے قسم بخدای عزوجل اگر شدت تشنگی سے یہہ شیر دلیر مضمحل نہوتا تو ہم سبکو قتل کرتا اور ایک کو بہی زندہ نچھوڑتا پس ازرق نے جواب دیا کہ ای عمر سعد مقابلہ اس بچے کا باعث بدنامی کا ہی تمام ملک روم وشام مین میرے لیئے

مین گر قتل نکرونگا مگر ایک کو اپنے چار فرزندونسے واسطے قتل اس طفل صغیر کے
بہیجتا ہون کہ وہ اسی ابہی قتل کریگا اور چارون فرزند اوس فرعون بے سامانکے
مثل ذریت شیطان وہان موجود تھے اور ہر ایک فرزند اوس شقی کا مثل
اپنے باپکے شجاعت مین نام برآوردہ و مشہور تھا پس عمر سعد نے ناچار ہوکر
کہا کہ اگر تجہے مقابلہ اس طفل سے ناگوار ہی تو خیر جا کسی اپنے فرزندہی کو میدان
مین بہیجدے کہ وہ قاسم سے لڑے پس ازرق شامی نے ایک کو اون چار
نابکار سے واسطے مقابلہ شاہزادہ قاسم کے بہیجا پس کچہ دیر نگذری تھی کہ
قاسم نے ایک ہی ضرب تلوار آبدار مین اوس نامرد کو فی النار کیا جبکہ وہ
شقی ازل واصل جہنم ہوا دوسرا ملعون بہائی اوسکا مقابل شاہزادہ والاتبار
کے ہوا پس قاسم نے اوس ملعون ثانی کو بہی مثل اول کے اور بعد اوسکے
ثالث کو مثل ثانی کی اور پہر چوتہے کو مثل تیسرے کے واصل جہنم کیا جسوقت
ازرق ملعون نے اپنی سب اولاد کو موت سے ہمکنار پایا نظر مین اوس تیرہ
بخت کے دنیا اندہیر ہو گئی اور نشۂ غرور شجاعت اوس مغرور کا اوڑ گیا فبرز
مُغضَبًا فِی المَیدَانِ کَانَّہٗ قِطعَۃُ جَبَلٍ پس وہ سگ ناپاک بہ کمال حسرت و یاس غضبناک
میدان مین آیا اور مثل پہاڑ کے قریب شاہزادہ قاسم کے آکر کہنے لگا کہ ای ظالم
کیا غضب کیا تو نے کہ میرے سب اولاد کو کہ مثل اپنا شجاعت مین نہ رکہتے
تھے قتل کیا پس شاہزادہ قاسم نے فرمایا کہ ای ملعون و سگ ناپاک زبان اپنی

بند کر اور مفارقت پر اون اشقیا کے افسوس اور تاسف نکر بحول اللہ
اسی مین تجھی بھی تیری اولاد سے ملانے دیتا ہون قَالَ الرَّاوِیُ راوی کہتا ہے
کہ جبکہ امام حسین علیہ السلام نے ازرق ملعونکو مقابل قاسم کے دیکھا بیتاب
ہوکر اوسی وقت سر اقدس طرف آسمان کے بلند کیا اور جناب باری مین
عرض کی کہ ای پروردگار عالم واسطے اپنے حبیب جناب محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ و آلہ کے اور واسطے اپنی ولی علی مرتضی و فاطمہ زہرا و حسن مجتبی صلوات
اللہ علیہم کے امیدوار ہون کہ قاسم فرزند حسن کو ازرق شامی پر فتحیاب کر
اور اپنی نصرت و یاری شریک اس طفل صغیر کے کر پس ازرق ملعون نے
تلوار کھینچکر مثل رعد صاعقہ وار آواز دے اور کہا ای طفل صغیر اب اجل
تیری آپہونچی ہی ابھی تجکو قتل کرتا ہون مین پس شاہزادہ قاسم نے فرمایا کہ ای ملعون
کیا تو مجھی موت سے ڈراتا ہی اور مجھی اپنی زعم باطل مین طفل صغیر اور کم سن
جانتا ہی اور اپنے تئین بڑا شجاع و بہادر گمان کرتا ہی حالانکہ میرے نزدیک تو
ایسا نامرد ہی کہ کوئی مثل تیرے بزدل جہان مین نہوگا اور جو نشان اور خصائص
شجاعون کے ہوتے ہین ایک بھی اون اصول و ارکان سے تجھ مین نہین ہی تا ہون
پس یہ لعن وطعن سنکر ازرق نے کہا کہ ای قاسم کونسی خصلت خصال ابطال سے
مجھمین نہین ہی اور کونسا امر فنون سپہ گری سے مجھسے فروگذاشت ہوا ہی کہ جسکے
سبب سے مجھے تو اپنی نظر مین نامرد اور بزدلا جانتا ہی شاہزادہ قاسم نے فرمایا کہ اے

بدحواس دیکھ تنگ اسپ کو کہلا ہی اور تو گرا جاتا ہی پس ایسی بے خبری پر دعوا شجاعت
ہی غرض جو ہین ازرق نے جھک کر تنگ کو دیکھا حضرت قاسم نے اس صفائی سے ایک تلوار
لگائی کہ وہ شقی واصل جہنم ہوا بعد ازان حضرت قاسم اپنی چچا کی خدمت مین حاضر ہوئے
اوس بد اختر کالے کر مع اسپ وَقَالَ لَهُ يَا عَمَّاهُ الْعَطَشُ الْعَطَشُ لَوْ كَانَ لِي شَرْبَةٌ
مِنَ الْمَاءِ لَأَفْنَيْتُ جَمِيعَ أَعْدَائِنَا اور اپنے عم نامدار سے عرض کی کہ ای چچا جان اگر ایک جرعہ
پانی کا مجھی ملجائے تو مین ہلاک کرون کل دشمنونکو آپکے پس جناب امام حسین رو دیے
یہ کلام فرزند حسن سے سنکر اور فرمایا کہ عنقریب تیرے جد امجد محمد مصطفے تجھے ایسے آب سرد
سے سیراب کرینگے کہ پھر کبھی تو پیاسا نہو گا الغرض حضرت قاسم دوبارہ رخصت ہوکر
میدان مین آئے تھوڑا زمانہ نہ گذرا تھا کہ مقتل سے آواز آئی يَا عَمَّاهُ أَدْرِكْنِي ای چچا خبر لو تیرے
نجا الحسین کا الصقر المنقض فجلى السيوف پس سنتے آواز حضرت قاسم کی سید الشہدا مثل عقاب
پہونچے اور صفونکو پراگندہ کر دیا اور ایک تلوار ایسی قاتل قاسم پر لگائی کہ ہاتھ اوسکا
کہنی سے جدا ہو گیا اور وہ شقی اپنی فوجکو پکارا کہ مجھے ہاتھ سے حسین کے چھوڑاؤ غرض کچھ
لوگ واسطے چھوڑانے کے آئے مگر حضرت نے اوسے واصل جہنم کیا اب حضرت اپنی بھتیجی کیطرف
متوجہ ہو کر دیکھا تو عجب ہیئت دیکھی کہ گھوڑونکی ٹاپونسے جسم نازنین قاسم پامال ہی وَهُوَ
يَفْحَصُ بِرِجْلَيْهِ التُّرَابَ اور حضرت قاسم زمین پر ایڑیاں رگڑتے ہین حتی کہ
یہانتک کہ انتقال فرمایا أَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى
الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ

الحمد للہ الذی وفقنا بتوفیقاتہ الکریمۃ وتائیداتہ العظیمۃ علی اختتام ذلک المختصر اولا وعلی الطباعۃ آخرا والشکر لہ علی انہ مقبول الخاص والعام باطنا وظاہرا لا من حیث انہ ظہر منی بل من حیث انہ فیہ مناقب آل الرسول ومصائب کبا والبتول فانی کنت سائلا الیک ان تجعلہ ذریعۃ نجاتنا وذخیرۃ ثوابنا لدیک فی الدنیا والاخرۃ بحق مولانا النجبا برحمتک یا ارحم الراحمین

تمت

قطعہ تاریخ از تصنیفات اشعر الشعرا السعید الوحید السید ہادی صاحب نجل زکی جناب قبلہ میر مہر علی صاحب اداما اللہ مجدہما

جب کہ آن سید علی نسب والا حسب — مولوی وقائع و در رتبہ عالی جناب
نام پاکش در جہان باشد محمد ملقب — زین سبب شد در علم و کمالش لاجواب

خوش بیان خوش بیان واقف فقہ و اصول — ذات او در دفتر تکمیل فرد و انتخاب
عالم بے مثل بل از فضل حق علامہ — ہمچو ما بسیار از باب علومش فیضیاب

صبح صادق شاہد صادق بود بر صدق او — نور ایمان بر رخش افزون ز نور آفتاب
خاکسار شد پسندان پاک طینت را زدم — زانکہ در آب و گلش بود از ولای بو تراب

بار تقوی چون فزون کرد او در جہان — از رخش پیداست شان صید اکابر در شباب
گرد چون تالیف این مجموعہ در دم الم — گفت ہر کس بے نظیر و لاجواب و باصواب

مستند این نسخہ را گویند گر اہل عزا — نخل ماتم دفتر غم باب ہم فصل ثواب
بسکہ مضمونش ہمہ رنگین بہر خون آل — شد عبارت ہم غم آگین چون دل ختمی مآب

ہمسطور شرف صاحبان چو اوج مہر علم — با غم آن تشنگان جا ملبس پیچ و تاب
از غم جانکاہ بر ہر صفحہ می غلطد کلام — چون شہیدان بر زمین کربلا در اضطراب

بہر سال طبع این تاریخ گفتم ای وحید — ہست مطبوع محب چون حرز یا این کتاب

سنہ ۱۳۰۲

لمولف ہذا الکتاب

کان ہذا الکتاب مطبوعا — حیثما شاع الاختتام لہ
کم من الاجر والثواب فقل — نعلم اللہ والامام لہ
ما اسمہ قل مجالس الشیعہ — ایہا السائل المقام لہ
درّ من قال معجما للہ — خذ بہ ما ہو الدوام لہ

سنہ ۱۳۰۲

ایضاً

ختم شد چون مجالس الشیعہ — گشت تکمیل دفتر ماتم
گفت ہادی ز صنعت منقوط — دفتر ہم کتاب جامع غم

تاریخ طبع از جناب منشی محمد سجاد علی خان صاحب مدرس اول چرچ مشن اسکول لکھنو المتخلص بہ سرور

سنہ ۱۸۸۵ع

شد طبع چو این نسخہ نیکی و غم امن — منشور بعالم شدہ اذکار مصائب
پرسید سرور خوش تاریخ ز ما — گفتا کہ بگو مخزن اسرار مصائب

سنہ ۱۳۰۲

تاریخ طبع از جناب میر کاظم حسین صاحب سلمہ اللہ

طبع شد چون مجالس الشیعہ — کرد خوش بس دل محب و ادیب
سال تاریخ ابتدای کتاب — گفت یونس کہ حیطہ تسخیر

۱۳۰۲

صفحہ	سطر	صحیح	صفحہ	سطر	صحیح	صفحہ	سطر	صحیح	صفحہ	سطر	صحیح
۵	۱	رستخیز	۳۰	۳	یُرفَعُ	۶۷	۴	غزوات	۸۸	۱	پھر
〃	۱۰	حَبلِہٖ		۶	الثدی	۶۸	۱۴	اور	۸۹	۱	مُخلع
۷	۹	فبکی بن	۳۳	〃	جرحی	۶۹	۶	خمرات	۹۱	۶	عمر ابن
۸	۵	غلیل		۱۷	بغرائب	〃	۹	الحسن	〃	۸	وقرطاها
〃	۱۶	جوہیں	۳۴	۵	بجاد	〃	〃	الضارب	〃	۸	یجولان
۱۰	۱۲	بابی		۱۱	اعمامه	۷۰	۳	غرض	۹۲	۱۵	صاحب
۱۲	۱۵	ظہرا	〃	۱۵	روز	۷۲	۷	الحسین	〃	۱۶	جودوسخا
۱۳	۵	عاشورا	〃	〃	اس	۷۴	۱	علی	۹۳	۶	فی سنیہ
۱۴	۱۱	پرچم	۳۶	۱۴	اوازہ	۷۵	۸	قوصوا	۹۴	۱۱	بار یمین
۱۶	۱۰	مخنث	۴۳	۲	الحسین	۷۶	۱۵	تقفت	〃	۱۶	اس سے
۱۹	۴	وقتل ابنه	۴۴	۳	لایاوی	۷۹	۴	وهو یحث	۹۷	۹	لاحبه
〃	۱۵	اخر	۴۴	۱۷	اس روایت	۸۴	۶	انه قال لان الصادق	۹۷	۱۴	فی صحبة
۲۰	۱۵	نیزہ	۵۰	۲	الله له	〃	۷	علی ابیه	۱۰۰	۱۰	یا ابن رسول
۲۲	۳	آپکے	〃	۳	زائر الله	۸۶	۱	جعفرا	۱۰۱	۵	پوت
۲۳	۲	الحنفیه	〃	۱۲	تحت قبته	〃	۶	وعن الصادق	۱۰۲	۱۱	یا ام قوی
۲۴	۲	الحنفیة	۵۸	۱	فی البصرة	〃	۷	اور فرمایا جناب صادق	۱۰۳	۲	جوان
۲۴	۳	حملک	〃	۵	احد	〃	۱۴	لم یحضرا	〃	۱۱	وا بکی
۲۴	۱۵	بصیر	۵۹	۱۳	للتشرمی	〃	۱۷	بلاد ہند	۱۰۴	۲	کاکل
۲۸	۷	الحسین	۶۰	۱۲	بیٹھا رہا	۸۷	۴	یا سید الشهدا	〃	۱۲	یا ذل السائل
〃	۱۷	وذبحه	۶۵	۱۲	اقتل	〃	۸	فی احرام	〃	۱۳	التبسم

صفحہ	سطر	صحیح	صفحہ	سطر	صحیح	صفحہ	سطر	صحیح	صفحہ	سطر	صحیح
۱۰۵	۲	بنسبت	۱۱۵	۱۰	مین	۱۳۴	۱۶	پہند	۱۴۸	۱۰	اورکسینے
//	۸	الضَّیْفَ	۱۱۶	۲	جب	۱۳۸	۹	برہیم	۱۴۹	۱۵	تَبَارَكَ
//	۸	نکوالیتیم ونطون العضو	//	۶	کسینے	۱۳۹	۱۴	قدن	۱۴۹	۱۷	عَذَابِیْ
//	۱۱	وَحَرَكَتُهُ	۱۱۷	۱۱	ثغرٌ	۱۴۰	۴	عذابًا	۱۵۰	۱۳	لَمْ یَاخُذْ
//	//	بِالتَّرَافُقِ	//	۱۷	حیات	۱۴۱	۵	قبل الحق منه	//	۱۷	کَمَا اسْتَعَاذَتْ
//	۱۳	الدُّنْیَا	۱۱۸	۶	دُخَانٌ	//	۸	آنسو مری بہی اونکے	۱۵۳	۹	ایجاد ہیاکل
//	۱۶	وَالنَّهَارُ	۱۱۹	۶	غزیرۃٌ	//	۱۱	نیتر	۱۵۵	۱۴	وَالدِّیدَانُ
//	//	مُؤْنَتُهُ	۱۲۰	۹	جُعِلْتُ فِدَاكَ	۱۴۲	۷	جوموں	۱۵۶	۱۰	یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
۱۰۶	۲	عیادت	//	۹	ارشاد ہو	۱۴۳	۱۷	واحسرہ	۱۵۶	۱۲	اُدْفُعْ
//	۷	موعظہ	۱۲۱	۱۲	ذٰلِكَ الرَّجُلُ	۱۴۴	۱۰	تلاطم	۱۵۷	۷	یُطْلُبُنِیْ
۱۰۷	۳	قَلْبُهُ	۱۲۲	۱۴	اَنْ تَقْضِیَهُ	//	۱۵	اب	۱۵۷	۷	بِالْقُوْتِ
//	۸	عِظِ الْقَلْبَ	//	۱۶	هٰذِهِ الْبُقْعَةُ	۱۴۵	۴	گناہ گار	۱۵۷	۷	وَالنَّفْسُ
۱۰۸	۵	فرزند	۱۲۳	۹	قَائِمًا لَيْلَهُ	//	۱۵	جانشین	۱۵۸	۲	اَنْوَارُ النُّعْمَانِیَّةِ
۱۱۰	۹	جبرئیل	۱۲۵	۱۰	وَوَدَّعَهُنَّ	۱۴۶	۷	اَلسَّلَامُ	۱۵۰	۶	نعمانیہ
۱۱۱	۶	وتر	۱۲۷	۱۰	تشنج	۱۴۶	۴	آل یسین	۱۵۸	۱۱	اَلْعَبْرَةُ
//	۶	مقاتل	۱۲۸	۳	اب	//	۱۱	حُبُّكَ	۱۵۹	۱	پہپیان
۱۱۲	۱۲	بجبیر	۱۲۸	۹	اہل حرم کو	//	۱۳	اَهْلَ الْبَیْتِ	۱۵۹	۲	کسی
۱۱۳	۵	بارالہا	۱۲۹	۳	اولاد و اصحاب	۱۴۷	۱	لعوضن	۱۵۹	۱۳	یَاسَیِّدِیْ
۱۱۴	۲	سر برہنہ	//	۱۱	فِیْ صَخْرَةٍ	//	۱۱	وَمَعَهٗ	۱۵۹	۱۶	فِیْهِ الْهَوَاءُ
۱۱۴	۱۳	گھبرایا	۱۳۱	۹	کربیٹیان	//	۱۴	دُمُوْعُ الْبُكَا	۱۶۰	۷	فُؤَادِیْ

صفحہ	سطر	صحیح	صفحہ	سطر	صحیح	صفحہ	سطر	صحیح	صفحہ	سطر	صحیح
۱۶۰	۱۴	اوراوڑ	۱۷	۴	اکثرازاکل	۱۸۷	۱۴	قلتا	۲۰۵	۲	یکایک
۱۶۱	۶	قالَ	۱۷	۸	بڑھ جاتا ہی	۱۸۷	۱۷	وتہکام	۲۰۵	۷	عاشورا
۱۶۱	۷	یاقوتہٖ	۱۷	۱۲	فرزندِ جب	۱۸۹	۱۲	طرف	۲۰۶	۱	خود ہی
۱۶۳	۲	نجبی	۱۷	۱۴	قالَ لبنیُ	۱۹۰	۷	بتحقیق	۲۰۶	۱۳	بارالٰہا
۱۶۳	۲	علیہم السلام	۱۷۱	۱۵	اکثرُ النّوم	۱۹۰	۱۱	سین	۲۰۷	۱۴	عاشورا
۱۶۳	۸	یتعلق	۱۷۱	۱۵	اقلّ الصّلوٰۃ	۱۹۰	۱۴	پڑھا	۲۱۰	۱۰	تیہرونبیر
۱۶۳	۸	واحدٌ	۱۷۲	۵	یحسبہا	۱۹۱	۱	تیری	۲۱۹	۱۳	سیعلمنی
۱۶۴	۱۷	وکبرت	۱۷۵	۸	شممتُ	۱۹۱	۲	پڑھا	۲۲۰	۲	فسوق لاخاء
۱۶۵	۳	کوئی	۱۷۵	۸	بردالحامیۃ	۱۹۱	۵	زنگبار	۲۲۱	۲	سپاہی
۱۶۵	۱۴	مودّتُ	۱۷۵	۱۰	آب گرم	۱۹۱	۱۵	یالکع	۲۲۲	۸	فرغت
۱۶۶	۱	والارض	۱۷۵	۱۷	ملاعین نے	۱۹۲	۱۷	لاتفوتو	۲۲۳	۷	درختون
۱۶۶	۱۷	یحطینا	۱۷۷	۱۴	مسموم	۱۹۳	۱۴	یاعلی	۲۲۳	۱۳	فی النّاس
۱۶۷	۲	خداوندا	۱۸۰	۲	فاطمۃ	۱۹۳	۱۵	الطرماح	۲۲۴	۱۱	جنہ اللیل
۱۶۸	۹	رامل	۱۸۱	۱۰	تجبید	۱۹۴	۱	اورای	۲۲۴	۱۲	مفضل
۱۶۹	۱۲	ذبحوا	۱۸۱	۱۶	تبکو	۱۹۴	۱	عمرابن	۲۲۴	۱۶	گمان
۱۶۸	[illegible]	یہ سب	۱۸۲	۱	ہیکل	۱۹۴	۶	لشہون	۲۲۶	۳	یجرامی
۱۶۹	۱۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۹۶	۹	مجلسی	۲۲۶	۷	اوساوسی
۱۶۹	۱۳	تصحیح	۱۸۴	[illegible]	[illegible]	۱۹۷	۴	تفسیر	۲۲۶	۱۰	پہیلا
۱۷۰	۱۲	رقیلہ	۱۸۹	۶	تجہیزات	۱۹۷	۹	تیرہ وتاریک	۲۲۷	۱	بارالٰہا
۱۷۱	۱	آن	۱۸۹	۱۳	دور کر	۲۰۴	۱۴	یاثارات	۲۲۷	۲	معصیت

صفحہ	سطر	صحیح	صفحہ	سطر	صحیح	صفحہ	سطر	صحیح	صفحہ	سطر	صحیح
۲۲۷	۱۵	یَا بُنَیَّۃُ	۲۳۹	۴	ابو مخنف	۲۴۸	۳	پیرو	۲۶۴	۸	یَصُبُّ الْمَاءَ
۲۲۷	۱۶	وُقُوْفِیْ	۲۴۰	۹	تجہیز	۲۴۸	۷	پیرو	۲۶۶	۴	وَالنَّحِیْب
۲۲۸	۶	وُقُوْفُہٗ	۲۴۰	۱۱	بَنَات	۲۴۸	۱۳	قُلْ الْکَا	۲۶۶	۸	لَحْمَۃً مُمَزَّقَۃً
۲۲۸	۱۶	اسما بنت	۲۴۰	۱۷	عَبْدُ اللّٰہِ بْن	۲۴۸	۱۶	جَرَائِحُ	۲۶۶	۱۲	او نجاب
۲۲۹	۱۲	الْمُعْتَبَرَۃُ	۲۴۱	۲	وُبُرَالِسُّ	۲۴۸	۱۶	تُرَبُ	۲۶۷	۵	مَرَاثِیْ
۲۲۹	۱۵	اُحُصِّصُ	۲۴۱	۴	رُهبان	۲۴۹	اخیر متعلق حاشیہ	اخبار	۲۶۷	۶	مراثی
۲۳۰	۳	تَصِحُّ	۲۴۱	۹	یَا اُمَّاہُ	۲۵۲	۹	لَسْتُ	۲۶۷	۷	پیش
۲۳۰	۵	خَارِجِیْ	۲۴۳	۱۱	فَاَخْبَرُوْہُ	۲۵۲	۱۲	یَعْرُجُ	۲۶۷	۱۵	حضرت کا
۲۳۰	۱۰	خَشْیَتُ	۲۴۳	۱۳	رُهبان	۲۵۳	۱	هَلْ لَنَا	۲۶۹	۱	اَبْحُرُ
۲۳۱	۱۳	تُسَیِّرُوْنَا	۲۴۳	۱۷	فَقَالَ ذَکَرِیَّا	۲۵۳	۷	خطاب	۲۶۸	۱	الجرابن
۲۳۲	۴	لَا اَصِلُ اِلَیْہِ	۲۴۵	۹	وَانْبِزُوْا	۲۵۷	۴	سَاَلْتُمْ	۲۶۹	۳	جَبَل
۲۳۳	۱۳	اوسنی	۲۴۶	۱	اَخُوْكِ	۲۵۷	۸	مَا رَأَیْتُ	۲۶۹	۵	یُقَالُ
۲۳۴	۴	وَالْحُسَیْنُ	۲۴۶	۳ و ۴	مجلس اونچاسوین	۲۵۷	۱۳	نَاسِیًا لَہٗ	۲۶۹	۷	اَصْوَات
۲۳۴	۴	وَاللّٰہِ	۲۴۶	۱۱	اَللّٰہُ	۲۵۸	۲	قَسَمٌ اللّٰہُ	۲۶۹	۱۵	فَاَخَذَ
۲۳۴	۸	لَكَ كَمَا لَكُمْ	۲۴۷	۲	فَاَغْتَاظَ	۲۵۹	۵	سَبِیْلَ الشَّ	۲۷۲	۱۷	لِلسَّبِیْلِ
۲۳۶	۹	تماشائیونکا	۲۴۷	۲ و ۳	غضبناک آنزو	۲۵۹	۵	عَلِیٍّ	۲۷۴	۱۷	السَّمٰوَاتُ
۲۳۷	۱	اُدْخِلَا الْجَنَّۃَ	۲۴۷	۷	استہزا کیا	۲۵۹	۱۳	سَنَحَا	۲۷۶	۸	عَلَی الْبُكَاءِ
۲۳۷	۱	وَاُدْخِلَا النَّارَ	۲۴۷	۸	اُذُنِیْ	۲۶۰	۷	دیکھی	۲۷۷	۹	فَقِیْرٌ
۲۰۰	۱۱	تَحِیَّتُ	۲۴۷	۱۱	عَلٰی غیوب	۲۶۱	۴	یَوْمُ الْعِیْد	۲۷۸	۱۱	لِمَ تُقْتُمْ
۲۰۰	۱۱	لِمُصَابِیْ	۲۴۷	۱۵	تشبیہ	۲۶۲	۱۲	سَاعَۃً	۲۸۲	۴	دَفْنًا